قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام سعادت انجام کتاب فیض انتساب نافع برائے غوی ورشید

الکتاب المجید
فی
وجوب التقلید

از تالیفات مولانا محبوب احمد المعروف خیر شاہ صاحب حنفی نقشبندی مجددی امرتسری

حسب فرمائش عبد الاحد اپیل نویس و تاجر کتب

امرتسر

در مطبع صوفی نبی بخش صاحب طبع شد

ماہ محرم ۱۳۲۷ ہجری

قیمت ۵/

الکتاب المجید
فی
وجوب التقلید

ناظرین اہل دین پر واضح ہو کہ اس رسالہ ہدایت مقالہ میں حضرت مصنف نے نہایت متانت و تہذیب سے مسئلہ تقلید کو عمدہ پیرایہ میں صاف بیان فرمایا ہے پیشتر اگرچہ علماء دین نے صدہا نہیں بلکہ ہزارہا رسائل وجوب تقلید پر لکھے مگر ایسا سلیس اردو۔ صاف الفاظ۔ مدلّل بآیات و احادیث۔ بلا ضدّ و نفسانیّت عام فہم طرز مفید تحریر خلاصہ نہیں دیکھا گیا۔ تقلید کا وجوب مہر نیمروز کیطرح روشن ہو گیا۔ روزمرّہ کے کل جھگڑے طے ہو گئے بلکہ مصنف کا دعوٰی ہے کہ قیامت تک جسقدر تقلید پر اعتراضات ہونگے انکے کلی طور پر اصولی قاعدہ سے جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور لطف یہ کہ ہر اک بحث نئی ہر اک دلیل جدا۔ ناظرین اگر اسکو بار بار مطالعہ فرماوینگے تو نئے سے نیا حظ اُٹھائینگے اور بہتر سے بہتر مضمون پائیں گے چونکہ غیر مقلّدین کے ساتھ یہی مسئلہ زیادہ تر معرکۃ الآراء ہے اسلئے لازم ہے کہ اسکو اچھی طرح پڑہیں اور یاد کریں تاکہ آئندہ دیگر مسائل کا فیصلہ آسان ہو جائے۔ ممکن ہے کہ کوئی مخالف اہلسنّت اپنی ضدّ و حسد پورا کرنیکے واسطے اس رسالہ کے جواب لکھنے کی جرأت کرے اور آیات و احادیث کو توڑ مروڑ کر بصورت کتاب برائے نام جواب مشہور کرے مگر منصف مزاج پھر اسکا اول سے آخر تک بار بار مطالعہ کریں ضرور امید ہے کہ حق واضح ہو گا ہم نے بغرض رفع شکوک و اوہام و دفع وسواس یہ رسالہ بہت محنت سے چھپوایا ہے اور قیمت اسکی بمقابلہ محنت و جانفشانی کے بہت ہی کم مقرر کیگئی ہے۔ یعنے ۵٫ مع محصول جو کہ راقم سے بہ پتہ ذیل ملسکتی ہے:-

راقم فقیر عبد الاحد اپیل نویس و تاجر کتب ہال بازار امرتسر

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الرؤف الرحیم

سپاس بیقیاس اُس ذات واحد مطلق کو جس نے اپنی معرفت کے واسطے انبیاءؑ و اولیاء و علماء کو پے درپے ارسال فرمایا۔ اور درود نامعدود و سلام غیر محدود اُسکے حبیب پاک پر جسکے ذریعہ ہمکو شریعت وطریقت ومعرفت حاصل ہوئی۔ اور ہزاراں تحائف اُسکے آل واصحاب واولیاء پر جنکے طفیل اسرار قرآنی ورموز فرقانی اس امت پر کھل گئے۔ **امّا بعد** واضح ہو کہ دین حق وراہِ صادق ہمکو بذریعہ علماء دین وصلحاء کاملین بتواتر ملا۔ پھر اگر علماء وصلحاء کو گمراہ سمجھکر اُنکی تقلید ترک کیجائے تو پھر اسلام کا کچھ حصہ باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ احکام اسلامیہ ومسائل شرعیہ نقلی ہیں اور اُنکے ناقلین علماء وصلحاء ہیں (دیکھو رسالہ الانصاف) اگر اُنکی تقلید کو ترک کردیا تو گویا صاف طور پر دین کو چھوڑ دیا۔ کیونکہ دین ہاتھ آیا تقلید کے ذریعہ تو جب تقلید چھوڑی تو دین گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اب اگر صرف الفاظ قرآن پر دارمدار ہے تو غیر مجتہد وبیعلم کو شیطان ہزارہا مقامات پر گمراہ کرنے کو تیار ہے۔ چنانچہ چکڑالوی ونیچری ومرزائی۔ دین کی حقیقت سب کو معلوم ہے۔ پھر اگر خالی احادیث پر تکیہ کیا جائے تو اسکی صحت وسقم پر تحقیق وتصدیق ضروری ہے۔ کیونکہ بلا تفتیش وتحقیق جرح وتعدیل کا ثبوت محال ہے۔ اور یہی کام زیادہ تر مجتہد کے متعلق ہے۔ عامہ محدثین مثل بخاری ومسلم وغیرہما

کو اسمیں بہت کم حصہ ہے بمقابلہ حضرات مجتہدین رحمہم اللہ کے۔ پھر اگر بلا تحقیق و تصدیق احادیث
کو اپنا مدار اعمال ٹھرایا تو اسمیں سخت گمراہی کا اندیشہ ہے۔ چنانچہ فرمایا حضرت سفیان بن عیینہ
رضی اللہ عنہ نے اَلْحَدِیْثُ مُضِلَّۃٌ اِلَّا لِلْفُقَهَاءِ کما نقلہ الامام العلامہ ابن الحاج مالکی
فی مدخلہ یعنے حدیثیں فقہائ کے سوا سب کو پریشان کرتی ہیں۔ وجہ اسکی صاف ہے۔ وَهُمْ اَعْلَمُ
بِمَعَانِی الْحَدِیْثِ کما قال الترمذی فی ابواب الجنائز و قالہ ابن حجر فی القلائد۔ یعنے فقہا
لوگ زیادہ جاننے والے ہیں معانی حدیث کو۔ اور ابن قیم اپنی کتاب اعلام الموقعین میں لکھتے ہیں
لَا یَجُوْزُ لِاَحَدٍ اَنْ یَّاْخُذَ مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ مَالَمْ یَجْتَمِعْ فِیْهِ شُرُوْطُ الْاِجْتِهَادِ وَمِنْ جَمِیْعِ
الْعُلُوْمِ الخ یعنے کسی شخص کو جائز نہیں کہ قرآن و حدیث سے احکام نکالے جبتک کہ اسمیں اجتہاد کی
شرطیں اور جملہ علوم کی تحصیل نہ پائی جائے۔ کفایہ میں ہے اَلْعَامِیُّ اِذَا سَمِعَ حَدِیْثًا لَیْسَ لَهٗ
اَنْ یَّاْخُذَ بِظَاهِرِهٖ لِجَوَازِ اَنْ یَّکُوْنَ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ اَوْ مَنْسُوْخًا بِخِلَافِ الْفَتْوٰی
اور تقریر شرح تحریر میں ہے لَیْسَ لِلْعَامِیِّ الْاَخْذُ بِظَاهِرِ الْحَدِیْثِ لِجَوَازِ کَوْنِهٖ مَصْرُوْفًا عَنْ ظَاهِرِهٖ
اَوْ مَنْسُوْخًا بَلْ عَلَیْهِ الرُّجُوْعُ اِلَی الْفُقَهَاءِ خلاصہ ہر دو عبارات کا یہ ہے کہ غیر مجتہد کو جائز نہیں
کہ کسی سے کوئی حدیث سنکر فورًا اُسکے الفاظ پر تعمیل کرے کیونکہ کئی حدیثیں تو منسوخ ہیں کئی اپنے
اپنے محل اور وقت پر موقوف ہیں کئی مفتی بہ مسئلوں کے خلاف ہیں تو عامی کو سخت پریشانی ہوگی
بلکہ لازم ہے کہ فقہا و مجتہدین کیطرف رجوع کرے تاکہ جو جو مسائل بعد از تدقیق و تصحیح و تحقیق و تصدیق
احادیث و صحت و صلاحیت پا گئے ہیں اُنپر بلا وسوسہ عمل کیا جائے (دارمی صـ) ایسا ہی مضمون ہے
مقدمہ شرح وقایہ اردو میں نقلا عن روضۃ الطالبین للامام البغوی۔ یہی بیان علامہ دہر
سید سمہودی عقد فرید میں لکھتے ہیں۔ وقد قال محقق الحنفیۃ الکمال ابن الھمام رحمۃ اللہ علیہ
نقل الامام الرازی اجمع المحققین علی منع العوام من تقلید اعیان الصحابۃ بل یقلدون

من بعد هم الذین یسبروا و وضعوا ودوّنوا الخ یعنے علمار محققین کا اسپر اجماع ہے کہ صحابہ کی تقلید سے عام مسلمانوں کو روکدیا جائے اور آئمۂ فقہار کی تقلید پر لگادیا جائے۔ اور اسیطرح بیانکیا ہے صاحب مسلم الثبوت نے۔ وہ عبارت یہ ہے۔ اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید الصحابۃ بل علیھم اتباع الذین یسبروا وبوّبوا وھذّبوا ونقحوا وفرّقوا وعلّلوا وفصّلوا وعلیہ ابتنیٰ ابن الصلاح منع تقلید غیر الائمۃ۔ یعنے عوام کو صحابہ کی تقلید سے ہٹاکر اُن لوگوں کی تقلید پر جمایا جائے جنہوں نے جملہ مسائل اسلامیہ اتفاقیہ واختلافیہ واصولیہ وفروعیہ کی خوب تصحیح وتنقیح وتکمیل وتفصیل کی ہے۔ اور فرمایا امام اسنوی نے شرح منہاج الاصول میں (جو قاضی بیضاوی کی ہے) قال الامام الحرمین فی البرھان اجمع المحققون علی ان العوام لیس لھم ان یعلموا بمذاھب الصحابۃ بل علیھم ان یتبعوا مذاھب الائمۃ[1] الخ یعنے عام کو تقلید صحابہ سے منع کرکے امامان مذاہب اربعہ پر کھڑا کیا جائے۔ پس جب تمام محققین کی تحقیق یہی ہے کہ مسلمانوں کو چار اماموں کا مقلد بنایا جائے تو اس اجماع کو توڑنیوالا اصاف گمراہ بدعتی ملحد ہوگا۔ اسکی وجہ بڑی یہ ہے کہ تمام اقسام کے مسائل نفقی واجماعی واختلافی کی تحقیق وتقیدیق تفصیل وتنقیح سوائے کتب فقہاء ومجتہدین کے اَور کہیں نہیں ملتی۔ کیونکہ صحابۂ کرام کی جماعت میں سے کسی صاحب نے نہ توکوئی تفسیر وحدیث کی کتاب لکھی۔ نہ کوئی فقہ واصول کی کتاب تیار کی۔ کیونکہ اُنکو رات دن فتوحات ملکی ومہمات جہاد سے بالکل فراغت نہ تھی نہ اُنکو کسی کتاب کیضرورت تھی۔ وجہ یہ ہے کہ اسرار نبوۃ وانوار رسالت کا پرتو اُنپر ہردم پڑ رہا تھا۔ پھر بعد ازاں آئمۂ مجتہدین کو خدا نے یہ تاج کرامت ونور فراست بخشا تو اُنہوں نے کمال دیانت اور تقویٰ وصلاحیت اندرونی وخوف خدا وحمایت دین حق وترویج احکام وتسہیل علم کو مدنظر رکھکر

[1] ان اصحاب السنۃ والجماعۃ ھم اھل المذاھب الاربعۃ۔ الخ (عقود الجواھر المنیفۃ ص۱)

ہر قسم کے مسائل قرآن وحدیث سے نکالے۔ لہذا اب کسی جدید تحقیقات کی ضرورت ہی نہیں رہی۔ (دیکھو مقدمہ شرح وقایہ اردو نقلاً) اور نہ حدیث پر بلا تقلید عمل ہو سکتا ہے۔ اور نہ کوئی شخص ایسا دنیا میں موجود ہوا نہ ہوگا کہ حضرات ائمہ اربعہ سے بڑھکر اُنکی تحقیقات ہوویں فی زمانہ جسکو دین اسلام کی پوری ضرورت ہے وہ تو تقلید اماماں کی کر کے مومن صادق وناجی بنجائیگا۔ اور جو شخص تقلید سے خارج ہو گیا وہ مردود ہوا۔

اِس خاکسار راقم الحروف نے جب دیکھا کہ آجکل لوگ نجات المومنین وتفسیر محمدی پڑھکر اپنے آپکو مجتہدوں سے بڑھکر بلکہ مہدی ومسیح بھی کہلاتے ہیں اور مجتہدوں پر طعن کر کے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں تو چند اوراق مثل تریاق لکھنے کا خیال پیدا ہوا تاکہ مقبول ازلی مقلد بنے اور شقی ابدی انکار ومخالفت اور ردّ وتردید کرے۔

اب اس رسالہ کے ناظرین کیخدمت میں عرض کیجاتی ہے کہ تقلید شخصی کے وجوب کے دلائل تحریر کرنے سے پہلے چند امور عقلی ونقلی کا بیان کرنا ازبس ضروری ہے تاکہ یہ مسئلہ صاف طور پر سمجھ میں آکر ذہن نشین ہو جائے اور ہر اک ذکی وغبی کے فہم میں بآسانی آجاوے۔ وہ امور بطور مقدمہ ہیں۔ یاد کرنا ان کا از حد مفید ہے۔

مُقَدَّمَہ

اے ناظرین اہل دین آپ ان امورات کو بخوبی یاد کرلیں تاکہ رسالہ کا مضمون اور مقصد اصلی آپکے خیال میں نہایت عمدگی سے بیٹھ جاوے اور کسی قسم کا شک وتردد نہ رہے۔

امر اول۔ ارشاد رب العباد ہے۔ لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ؕ وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا۔ یعنے ہر اک قوم کے واسطے ایک ایک ہادی مقرر ہے اور ہر اک شخص کے واسطے ایک ایک جہتہ مقرر ہے اور اُسی جہتہ واحدہ مقررہ کیطرف وہ متوجہ ہونیوالا ہے۔ یہاں پر لفظ قوم پر نظر کرنا ضروری ہے۔

وہ یہ کہ لفظ قوم اپنے لفظی و معنوی مفہوم کے لحاظ سے عموم و خصوص پر دلالت کرتا ہے کبھی
اہل ملت پر بولا جاتا ہے جیسا کہ قوم ہود۔ قوم نوح۔ قوم لوط۔ قوم صالح۔ قوم عاد۔ قوم موسیٰ
قوم عیسیٰ وغیرہ۔ اور کبھی بلحاظ پیشہ و تجارت کے بولا جاتا ہے جیسا قوم ارائیں۔ قوم قصاب
قوم خوجہ۔ قوم بافندہ وغیرہ۔ اور کبھی بوجہ نسبت ملکی قوم کہا جاتا ہے۔ مثلاً قوم پنجابی۔ قوم کشمیری
قوم ہندوستانی۔ قوم افغانی وغیرہ کبھی بوجہ اضافت مذہبی واقفیت ائے مذہب بولا جاتا ہے۔ اور کبھی
بلحاظ صفت بولا جاتا ہے چنانچہ قرآن کریم نے بار بار تفصیل سے یوں ارشاد فرمایا ہے لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ
وَقَوْمِ فِرْعَوْنَ (اعراف) لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ و قَوْمَ الْفَاسِقِينَ (توبہ) لِقَوْمٍ يَتَّقُونَ۔ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ
لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ۔ لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ (یونس) قَوْمَ الْمُجْرِمِينَ (یوسف) لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (رعد) قَوْمٌ
مُّنكَرُونَ (الحجر) لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ (نحل) قَوْمًا لُّدًّا (مریم) لِقَوْمٍ عَابِدِينَ (انبیاء) قَوْمًا بُورًا (
قَوْمًا ضَالِّينَ (مومنون) لِقَوْمٍ يُوقِنُونَ (جاثیہ)۔ غرضکہ لفظ قوم سے ایک فرقہ ایک جماعت مراد ہے
خواہ وہ جماعت قلیل ہو یا کثیر۔ پس اس سے صاف نتیجہ نکلا کہ ایک قوم کے لئے ایک ہی ہادی دین
امام مقرر و بہتر ہے۔ دو کا مقلد نہیں ہوسکتا۔ پس کیونکر صادق ہوگا وہ شخص جو کبھی شافعی بنے کبھی
حنفی کبھی مالکی اور اپنے دل کو ہر اک کا تابعدار بناوے۔ مثلاً ایک شخص خدا کی عبادت کرتا ہے یا
مگر منہ اسکا صرف ایک قبلہ کیطرف ہی بہتر ہے۔ اگر بموجب آیۃ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللَّهِ کے
ہر اک طرف ذات حق کو خیال کر کے ہر طرف سجدہ کرے تو کیسا احمق ہوگا۔ باوجود اسکے کہ ذات حق
ہر طرف برابر ہے۔ پس گویا صاف تعلیم ہے کہ ایک ہی جھنڈہ میں تسکین ہے۔

امر دوم۔ از روئے شرع شریف احکام تین نوع پر ہیں (۱) صاف رشد و ہدایت۔ یہ تو از قسم
حلال واجب الاتباع ہیں (۲) صریح غیّ و ضلالت۔ یہ از قسم حرام واجب الترک ہیں (۳) مختلف فیہ

نے جنمیں اہل علم مجتہدین کا اختلاف ونزاع ہے۔ بعض کے نزدیک تو بعض امور جائز وبعض حلال
ر بعض کے نزدیک وہی چیزیں وہی امور حرام وناجائز ہیں۔ کیونکہ انکی نسبت کوئی حکم صریح
ص جلی وارد نہیں۔ تو ایسی حالت میں غیر مجتہد کا حق نہیں کہ احکام اجتہادیہ کی از سرِ نو تحقیق
تصدیق کرکے ترجیح و تفضیل بیان کرے۔ پس بجز ایک امام کے چارہ نہیں۔ اور شارع نے اس
سری نوع کے متعلق حضور علیہ السلام نے تین ارشاد فرمائے ہیں۔ ایک تو فرمایا۔ اَمْرٌ مُخْتَلَفٌ
فِیْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ رواہ احمد۔ یعنے اختلافی امور کو تو خدا کے سپرد کر اور تو اپنا دخل نہ دے۔
یونکہ تجھ میں اسقدر تحقیق و تفتیش کا مادہ وقابلیت لیاقت نہیں جو فقہا و مجتہدین کی تحقیقات و
فیصلہ جات پر غور وخوض کرے بلکہ تو اگر کرسکتا ہے تو یہ کر۔ یہ دوسرا فرمایا فَمَنِ اتَّقَى مِنَ
الشُّبُهَاتِ فَقَدِ اسْتَبْرَاَ لِدِیْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ متفق علیہ
یعنے جب شک وشبہ پیدا ہوا اور بوجہ اختلاف کے ایک چیز کی نسبت حلت وحرمت کا اشتباہ پڑے تو سبیل
یق سلامتی کا یہ ہے کہ مشتبہہ چیزوں سے بچتے رہو کیونکہ جب مشتبہہ چیز و بغیر تم نے دلیری کرکے کھانا
یا جواز ثابت کرلیا تو بس اب تم حرام خواری میں پڑجاؤگے۔ جس نے مشتبہہ چیزوں سے پرہیز کیا
بیشک اُس نے اپنا دین وایمان بچالیا چنانچہ یہ حدیث بھی اسکی مؤید ہے دَعْ مَا يُرِيْبُكَ
اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ رواہ ابن حبان۔ پس جب تقلید کے ترک سے ہزارہا نقصانات نظر آئے اور شک
شبہہ پیدا ہوا۔ آخر الامر نتیجہ کیا نکلا کہ اماموں پر طعن والزام اور مجتہدین پر اغلاط کا اتہام یہانتک کہ
تقلید سے نکلکر وہابی ہوئے وہاں سے کچھ نہ ملا تو نیچری بنگئے وہاں سے کچھ نہ ملا تو مرزائی ہوگئے
سب سے نکلکر عیسائی بنگئے۔ سچ ہے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّهٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ
سرا فرمایا۔ پاک پروردگار کا قول۔ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنے بعد اصلاح کے

ے جہانتک مجھ کو علم ہے وہ یہ ہے کہ امرتسر و گردو نواح میں جسقدر بدنند عیسائی ہیں یہ پہلے غیر مقلد ہی تھے۔ منہ ۱۲

فتنہ فساد نہ کرو۔ اب تیرہویں صدی کے آخر تک سب مسلمان پابند تقلید تھے۔ قریب اختتا
تیرہویں صدی پر وہابی گروہ کا زور ہوا تو بس فتنہ فساد گھر گھر روز بروز شروع ہوا۔ آخر الامر جس طر
ہر اک پیشہ و تجارت شلامی فروش و طوائف و نقال و نائک وغیرہ کو سرکار انگریزی کیطرف سے ع
اجازت ہے جسطرح جسوقت جہاں چاہیں کر سکتے ہیں اسیطرح بلحاظ مذہبی آزادی کے وہا
بہی عام اجازت ملگئی۔ اب زہے طالع اُسکے جسکیطرف عیسائی اور خہے طالع اُسکے جسکی
طرف امامان دین وسلف صالحین۔ غیر مقلدین کی خوش نصیبی کی کافی دلیل یہی ہے کہ کل مسلما
روئے زمین انکے مخالف اور صرف عیسائی وہابیوں کے موید۔

امر سیوم۔ پاک پروردگار نے اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک جگہ پر یوں ارشا
فرمایا فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ یعنے انبیار سابقین کی ہدایت کی اتباع کر۔ دوسری جگہ یوں
حکم ہوا اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اتباع کر۔ اسکی کیا وجہ
کہ باوجود سب انبیاء کرام علیہم السلام کی توحید و ہدایت تو ایک ہی تہی پھر تخصیص بعد از تعمیم ایک ابرا
علیہ السلام کی اتباع کا حکم کیوں ہوا۔ بظاہر ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وصف خا
حنیفًا فرمایا۔ یعنے یک رُخہ یک جہتہ تہے۔ اس قسم کے مسلمان نہ تہے کہ بین بین چال چلتے۔ یا
ہر دلعزیزی کو مدنظر رکہکر تذبذب کو اختیار کرتے بلکہ صاف یکجہتی کو اختیار کر لیا تہا۔ تو یہ وصف
خدا کو زیادہ پسند آیا تو فرمایا کہ ابراہیم حنیفؑ کی ملت پر چلو۔ پس ثابت ہوا کہ یکطرفہ آدمی خدا کو پیارا ہے
اور ہر رنگی و ہرجائی ناپسند ہے۔ یہی فرق تقلید و غیر تقلید میں ہے۔ پھر یہ بھی عیاں ہے کہ
مقصود ذات باری کا یہی ہے کہ تم بہی یکطرفہ بنو۔ کیونکہ گو سب انبیاء و مرسلین حق پر ہیں مگر پھر بھی
ایک ہی کی اطاعت بہتر و افضل ہے۔ اور اسی میں صلاحیت و احسان موجود ہے۔ پس جبکہ سب
اہل حق و اہل اللہ کو برحق و ہادی و امام الناس جانکر ایک ہی کا اتباع کرنا منشا

مجتہدین کو راجع الی الحق سمجھکر ایک کی تقلید کرنا کیوں معیوب و مکروہ ہے۔ بلکہ فی الحال مقبول ازلی کی علامت یہی تقلید ہے۔

امر چہارم جسطرح خدا کی سب کتابوں پر ایمان لانا اور سب کا منجانب اللہ ہونا تسلیم کرنا لازمی ہے۔ مگر بوقت تعمیل وارشاد صرف ایک ہی کتاب قرآن مجید کو دستاویز و مستند بنانا ضروری ہے اسیطرح سب مجتہدوں کو رہنمائے صادق جانکر بوقت معاملات وعبادات و قضا و افتار ایک ہی امام کی تقلید کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ باوجودیکہ کل کتب و صحائف انبیاء من اللہ ہیں پھر ایک ہی کتاب پر ایمان کا دارمدار اور اعمال و اقوال کا معیار رکھنا اسکی کیا وجہ ہے۔ بظاہر وجہ یہ ہے کہ ہراک کتاب میں مسائل مختلف ہوتے ہیں اور ہراک کتاب کے احکام و فرائض حسب زمانہ و مصلحت وقت و مناسبت ضرورت ہوتے ہیں۔ تو ہراک کتاب پر عمل کرنے سے ایک قسم کا نفاق پیدا ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو توریت پڑھتے دیکھکر بغضب ہوکر فرمایا لَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهُ اِلَّا اِتِّبَاعِيْ الحدیث (دارمی) یعنے اگر موسٰی علیہ السلام جیسا صاحب کتاب و مرسل و مقرب و کلیم اللہ بھی میرے وقت میں موجود ہوتا تو وہ بھی میری ہی متابعت کرتا حالانکہ حضرت موسٰی علیہ السلام بھی صاحب کتاب و مرسل تھے اور انکی کتاب کا دیکھنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسے کو کچھ مضر بھی نہ تھا۔ مگر چونکہ پریشانی طبع کا اندیشہ تھا۔ یا اگر حضرت عمرؓ کو کچھ ڈر بھی نہ ہو لیکن انکو دیکھکر شاید اور لوگ بھی پڑھنا دیکھنا شروع کرتے تو سخت خرابی پیدا ہوتی۔ اسواسطے مطالعہ سے ہی منع فرمایا۔ اسیطرح حضرات مجتہدین بھی بہت مسائل میں باہمی مختلف ہیں اور مسائل مختلف فیہ میں حق بجانب واحد ضروری ہے۔ اور اسی موقعہ پر بجز ایک مجتہد کی تقلید کے کوئی طریق صواب بھی نہیں۔ اور ایک کی تقلید سے نفاق و اختلاف کی آگ سے بچ جاتا ہے چنانچہ سب علمار دین و اولیار کاملین کا یہی طریق عمل رہا اور ہے۔

امر پنجم۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر تا جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جسقدر انبیا و مرسلین گذرے ہیں وہ سب کے سب برحق و ہادی صادق تھے مگر باوجود تصدیق و اقرار جملہ انبیار و مرسلین متابعت صرف ایک ہمارے سید و مولیٰ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی ضروری و لازمی ہے۔ اسکی وجہ بھی وہی تقلید شخصی ہے۔ کیونکہ اگرچہ سب پر ایمان لانا فرض ہے مگر اتباع ایک ہی کی لازم ہے تاکہ تذبذب اور اضطراب سے نکلکر سیدھا حق پر کھڑا رہے۔ اور ایکطرفہ مسلمان کہلائے۔ اور اگر کوئی کہے کہ چونکہ سب انبیاء علیہم السلام برحق ہیں تو میں سب کی شریعتوں پر عامل ہو جاؤں اور تمام ادیان کے احکام و مسائل کا پابند ہونگا شخصی نبوت کی اتباع کیا ضرور ہے تو ایسا شخص ضرور گمراہ ہوگا۔ کیونکہ اکثر مسائل واحکام میں انبیار کرام باہم علحدہ ہیں۔ تو ہر اک نبی کے حکم پر موضع اختلاف میں عمل کرنا سخت ناگوار ہے۔ لہذا ایک ہی نبی کے اتباع میں کل انبیار علیہم السلام کی اتباع آگئی اسیطرح جملہ مجتہدین اگرچہ مدعی حق و متبع سنت ہیں اور اتفاقی مسائل میں تو سب کی اتباع ہو جاتی ہے مگر عندالاختلاف ایک ہی امام کی تقلید کافی ہے۔ ورنہ کبھی ایک مجتہد کو غلطی پر قرار دیگا اور کبھی دوسرے کو خطا پر قائم اپنا ایک جدا مذہب بناکر خلق خدا کو گمراہ کریگا۔ چنانچہ نیچری۔ مرزائی۔ وہابی۔ چکڑالوی کا حال معلوم ہے۔

امر ششم۔ جسطرح دنیاوی مسافروں پر لازم ہے کہ اپنے قافلہ میں سے ایک ایسے شخص کو امام و راہنما بنادیں جو سفر کے حالات و تکالیف اور مقامات راحت و رنج وغیرہ کا واقف ہو۔ اور مسافر اُسکے پیچھے برابر اقتدا کرکے سیدھے منزل مقصود پر پہونچ جاویں۔ چنانچہ حدیث میں ہے اذا کان ثلثۃ فی سفر فلیؤمروا احدھم۔ رواہ ابوداؤد۔ وفی روایۃ لایحل لثلثۃ یکونوا بفلاۃ الارض الا امروا علیہم احدھم۔ رواہ احمد۔ یعنے سفر میں اپنی جماعت سے ایک شخص کو امام و مقتدا بناکر چلو تاکہ سیدھا راہ ملے۔ اسیطرح صراط مستقیم راہ حق پر چلنے والے بھی ضرور اپنا کوئی ایک امام

مفرز کرکے راہ پرچلیں۔ کیونکہ یہ راہ بہی ایک نہایت نازک راہ ہے اور اس راہ میں کئی قسم کے شیطان انسانی وجناتی لوٹ مار کو تیار ہیں۔ اور یہ قافلہ اہل ایمان کا بار بار واپس آنیوالا بہی نہیں۔ اور اس راہ کی ضروریات ولوازمات سفر بھی پھر ملنے کے نہیں اسواسطے فرض ہے کہ مسلمان لوگ مجتہد کو اپنا امام بناکر اُسکی تقلید کریں تاکہ بفحوائے حدیث اِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الْفَرْدِ کہیں شیطان غیرمقلد بناکر برباد نہ کرے۔

امر ہفتم۔ اتباع آئمہ مجتہدین عین اتباع ارشادات انبیا و رسل ہے۔ کیونکہ ہر اک امام اپنی اپنی تحقیقات ومعلومات میں من حیث ادلۂ شرعیہ حق پر ہے اور بدیں لحاظ امام اپنے جملہ عقائد و اعمال میں متبع حق ہے۔ کیونکہ مجتہد یا تو احکام ومسائل اخذ کریگا کتاب وسنت واجماع سے تصریحاً و تخریجاً یا استدلال کرے گا اجتہاد سے تو بہر حال وہ مطیع الرسول ومتبع حق ہوا پس جو شخص متبع حق ہو اُس کی اتباع فرض ہے کیونکہ وہ اتباع حق ہے۔ وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ

سوال۔ اتباع اگر فرض ہے تو سب متبعین حق کی نہ صرف ایک ہی کی۔ جواب۔ اس سوال کا جواب امر دوم و ششم میں گذرا ہے۔ امر پانزدہم میں آتا ہے۔ مگر فی الجملہ کچھ عرض یہاں بہی کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ اگرچہ سب متبعین حق کی اتباع فرض ہے مگر ایک کی بہی تو فرض ہوئی۔ مثلاً جیساکہ پانچ نمازیں فرض ہیں ایک بھی تو فرض ہے۔ یا جیسا اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ میں سب پر نمازیں فرض ہیں ایک پر بھی تو فرض ہے پس جسطرح ایک نماز کے وقت پانچوں نمازوں کا جمع کرکے پڑہنا گناہ کبیرہ ہے یا ہر اک نماز سے قدرے قدرے حصہ لیکر ایک نماز بناکر پڑہنا منع ہے اسیطرح سب مذاہب ملاکر عمل کرنا یا ہر اک مذہب سے چن چن کر حسب منشا مسائل پر عمل کرنا سخت منع ہے بالاجماع۔ سیأتی بیانہ انشاءاللہ۔ جسطرح ایک نماز کے وقت دوسری فرض نہیں جبتک دوسری نماز کا وقت نہ آوے دوسری فرض نہیں۔ مثلاً صبح کو ظہر وعصر کی نماز فرض نہیں اور مغرب کو صبح وعشا فرض نہیں۔ اسیطرح ایک

امام کی تقلید کے وقت دوسرے کی تقلید منع ہے۔

امر ہشتم۔ حدیثوں میں بار بار آیا ہے کہ نماز میں وہ شخص امام ہو جو اتقیٰ و افقہ و اعلم ہو۔ چنانچہ حدیث میں آیا ہے یؤم القوم افقھھم فی الدین واعلمھم بالسنۃ الحدیث (مشکوٰۃ و شرح مظاہر حق) یعنے امام وہ ہو سکتا ہے جو زیادہ عالم اور زیادہ فقیہ ہو۔ اگرچہ اور لوگ بھی ہو سکتے ہیں مگر اعلم و افقہ کے ہوتے ہوئے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ کتب فقہ و مظاہر حق میں خوب تشریح موجود ہے۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ہر قسم کے متقی و بزرگ و قاری و بوڑھے و مہاجرین موجود تھے مگر پھر بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا لا ینبغی لاحد ان یؤم القوم وفیھم ابو بکر رواہ الترمذی یعنے جس جماعت میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موجود ہو تو اور کوئی دوسرا شخص امام نہ ہو یعنے ابو بکر ہی امام بنے۔ اب ہر ایک عقلمند یہ خیال کر سکتا ہے کہ قوم میں سے اعلم کو امام بنانے سے کیا مرضی ہے کہ ایک ہی امام کافی ہے۔ اور یہ بات بھی قابل تأمل ہے کہ جب نماز کیواسطے جو صرف وقتی اقتدا ہے اعلم و افقہ کی شرط ہے تو دینی معاملات و عقائد و ایمانیات وغیرہ میں تو زیادہ تر اعلم و افقہ کی اتباع واجب ہے۔ دیکھو باوجودیکہ اکثر صحابہ کرام علوم و عقائد و فرائض سے واقف اور شرافت و کرامت پر فائز تھے مگر انکی موجودگی میں پھر بھی ایک صدیق اکبر کو امامت کا حکم دیا اور ماسوائے انکے اوروں کو منع فرمایا پس اسیطرح تمام علماء کے بالمقابل ایک امام الائمہ سراج الآئمہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اعلم و افضل و اکمل ہیں پھر ایسے امام العالم کو چھوڑ کر ترجمہ خوان مشکوٰتی مولویوں یا تفسیر محمدی کے تحصیل یافتوں کے پیچھے لگ جانا کسقدر نالائقی ہے۔ بلکہ جو لوگ اماموں کے دشمن اولیاؤں کے دشمن انکی غلطیاں نکالکر طعن و تشنیع کرتے ہیں ایسے لوگوں سے اگر اتفاقاً صحیح بھی نکل جائے تو ہرگز ہرگز باور نہ کریں کیونکہ شاید بظاہر ہی ہو اور فی الاصل غلط اور بدباطن بدگو بدبین بدعقیدہ کا سچ بھی یقینی نہیں۔ دیکھو مقدمہ شرح مسلم جلد اول صفحہ ۱۲ اور دارمی جلد اول صفحہ ۵۹ وغیرہ۔

امر نہم ۔ جبکہ اماماں دین و حضرات مجتہدین حقائق و دقائق قرآنیہ و اسرار و نکات احادیث نبوؐ کے مظہر و مبیّن ہیں تو بدیں لحاظ اونکی تقلید کے واسطے دلیل شرعی و نص قطعی کا طلب کرنا سراسر سفاہت و بلاہت ہے کیونکہ حصول اسرار و مقاصد قرآنیہ و ارشادات احمدیہ تو موقوف ہوا اتباع تحقیق مجتہدین پر اور اتباع مجتہدین موقوف ہوا ادلۂ شرعیہ پر تو اس صورت میں دَور لازم آیا اور دور و تسلسل سے جو ثابت ہو وہ حجت نہیں پھر ہم سے دلیل شرعی تقلید پر کیوں طلب کیجاتی ہے۔ پس ثابت ہوا کہ یہ تقلید مجتہدین بھی عقلاً واجب ہے اور ثبوت اسکا مثل ثبوت مسائل ایمانیہ و اعتقادیہ کو جود سبحانہ و تعالیٰ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ والحشر والنشر و مثلہم کے ہے پس یہ مسئلہ (تقلید) ثابت ہوا مثل مسائل ایمانیہ و اعتقادیہ کے اور نہ لازم ہوا ثبوت اُسکا ادلۂ شرعیہ سے بدیں وجہ کہ مسائل شرعیہ کا ثبوت موقوف ہے اتباع آئمۂ دین پر اور مسائل کی تحقیق و تصدیق کا دار و مدار ہے تقلید اماماں دین پر اور بس۔ ہاں اگر ادلہ نہیں تو صرف مزید تاکید کے لئے نہ یہ کہ موقوف علیہ تقلید قرار دئے جاویں۔

۔ اماماں اربعہ کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کسی بادشاہ کے چار صوبے ہیں اور چاروں کی رعایا پر احکام مختلفہ حسب مناسبتِ ملک جاری ہیں تو احکام اختلافیہ میں رعایا پر چاروں صوبوں کی اطاعت لازم نہیں اور نہ اُنپر کسی قسم کی گرفت ہے کہ تم نے ہر ایک صوبہ کی اطاعت کیوں نہیں کی۔ بلکہ اُسی حاکم و صوبہ کی اطاعت واجب ہے جو اپنی رعایا پر حکمران ہے اور اپنی ملکی حدود کا فرمانروا ہے۔ کیونکہ ہر ملک و ہر اک شہر کے قوانین و احکام جدا اور ہر تحصیل و ضلع کے حدود و زمان جدا ہیں۔ اور ملکی رعایا کے قواعد علیحدہ اور جنگی و فوجی قوانین علیحدہ۔ پس نظر بریں اختلاف ایک حالت ایک حیثیت ایک وقت میں سب حکام کے تابع ہونا نہایت دشوار بلکہ محال ہے۔ ہاں ۔ حاکم وقت موجودہ کی اطاعت لازم و آسان ہے اور اس ایک ہی حاکم وقت کی متابعت ضرور

باد شاہ کی اطاعت ہے۔ اسیطرح مذاہب مجتہدین کی تقلید واتباع عین اتباع رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

امر یازدہم۔ جسقدر تمام دنیا کی آبادی اور بلاد وامصار کی تعداد ہے۔ اُن سب میں سے دو تین بستیاں (مکہ۔ ومدینہ وبیت المقدس) افضل واقدس واعلیٰ ہیں جنمیں قرآن نازل ہوا وہیں پر حضور علیہ السلام کا وجود مبارک پیدا ہے اور وہاں پر صحابہ کرام واہلبیت عظام ہوئے۔ وہاں پر ہی زیادہ اہل خیر القرون ہوئے۔ وہیں پہ قیامت تک دین رہیگا۔ اور وہیں پہ مہدی علیہ السلام پیدا ہونگے۔ وغیرہ وغیرہ۔ تو معلوم ہوا کہ وہاں کے باشندے سچے پکے مسلمان ہیں اور دیندار رہیں گے۔ باوجود اسقدر افضل واعلیٰ ومتدین وصالح وعالم ہونیکے اور زیر سایۂ انبیاء کرام علیہم السلام رہنے کے اور بلد آمین میں سکونت پذیر ہونیکے سب کے سب مقلد ہی ہیں۔ ایک بھی غیر مقلد نہیں اور خود شخصی تقلید پر عامل اور فتوٰی بھی شخصی تقلید کے وجوب پر۔ اور غیر مقلدوں کو سخت بدتر ومردود جانتے ہیں۔ علاوہ ازیں کل اسلامی دنیا مثل روم وشام ومصر ویمن وبغداد وبلخ وبخارا وافغانستان ولواح ہند وسندھ وکشمیر وپنجاب وغیرہم کے قاضی۔ مفتی وعالم ومدرس واعظ وصوفیاء ومشائخین سب کے سب مقلد ہیں اور غیر مقلدوں کو دشمن دین ومفسد فی الدین جانتے ہیں۔ ایسا ہی مرزائیوں ونیچریوں کو جانتے ہیں۔ پس ان علماء دین وفضلاء کاملین ومفتیان شرع متین کا اجماع قولی وفعلی سے ثابت ہوا کہ اُن کل کے نزدیک ہر قسم کی صلاحیت واحسان اور رشد وہدایت تقلید میں موجود ہے۔ پس اس اتفاق واجماع کو توڑنیوالا ضرور مفسد وگمراہ ہوگا حسب الارشاد لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ط کیونکہ صدہا احادیث میں وارد ہوا ہے کہ امت محمدیہ ہرگز ہرگز گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔

امر دوازدہم۔ عقاید اسلامیہ ومسائل ایمانیہ کو قرآن کریم نے اجمالاً بیان کیا جنکی تفسیر حدیث نے

وب فرمائی اور احادیث کی تشریح و توضیح وہمام حضرات صحابہ کرام کے اقوال وافعال سے
تی ہے اور آثار واقوال واحوال صحابہ کی تصدیق وتصحیح حضرات ائمہ مجتہدین کے اجتہاد وتحقیق پر
وقوف ہے اور موقوف علیہ ہمیشہ مقدم ہوتا ہے موقوف پر۔ پھر جب آئمہ مجتہدین موقوف علیہم ہوئے
دیق وتحقیق میں تو تقلید مجتہدین واجب ہوئی تاکہ دین کامل ہاتھ سے نہ جاتا رہے۔ اس بیان کی تفصیل
ہے کہ نہ تو حضور علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں کوئی کتاب تصنیف ہوئی نہ صحابہ کرام کے زمانہ میں
ئی کتاب تیار ہوئی۔ کیونکہ اونکو رات دن جہاد سے فراغت نہ تھی اور نہ چنداں تالیف کیطرف توجہ
ہے۔ باقی آیا دوسرا قرن تابعین کا جسمیں حضرت امام العالم امام اعظم کا وجود مبارک پیدا ہوا انو اسوقت
رچہ ایک آدھی کتاب تھی مگر شہرت واشاعت میں نہ آئی اور نہ وہ کافی تھی۔ پھر حضرت امام ابو حنیفہ
حمۃ اللہ علیہ نے قوت کاملہ خداداد سے بدلائل شرعیہ استنباط واجتہاد کرکے صاف طور پر مسائل اصولیہ
روعیہ کو لکھوانا شروع کیا۔ جب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے تفقہ واجتہاد نے اپنی صداقت وروشنی عام پر ظاہر
ی تو دوسرے اماموں نے جو آپکے ہمعصر یا بعد ازاں ہوئے آپکی تقلید کی۔ یہانتک کہ تمام دنیا کے اہل علم نے
م ہمام کے سامنے اپنا سر خم کرکے تسلیم کرلیا۔ بعد ازاں تیسرا قرن آیا تو اسوقت کے حضرات آئمہ حنفی
ی وہی طرز تحریر امام صاحب کی شروع کی مگر علم فقہ شریف میں امام ابو حنیفہؒ کا پایہ وہ بلند ہوا کہ حضرت
م شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرمانا ہی پڑا اَلنَّاسُ کُلُّهُمْ عِيَالُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ یعنے سب لوگ
قہ شریف میں امام ابحنیفہؒ کے عیال (شاگرد وبچے) ہیں۔ اور جب امام صاحب کے شاگردوں نے کتابیں
ھنی شروع کیں تو پھر دیگر آئمہ کی بھی تصنیفات ہوتی گئیں۔ یہاں پر یاد رہے کہ اگرچہ دیگر حضرات نے
نے اپنے تحقیق وتصدیق کردہ مسائل کی کتابیں تالیف فرمائیں مگر بہ نسبت قرن ثالث کے (جس میں
م شافعی وغیرہ تھے) دوسرا قرن (جسمیں امام ابو حنیفہؒ تھے) افضل واقدم واسبق وقابل اتباع ہے

ک دیکھو شرح مسلم امام نووی جلد اول صہ ۱۲ ۔

کیونکہ حدیث شریف کی ترتیب سے قرن ثانی بہتر ہے قرن ثالث سے اور برتر ہے خیریت وفضیلت میں
یہی وجہ ہے کہ مقلدین مذاہب اربعہ میں سے فیصدی نوّے ۹۰ تو حنفی مقلد ہیں اور باقی دیگر آئمہ کے۔
چنانچہ ملا علی قاری نے خوب بیان کیا ہے پس حسب الارشاد فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ حضرت
امام ہمام ابو حنیفہ کا متابعت کا مقام ارفع واعلیٰ ہے بہ نسبت دیگر آئمہ کے۔ کیونکہ آپ افضل واکمل
وافقہ واعلم بہ نسبت قرن ثالث کے۔ اور تقریباً کل محدثین ومجتہدین آپکے شاگرد یا شاگردوں کے
شاگرد ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ آپکی تقلید بہ نسبت دیگر آئمہ کے افضل ہے۔

امر سیزدہم۔ بعد از قرن ثالث وہ زمانہ آیا جسکی نسبت حدیثوں میں بار بار وارد ہوا ہے ثم یظہر
الفساد۔ ثم یفشو الکذب۔ یعنی بعد از تیسرے قرن کے جھوٹ وفتنہ وفساد پھیلیگا۔ چنانچہ
اس زمانہ میں بڑے بڑے واضعین حدیث وکاذبین اخبار ومفتن بین الناس پیدا ہوئے اور
خرابی پھیلی اور لطف یہ کہ ایسے موقعہ زمانہ میں دیگر بزرگ جماعت محدثین کے مثل بخاری ومسلم وترمذی
وغیرہ بھی پیدا ہوئے۔ یہ حضرات اگرچہ مرتبہ اجتہاد پر فائز نہ تھے اور نہ مجتہد کامل تھے مگر تاہم اُنہوں نے
کمال جانفشانی وعرقریزی سے بہ نیت صادق وتائید حق وبغرض نصرت دین بہت ہی تحقیق وتفتیش
سے کتب احادیث تیار کیں لیکن پھر بھی اس جماعت مذکورہ کی تحقیقات قرن ثالث وثانی کو نہ پہنچی
کیونکہ قرن ثالث قریب زمانہ صحابہ کے اور قرن ثانی اقرب تھا زمانہ نبوت سے بلکہ محققین کے نزدیک
تو امام صاحب[۱] کی ملاقات صحابہ سے ثابت ہے۔ پس اس بیان مذکورہ بالا سے واضح ہے کہ زیادہ تر
بہتر امام صاحب کی تقلید کرنا ہے اگر کوئی اَور امام کا مقلد ہے تو اسکو وہی بس ہے۔

امر چہاردہم۔ اگر کوئی جاہل متعصب حضرات آئمہ اربعہ کی تحقیقات وتصدیقات پر کاربند
نہ ہو اور مجتہدین کاملین کا متبع نہ ہو تو لامحالہ کسی نہ کسی اَور محدث یا مفسر واہل علم کا متبع ضرور ہوگا۔

---
[۱] دیکھو انتصار الحق اور معیار الحق از مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری مرحوم ومغفور۔

پس جبکہ کسی اور اہل علم کا تبع ہوگا تو کیا وجہ ہے کہ امامان دین مجتہدین کاملین (جو احق بالاتباع ہیں) کی تقلید نہیں کرتا۔ حالانکہ از روئے قرآن وحدیث کے بعد از کتاب وسنت مجتہد کا مرتبہ اور مجتہد سب سے افضل ہے۔ محدث تو صرف ناقل وسامع ہوتا ہے اور مجتہد کو تو استنباط و قوت تفقہ حاصل ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ مجتہد باوجود مخطی ہونیکے بھی ایک نیکی کا مستحق اور بحالت صواب دو اجر سے ماجور ہے یہی وجہ ہے کہ آئمہ اربعہ مجتہدین کی تقلید پر اجماع ہوا نہ کسی عام محدث کی تقلید پر۔ کیونکہ مجتہد جامع ہے مسائل اصولیہ و اعتقادیہ و فروعیہ و اجتہادیہ کا بخلاف محدث کہ وہ صرف جامع الفاظ ہے۔

امر پانزدہم۔ مسائل اسلامیہ تین قسم پر ہیں۔ اوّل نصّی دوم اجماعی سیوم اجتہادی۔ مسائل نصّی تو عند الکل مسلم ہیں اور مسائل اجماعی بھی بالاجماع واجب الاتباع والقبول ہیں۔ باقی رہے مسائل اجتہادیہ سو وہ مختلف فیہ ہیں۔ اب انسان کے واسطے ایسے موقعہ پر تین حالتیں ہیں (۱) یا تو وہ اگر مجتہد مسلم ہے تو قوت اجتہادیہ و تفقہ سے کام لیکر خود ہی فیصلہ کرلیگا (۲) یا وہ مجتہدین میں سے کسی ایک کی تقلید کریگا (۳) یا کبھی ایک مذہب پر عمل کر کے اُسکو ترک کریگا پھر دوسرے مذہب کو پکڑیگا پھر اُسکو چھوڑ کر تیسرے کو پکڑیگا۔ علیٰ ہذا آزاد ہو جائیگا۔ حالانکہ خدا فرماتا ہے اَیَحْسَبُ الْاِنْسَانُ اَنْ یُّتْرَکَ سُدًی یعنے کیا انسان آزاد شتر بے مہار بننا چاہتا ہے۔ اب اس تیسری صورت کا نتیجہ نہایت ہی گندہ و بدبو دار و مبداء فساد ہے کیونکہ کبھی ایک چیز کو حلال سمجھکر کھائیگا پھر اُسی کو حرام جانکر ترک کریگا۔ یا جسکو پہلے حرام سمجھکر ترک کریگا پھر بوقت حلال جاننے کے اُسکی حرمت کا بھی دل مین شک وشبہہ رہیگا۔ اور جسکو پیچھے حرام جانیگا اُسکے حلال ہونیکا بھی دل میں خیال پیدا ہوگا یہ اجتماع نقیضین ہے جو کہ بالاتفاق باطل ہے۔ مثلاً کبھی تو ایک مذہب کے موافق امام کے پیچھے قرأۃ فرض واجب سمجھے پھر بمذہب حنفی اُسکو مکروہ ومفسد فی الصلوۃ خیال کر کے ترک کرے۔ یا کبھی ایک مذہب کے موافق رفع الیدین فی الصلوۃ ووضع الیدین علی الصدر و آمین بالجہر کو سنت سمجھکر عمل کریگا

پھر بخیال ثانی ان سب کو مکروہ و خلاف سنت سمجھیگا یا کبھی ایک امام کے مطابق نکسیر و فصد و خون جاری
سے مفسد الصلوۃ و ناقض الوضو خیال کریگا پھر اُسکو بخیال دیگر امام مجوزیہ الصلوۃ خیال کریگا۔
ف ۔حنفی مذہب میں خون جاری سے (خواہ نکسیر ہو خواہ فصد یا چوٹ وغیرہ) وضو ٹوٹ جاتا ہو
اور بے وضو ہو جاتا ہے۔ بے وضو نماز پڑھے تو خوف کفر لکھا ہے۔ یا کبھی ایک امام کے موافق وہ
پانی قلتین (جسمیں کتا بلّا سور وغیرہ مرگیا ہو) پاک خیال کر کے اُس سے وضو و غسل کر کے نماز
پڑھیگا اور کبھی اُسی پانی سے غسل کرنا حرام سمجھیگا۔ **ف** ۔اسی پانی سے جب امام وضو و غسل کر کے
نماز پڑھائے تو حنفی کی نماز اُسکے پیچھے ناجائز[1] ہے۔ یا کبھی ایک جانور مانند گوہ و مینڈک وغیرہ کو
ایک مذہب میں حلال سمجھکر کھائے پھر حنفی مذہب اقدس کے موافق انکو مکروہ یا حرام جانیگا۔
غرضکہ تقلید کے ترک کرنے سے صدہا ہزار ہا درجہ کا فتنہ و فساد پڑتا ہے۔ اسیواسطے خاص سلطنت
انگریزی میں جسقدر لامذہب ہوں ملحدوں زندیقوں عیسائیوں کی ترقی ہے اُسقدر اور کہا
اور آج جسقدر دہریہ ملحد نیچری مرزائی نظر آتے ہیں اُن سب کا صرف یہی ایک باعث ہوا یعنی ترک
تشخصی۔ اور قاعدہ مقررہ ہے کہ جبتک انسان کسی مذہب کا پابند نہیں ہوتا بینک شیطان اُسکو نہیں
چھوڑتا۔ کیونکہ جماعت پر یداللہ ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ اکابر محدثین مثل بخاری و مسلم و ترمذ
سب مقلّد تھے (دیکھو رسالہ انصاف شاہ ولی اللہؒ)
امر شانزدہم ۔ عامی کی مثال ایک مریض کی ہے اور مجتہد کی مثال مانند ایک سول سرجن یا بڑے افلا
کے ہے۔ اور محدثین کی مثال ایک بڑے دوائی خانہ یا عطار کی ہے۔ تو عامی مریض کو دیکھنا۔ تشخیص کرنا۔
علاج و معالجہ کی تجویز بتانا اور ممنوعات سے پرہیز و اشیاء مفیدہ کی اجازت اور ہر اک چیز و حرکت کا
وغیرہ۔ یہ سب مجتہد و مرشد کا کام ہے اور دوائی خانہ سے دوا دینا حسب الحکم ڈاکٹر یہ محدث کا کا۔

---

[1] ۔ دیکھو ہمارا رسالہ رحمۃ الرحمان فی تقلید النعمان ۱۲

ڈاکٹر و حکیم کے حکم کے موافق پابند ہو کر علاج کرانا یہ عامی مریض کا کام ہے پس جب یہ ذہن نشین ہو گیا
تو یہ بھی قانون مستمرہ ہے کہ جس مریض کے چار معالج مثلاً ایک ڈاکٹر یورپین ایک حکیم یونانی ایک ویدک
ویسے ایک سنیاسی۔ تو بوقت علاج معالجہ ضرور انکا باہمی اختلاف ہو گا۔ خواہ بلحاظ تشخیص و تجربہ خواہ
بلحاظ دوا و خوراک کیونکہ ہر اک کے معلومات و تجربات جدا اور ہر اک کی تحقیق و ذہانت طبعی علیحدہ ہے
پس ایسے موقعہ پر مریض نے اگر ایک ہی شخص کا علاج کیا تو بہتر ورنہ ہلاک ہو جائیگا۔ اسیطرح جو شخص
بوقت اختلاف مجتہدین ایک کا مقلد رہیگا تو نجات پائیگا اگر ایک کا نہ رہا بلکہ سب کا مقلد بنگیا یا از خود نیا
طریقہ ایجاد کیا تو پھر ایمان کا ملنا مشکل آخر مرزائی[1] نیچری وغیرہ ہو کر مریگا۔

امر ہفدہم۔ بعد از اقرار توحید و رسالت ایماندار کو الحاق بالصالحین و اتحاد بالابرار واجب ہے۔ چنانچہ
آیت تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ اور وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ اسپر شاہد ہے۔ اب
اس الحاق کی دو ہی صورتیں ہیں۔ ایک تو تقلید مجتہدین۔ دوسرا بیعت مشائخین۔ چنانچہ تفسیر
عزیزی میں بذیل آیہ وَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لکھا ہے۔ "اطاعت مجتہدین و مشائخین فرض است"
یہی وجہ ہے کہ کل اولیاء اللہ مقلد و باپیر تھے کوئی ولی بے پیر و غیر مقلد نہ تھا نہ اب کوئی ایسا ہے
پس ثابت ہوا کہ الحاق بالصلحاء سے انسان پختہ مومن بنجاتا ہے۔ لہذا سب کو لازم ہے کہ بیعت مشائخین
کر کے روح و قلب و نفس کی اصلاح کرے اور تقلید مجتہدین کر کے مسائل شرعیہ کو صحیح طور پر سمجھکر اپنے
اعمال و افعال ظاہری کو درست و آراستہ کرے۔ ہاں جو شخص مجتہدین میں سے افضل و اعلم و افقہ ہو
(جیسے امام اعظم رح) اسکی تقلید بہت بہتر و آسان ہے۔ اور جو شخص مشائخین میں سے اکمل و اعلیٰ
و اقرب الی اللہ ہو انکی بیعت زیادہ تر مفید و اسہل و انفع ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ اس احقر الانام

---

[1] مرزا ایک شخص دشمن اسلام پنجاب میں تھا۔ اپنے آپکو نبی و رسول و مسیح و مہدی و مجدد و امام حسین و غوث اعظم سب سے بہتر جانتا تھا
آخر بیچارہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ھ کو نہایت بری موت سے بحالت مسافرانہ مرگیا۔ ۱۲

راقم الحروف کو دونو نعمتیں مذکورہ حاصل ہیں۔ اَللّٰھُمَّ حَرِّقْ قَلْبِیْ بِنَارِ عِشْقِكَ اَبَدًا یَا اللّٰہُ بِحُرْمَتِہِمْ

امر ہشتدہم۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جسطرح اسلام مقدس عبارت ہے اُن اُمور و احکام وارشادات سے جنکو امت نے (یعنی فقہا و مجتہدین و صلحا ر کاملین و صادقین نے) بعد از تحقیق و تنقیح و تنسیخ و تصدیق کے ثابت کیا ہے یعنی بعض احکام و امورات اور بعض اعمال و اقوال کو منسوخہ وموقوفہ ومتروکہ وموضوعہ وضعیفہ قرار دیکر اصلی احکام وارشادات کو ثابت کرکے اسلام کو بے داغ والزامات سے بری کرکے صحیح دکھایا ہے تاکہ مخالفین اسلام کے شکوک وشبہات رفع ہوجائیں۔ پس اب جو کوئی دشمن اسلام بعض امورات متروکہ وضعیفہ کو دیکھکر کہے کہ اسلام عیبدار یا غلط ہے تو وہ مردود وقول اُسکا مردود ہے۔ اسیطرح مذہب حنفی مقدس بھی عبارت ہے مسائل مفتی بہ ومعمولات علمارامت سے جو کہ بعد از جرح وتعدیل اور بعد از تصحیح وتکمیل وتوضیح وتفصیل منقح ومرجح اور محقق ومصدّق ہوچکے ہیں اسی کا نام مذہب حنفی ہے جسقدر اقوال صاحبین کے ہیں وہ فی ذاتہٖ اُنکے نہیں بلکہ وہ بھی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ہی اقوال ہیں (دیکھو صفحہ ۴، بذیل جواب اُتْرُکُوْا قَوْلِیْ) پس اب جو کوئی شخص دشمن امام العالم کی ضعیف روایت یا مرجوح ومنسوخ قول کو دیکھکر کہے کہ مذہب اقدس حنفی غلط ہے تو وہ بھی مردود اور اُسکے اقوال واعمال بھی مردود۔ نعوذ باللہ۔

امر نوزدہم۔ قرآن کریم نے سکھایا ہے کہ جب کسی نیک بندہ عالم باعمل کی خدمت میں بغرض حصول علم حق اطاعت اختیار کیجائے تو اسکا مقلد بنکر یا مرید بنکر اسپر اعتراض نہ کریں۔ کیونکہ مقلد یا مرید بنکر اگر معترض ہوگا تو نتیجہ اُسکا حرمان وبُعد ہوگا اور مقاصد اصلی وخزائن الٰہی سے محروم رہیگا۔

ع۔ "بے ادب محروم گشت از لطف رب"۔ چنانچہ قصہ حضرت موسیٰ وخضر[۱] علیہما السلام کا اسپر شاہد ومؤید ہے جسوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا کہ ایک بندہ خدا کا ایسا ہے جسکو خدا نے

---

[۱] حضرت خضر علیہ السلام اب تک زندہ ہیں کل مسلمانان اہلسنت کا یہی عقیدہ ہے۔ اسکی تحقیق ہمارے رسالہ تحفہ گرشتہ میں دیکھو

علم لدنی عطا فرمایا ہے تو اُنکے ملنے کیواسطے سفر طویل اختیار کیا۔ جب خضر علیہ السّلام سے ملاقی ہوئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا یعنے کیا میں تابع ہو جاؤں آپکا اسپر کہ مجھے وہ علم عنایت کرو جو آپ کو تعلیم کیا گیا ہے از قسم رشادت وہدایت کے خضر علیہ السلام نے جواب دیا اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِىَ صَبْرًا یعنے اے موسیٰ آپ میں میرے ساتھہ رہکر متابعت کرنیکی طاقت نہیں کیونکہ تقلید تو بڑی بہادری وہمّت کا کام تھا۔ لہذا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے تو بہادری کا ثبوت دیکر تقلید کا اقرار یوں کیا سَتَجِدُنِىْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّلَآ اَعْصِىْ لَكَ اَمْرًا یعنے خدا چاہے تو میں آپکے اقوال وافعال پر صبر کر کے بالسوال کسی بات میں نافرمانی نکرونگا یعنے پکّا مقلد[لہ] ہوں گا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے پھر دوبارہ یہ شرط کرالی جو ہر اک مقلد کیواسطے ضروری ہے یعنے فَاِنِ اتَّبَعْتَنِىْ فَلَا تَسْـَٔلْنِىْ عَنْ شَىْءٍ حَتّٰٓى اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا یعنے اے موسیٰ اگر تم میری تابعداری کرنا چاہتے ہو تو میرے کسی کام پر سوال واعتراض نہ کرنا جبتک خود میں بیان نہ کروں۔ یہ شرط اسلئے کرائی گئی کہ اکثر قاعدہ ہے کہ جس چیز کا علم نہ ہو اوسپر آدمی گھبرا جاتا ہے۔ اور جھٹ اعتراض ومخالفت پر کہڑا ہو کر تقلید سے باہر ہو جاتا ہے اور یہ سخت مضر ونقصان دہ ہوتا ہے چنانچہ اس شرط پر موسیٰ علیہ السلام نے خضر علیہ السلام کے ساتھہ سفر اختیار کیا۔ آخر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے صبر وقرار نہ ہوسکا اور معترض ہوئے اور خضر علیہ السلام نے اون کو اون امور کی حقیقت بیان کر کے فرمایا جو کام میں نے کئے وہ بحکم خدا تھے میرا ذاتی کام نہ تھا۔ مگر چونکہ تمہارا صبر واستقلال پہلے ہی کامل ثابت نہ ہوتا تھا آخر بھی پورا نہ نکلا اسلئے آپکو اپنی صحبت سے نکالتا ہوں اور میری تمہاری جدائی وعلیحدگی کا باعث صرف یہی اعتراضات ہوئے۔ مگر حضرت موسیٰ علیہ السلام اسقدر دانا ودور اندیش

لہ۔ یہی معنے تقلید کے ہیں۔ کیونکہ اتباع بلا دلیل بلا روک ٹوک بلا تحقیق وتفتیش کا نام تقلید ہے۔ اور یہی شرط حضرت خضر علیہ السلام نے فرما کر وعدہ لے لیا۔ ۱۲

اور مرسل اعظم تھے کہ پہلے ہی لفظ انشاءاللہ کہکر وعدہ خلافی کے وعید سے بچکر چلے گئے۔ ماسوائے اسکے
وہ مرسل وصاحب کتاب وکلیم اللہ تھے اور خضر علیہ السلام کی نبوت میں بھی اختلاف ہے لہذا وہ مو
عتاب نہ ہوئے کیونکہ جبکہ مجتہد کو اختیار ہے کہ کسی اور مجتہد کی تقلید کرلے یا نہ کرے کا تو مرسل کو
بطریق اولی اختیار ہے۔ لیکن پھر بھی حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا رحم کرے موسیٰ علیہ السلام
کہ اگر سکوت وخاموشی اختیار کرتا تو بہت سے عجائبات الٰہی معائنہ کرتا۔ اب اسی قصہ سے کئی امر
پیدا ہوئے (۱) جس شخص کو اپنا امام یا پیر بناوے تو اوسکی پوری متابعت کرے (۲) اوسکے کام
پہ اعتراض نہ کرے اگر ضرورت پڑے تو مودبانہ ومخلصانہ طریق سے عرضداشت کرکے جیسا جواب
ملے سنکر چپ ہو رہے اگر نہ سمجھے تو اپنا قصور فہم سمجھے (۳) اس قسم کے اتباع میں صدہا فوائد ہیں
جو اور کسی طریق سے حاصل نہیں ہوتے (۴) جب کسیکو اپنا امام یا شیخ سمجھے تو اوسکی مخالفت ومقابلہ
کرنیکا نتیجہ یہ ہے کہ اوس بزرگ کی برکات اور فیوض وامداد سے محروم رہجاتا ہے۔ نعوذ باللہ من ذ
(۵) جبکہ نبی اقرب مرسل اعظم موسیٰ علیہ السلام سے یہ شرط کرائی گئی تھی کہ مجھسے میرے کاموں کے
متعلق اعتراضاً سوال نہ کر کہ یہ کام چون اور چرا ہے۔ پھر عوام جہلا یا تفسیر محمدی کے تحصیل یافتوں کو
کب جائز ہے کہ امام حق کی تقلید کرکے پھر اونکے فیصلجات ومعاملات پر باغیانہ اعتراض کریں
(۶) جیسا نبی اور امتی کا مقابلہ ومباحثہ جائز نہیں ویسا ہی مقلد ومجتہد یا طالب وشیخ کا مقابلہ جا
نہیں۔ یہی طریق حضرات علماء صادقین وصوفیاء صالحین کا برابر چلا آتا ہے۔ چنانچہ عوارف شریف او
مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ملاحظہ سے پتہ ملتا ہے۔

امر بستم۔ خدا نے اس دین کا نام اسلام رکھا ہے۔ اسلام کے معنے گرویدہ شدن وباور کردن
وقبول وتسلیم نمودن۔ اور اسلام نے جو امورات ارشاد فرمائے ہیں اون میں بھی یہی تسلیم وقبول کی
خوشبو پائی جاتی ہے۔ مثلاً اولاد اپنے والدین کی پابند۔ رعایا اپنے بادشاہ کے حکم پر پابند۔ عور

اپنے خاوند کے پابند۔مقتدی اپنے امام کے پابند۔قافلہ اپنے رہبر رہنما کا پابند۔جاہل اپنے عالم
کا پابند۔غلام اپنے مولا کا پابند۔غیر مجتہد اپنے مجتہد کا پابند۔فوج اپنے سردار کے پابند۔مریض
اپنے حکیم کے پابند۔وغیرہ۔پس ثابت ہوا کہ اسلام پابندی سکہاتا ہے نہ آزادی۔انگریز جب اول
ہندوستان میں آئے تو دیکہا کہ مسلمان اپنے احکام وامورات مذہبی کے سخت پابند ہیں تو ان کو آزادی پر
قائم کرنا چاہئے اور خوب عمدگی سے آزادی دیدی اور غیر مقلّد بنانا شروع کیا اور سب سے زیادہ اسمیں
لیگڈہی نیچری نے حصہ لیکر بہت اہل ایمان کو برباد کیا۔یہاں تک نوبت نیچریوں کی آئی کہ نبی برحق کی
تقلید کو ترک کرکے آزاد ہوگئے جیسے کہ عیسائی فرقہ نے اپنا اصلی دین ومذہب (جو حضرت مسیح چہوڑ گئے تہے)
ترک کرکے نیا مذہب ازخود ایجاد کرکے اوسکا نام دین مسیحی رکھا ہے اسیطرح نیچریوں نے بہی نیا دین
ایجاد کرکے اصلی دین کو نہ صرف چہوڑا بلکہ اصلی اسلام کو نفرت سے دیکہتے ہیں۔مولوی اسمٰعیل[۵] دہلوی
مصنف تقویۃ الایمان ومولوی نذیرحسین دہلوی کو توبہانہ کافی تہا اونہوں نے اور بہی متانت سے خلق اللہ
کو گمراہ کرکے غیر مقلّد بنایا۔یہ فرقہ اس حد تک بڑہگیا کہ اب حدیثوں کو مسخری کرتے ہیں۔اسکا دوسرا نام
اب جکڑالوی بہی رکھا جاتا ہے۔پناہ بخدا۔ایک لطیفہ بہی قابل ذکر ہے کہ کسی غیر مقلد کو کسی نے
کہا کہ بالفرض اگر تمام انبیا حضور علیہ السلام کے وقت موجود ہوتے تو تو اُسوقت کیا کرتا کیونکہ اُسوقت
صرف ایک حضور علیہ السلام کی ہی تقلید کافی تہی تو جوابدیا کہ میں تو نبی کی تقلید کو بہی برا سمجہتا ہوں
(نعوذ باللہ من ذالک) اب دیکہئے کہ غیر مقلدوں کی حالت کہاں پہونچی ہے۔خدا سب کو امامان دین
کا پکا پکا مقلّد بناوے۔آمین۔

اے ناظرین! یہ بیست[۲۰] امور جو بطور مقدمہ عرض کئے گئے ہیں انکو اچہی طرح باربار پڑہکر ذہن نشین کرکے
اصل مسئلہ پر غور کرو۔

---

۵ یہانتک کہ دیوبندی وگنگوہی جو برائے نام حنفی ہیں وہ بہی ایسے لوگوں کے دام میں آگئے کہ نہ اُدہر کے ہوئے نہ اِدہر کے ۱۲۔

اصل مقصود

اگرچہ بیانات مذکورہ تقلید کے متعلق کسی ذی فہم ونیک نیت پاک طینت کو شک وشبہ نہوگا مگر چونکہ بعض سادہ لوحوں کو غیر مقلد صرف ترجمہ بعض آیات کا دکھاکر بتاتے ہیں کہ دیکھو اسمیں تقلید کا رد ہے اور تمہارے پاس وجوب تقلید کی کوئی دلیل شرعی نہیں۔ اگر ہے تو دکھاؤ۔ لہٰذا چند اَدلّہ لکھی جاتی ہیں۔

تقلید کے وجوب پر پہلی دلیل

قال اللہ تعالےٰ یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ۔ "یعنے جس دن پکارینگے ہم ہراک شخص کو اوسکے امام کے ساتھہ۔" تفسیر بیضاوی میں ہے ای بمن ائتموا به من نبی او مقدم فی الدین۔ اور یہی عبارت ہے مدارک شریف میں۔ یعنے امام خواہ نبی ہو یا مقتدائے دین ومطاع حق۔ تفسیر معالم میں، عن سعید ابن جبیر عن ابن عباس قال بامام زمانهم الذی دعاهم الی ضلالة او هدیٰ وعن سعید ابن المسیب کل قوم یجتمعون الی رئیسهم فی الخیر والشر۔ تفسیر حسینی میں ہے یا مقتدیکہ در مذہب او متابعت او نمودہ باشند۔ چنانچہ نداز ندیا شافعی۔ یا حنفی۔ و دریں باب از علی مرتضیٰ نقل میکنند کہ دراں روز ہر قومی را بخوانند بامام زمان ایشاں۔ یعنے ہراک انسان کو اوسکے امام کے ساتھہ بلائینگے۔ یہی مضمون ہے تفسیر کبیر اور نیشا پوری اور ابو السعود وغیرہ میں اور در فائق الاخبار عربی صفحہ ۲۶ مطبوعہ مصر سنہ ۱۳۰۶ھ میں ایک حدیث یوں ہے اذا کان یوم القیمة ینصب لواء الصدق لابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ وکل صدیق یکون تحت لوائه ولواء الشهادة لعلی وکل شهید تحت لوائه ولواء القرأة لابی ابن کعب وکل قاری یکون تحت لوائه

یعنے قیامت کے روز ہر اک وصف کے لوگوں کا ایک ایک امام ہوگا اور اوسکے ہاتہہ اوسی صفت کا ایک ایک جھنڈ ہوگا۔ صدیق اکبر کے ہاتہہ صدق کا جھنڈا حضرت علی کے ہاتہہ شہادت کا جھنڈا۔ اور قرأۃ کا جھنڈا حضرت ابیّ ابن کعب کے ہاتہہ ہوگا۔ علیٰ ہذا اور بہی دوسرے خلفاء وصحابہ کرام کا ذکر ہے۔ پس جبکہ ثابت ہوا کہ ہر اک شخص اپنے اپنے امام کے ساتہہ بلایا جائیگا تو ہر اک انسان پر لازم ہے کہ کسی ایسے شخص کو نائب وامام مقرر کرے کہ جس سے تمام ضروریات دینی وبرکات وفیوضات اسلام حاصل ہوں جیسا کہ آئمہ مجتہدین وصوفیاء مشائخین ہیں۔ انکے ملنے ملانے سے انشاء اللہ قیامت کو ہر نہج سے نجات ہوگی۔ آمین۔

باقی رہا یہ کہ آیۃ میں امام سے مراد محدثین ومفسرین نے کئی افراد لئے ہیں۔ جیسا کہ نبی وکتاب واعمالنامہ وملل وامہات اور ہر اک نے اپنی اپنی جگہ حدیثیں واقوال پیش کئے ہیں۔ تو موضع احتمال پر استدلال باطل ہوجاتا ہے۔ سو جواباً عرض ہے کہ جب یہ احتمالات ہیں تو آپ صاحبان اس آیت کو کسطرح استدلال میں لائینگے۔ کیونکہ جتنے احتمال ہیں اُن سے اگر مدعی ہوں تو آخر کیا آیت بیکار چھوڑی جاویگی۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جو احتمالات ممکن الوقوع ہیں اونکا لینا جائز ہے ورنہ اعتراض سے تو خالی کوئی نہ رہیگا۔ مثلاً کُلُّ اُناسٍ میں انبیاء بہی ہیں وہ کسی کے نام سے بلائے جائینگے۔ اُمہات کی نسبت عرض ہے کہ جنکی ماں نہیں جیسا کہ آدمؑ وحواؑ وغیرہ وہ کس کے نام سے پکارے جائینگے۔ یا جو لوگ اہل کتاب بہی نہیں اور وہاں پر نبی بہی نہیں آیا۔ یا وہ قوم کسی دین پر نہ گذری بلکہ قبل از ابلاغ وبلوغت مر گئے تو اونکا کیا حال ہے۔ پس جسطرح وہ سب احتمالات باوجود مختلف ہونیکے درست ہیں تو اسیطرح یہ بہی ممکن الوقوع ہیں۔ چنانچہ امام ابو یوسفؒ وغیرہ کا یہ قول بہی اسپر شاہد ہے۔

حسبی من الخیرات ما اعددتہ — یوم القیمۃ فی رضی الرحمان
دین النبی محمد خیر الوریٰ — ثم اعتقادی مذہب النعمان

یعنے قیامت کے دن خدا کے خوش کرنے کے لئے مجھے دو چیزیں کافی ہیں۔ ایک تو دین محمدی دوسرا
مذہب حنفی کا عقیدہ (درمختار وغیرہ) اور دیکھئے حضرت امام شعرانی مالکی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب میزان
میں فرماتے ہیں ولما مات شیخنا الاسلام الشیخ ناصر الدین اللقانی رحمۃ اللہ علیہ راٰہ
بعض الصالحین فی المنام فقال لہ ما فعل اللہ بک فقال لما اجلسنی الملکان لیسئلانی
واتاهم الامام المالک فقال مثل هذا یحتاج الی سوال فی ایمانه بالله ورسوله تنحیا عنه
فتنحیا عنی الخ یعنے شیخ الاسلام میرے شیخ ناصر الدین نے جسوقت وفات پائی تو بعض اولیاء اللہ نے
اونکو خواب میں دیکھکر پوچھا کہ خدا نے آپکے ساتھہ کیا معاملہ کیا تو آپنے جواب دیا کہ جسوقت منکر ونکیر آئے
اور مجھہ سے سوال کیا ایمان کا تو ناگاہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اونکو فرمایا کہ تعجب ہے ایسے
شخص سے بہی ایمان کا سوال کیا جاتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو بہی اس سوال کی ضرورت ہے۔ چلے جاؤ پس
وہ دونوں چلے گئے۔ یہی امام شعرانی اور ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں ان الصوفیة والفقهاء کلهم
یشفعون فی مقلدیهم ویلاحظون احدهم عند طلوع روحه وعند سوال منکر ونکیر له
وعند الحشر والنشر والحساب والصراط ولا یغفلون عنهم فی موقف من المواقف الخ
واذا کان مشائخ الصوفیة یلاحظون اتباعهم ومریدیهم فی جمیع الاحوال والشدائد
فی الدنیا والاخرة فکیف بائمة المجتهدین وهم ائمة المذاهب الذین هم اوتاد الارض و
ارکان الدین وامناء الشارع علی امته فطب نفسا یا اخی وقر عینا بتقلید کل امام ما شئت
منهم الخ۔ یعنے جبکہ حضرات صوفیاء کرام اپنے مریدوں اور طالبوں کی شفاعت کرتے ہیں اور اونکے
نگہبان ہیں اور مرنیکے وقت قبر میں سوال کے وقت قیامت میں حساب وکتاب وپلصراط کے وقت
اپنے خادموں کی امداد وافاضہ کرینگے تو حضرات مجتہدین تو ارکان دین اور امین امت اور دین کے
امام ہیں وہ تو بطریق اولیٰ ایسے کام کرینگے یعنے مقلدوں کے حقمیں پہر یہی امام شعرانی میزان میں دوسری جگہ

لکھتے ہیں ویأخذ الائمة المجتہدین بیدیھم فی اھوال القیمۃ فکل مجتھد را ہ ھناك

یتبسم وجھه و یأخذ بیدہ بخلاف من کان بالضد من ذلك فانه ربما ینظر الائمة

الیه نظر الغضب لسوء ادبه معھم وتعصبه علیھم بغیر حق - یعنے امامان دین مجتہدین

اپنے اپنے مقلدوں پر راضی ہوکر انکو دوزخ سے خلاصی دلوائینگے اور منکر وغیر مقلد پر بوجہ بے ادبی

کے غضب پڑیگا - علیٰ ہذا القیاس کئی بزرگان دین نے ایسا ہی مضمون بیانکیاہے غرضکہ لازم ہے

کہ مقلد رہے -

سوال - آیت مذکورہ میں تو یہ حکم نہیں کہ اماموںکی تقلید فرض ہے بلکہ یہ ایک خبر ہے اس سے وجوب

کہاں ثابت ہے ؟

الجواب - گو یہ خبر ہے مگر خبر سے مراد یا امر ہے یا نہیں - کیونکہ اخبار امم سابقہ و احوال انبیاء و مرسلین

علیہم السلام سے مقصود کیا ہے - یہی تو غرض ہوتی ہے کہ لوگ صالحین مؤمنین کے حالات پڑھکر

احکام معروفہ و امورات حسنہ پر مضبوط و شائق ہوں اور کفار و ملحدین و مفسدین کے حالات سنکر منہیات

و معاصی سے باز رہیں - اسیطرح یہاں بھی یہی مطلب ہے - کہ قیامت کو ہر اک شخص اپنے اپنے امام کے

ساتھہ ہوگا تو اس امر سے اطلاع دیگئی کہ کل قیامت کو یہ نہ کہنا پڑے لَوْ اَنَّ لَنَا کَرَّۃً فَنَتَبَرَّاَ مِنْھُمْ کَمَا

تَبَرَّؤُا مِنَّا الآیۃ - اور یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِیْلًا اسلئے آج ہی سوچکر ایسے شخص کے مقلد بنو

کہ خدا و رسول علیہ السلام کے نزدیک مقبول و محبوب ہو جیسا کہ امامانِ دین مجتہدین اور متاخرین

صادقین - اگر کہیں کسی وہابی یا نیچری یا مرزائی کو اپنا گرو بنالیا تو بس دوزخ میں تمکو عام سکونت حاصل

ہے جس دوزخ میں چاہو رہ سکتے ہو - تو یہ خبر بمعنے امر اور نہی ہر دو افراد پر دال ہوئے - اور حدیث نے

بھی دین کے اخذ کرنیکے واسطے سخت احتیاط و اتقا کی تاکید فرمائی ہے - یعنے دین ایسے شخص سے

حاصل کرو جو علماً و عملاً ظاہراً و باطناً دین کا امام ہو - **حدیث** عن ابن سیرین قال ان ھذا العلم

دین فانظر وا عمن تأخذون دینکم ۔ رواہ مسلم ۔ یعنے یہ علم حق ہی دین ہے جس سے حاصل کرتے ہو تو پہلے اوس شخص کو دیکھ لو جس سے حاصل کرو گے ۔ اس قسم کی صدہا حدیثیں کتب حدیث میں ہیں چنانچہ دارمی شریف "باب الاجتناب عن اہل الہوا،" میں بہی کئی صحیح حدیثیں موجود ہیں تو ابہر بقول اہل عقل الکنایۃ ابلغ من التصریح ایک اشارہ و ترغیب ہے اس بات کیطرف کہ امام ایسا شخص بنایا جائے جو متقی و جامع علوم ظاہری و باطنی و راجع الی اللہ ہو ۔ جیسا کہ فرمایا خدا تعالیٰ نے وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ[1] اَنَابَ اِلَيَّ یعنے متابعت کر اوسکی جو خدا کیطرف راجع ہے ۔ اور یہ بات مسلّم ہے کہ جب کسی متقی کو امام بنایا جائے تو اوسکی متابعت مقصود ہے نہ محض لغو اور لہو و لعب ۔ چنانچہ حدیث میں ہے انما جعل الامام لیؤتم بہ یعنے امام تو متابعت کیواسطے مقرر کیا گیا ہے ۔ پس مقلدین آئمہ اربعہ قیامت کے روز خدا چاہے صاف نجات پائینگے اور غیر مقلدین روئینگے ۔

دوسری دلیل تقلید پر

قولہ تعالیٰ ۔ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ط اس آیت میں ایمانداروں پر تین قسم کی تابعداری فرض کیگئی ۔ خدا کی[1] ۔ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی[2] اولی الامر[3] یعنے صاحبان حکم کی ۔ اس آیت میں اولی الامر ہی کافی تہے مگر لفظ مِنْكُمْ سے تصریح ہوگئی چنانچہ قرآن نے خود اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ یعنے اولی الامر مجتہدین و مستنبطین ہیں اور ہر اک مستنبط ہی نہیں بلکہ لفظ مِنْهُمْ سے تبعیض و تخصیص ثابت ہوئی مفسرین نے بہی اسی کو ترجیح دی ہے (۱) سنن دارمی شریف میں روایت ہے اخبرنا یعلیٰ حدثنا عبد الملک عن عطاء قال اُولِي الْاَمْرِ ای اولی العلم والفقہ

---

[1] حرف مَنْ لفظاً عام ہے اور معناً خاص ہے یعنے ایک شخص مراد ہے نہ دو چار ۱۲ ۔

یعنے مراد اولی الامر سے فقہاء ہیں (۲) تفسیر اتقان میں امام سیوطی یوں لکھتے ہیں عن ابی طلحۃ عن ابن عباس قال اولی الامر اھل الفقہ والدین یعنے فقہاء مجتہدین اولی الامر ہیں (۳) اخرج ابن جریر والمنذر وابن ابی حاتم والحاکم عن ابن عباس وعن مجاھد ھم اھل الفقہ والدین یعنے اولی الامر حضرات فقہاء ہیں (۴) تفسیر کبیر جلد ثالث صفحہ ۳۵۰ میں بھی یہی مضمون ہے (۵) شرح مسلم امام نودی جلد ثانی صفحہ ۱۲۴ میں بہی ہے (۶) تفسیر معالم ونیشاپوری میں یہی ہے

خلاصہ یہ کہ صحابہ وتابعین نے اولی الامر سے مجتہدین کی اطاعت فرض وواجب ٹھرائی ہے اور جاہل وہابیوں کا یہ کہنا کہ سوائے خدا ورسول علیہ السلام کے اور کی تابعداری شرک وبدعت ہے کسقدر دروغ بے فروغ ہے۔

سوال۔ اولی الامر سے مراد حکام وقت نہیں۔ نہ مجتہدین۔

الجواب۔ حکام دو قسم پر ہیں۔ کفار ومشرکین۔ مسلمانان صادقین۔ تو قسم اول کی شان میں تو صاف وارد ہے وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ۔ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ یعنے وہ حاکم کافر وظالم وفاسق ہیں۔ اور باقی رہا قسم ثانی۔ سو وہ بہی دو قسم پر ہیں (۱) اہل علم صادقین مؤمنین (۲) جہلاء وفاسق فاجر۔ سو اگر قسم اول یعنے علماء صادقین ہیں تو بیشک ہم بہی کہتے ہیں کہ علماء مجتہدین ہیں۔ اور اگر مراد تمہاری قسم ثانی ہے کہ فاسقوں وفاجروں کی متابعت تمہارے نزدیک فرض ہوگی۔ واقعی تمہارے امام ایسے ہی مناسب ہیں۔ افسوس کہ غیر مقلدوں کو علم سے محرومی تو تہی عقل سے بہی یہ بیچارے معطل کئے گئے ہیں۔ آجتک انکو اولی الامر کے معنے بہی نہیں آئے۔ وجہ کیا یہ لوگ نجات المؤمنین پڑہکر فاضلوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر بدقسمتی سے تفسیر محمدی یا ثنائی پڑہی تو بس ڈبل مجتہد بلکہ ڈیڑھ گز اوپر اور بہی بڑہ گئے۔ اصل بات کیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے وقت مبارک میں امیر وقاضی وحاکم خوب عالم دین مؤمن صادق مقرر ہوتے تہے بے علم وفاسق کو امیر کرتے ہی نہ تہے۔

پس وہی اولی الامر ہیں جنکی اتباع واجب ہے۔ اسلئے اب یہی وہ حاکم فی الدین ہوگا جو عالم کامل اور مؤمن صادق ہے۔

اب یوں یاد رکھو کہ (۱) حاکم سے مراد اہل اسلام نہ کفار (۲) اہل اسلام میں سے اہل علم ہیں نہ کہ جاہل وملحد (۳) اہل علم سے مراد وہ نہیں جو ترجمہ مشکوۃ پڑہکر شیخ الکل محدث بن بیٹھے بلکہ وہ شخص مراد ہے جس کا حکم ہر حال میں قابل اتباع ہو۔ وہ سوائے مجتہدین کے اور کوئی نہیں ہوسکتا کیونکہ حدیث میں آیا ہے اذا حکم الحاکم فاجتهد فاصاب فله اجران وان اخطاء فله اجر واحد۔ اسکے تحت میں امام نووی شرح مسلم جلد دوم کتاب الاقضیہ صفحہ ۷۰ میں لکھتے ہیں قال العلماء اجمع المسلمون علی ان ذالك الحدیث فی حاکم اهل للحکم الخ یعنے یہ حدیث مذکورہ اوس حاکم کی نسبت ہے جو کہ لائق حکم ہے نہ ہر اک حاکم کی تو مجتہد جب حکم کریگا تو یا کتاب وسنت سے یا اجتہاد سے۔ اور بحالت صواب دو اجر سے اور بحالت خطا ایک اجر سے ماجور ہے اور ہر دو حالت خطا وصواب میں وہ مطیع الرسول ہے پس مقلد بطریق اولی مطیع الرسول ہے۔ کیونکہ مقلد متبع مجتہد کا ہے اور مجتہد متبع حق ہے اور جو متبع حق ہے وہ واجب الاتباع ومطاع ہے بخلاف غیر مجتہد کے کہ وہ نہ تو اجتہاد کرسکتا ہے نہ کسی اجتہادی مسئلہ پر مصیب وماجور بلکہ اگر قیاس کریگا بہی تو عاصی وخاطی ہوگا۔ دیکھو شرح مسلم جلد دوم صفحہ ۷۰ وغیرہ۔ اور اگر حکام اہل حکام لئے جاویں تو پھر بھی سلاطین اسلام تمام روے زمین کے مقلد وصوفی مشرب ہیں۔ چنانچہ ترکستان وافغانستان وغیرہ اکثر حنفی نقشبندی ہیں اور مصر اور بغداد وغیرہ اکثر حنفی وحنبلی ومالکی وقادری ہیں پس اگر حکام کی ہی تابعداری کرنا ہے تو وہ مقلد ہیں تم بہی تقلید کرو۔ اب آیت مذکورہ کی تشریح احادیث صحیحہ سے کیجاتی ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوگا کہ شرع شریف میں کتنے اصول اہلسنت کے نزدیک ہیں

(۱) عن معاذ بن جبل ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما بعثه الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فب

سنۃ رسول اللہ قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ قال اجتھد برائی ولا آلو قال
ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی صدرہ وقال الحمد للہ الذی وافق رسول رسوله
لما یرضی به رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی یعنے حضور علیہ السلام
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم و امیر مقرر کرکے روانہ فرمایا اور پوچھا کہ اے معاذ! اگر
ہے کوئی مقدمہ درپیش آیا تو کیا کروگے؟ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ قرآن سے فیصلہ کرونگا
آپ نے پوچھا اگر قرآن میں نہ پاوے تو پھر معاذؓ نے عرض کیا کہ حدیث سے۔ آپ نے فرمایا اگر حدیث میں نہ پاؤ تو
معاذؓ نے عرض کی کہ پھر میں اپنے اجتہاد سے فیصلہ کرونگا۔ اور بالسوال تقصیر نہ کرونگا۔ حضور
علیہ السلام یہ جواب سنکر ایسے خوش ہوئے کہ معاذؓ کے سینہ پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ جس نے
معاذ کی رائے کو اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کے موافق کردیا۔ اے ناظرین اس حدیث سے
تشریح آیت کی ہوگئی اور کئی امور ثابت ہوئے۔

(۱) احکام تین قسم پر ہیں قرآن۔ حدیث و اجتہاد (۲) بعض احکام بھی ایسے ہیں کہ نہ قرآن میں صاف
نہ حدیث میں صریح (۳) مجتہد جب قرآن و حدیث میں کوئی حکم نہ پاوے تو اجتہاد سے فیصلہ کرے
(۴) بعد از قرآن و حدیث مجتہد ہی حاکم ہے اور مجتہد کا حکم ہی واجب الاتباع ہے نہ غیر مجتہد کا (۵) اجتہاد
خدا ورسول کی مرضی کے موافق نہ مخالف (۶) اہل یمن پر معاذؓ کی اطاعت تینوں امور میں واجب تھی
(۷) مجتہد کو شارع علیہ السلام کے روبرو بھی اجتہاد سے کام لینا۔ حکم جاری کرنا جائز تھا چہ جائیکہ
بعد شارع کے۔ کیونکہ آپ نے معاذ کو یہ نہ فرمایا کہ اگر قرآن و حدیث میں نہ ملے تو میں فی الحال موجود ہوں
مجھ سے بذریعہ خط و کتابت پوچھ لینا بموجودگی میرے قیاس کچھ نہ کرنا۔ مزید برآں احکام شرعیہ بھی وقتاً
فوقتاً بدلتے رہتے تھے اور جدید احکام نازل ہوتے جاتے تھے کوئی ناسخ کوئی منسوخ (۸) اہل یمن کو
حضور علیہ السلام نے یہ حکم نہ فرمایا کہ معاذؓ سے ہر مسئلہ کی دلیل طلب کرتے رہنا۔ اگر قرآن و حدیث سے

کہے تو ماننا اگر اجتہاد سے کہے تو نہ ماننا حالانکہ وہاں کوئی عالم بھی نہ تھا (۹) اہل یمن نے بھی معا
سے اصرار نہ کیا کہ شارع علیہ السلام کی موجودگی میں قیاس کی ضرورت نہیں اور صاحب نبوت کے
روبرو قیاس کیا چیز ہے یہ گویا اشارہ ہے کہ اگر مجتہد کو ضرورت درپیش ہو تو بلاشک وہ اجتہا
حکم کرے۔ اور تعمیل کرائے اور شارع سے اجازت کا منتظر نہ رہے (۱۰) مجتہد اپنے آپ کو
یقیناً صادق و برحق سمجھے ورنہ اگر خود ہی مجتہد کو شک ہو تو وہ دوسرے کو مجبور کس طرح کر سکتا ہے
پس اس حدیث سے واضح ہوا کہ اولی الامر شارع علیہ السلام کے نزدیک مجتہد ہے اور بعد ا
قرآن و حدیث مجتہد ہی واجب الاتباع و مقتدا و مطاع ہے۔ اب اولی الامر سے حکام جہلا ریا فا
مراد لینا خلاف مرضی شارع علیہ السلام ہے۔

حدیث دوم ۔العلم ثلثة۔ اٰیة محکمة اوسنة قائمة او فریضة عادلة الحدیث۔ رواہ
ابو داؤد و ابن ماجة۔ شیخ عبد الحقؒ محدث دہلوی شرح مشکوٰۃ میں حدیث مذکورہ کے نیچے یوں لکھتے
ہیں "فریضہ عادلہ ایست کہ مثل و عدیل کتاب و سنت است اشارت است باجماع و قیاس کہ مستند
و مستنبط اند ازاں و بایں اعتبار آنرا مساوی و معادل کتاب و سنت والشہرت اند و تعبیر ازاں فریضہ عاد
کردہ اند تنبیہ برآں کہ عمل بآنہا واجب است چنانچہ بکتاب و سنت۔ پس حاصل ایں حدیث آں شد کہ اصول
دین چہار اند۔ کتاب و سنت و اجماع و قیاس"۔ خلاصہ حدیث مذکورہ کا یہ نکلا کہ اہل اسلام کے
نزدیک چار اصول ہیں۔ قرآن و حدیث و اجماع و قیاس۔

حدیث سیوم ۔ان عمر ابن الخطاب لما ولی شریحا القضاء قال له النظر فیما تبیّن لك
فی کتاب الله صریحا فلا تسئل عنه احدا وما لم نتبین لك فی کتاب الله فاتبع ما فیه سنة
محمد صلی الله علیه وسلم وان لم یتبین لك فی السنة فاجتهد فیه برأیك رواه البیهقی
یعنے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شریح کو قاضی مقرر کر کے فرمایا کہ جو چیز صاف قرآن میں

و سکے متعلق کسی سے نہ پوچھ۔ اگر قرآن میں نہ ملے تو حدیث میں دیکھ۔ اگر وہاں بھی نہ ملے تو اپنا اجتہاد
کر۔ پس اس سے بھی ثابت ہوا کہ اولی الامر کے معنے مجتہد ہیں نہ غیر کوئی۔

حدیث چہارم: کان ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اذا ورد علیہ الخصم نظر فی کتاب اللہ
فان وجد ما فیہ یقضی بینھم قضی بہ وان لم یکن فی الکتاب وعلم من رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی ذالک الامر سنۃ قضی بہ فان اعیاہ خرج فسأل المسلمین الی ان اذا اجتمع
رأیھم علی امر قضی بہ رواہ الدارمی۔ یعنے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس جب کوئی مقدمہ
آتا تو اگر قرآن وحدیث سے جواب ملتا تو فیصلہ کرتے اگر دونوں سے نہ ملتا تو اجماع اہل اسلام کی
رائے سے فیصلہ کرتے۔

حدیث پنجم۔ قال عبد اللہ ابن عباس اذا سئل عن الامر فکان فی القرآن اخبر بہ
دیکھو رسالہ الضاف مصنفہ شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۲
وان لم یکن فی القرآن وکان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخبر بہ فان لم یکن
فعن ابی بکر وعمر فان لم یکن فیہ قال برأیہ۔ وفی روایۃ فانظر ما اجتمع علیہ الناس فخذ بہ
رواہ الدارمی صفحہ ۳۳ ۔ یعنے اگر ضرورت کسی مسئلہ کی ہو تو پہلے قرآن میں دیکھو پھر حدیث میں پھر
شیخین کے فیصلجات میں۔ اگر نہ ملے تو جماعت مسلمین سے اگر وہاں نہ ہو تو اجتہاد سے فیصلہ کرو۔
یہی فیصلہ ابن عباس کا تھا۔ اس سے بھی چار اصول قرآن وحدیث و اجماع وقیاس ثابت ہوئے

حدیث ششم۔ عن عبد اللہ ابن مسعود قال فمن عرض لہ قضاء بعد الیوم فلیقض
فیہ بما فی کتاب اللہ فان جاءہ ما لیس فی کتاب اللہ ولم یقض بہ بما قضی بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ فلیقض بما قضی بہ الصالحون الحدیث۔ رواہ الدارمی۔ یعنے اگر کسیکو کوئی مقدمہ
پیش آوے تو قرآن وحدیث سے فیصلہ کرے۔ اگر وہاں سے مسئلہ نہ ملے تو اولیاؤ صلحاء کے
فیصلجات پر فیصلہ کرے قضی بہ الصالحون سے مراد علماء صادقین و آئمہ مجتہدین ہیں

کیونکہ شرعی معاملات کا فیصلہ مجتہد ہی ٹھیک کرسکتا ہے نہ جاہل وابجد خواں۔

حدیث ہفتم۔ عن عبد اللہ قال اذا سُئلتم عن شئ فانظروا فی کتاب اللہ فان لم تجدوٗ فی کتاب اللہ ففی سنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فان لم تجدوہ فی سنۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فیما علیہ المسلمون فان لم یکن فیما اجتمع علیہ المسلمون فاجتھد وا برأیك رواہ الدارمی۔ باب الفتیا۔ یعنے جب تم سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے تو قرآن وحدیث دیکھکر بتاؤ نہیں تو جماعت مسلمین کی رائے سے فیصلہ کرو ورنہ اجتہاد کرو۔ اس حدیث سے بھی چار حصول قرآن وحدیث واجماع وقیاس ثابت ہوئے۔ پس اب جو شخص چار اصول میں سے دوکو تو لیتا ہے اور دو (اجماع وقیاس مجتہد) کا مخالف ہے وہ نہ صرف وہابی بلکہ مفسد فی الدین وملحد ہے۔

سوال۔ ہر اک فرقہ خواہ مرزائی ہو نیچری ہو وہابی یا مسلمان اہلسنت ہو سب کا یہی دعوٰی ہے کہ ہماری طرف اسقدر لوگ ہیں۔

جواب۔ اسکا فیصلہ تو حضور علیہ السلام نے صاف کردیا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب ولا سنۃ فقال النبی صلے اللہ علیہ وسلم ینظر فیہ العابدون من المؤمنین۔ رواہ الدارمی صـ۲ـ۔ ایک حدیث یوں ہے فلیقض بما قضٰی بہ الصالحون۔ رواہ الدارمی۔ اور ایک حدیث یوں ہے اتبعوا السواد الاعظم۔ رواہ ابن ماجہ۔ یعنے جو نئی بات قرآن وحدیث میں نہ ہو تو پہلے عابدین لوگ اس امر محدث پر نظر کریں۔ پھر جو وہ فیصلہ کریں اوسپر تم بھی فیصلہ کرو۔ پھر اگر اختلاف ہوجائے تو جماعت کثیر کی اتباع کرو۔ پس روایات بالا کے ملاحظہ سے صاف نظر آتا ہے کہ علماء صادقین وائمہ مجتہدین نے جو جو فیصلے کئے ہیں ایماندار کو انہی پر چلنا چاہئے۔ باقی تفصیل بذیل آیۃ نمبر ۴ ملاحظہ فرماؤ۔ یعنے چوتھی دلیل کے تحت میں پڑہو۔ پس ان اور آیندہ نمبر ۴ کی آیت کے ذیل کی حدیثوں سے کئی امور تصفیہ وفیصلہ پاگئے۔ مثلاً میلاد شریف کرنا ۶ میں شریف کرنا [illegible]

اہل اللہ پڑھنا بیت کا سیوم و چہارم و ہفتم و چہلم کرنا۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ یہ سب کچھ معمولات حضرات بزرگان دین سے ہے۔ اب امید ہے کہ وہابی زیادہ بک بک نہ کرینگے۔

سوال۔ آیت مذکورہ و احادیث سے یہ تو ثابت ہوگیا کہ اصول اسلامیہ چار (قرآن و حدیث و اجماع و قیاس) ہیں۔ مگر ایک امام کی تقلید کہاں سے نکلی۔

الجواب۔ ناظرین! ہم نے صرف تمہاری تفہیم کے واسطے یہ امر مقدمہ میں طے کردیا ہے۔ چنانچہ مکرر توجہ دلاتا ہوں کہ امر پانزدہم و دوم وغیرہ کو خیال سے پڑھیئے گا۔ لیکن پھر مختصر طور پر یاد رکھو کہ جو مسائل صاف و صریح قرآن و حدیث میں نظر آتے ہیں یا جن مسائل میں آئمہ مجتہدین متفق ہیں یا جو اجماع سے ثابت ہیں۔ ان میں تقلید شخصی کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ان جن مسائل میں حضرات مجتہدین اختلاف رکھتے ہیں۔ تقلید شخصی تو ان میں واجب ہے۔ کیونکہ موضع خلاف میں سب حق پر نہیں ہوتے بلکہ صرف ایک ہی صاحب حق پر ہوتا ہے اور باقی اماموں پر صرف احتمال حق ہوتا ہے۔ گو وہ سب حضرات بخیال تحقیق خود حق پر ہوں۔ پس ایسے موقع پر بے علم و غیر مجتہد پر لازم ہے کہ اوس مجتہد کی تقلید کرے جسکو آئمہ اربعہ میں سے افضل و اعلم خیال کرے تاکہ طبیعت حیران و پریشان نہ ہو اور اہل اسلام سے نکلکر مرزائی نیچری وغیرہ نہ ہو جاوے۔ اور اعلم و افضل کی تقلید کرنا یہ میرے دل کی بات نہیں بلکہ خود جناب سرور عالم علیہ السلام کا فرمان ہے۔

حدیث اول۔ من تولی امر المسلمین شیئاً فاستعمل علیھم رجلا و یعلم ان فیھم من اولی بذالک واعلم منه بکتاب الله و سنة رسوله فقد خان الله و رسوله و جماعة المسلمین۔ کذا فی فتح القدیر۔

حدیث دوم من استعمل رجلا من عصابته وفیھم من ھو ارضی الله منه فقد خان الله و رسوله والمؤمنین اخرجه الحاکم و ابن عدی والعقیلی والطبرانی والخطیب ؎ یعنے جو شخص مسلمانوں کا کسی امر میں متولی و متصرف مختار ہوا پھر اوس نے مسلمانوں پر کسی ایسے شخص کو عامل و حاکم مقرر کیا کہ جس سے بڑھکر زیادہ عالم و فقیہہ و دوست خدا بھی موجود ہے۔ اور اعلم و افقہ کو چھوڑکر اوس کو حاکم مقرر کیا تو اوس نے خیانت کی خدا کی

اور رسول علیہ السلام کی اور جماعت اہل اسلام کی پس ثابت ہوا کہ اعلم وافقہ کی اتباع واجب ہے۔ اور تولیٰ عام ہے اس سے کہ دینی ہو یا دنیاوی۔ پھر مجتہدین میں سے کیسکو اعلم وافقہ جانکر اوسکی تقلید سے ہٹا کر اون سے پست درجہ والے یا غیر مجتہد کی تقلید کرنا یا کرانا اپنے آپکو خائن خدا و رسول علیہ السلام واہل اسلام کا بنانا ہے۔ اور ہمارے نزدیک اگرچہ مجتہدین مذاہب اربعہ بعد صحابہ تمام امت سے زیادہ بزرگ اور عالم وفقیہہ ہیں مگر کل مجتہدوں میں سے امام العالم امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مرتبہ افضل واکمل ہے اور آپ جملہ مجتہدین ومحدثین میں سے اعلم وافقہ[1] واورع ہیں چنانچہ دیکھو تبییض الصحیفہ امام سیوطی کا اور میزان امام شعرانی مالکی کی اور خیرات الحسان وتائید المنان وغیرہ۔

حدیث سیوم۔ اذا اوسد الامر الی غیر اھلہ فانتظروا الساعۃ۔ رواہ البخاری۔ یعنے جب نا اہل نالائق لوگوں کے سپرد کام کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ گویا اشارہ ہے کہ لائق لوگوں کو لوگ چھوڑ کر نالائقوں کو اپنا امام بنائینگے جیسا کہ فی زمانہ اماماں دین ومجتہدین صادقین کو چھوڑکر مرزا قادیانی وسید احمد خان نیچری ومولوی اسمٰعیل ونذیر حسین دہلوی وغیرہ کو اپنا امام سمجھتے ہیں۔

حدیث چہارم۔ قال ابو موسی اشعری فی حق ابن مسعود۔ لاتسئلونی مادام ھذا الحبر فیکم۔ کذا فی المشکوۃ۔ ھدایہ جلد اول ص۲۵ یعنے اے لوگو مجھسے کچھ نہ پوچھو جبتک عبداللہ بن مسعود تم میں ہے۔ چونکہ ابن مسعود صحابہ میں اعلم بالحدیث وافقہ تھے اسلئے اعلم کی موجودگی میں دوسرے کی ضرورت نہ رہی۔[2]

حدیث پنجم۔ مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم یعنے مثال منافق کی اوس بکری کی مانند ہے جو دو ریوڑوں میں پھرتی ہے کبھی ادہر کو

---

[1] ثم انھم تفرقوا الی البلاد وصار کل واحد مقتدی ناحیۃ من النواحی وکثرۃ الوقائع فاستفتوا فیھا فاجاب کلواحد حسب ما حفظہ او استنبط۔ الخ (حجۃ اللہ البالغہ۔

[2] چنانچہ ہدایہ شریف جلد اول صفحہ ۲ میں بھی یہی مضمون ہے۔

جاہلی کبھی اودہر کو جا گھسی۔ پس رودبہو نہر چلنا گویا منافقوں کی شکل بنانا ہے۔

حدیث ششم من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوہم رواہ مسلم۔ یعنے جسوقت تم ایک شخص کے ماتحت و محکوم ہو پھر کوئی اور شخص تمکو اوس جماعت سے یا اوسکی متابعت سے جدا کرنیکا ارادہ کرے تو اوسکو قتل کرو۔ اس حدیث نے صاف دکھادیا کہ جو شخص مقلد شخصی ہو پھر اوسکو کوئی امام کی تقلید سے ہٹانا چاہے تو وہ ہٹانے والا شرعاً واجب القتل ہے۔

سوال۔ خدانے یہ کیوں نہ فرمایا کہ فلاں فلاں امام کی تقلید کرو۔ مثلاً امام اعظم کی تقلید یا شافعی کی۔ وغیرہ۔ اس سے صاف وصریح فیصلہ ہو جاتا۔

الجواب۔ جب خدانے اولی الامر کی اطاعت کا حکم اپنے حکم کے ساتھہ ہی فرمایا تو اب وجوب کے کیا معنے۔ ہاں نام بنام لیکر اسلئے نہیں فرمایا کہ اس تہمارے جدید قاعدہ سے تمام نصوص لغو و باطل ہو جائینگی۔ کیونکہ پھر تو ہر اک زانی کہیگا۔ میرے نام کی حد نکالو۔ شرابی کہیگا کہ میرے نام کا حکم نکالو۔ چور و قاتل کہیگا میرے واسطے خاص حکم بتاؤ۔ بے نمازی۔ بے روزہ۔ تارک زکوٰۃ سب کہینگے کہ ہمارے نام پر حکم بتاؤ۔ ہمکو کہاں حکم ہے کہ تم ایسے ایسے کام کرو۔ یا خدانے کہاں فرمایا کہ غیر مقلدوں کے مولوی فلاں فلاں ہیں اونکے پیچھے چلو فلاں فلاں جہوٹا ہے اوسکی نہ مانو۔ غرضکہ یہ طریق استدلال جو ہم سے طلب کیاجاتا ہے محض دہوکا دہی و فریب بازی ہے۔ جبکہ اطاعت اولی الامر کی واجب ہوئی۔ اور اولی الامر حضرات مجتہدین ثابت ہوئے تو تقلید مجتہدین واجب ہوگئی۔ اب بات صرف یہ رہی کہ حضرات مجتہدین نے جو جو مسائل استخراج کئے ہیں وہ سب کے سب قابل تقلید ہیں یا نہیں تو اسکا صاف جواب یہی ہے کہ مقلد غیر مجتہد کے واسطے یہی بہتر ہے کہ اپنے اپنے امام کے سب مسائل مفتیٰ بہا پر عملدرآمد رکھے۔ کیونکہ خود تو مجتہد نہیں۔ غیر مجتہد کا اجتہاد مجتہد کے مقابلہ میں مقبول نہیں۔

اور بہر حال اوسکو مجتہد کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اور مجتہد کامل صواب وخطا ہر دو حال میں ماجور ہے
نہ ماخوذ۔ اور یہ بار بار جتلایا گیا کہ جن امور میں صریح کوئی حکم شارع سے مروی نہیں اوسمیں حضرات
مجتہدین کا ضرور اختلاف ہوگا۔ چنانچہ حدیث ہے انما رأی الائمۃ فیما لم ینزل فیہ کتاب
ولم تمض بہ سنۃ الحدیث (دارمی ص۶۱ و دراسات اللبیب ص۵۲) پس جبکہ کسی مسئلہ پر اماموں
کی مختلف رائیں ہیں اور ہر اک امام کے پاس کوئی نہ کوئی وجہ حق وصواب بھی موجود ہے اور خلاف نصوص
بھی نہیں تو غیر مجتہد کو بغیر ایک کی تقلید کے چارہ بالکل نہیں۔ ہاں ایک بات قابل یادداشت
ہے وہ یہ ہے کہ بالفرض اگر کوئی مسئلہ بظاہر مخالف نصوص معلوم ہو اور کسی ترجمہ مشکوٰتی مولوی کے
عقل کے کوزہ میں نہ آوے تو کیا کیا جاوے۔ تو جواب حق یہ ہے کہ وہ مسئلہ گو مشکوٰتی ترجمہ خوان
کے فہم میں نہ آوے مگر وہ مسئلہ اگر کسی مجتہد کامل کے نزدیک درست ہے، تو بیشک فی الاصل درست
وحق ہے۔ ایسے موقعہ پر مشکوٰتی ترجمہ خوان کے خلاف کرنا اور مجتہد کے حکم پر ثابت رہنا عین مرضی
خدا و رسول علیہ السلام واہل اسلام ہے۔ چنانچہ حضرات فقہاء کا بھی یہی ارشاد ہے کہ جو شخص ازروئے
صداقت وحقانیت وبراہین وورع وعلمیت مذہبی تفضیل وترجیح رکھتا ہو اور اوسکی تحقیقات واجتہاد
فوقیت رکھتا ہو تو اوسی کے قول پر فتویٰ دیا جائیگا۔ چنانچہ در مختار ورد المحتار میں ہے۔ ان الحکم
والفتیا بالقول المرجوح جہل وخرق الاجماع۔ پس ازروئے قرآن وحدیث واجماع تقلید شخصی لازم
واجب ثابت ہوئی۔ اور مخالف تقلید خارج از اہلسنت والجماعۃ ثابت ہوا۔ اللھم ثبتنا علی مذھب ابی حنیفۃ

تیسری دلیل وجوب تقلید پر

وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ۔ اور جو کوئی
تابعداری کرے سوا مومنوں کے راستہ کے سوائے اور راستہ کی تو اوسکو ہم دوزخ میں بری جگہ دینگے۔)

سکے نیچے تفسیر کبیر جلد ثالث صفحہ ۲۷۴ میں لکھا ہے ان الشافعی سئل من آیۃ فی کتاب اللہ
تعالیٰ تدل علی ان الاجماع حجۃ فقرأ القرآن ثلث مائۃ مرۃ حتی وجد ھذہ الآیۃ
وتقریر الاستدلال ان اتباع غیر سبیل المؤمنین حرام فوجب ان یکون اتباع
سبیل المؤمنین واجبا ط یعنے امام شافعی سے سوال کیا گیا کہ اجماع امت کی حجت شرعی ہونا کس دلیل
سے ثابت ہے۔ تو آپنے تین سو مرتبہ قرآن شریف پڑہا۔ آخر الامر یہی آیت بار بار نظر آئی۔ اور اسپر آپنے
یوں تقریر فرمائی کہ خلاف راستہ مومنوں پر چلنا حرام ہوا تو راستہ مومنوں پر چلنا واجب ہے۔ اور تفسیر مدارک صفحہ ۱۳۵
میں بذیل آیت ہذا لکھا ہے وھو دلیل علی ان الاجماع حجۃ لایجوز مخالفتہا کما لایجوز مخالفۃ
الکتاب والسنۃ یعنے یہ دلیل ہے اسپر کہ اجماع امت حجت ہے جیسا کہ قرآن وحدیث کی مخالفت
جائز نہیں ویسا ہی اجماع کی مخالفت جائز نہیں۔ اور تفسیر بیضاوی صفحہ ۲۰۱ بذیل آیۃ ہذا یوں ہے
والآیۃ تدل علی حرمۃ مخالفۃ الاجماع الیٰ ان قال واذا کان اتباع غیر سبیل المؤمنین
محرما کان اتباع سبیلھم واجبا وقد استقصیت الکلام فیہ فی مرصاد الافہام۔
یعنے یہ آیت دلیل ہے اجماع کے حجت ہونے پر۔ اگرچہ یہ ایک ہی آیت کافی ہے اجماع کے حجت ہونے
پر مگر تاہم چند اور آیات بہی حاضر ہیں جنسے مضمون مذکورہ کو اور بہی زیادہ امداد و تقویت ملتی ہے۔
آیت اول۔ وَالَّذِيْنَ يُحَاجُّوْنَ فِي اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ وَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ط یعنے جس بات حق کو مسلمان مان چکے
پھر اسمیں مفسدین کا جہگڑا ڈالنا یہ دوزخیوں اور مغضوب علیہم کا کام ہے۔ یہ آیت صاف
اسپر دال ہے کہ جب اہل اسلام کسی بات پر اجماع کرلیں تو اوسکو توڑنا حرام ہے چنانچہ تقلید پر
کل اہل اسلام کا قولی و فعلی اتفاق ہے تو اسکا توڑنا سخت حرام ہے۔
آیت دوم۔ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا یعنے جب کوئی بات اصلاح پر آجائے اور مسلمان

مصلح ہوں تو پھر فساد نہ کرو۔ یعنی جب کل مسلمان الآن تا ذ۔ تقلید کو واجب سمجھکر اوسپر کاربند ہو گئے

تو اوسکو توڑنا ممنوع وحرام ہے۔

آیت سیوم۔ وَجَعَلْنَاکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ یعنے تمکو امت عادلہ وور

بنایا ہے تاکہ تم لوگوں کی گواہی دو۔ چنانچہ سبنے گواہی دی کہ تقلید واجب ہے۔ تارک اسکا خارج از اہلسنت

مقلدین فرقہ ناجیہ ہے۔

آیت چہارم۔ کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ الآیۃ

یعنے تم امت بہتر ہو۔ بہتری کی ظاہر بات یہ ہے کہ تم لوگ نیکی کا حکم کرتے ہو اور گناہوں سے باز رکھتے ہو

جیسی کہ اس امت کی نشانی بہتری کی یہ ہے کہ نیک بات بیان کرتے اور گناہ سے منع کرتے تو پھر

تقلید کو جو علمائے واجب لکھا ہے اور لامذہبی کو سخت گناہ لکھا ہے تو اب علما کا خلاف کرنا

گویا آیت کا خلاف کرنا ہے۔ اگر کہو کہ علما و صلحا و صوفیائے غلط کہا ہے تو آیت مذکورہ کی تکذیب

ہوتی ہے۔ کیونکہ خدانے جو امر بالمعروف ونہی عن المنکر اس امت کی تعریف فرمائی ہے معاذ اللہ

جھوٹ ہے۔ اور یہ بات بھی ظاہر تر ہے کہ امر معروف ونہی منکر صرف علما ہی کا کام ہے نہ جہلا کا۔ تو

علما خود بھی مقلد اور وجوب تقلید کے بھی قائل۔ اگر کوئی کہے کہ وہابیوں۔ مرزائیوں۔ نیچریوں کے

مولوی بھی تو امت میں شامل ہیں۔ پھر یہ فرقے کیوں دوزخی بنے۔ تو اسکا جواب آیت اولی الامر

کے تحت میں گذر چکا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ اِن فرق بالانے دو اصول کو لیا اور دو کو ترک کیا ہے

اور اتباع سبیل المؤمنین وسواد اعظم سے خارج وباہر ہو گئے لہذا وہ فرقے اہلسنت وجماعت سے نکل گئے

پس آیات مذکورہ کے الفاظ وعموم معانی سے ظاہر ہے کہ جس طریق جس امر کو اہل اسلام پسندیدہ وبہتر

قرار دیں۔ خواہ من حیث الاعمال والافعال خواہ من حیث الاصول والعقائد۔ اوس سے جدا رہنا دوزخیوں

کا شیوہ اور بدعتیوں ملحدوں کا طریقہ ہے نعوذ باللہ منہم ابداً۔

سوال - یہ آیات مذکورہ صحابہ کرام کی شان میں وارد ہیں تو مراد مومنین سے صحابہ ہوئے نہ ہر اک مسلمان۔
الجواب - پھر نماز و روزہ اور زکوٰۃ کو بھی ترک کرو کیونکہ اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ ۔ اَتِمُّوا الصِّیَامَ ۔ وَاعْمَلُوْا ۔ اَطِیْعُوْا وغیرہ کے مخاطب بھی وہی ہیں۔ اور سارا قرآن جو احکام وارشادات میں یہ سب صحابہ کو ہی خطاب ہیں۔ یہ بات یاد رہے کہ تمام قرآن شریف کے دو ہی حصے ہیں یا تو اہل ایمان کے متعلق ہیں یا کفار و مشرکین کے متعلق۔ پھر اگر قرآن وہاں پر ہی رہا تو آج قرآن کریم نے کیا کام دیا۔ اصل یہ ہے کہ قرآن شریف خواہ کسی وقت کسی شخص کے حق میں ہو مگر حکم میں تعمیم اور صنف کی منظور ہے جسکے متعلق نازل ہوئی۔ مثلاً چوروں کے واسطے قیامت تک ہر اک چور زانی شرابی کے لئے قیامت تک ہر اک شرابی زانی شامل داخل ہے پس بلحاظ الفاظ آیات وعموم معانی صاف ظاہر ہے کہ اسمیں کل مومنین صادقین شامل داخل ہیں۔ اگرچہ آیات کے اور معانی و مرادات و احتمالات بھی ہوں مگر کسی پر حصر نہیں۔ ہاں یہ بات یاد رہے کہ آیات میں المؤمنین سے مراد کل مومن شرعی و لغوی نہیں۔ کیونکہ کل متبوع و مطاع بننے کے قابل نہیں۔ اور کل ۷۳ فرقے بھی مراد نہیں۔ کیونکہ ہر اک فرقہ قابل اتباع نہیں خصوصاً موضع اختلاف میں۔ پس مقتدا و مطاع وہی بن سکتے ہیں جو اکرم و اعلم و اتقیٰ ہیں۔ وجہ اسکی صاف عیاں ہے کہ کل افراد اہل اسلام کا اجماع کسی فرع میں محال ہے۔ جبکہ صحابہ کرام (جنکی خاص تعداد تھی) کا کئی امور میں بعض وقت اختلاف تھا تو پھر کل امت کا اجماع کس طرح ممکن ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اس آیت سے مراد اکثر علماء کرام و صلحاء عظام ہر زمانہ ہیں۔ نہ فرقہ وہابی۔ یا مرزائی یا نیچری۔ چنانچہ یہ بات حدیثوں سے ثابت ہے۔

چوتھی دلیل وجوب تقلید پر

قال اللہ تعالی وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَتُہٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّیْطٰنَ اِلَّا قَلِیْلًا

یعنے اگر تمپر خدا کا فضل نہ ہوتا تو تم شیطان کے تابع بنجاتے مگر قلیل پکے مومن شیطان سے بچ جاتے۔ اور
یہ بات سب پر واضح ہے کہ لَو کا مفہوم مخالف اور قلیل کا مقابل حقیقتاً کثیر ہے تو آیۃ سے چند فوائد حاصل
ہوئے (۱) اگر خدا کا فضل نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے متبع ہو جاتے۔ مگر چونکہ خدا کا فضل تمپر ہے اسلئے
زیادہ تو متبع رحمان ہونگے اور قلیل متبع شیطان رہینگے (۲) اس امت میں جسطرف زیادہ مسلمان
ہوں وہ متبع رحمان ہیں اور اُنپر خدا کا فضل ہے اور جو کم ہیں وہ متبع شیطان ہیں۔ (۳) سوائے مسلمانوں
یعنے امت محمدیہ کے اور جہاں جہاں لفظ قلیل یا کثیر آیا ہے وہانپر مقابلۃً قلیل کو ہی کثیر بنایا اور سمجھایا گیا
ہے۔ اور اس امت پر زیادہ فضل خدا ہے اسلئے زیادہ جماعت کثیر اہل ایمان بنائی گئی۔ یعنے کسی نبیؐ
کی امت اسقدر نہ تہی۔ بلکہ بعضوں کی تو بہت ہی کم تہی اور اونکا مذہب و ملت ساری دنیا میں شہرت پذیر
نہ ہوا ہر چہار طرف کفار ہی تہے۔ اسلئے وہانپر قلیل ہی کو کثیر کہا گیا ہے اور اس امت کی اشاعت و
انتشار تمام دنیا میں ہو گیا تو یہ کثیر حقیقتاً اور مجازاً بنائی گئی۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جب کفار کے مقابلہ میں مسلمان
آدیں تو لفظ قلیل ہی معتبر ہے اور جب آپسمیں کسی دینی امر میں تقابل ہو تو وہانپر کثیر بلکہ اکثر معتبر و حق پر ہے۔
کیونکہ قلت میں اکثر خطا کا احتمال رہتا ہے اور کثرت خصوصاً اکثریت میں کم احتمال بلکہ شاذ و نادر خطا کا
احتمال ہے۔ (۴) ہمیشہ دستور ہے کہ جس جگہ کسی امر دینی یا دنیاوی میں کچھ بحث و جھگڑا چلتا ہے
تو بوقت اختلاف اکثر کی رائے و بیان کو فوقیت و ترجیح دیکر فیصلہ کرتے ہیں۔ یہی قانون حضور علیہ السلام نے
از روئے وحی جاری کر دیا۔ چنانچہ یہی آیۃ اور صدہا احادیث اوسکی مؤید ہیں۔ سیأتی تفصیلہٗ (۵) صرف
لفظ قلت یا کثرت پر ہی نہ مرنا چاہیئے بلکہ اسمیں خوض و غور بہی ضروری ہے کس کی قلت اور کس کی کثرت
اگر قلت تمہارے نزدیک صرف امام العالم امام اعظم کا وجود مبارک ہے اور کثرت سے مراد دیگر حضرات مثل بخاری
و مسلم و ترمذی وغیرہم تو بیشک آپ قلت کی متابعت فرض سمجھو۔ اگر قلت سے مراد چند نجدی یا دیوبندی۔
یا اسماعیلی یا نذیر حسینی فرقہ ہے اور کثرت سے مراد حضرات مجتہدین ہیں تو کیا آپکا ایمان الس[illegible]

معدودے چند غیر معتبر کو تو امام بناؤ اور کل مسلمانوں کے اماموں کو ترک کر دیں۔ معاذ اللہ۔ سچ ہے
ن یَّرَوْ سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْہُ (۶) اگر جماعت کثیر و سواد اعظم کو غیر مقلد گمراہ ٹھہرا کر اپنی قلیل تعداد کو
دایت پر ثابت کرتے ہیں تو پھر دیگر فرقے مثلاً نیچری و مرزائی و چکڑالوی و ملحد و زندیق وغیرہم جو بالکل ان سے
ھی قلیل ہیں کیوں نجات نہیں پا سکتے پھر وہابیوں کی کیا خصوصیت ہے، پھر تو جتنے فرقے قلیل ہیں سب کے
سب ناجی کہلا سکتے ہیں (۷) دنیا میں جسقدر فرقے ہیں وہ فرداً فرداً سب قلیل بلکہ اقل ہیں اہلسنت والجماعۃ
کے مقابلہ میں۔ کیونکہ اہلسنت والجماعۃ کی کثرت بلکہ اکثریت عملاً و عقیدۃً اصولاً و فرعاً ہی ثابت اور از روئے
تعداد بھی اکثر ہیں۔ یہانتک اگر تمام دنیا کے مسلمانوں کو چار حصوں پر تقسیم کیا جائے تو تین حصے اہلسنت
والجماعۃ ہیں، اور ایک حصہ دیگر فرقے۔ چنانچہ ملک عرب اور ملک افغانستان تو بالکل اہلسنت اور
ہندوستان کی کثرت تو ظاہر ہے۔ یہی احسان خدا نے جتلایا جو کہ آیۃ مذکورہ میں ہے۔ جسکی صورت
یہ ہوئی کہ کثیر اہلسنت والجماعۃ اور قلیلاً میں دیگر گمراہ فرقے شامل ہوئے۔ (۸) قلت و کثرت کا جب
مقابل ہو تو مساوات بھی ضروری ہے مثلاً حکما و ڈاکٹر ہوں تو برابر یا فقیہ و محدث ہوں تو برابر۔
یا ممبر کمیٹی ہوں تو برابر۔ وغیرہ۔ نہ یہ کہ ایکطرف ایک مجتہد اعظم اور دوسریطرف ہزار وہابی ع "چہ نسبت
خاک را با عالم پاک"۔ مثلاً میلاد شریف کو کل عرب و عجم کے کروڑہا مسلمان علماء و صلحاء کرتے ہیں
اور جواز کے قائل ہیں تو چند وہابی یا دیوبندی و گنگوہی کا انکار کیا وقعت رکھتا ہے۔ یا کروڑ در کروڑ
اہل اسلام قدیماً و حدیثاً کا عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ گئے اور تا حال زندہ
ہیں۔ قریب قیامت آسمان سے نزول فرمائینگے اور بلا ماں باپ پیدا ہوئے۔ اور جنات و ملائکہ کا وجود
ہیئت کذائی ہے۔ یا مہدی علیہ السلام کا اولاد فاطمہ سے ہونا۔ اور دجال کا قبل از قیامت نکلنا
اور اقسام کے شعبدات دکھانا۔ یا حضور علیہ السلام سے شق القمر ہونا یا انبیاء اولیاء سے مُردوں کا
زندہ ہونا یا نذر و نیاز و فاتحہ و عرس اموات کا جائز ہونا۔ یا تقلید شخصی کا واجب ہونا وغیرہم اہل اسلام

عرباً و عجماً ہندی سندہی بکثرت متواتر مانتے چلے آئے ہیں اور تا حال کثیر الاکثر ان امورات کے قائل و پابند ہیں۔ پھر اگر نیچری مرزائی وہابی منکر ہوں تو وہ از روئے آیات و احادیث مردود و مطرود ہیں اور زیادہ لطف یہ ہے کہ اہلسنت والجماعۃ کا مخالف اگرچہ ایک ہی وجود ہے۔ مگر وہ اپنے آپکو سواد اعظم وجماعۃ کثیر ہی کہتا ہے۔ اور تمام اہلسنت کو قلیل سمجھتا ہے۔ ع "بر عکس نہند نام زنگی کافور" پس خلاصہ یہ ہے کہ جب کہیں اختلاف پیدا ہو تو بیانات مذکورہ کو مد نظر رکھکر سوچے اور پھر متابعت کثرت کرکے نجات حاصل کرے کیونکہ شارع علیہ السلام نے جو بار بار اتباع کثرت کی ترغیب و تحریص دلائی ہے اس سے نتیجہ کیا اور فائدہ کیا نکلا۔ اگر کثرت و قلت میں صداقت و حقیت کا دخل نہیں تو اسقدر شارع علیہ السلام کی حث و ترغیب ہی لا طائل ہے۔ پھر تو صرف اتنا ہی کافی تہا کہ حق کی اتباع کرو خواہ کثرت ہو خواہ قلت۔ پھر یہ لفظ اکثر یا جماعت کثیر یا سواد اعظم وغیرہ کی جو قیدیں شارع نے لگائی ہیں بالکل مہمل و بیکار ٹھرینگی۔ حالانکہ شارع علیہ السلام کا کوئی لفظ مہمل و بیکار نہیں۔ اب ہم وہ حدیثیں لکھتے ہیں جنسے اتباع کثرت کا حکم ہے اور وہ حدیثیں آیۃ مذکورہ کی تفسیر ہیں

حدیث اول عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار۔ بڑی جماعت کی متابعت کرو کیونکہ جو شخص جدا ہوا دوزخ میں گرا۔ (رواہ ابن ماجہ) شیخ عبد الحق بذیل حدیث ہذا لکھتے ہیں۔ "مراد حث و ترغیب است بر اتباع آنچہ اکثر دراں جانب اند" شیخ محمد طاہر صاحب مجمع البحار اسحدیث کے نیچے لکھتے ہیں۔ انظروا الی ما علیہ الاکثر علماء المسلمین من الاعتقاد والقول والفعل فاتبعوہ فیہ فانہ ھو الحق وما عداہ الباطل۔ پس خلاصہ یہ کہ جسطرف علما و صلحا کی جماعت کثیر ہو اوسطرف کھڑے ہو جاؤ کہ حق ہے

لہ۔ اثنان خیر من واحد والثلاثۃ خیر من اثنین والاربعۃ خیر من ثلاثۃ فعلیکم بالجماعۃ فان اللہ لن یجمع امتی الا علی ھدی۔ کنز العمال جلد ۲ حدیث نمبر ۲۵۴۹، ۲؎ شاہ ولی اللہ صاحب عقد الجید میں لکھتے ہیں لما اندرست المذاھب الحقۃ الا ھذہ الاربعۃ کان اتباعھا اتباعا للسواد الاعظم والخروج عنھا خروجا عنہ۔

حدیث دوم۔ عن معاذ ابن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان ذئب الانسان کذئب الغنم یأخذ الشاذۃ والقاصیۃ والناحیۃ وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعۃ والعامۃ رواہ احمد۔ یعنے تحقیق آدمی کا بھیڑیا شیطان ہے جسطرح بھیڑیا اوس بکری کو پکڑتا ہے جو علیحدہ ہوگئی یا کنارہ پر چلے یا پیچھے رہگئی ہو اسیطرح شیطان بھی اوسکو پکڑتا ہے جو جماعت کثیرہ سے الگ ہوگیا پس بچو بہت راستوں (مذہبوں) سے اور لازم پکڑو بڑی جماعت کو جسمیں خاص وعام شریک ہوں۔ اس حدیث کے نیچے شیخ عبدالحق محدث لکھتے ہیں: ''اشارت است بآنکہ معتبر اتباع اکثر وجمہور است چہ اتفاق کل در ہمہ احکام واقع بلکہ ممکن نیست''۔

حدیث سیوم۔ عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ شبراً فقد خلع ربقۃ الاسلام من عنقہ رواہ احمد وابو داؤد۔ یعنے جو شخص بڑی جماعت سے الگ ہوگیا بقدر ایک بالشت تو تحقیق اوس نے قلادہ اسلام کا اپنی گردن سے نکال دیا۔ ف یعنی اہلسنت سے ایک ذرہ بھی بغض وعداوت ومخالفت اختیار کی تو بس مردود ہوگیا۔ چنانچہ مرزائی نیچری وہابی اسیواسطے مردود ہوگئے۔

حدیث چہارم۔ عن ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو علیکم نبیکم فتھلکوا جمیعاً وان لا یظھر اھل الباطل علی الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالۃ رواہ ابوداؤد۔ یعنے میری امت کو تین نقصانوں سے خدا نے بچالیا ہے۔ ایک تو نبی انپر ایسی بددعا نہ کریگا جس سے کل ہلاک ہوں۔ دوم جھوٹے لوگ سچوں پر غالب نہ ہونگے۔ سیوم یہ امت کسی گمراہی پر جمع نہ ہوگی اور کسی برائی پر اتفاق نہ کرینگے۔

حدیث پنجم۔ عن عمر ابن قیس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ وعدنی فی امتی واجارھم من ثلاث لا یعمھم بسنۃ ولا یستاصلھم عدو ولا یجمعھم علی ضلالۃ رواہ الدارمی

یعنے خدا نے وعدہ فرمایا ہے میرے ساتھ کہ یہ امت نہ تو قحط سے ہلاک ہوگی اور نہ انکو دشمن حق
برباد کریگا اور نہ یہ امت کسی گمراہی پر اجماع کریگی۔
حدیث ششم۔ عن ابن ابی بصرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سألت ربی
ان لا تجتمع امتی علی ضلالۃ فاعطانیھا رواہ الطبرانی وغیرہ یعنے خدا سے میں نے سوال کیا کہ
میری امت کبھی کسی گمراہی پر جمع نہ ہوگی۔ سو خدا نے یہ دعا میری قبول فرمائی اور مجھے میرا مقصد دیدیا۔
حدیث ہفتم۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ لایجمع ھذہ الامۃ
علی الضلالۃ ابدا وان ید اللہ علی الجماعۃ الحدیث رواہ ابو نعیم۔ یعنے یہ امت کبھی کسی
گمراہی پر اجماع نہ کریگی۔ کیونکہ خدا کی مدد و نصرۃ انپر ہے۔ ف۔ اس حدیث میں لفظ ابداً اور اوپر
کی حدیث نمبر ۴ و ۵ و ۶ میں لفظ ضلالۃ نے خوب رنگ لگایا ہے۔ یعنے کبھی وہ وقت نہ آئیگا کہ یہ امت
کسی بدکام یا گناہ کے کام پر جمع ہوکر بد کو نیک کرے۔ چنانچہ آجتک ایسا ہی ہوا۔ مثلاً رافضیوں کو
خارجیوں کو آجتک کسی نے اچھا نہیں کہا مگر اونکے ہم عقیدہ نے۔ یا قدریہ جبریہ کو کسی نے بھی نیک
نہیں کہا۔ یا مرزائی۔ وہابیوں۔ نیچریوں کو کسی نے سچا مسلمان نہیں کہا بلکہ فتاوے اخراج عن المذاہب
اون پر جاری ہوئے۔
حدیث ہشتم۔ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ
فمات میتۃ جاھلیۃ رواہ البخاری۔ یعنے جو شخص بڑی جماعت سے الگ ہوگیا پھر مرگیا گویا
کفر کی موت کیطرح مرگیا۔ یعنے اہلسنت والجماعت سے جدا ہوکر بنیا الگ مذہب نکالکر مرگیا تو کفر کی موت مرا
حدیث نہم۔ عن الحارث الاشعری قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرتکم بخمس
بالجماعۃ الخ رواہ احمد والترمذی۔ یعنے تمکو امر کرتا ہوں بڑی جماعت کی پیروی کا۔
حدیث دہم۔ عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یسکن بحبوحۃ الجنۃ

فعلیہ بالجماعۃ فان الشیطان مع الفرد رواہ مسلم وکذا فی المعالم۔ یعنے جسکو یہ بات خوش آوے کہ وہ جنت میں سیر وسکونت حاصل کرے تو وہ شخص بڑی جماعت کی پیروی لازم پکڑے۔ کیونکہ جو شخص الگ ہو گیا اسکا رہبر و رہزن شیطان ہے۔ چنانچہ دیکھ لو مرزا قادیانی اور سید احمد نیچری اور چکڑالوی اور عبد الوہاب نجدی کا کیا بُرا حال ہوا ہے۔

حدیث یازدہم۔ عن عبد اللہ ابن مسعود قال ما راٰہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن رواہ الموطا۔ یعنے جس بات کو اکثر مسلمان (علماء وصلحاء) نیک خیال کریں وہ خدا کے نزدیک بھی نیک ہی ہے۔ ف۔ اس حدیث میں لفظ المسلمون ہے جس سے کئی کوتاہ اندیش بے سمجھی سے ٹھوکریں کھاتے ہیں۔ سو واضح رہے کہ اگرچہ الفاظ اسکے جمع پر دال ہیں۔ اور جمع کثیر وقلیل پر دلالت کرتا ہے[1] کیونکہ اگر اتفاق کل مراد لیں تو یہ نہایت ہی محال ہے کہ احکام اختلافیہ میں کل امت ۷۲ فرقوں کا اتفاق ہو۔ پھر کیا یہ حدیث ہی معاذ اللہ غلط ہے۔ اگر مراد اس حدیث سے اہلسنت یعنے مقلدین ہیں تو پھر بھی دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو اتفاق ہوگا اون امور میں جو کہ ادلۂ شرعیہ سے ثابت ومروی ہیں تو ایسے امور مجمع علیہ میں اتفاق کل امت کی شرط ضرور نہیں۔ کیونکہ اونکا حسن و خیریت تو خود ہی شرع شریف سے ثابت ہے پھر ما راٰہ المؤمنون حسنًا کی قید لغو وبیکار ٹھری۔ اور اگر وہ امورات متفق علیہ ادلۂ شرعیہ ظاہرہ سے خارج ہیں اور وہ امورات اجتہادی یا اختلافی ہیں تو اسمیں امامان دین مختلف ہیں۔ تو اب بتاؤ کہ یہ حدیث کیا جھوٹ ہے معاذ اللہ یا غلط ہے۔ اگر مراد اس سے صرف صحابہ کرام ہی ہیں اور ماعداہم کی نفی ہے تو پھر تمام حدیثوں کی اور کنتم خیر امۃ اور جعلناکم امۃ وسطا وقلیل من عبادی وغیرہ کے وہی مصداق ومخاطب ہیں۔ اور عام اہل اسلام ہر دم خارج ہیں۔ علاوہ ازیں احادیث کے لفظوں کی تعمیم بھی یہ نہیں چاہتی اور کوئی قرینہ صارفہ بھی موجود نہیں۔ پھر لطف یہ کہ صحابہ کرام ہی کل امورات پر متفق نہیں ہیں۔ اگر وہ کل پر متفق ہوتے تو آئمہ اربعہ کا اختلاف صدہا مسائل میں کیوں ہوتا

[1] یعنے مراد کل نہیں بلکہ اکثر ہیں۔

اور اختلاف آئمہ کی وجہ بہی ظاہر ہے کہ اصل صحابہ کرام کی روایات و آثار میں ہی اختلاف تھا تو آئمہ
بہی مختلف ہوئے۔ پھر اب فرماؤ کہ حدیث نے کیا کام دیا۔ البتہ ہماری تقریر کے روسے حدیث بہی درست
اور آیات کے معنے بہی درست ہونگے۔ یعنے المسلمون سے مراد اکثر العلماء المسلمین ہے جیسا کہ حدیث
اول کے تحت میں ہم لکھہ آئے ہیں۔ اگر صحابہ کے وقت ہو تو اکثر صحابہ اگر بعد کے لوگ ہوں تو اکثر علما
صلحا اسلام مراد ہیں۔ اور اکثر اہل اسلام میں جہلاء و حمقا بہی مراد نہیں کیونکہ مسائل شرعیہ کی صحت
و تصحیح یا حسن و قبح دیکہنا یہ کام علما کا ہے بیعلموں کو اسمیں کچھ دخل نہیں۔

حدیث دوازدہم۔ لا یعتقد قلب مسلم علی ثلث خصال الا دخل الجنة۔ قال قلت
ما ھی قال اخلاص العمل والنصیحة لولاة الامر و لزوم الجماعة۔ رواہ الدارمی۔ یعنے جس نے تین
خصلتیں اختیار کیں وہ بہشتی ہے۔ بے ریا عمل کرنا۔ حکام وقت کی خیر خواہی۔ اتباع جماعت کثیر۔

حدیث سیزدہم۔ من اتاکم و امرکم جمیع برجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق
جماعتکم رواہ مسلم۔ یعنے جو کوئی تمہارے پاس آیا اس حال میں کہ تم ایک شخص کے ماموروں مقلد
ہوئے ہو۔ پھر وہ شخص تمہاری جماعت کو توڑے اور تفرقہ ڈالکر اوس امام واحد کی اطاعت سے باہر
کرنا چاہے تو اوسکو قتل کر ڈالو۔ ف۔ اس حدیث میں امرکم برجل واحد سے تقلید شخصی ثابت ہے۔

حدیث چہاردہم۔ ستکون بعدی ھنات ھنات فمن رأیتموہ فارق الجماعة او یرید ان
یفرق امة محمد کان فاقتلوہ رواہ مسلم کذا فی جامع الاصول۔ یعنے قریب ہے کہ کئی فرقے پیدا
ہونگے میرے بعد سو جس کو دیکھو کہ وہ بڑی جماعت سے نکل گیا یا امت مرحومہ میں تفرقہ ڈالنا چاہتا ہے
تو اوسکو قتل کر ڈالو۔ ف۔ قتل و حد لگانا حکام کا کام ہے نہ عوام رعایا کا۔ البتہ امیر کابل نے ان حدیثوں
پر عمل کر کے چند مرزائیوں کو قتل کر کے اپنے ملک کو پاک کر دیا ہے۔ علی ہذا شیر علی خان کے وقت بہی د
کو غزنی سے نکالدیا گیا ہے اور رافضیوں کو بہی نکالدیا تھا۔ مگر یہ بڑے حاکم غیر متمند دینی خیر خواہ کا

کام ہے۔ نہ کسی ایسے ویسے کا۔

حدیث پانزدہم۔ عن عبداللہ ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ تعر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم یعنے منافق کی مثال اوس بکری کی ہے جو دو ریوڑ کی سیر کرتی ہے کبھی ادہر آملتی ہے کبھی اودہر جا لگتی ہے۔
ف۔ یہ اوس شخص پر صادق ہے جو کبھی حنفیوں میں ملا کبھی شافعیوں میں جا گھسا۔ ایک کا مقلد اس وعید سے بچگیا۔

حدیث شانزدہم۔ عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لایحل دم امرء مسلم یشھد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ الا باحدی ثلث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ رواہ مسلم والدارمی یعنے تین آدمی کا قتل کرنا حلال ہے۔ اون میں سے وہ بہی ایک ہے جو جماعت سے الگ ہوگیا۔ اور تارک جماعت کو تارک دین بہی کہا گیا ہے (اس حدیث کی تفصیل شرح مسلم امام نووی میں دیکھو) اور تقلید آئمہ دین کو بہی دین کہا گیا ہے۔ چنانچہ حدیث بستم میں ذکر آتا ہے۔ پس تارک تقلید گویا تارک دین ہے۔

حدیث ہفتدہم۔ انتم شھداء اللہ فی الارض رواہ البخاری ومسلم۔ یعنے اے لوگو تم خدا کے گواہ ہو زمین میں۔ ف۔ یعنے تم جو گواہی دوگے اور جیسا فیصلہ کروگے خدا کے نزدیک بھی ویسا ہی ہوگا۔ چنانچہ آیت وَجَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ اور حدیث مارآہ المسلمون حسنًا کی تفسیر وتائید اس صحیح حدیث سے ہوگئی۔ اب حدیث نمبر ۱۱ کے متعلق کوئی خدشہ نہ رہا۔ مگر یہ گواہی علماء حاذقین واولیاء کاملین کا کام ہے نہ جہلاء ومرزائین وغیرہم کا۔

حدیث ہشتدہم۔ اخرج ابن مردویہ عن انس قال سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل لیصلی ویصوم ویحج ویغزو وانہ لمنافق قیل یارسول اللہ بماذا دخل

علیہ النفاق قال لطعنہ علی امامہ وامامہ من قال اللہ فی کتابہ فَاسْئَلُوْا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط یعنے تحقیق آدمی کوئی نماز پڑہتا ہے روزہ رکہتا ہے حج کرتا ہے جہاد کرتا ہے لاکن وہ منافق ہے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسمیں کسطرح نفاق آگیا تو فرمایا اپنے امام پر طعن کرنے کے سبب سے۔ اور امام سے مراد اہل ذکر ہے۔ ف۔ یہ حدیث اوس کے حق میں ہے جو کہے کہ میں حنفی ہوں پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مسائل کو غلط اور خلاف قرآن وحدیث بیان کرے۔ اور لوگوں میں وہ مسائل عام طور پر شایع کرے۔

حدیث نوزدہم۔ عن حذیفۃ قال قلت ھل شر بعد ذالک الخیر قال نعم دعاۃ علی ابواب جھنم من اجابھم الیھا قذفوہ فیھا قلت یارسول اللہ صفھم لنا قال ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا قال فما تامرنی ان ادرکنی ذلک قال تلزم جماعۃ المسلمین وامامھم الحدیث رواہ البخاری والمسلم یعنے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ اس زمانہ خیر کے بعد کیا کوئی زمانہ شر آویگا۔ آپنے فرمایا ہاں۔ دوزخ کے دروازہ پر بلانیوالے کہڑے ہیں جو اونکی بات کو قبول کریگا وہ دوزخ میں جائیگا۔ پھر عرض کیا کہ کچھ اونکی علامت فرماویں۔ آپنے فرمایا کہ ہماری قوم وملت سے ہی ہونگے اور ہماری زبان سے (قرآن وحدیث) باتیں کرینگے پھر صحابی نے عرض کی کہ اگر ایسا زمانہ میرے سامنے آجاوے تو کیا کریں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ لازم ہے تمپر بڑی بڑی جماعت کی اور وہ جماعت بہی ایسی ہو کہ امام اونکا ہو ف۔ اس حدیث میں آپنے کس بلاغت وملاحت سے سمجہایا کہ مطلقاً کہیں لفظ جماعت پر نہ مرجائیں۔ کیونکہ لفظ جماعت اقل درجہ تین چار پر صادق آجاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تین چار وہابی یا مرزائی وغیرہ ملکر بولیں کہ ہماری بھی جماعت ہے اور حالانکہ نہ اونکا کوئی امام نہ حدیث کا یہ مطلب ہے نہیں تو ہر اک جماعت قلیل ہو یا کثیر اقل ہو یا اکثر سب حق پر مسلم ہوں گے۔ اور حالانکہ شارع علیہ السلام کی یہ مراد ہی نہیں۔

حدیث بست و نہم۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدّین النصیحۃ قلنا لمن قال للہ ولرسولہ ولکتابہ ولائمۃ المسلمین وعامتھم رواہ مسلم۔ یعنے دین نام ہے خیرخواہی کا صحابہ نے پوچھا کس کی خیرخواہی۔ آپنے فرمایا خدا کی۔ یعنے اوسپر ایمان لانا اور قرآن کی تعظیم وتکریم کرنا اور پیغمبر برحق کی اطاعت صدق دل سے کرنا اور اماموں کی خیرخواہی۔ یعنے اونکی تقلید کرنا اونپر بدظنی نہ کرنا اور عام کی خیرخواہی یہ کہ اونکی بہلائی اور بہتری کی باتیں سوچنا بیان کرنا سنانا۔ امام نووی شافعی شرح مسلم جلد اول ص۵۴ مین بذیل جملہ لائمۃ المسلمین" لکہتے ہیں۔ ان من نصیحتھم قبول ما رووہ وتقلیدھم فی الاحکام واحسان الظن بھم الخ۔ یعنے اماموں کے واسطے خیرخواہی کے معنے یہ ہیں کہ اونکی تقلید کرکے اونکے حکمونپر اپنا عملدرآمد رکھنا۔ ف۔ اس حدیث سے جس طرح خدا اور پیغمبر اور کتاب پر ایمان لانا دین ہے اسیطرح تقلید امام بہی دین ہے۔ اب اسکو شرک کہنے والا کیا ہوا۔ اور صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ جسطرح اور باتوں کا تارک (جو حدیث بالا میں درج ہیں) بیدین ہے اوسیطرح تقلید کا منکر بہی بے دین ہے۔ اے غیرمقلدین آپ الجحدیث بنتے تہے افسوس کہ حدیث نے بہی آپکو مردود کردیا۔ اب اہل قرآن بنو۔[1]

حدیث بست ویکم۔ ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم سئل عن الامر یحدث لیس فی کتاب ولا فی سنۃ فقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ینظر فیہ العابدون من المؤمنین وفی روایۃ فلیقض بما قضے بہ الصالحون وفی روایۃ فیما علیہ المسلمون الحدیث رواہ الدارمی یعنے عرض کیا گیا حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو چیز نئی (بدعۃ) پیدا ہوا ور اوسکا ذکر قرآن وحدیث میں بھی نہ ہو۔ اوسکو کیا کیا جائے۔ یعنے وہ ممنوع ہے یا مامور وجائز ہے۔ آپنے فرمایا کہ اوس بدعت پر نظر کرنا غور وفکر کرنا سوچنا عابدین وبزرگان دین کا منصب وکام ہے اور جب وہ غور ونظر سے اوسکا

---

[1] تیرہ سو برس تک کل مسلمان اہل فقہ تہے پھر غیرمقلدین نے حسد وبغض سے اپنا نام المحدیث رکھا اور ایک فرقہ ان سے بڑہ گیا اوس نے اپنا نام اہل قرآن رکھا۔

کچھ حکم جائز وناجائز فرماویں توپھر بما قضٰی بہ الصالحون کے موافق فیصلہ کرے اوراوسپر عمل کرے
یا جسپر جماعت اہل اسلام کثیر قایم وقائل ہیں اوسپر عمل کرے - ف - اس حدیث سے صاف
فیصلہ ہوگیا اور صدہا امورات طے ہوگئے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ جو بدعت عند العلماء والصلحاء حسنہ ہے
اوسکے کرنے سے ثواب ہے اور جو بدعت اہل اللہ ومتقین کے نزدیک قبیح ہے اوسکا کرنا باعث
معصیت ہے، کیونکہ بدعت حسنہ بھی ایک قسم کی سنت حسنہ یا ملحق بالسنت ہے - اب بعض جاہلونکا
یہ خیال ٹوٹ گیا کہ بدعت بہر حال بدعت سیّئہ ہے کسی وجہ سے حسنہ نہیں بن سکتی۔ پس جبکہ جماعت
کی متابعت واجب ہوئی اور اتباع کثرت امت سے اتباع سنت نبوی حاصل ہوئی تو متبع جماعت
کثیر کا نام فرقہ اہلسنت ہوا جسکے بہشتی ہونیکی خبر بار بار حدیثوں میں وارد ہوچکی ہے - چنانچہ اس حدیث
میں کسیقدر تفصیل کے ساتھہ ہے۔

حدیث بست ودوم - ان بنی اسرائیل تفرقت علی اثنان وسبعین فرقۃ وستفترق
امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الاملۃ واحدۃ قالوا من ھی قال ما انا
علیہ واصحابی وفی روایۃ واحدۃ فی الجنۃ وھی الجماعۃ رواہ احمد وابو داؤد والترمذی
یعنے امت محمدیہ ۷۳ فرقوںپر منقسم ہوگی اون میں سے ایک فرقہ تو بہشتی ہے اور باقی کل دوزخی -
اور علامت اوس بہشتی فرقہ کی یہ ہے کہ من حیث العقاید والاصول تو وہ ایک جماعت ہو - اور
من حیث الاعمال والافعال متبع سنت ہے - نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ فرقہ اہلسنت والجماعت جنتی ہے
کیونکہ اقوال وافعال نبویہ اور آثار صحابہ کو سنت کہتے ہیں اور بہمہ وجوہ یکسو ہوکر اصول اسلامیہ
وعقائد حقہ پر عمل کرنے سے صورت وہیئت مجموعی حاصل ہوتی ہے جس سے جماعت کی شکل پیدا
ہوتی ہے - اسلیئے فرقہ ناجیہ کا نام اہلسنت والجماعت ہوا - اب یہ بات قابل غور ہے کہ آجکل بھی
وہ فرقہ ناجیہ موجود ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کونسا فرقہ ہے - سو حضرات علماء دین کی تحریرات سے

صاف ثابت ہوتا ہے کہ سوائے مقلدین مذاہب اربعہ کے اور کوئی بھی فرقہ ناجیہ نہیں ہو سکتا۔

اول۔ علامۂ عصر یگانۂ دہر سید احمد صاحب طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیۂ درمختار کتاب الذبائح میں لکھتے ہیں قال بعض المفسرین فعلیکم یامعشر المسلمین باتباع الفرقۃ الناجیۃ المسماۃ باهل السنۃ والجماعۃ فان نصرۃ اللہ وتوفیقه فی موافقتهم وخذلانه وسخطه فی مخالفتهم وهذه الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاهب الاربعۃ هم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من هذه المذاهب فی ذالك الزمان فهو من اهل البدعۃ والنار۔ یعنے کہا بعض مفسرین نے کہ اس زمانہ میں فرقہ مقلدین اہلسنت وجماعت ہے سب مسلمان اونکی پیروی لازم پکڑیں۔ بلاشک خدا کی مدد اور توفیق فرقہ مقلدین کی موافقت ومتابعت میں ہے اور وبال وخسران انکی مخالفت میں ہے پس جو شخص مقلدین سے خارج ہوگیا وہ مردود وبدعتی ودوزخی ہے۔ اللهم ثبتنا علی مذهب ابحنیفۃ

دوم۔ علامۂ زمان فہامۂ وقت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی تفسیر مظہری میں تحریر فرماتے ہیں۔ فان اهل السنۃ والجماعۃ قد افترقت بعد القرون الثلثۃ او الاربعۃ علی اربعۃ مذاهب لم یبق فی الفروع سواء هذه المذاهب الاربعۃ الخ یعنے چار مذاہب کے متبعین کا نام اہلسنت والجماعت ہے پس جو مقلد نہیں وہ خارج از اہلسنت وجماعت ہے۔

سیوم۔ قال العلامۃ ابن حجر المکی الشافعی فی فتح المعین شرح الاربعین فی شرح الحدیث الثامن والعشرین۔ اما فی زماننا فقال بعض الائمۃ لایجوز تقلید غیر الائمۃ الاربعۃ لان هؤلاء عرفت قواعد مذاهبهم واستقرت احکامهم وقد تابعهم خدم هم وحرروها فرعا فرعا وحکما حکما ان لایوجد حکم الا وهو منصوص لهم اجمالا وتفصیلا یعنے اماماں دین نے فرمایا کہ چار مذہبوں کے سوا اور کسیکی تقلید ضروری نہیں۔ بلکہ جائز نہیں کیونکہ

ان چار اماموں کی تحقیقات میں کل مسائل اصولی و اعتقادی و فروعی و اختلافی داخل و شامل ہو گئے ہیں۔ اور مضبوط و منضبط مفصل و مجمل تمام قلمبند کر کے شائع کر دیئے ہیں اب کوئی مسئلہ بھی باہر نہیں۔ الاشاذونادر۔ اور اماموں کے مسائل کل ادلہ شرعیہ سے مدلل ہیں۔

چہارم۔ فارض لنفسك مارضی به القوم لانفسهم فانهم علی علم قد وقفوا وببصرنا قد کفوا ولهم علی کشف الامور کانوا اقوای وبفضل ما کانوا فیه اولی فان کان الهدای ما انتم علیه لقد سبقتموهم الیه مع انهم هم السابقون ولئن قلتم فلم انزل الله ایة کذا ولم قال کذا یعنے اعتراضا علی السلف فنقول قرء وا منه وعلموا من تاویله ما جهلتم الخ کذا فی ابوداؤد (از تنویر الحق نواب شارح مشکوۃ) یعنے جن امور پر قوم (اہل علم) راضی ہو تو بھی اسپر راضی ہو۔ کیونکہ وہ لوگ تم سے علم و فہم و صلاحیت و خیریت میں اقدم و اسبق و افضل ہیں۔

پنجم۔ صاحب بحر الرائق نے اشباہ سے نقل کیا ہے۔ ماخالف الائمة الاربعة فهو مخالف للاجماع وان کان فیه لغیرهم الخ یعنے جس نے چار اماموں کی مخالفت کی وہ اجماع کا مخالف ہے پس مخالف اجماع کا منکر و مردود ہے۔

ششم۔ علامہ دہر سید سمہودی عقد الفرید میں لکھتے ہیں وقال المحقق الحنفیة الکمال ابن الهمام رحمة الله علیه نقل الامام الرازی اجماع المحققین علی منع العوام من اعیان الصحابة بل یقلدون من بعدهم الذین سبروا ووضعوا ودونوا۔

ہفتم مسلم الثبوت میں ہے۔ اجمع المحققون علی منع العوام من تقلید الصحابة بل یقلدون الذین سبروا وبوبوا وهذبوا ونقحوا وعللوا وفرقوا وفصلوا وعلیه ابتنی ابن الصلاح منع تقلید غیر الائمة لان ذالك لم یدل فی غیرهم الخ یعنے خلاصہ

ہر دو عبارات کا یہ ہے کہ عام کو یعنے غیر از مجتہد کو تقلید صحابہ اور خارج از چار مذاہب کے تقلید سے
روکدیا جائے اور مجتہدین اربعہ کی تقلید پر کہڑا کیا جاوے۔ کیونکہ اونکی تحقیق و تصدیق کافی
وافی ہے۔

ہشتم۔ امام اسنوائی شرح منہاج الاصول میں (جو قاضی بیضاوی کی ہے) لکہتے ہیں۔
قال الامام الحرمین فی البرھان اجمع المحققون علی ان العوام لیس لھم ان یعملوا بمذاھب الصحابۃ
بل علیھم ان یتبعوا بمذاھب الائمۃ الخ یعنے اہل تحقیق نے اسپر اجماع کیا ہے کہ عام (غیر از مجتہد)
کو لائق نہیں کہ صحابہ کرام کی تقلید کرے بلکہ اوسپر لازم ہے کہ مجتہدین کے مذاہب پر چلے (تنویر الحق)
نہم۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی عقد الجید میں لکہتے ہیں۔ اعلم ان فی الاخذ
بھذہ المذاھب الاربعۃ مصلحۃ عظیمۃ و فی الاعراض عنھا مفسدۃ کبیرۃ و نحن نبین
وجوہ الخ یعنے جان تو کہ مذاہب اربعہ کی تقلید میں بڑی بڑی مصلحتیں ہیں اور مذہب سے روگردانی
سرکشی کرنے میں بہت فسادات ہیں۔

دہم۔ حضرت امام ملا علی قاری رسالہ تشییع الفقہا میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ یعنے یہ جو کہا جاتا ہی
کہ صحابہ کرام کے وقت میں کوئی صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تبیع تہا کوئی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا پیرو تھا
بعض امور میں اونکا بعض میں انکا سو اسکی وجہ یہ تہی کہ اصول صحابہ چونکہ کافی طور پر مرتب و مدون
نہ تہے لہذا وہ تشفی و تسلی بخش نہ ہوئے کیونکہ اونکو مہمات جہاد اور فتوحات ملکی سے فراغت نہ تہی دوم
یہ کہ چونکہ وہ خود ہی عالم حدیث و واقف اسرار نبوت تہے اور علوم حق کی اشاعت دور دراز تک ہو چکی
تہی اور آفتاب نبوت کی روشنی اکثر کے دلوںپر کامل تہی اور جو جو عبادات و معاملات و حالات کے طریق
ضروری تہے وہ صحابہ کرام نے خود حضور علیہ السلام سے دیکہکر پوچہکر سیکہ لئے تہے لہذا اونکو جملہ احکام
ضرورات میں ایک ہی شخص معین کی ضرورت نہ پڑتی تہی۔

واما فی زماننا فمذاهب[1] الائمۃ کافیۃ لمعرفۃ الکل فانہ فما من واقعۃ تقع الاوتجد ھا فی مذھب الشافعی او غیرہ نصًّا او تخریجًا فلاضرورۃ الی اتباع الامامین الخ۔ پس اس زمانہ میں ہر اک مذہب میں اصولی و فروعی مسائل کافی و افی موجود ہیں لہٰذا دو اماموں کی تقلید کی ضرورت نہ رہی۔ پس حضرات محققین کی تحقیق سے ثابت ہوگیا کہ اہلسنت وجماعت سے مراد مقلدین ائمہ اربعہ ہیں تو حدیث مذکورہ نمبر ۲۲ کے مصداق فرقہ ناجیہ مقلدین ہیں اب ناظرین کو پھر متوجہ کرتا ہوں کہ آپ حدیث نمبر ۲۲ پر غور وخوض کر کے دیکھیں کہ کئی امور نکلے (۱) مذہب اہلسنت والجماعت (مقلدین) حق ہے یقینًا اور واجب الاعتقاد ہے صدقًا (۲) دیگر مذاہب جو خارج از اہلسنت (مقلدین) ہیں وہ قطعًا باطل وغالی وموجب ضلال ہیں (۳) تمام روئے زمین میں یہی ایک فرقہ ناجی ومذہب حق کہلانیکا حقدار ہے (۴) سوائے فرقہ اہلسنت (مقلدین) کے اور سب فرقوں کو دوزخی سمجھنا لازمی ہے (۵) جو شخص مذہب اہلسنت کو حق اور دیگر باقی مذاہب کو غلط نہ جانے وہ حدیث مذکورہ نمبر ۲۲ کا مخالف ہے (۶) اقوال وافعال نبویہ وآثار صحابہ کا نام سنت ہے اور کثرت اتفاق اعتقادًا وعملًا کا نام جماعت ہے۔ اس لئے اس فرقہ مقلدین کا نام اہل سنت ہوا۔ (۷) صرف امت محمدیہ میں شامل ہونے سے فرقہ ناجیہ نہیں کہلا سکتا۔ (۸) علمار صلحار کے نزدیک مقلدین ہی فرقہ ناجیہ ہیں نہ کوئی اور (۹) ہر اک مخالف اہلسنت جیسا مرزائی۔ وہابی۔ چکڑالوی۔ نیچری۔ رافضی۔ خارجی وغیرہم فرقہ ناجیہ سے خارج ہیں (۱۰) مخالف مقلدین کے قول وفعل وعقیدہ پر اپنا علمی واعتقادی دار و مدار رکھنا انکو دینی پیشوا خیال کرنا اور نماز کا امام بنانا گویا خود دوزخی بنناہے۔ (۱۱) جو شخص سنت نبویہ کو عمل میں لادے اور سنت صحابہ کو ترک کرے تو وہ فرقہ سے خارج ہے (۱۲) سنت نبویہ وآثار صحابہ کے ناقل وقائل ومحقق وعامل حضرات مجتہدین ہیں اور حضرات مجتہدین

---

[1] قد اجتمعت الامۃ او من یعتد بہ منھا علی جواز التقلید الی یومنا ھذا الخ (حجۃ اللہ البالغہ)۔

کی تحقیقات وتصدیقات کے متبع کامل فرقہ مقلدین ہی ہے لہٰذا یہی فرقہ ناجیہ ہے (۱۳) جملہ مذاہب کے احکام وعقائد واعمال کی سیر کرنا اور ہر اک مجتہد کے اجتہادی تحقیق سے کچھ کچھ چن کر عمل میں لانا اور اردو ترجمہ قرآن یا تفسیر محمدی پڑھکر مجتہدین کی غلطیاں پکڑنا طعن کرنا دوزخی فرقہ کی علامت ہے۔ غرضکہ مخالف اہل سنت وجماعت کا خواہ کوئی ہو وہ فرقہ ناریہ میں داخل ہے کیونکہ آیات واحادیث واجماع کے مخالف ہے حالانکہ آیات واحادیث سے سبیل المومنین وسواد اعظم کی اتباع واجب ہے۔ اور اس زمانہ میں سبیل المومنین وسواد اعظم سے مراد فرقہ اہلسنت والجماعت (مقلدین) ہیں نہ کوئی اور۔ (چنانچہ دیکھو رسالہ عقد الجید مصنفہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی۔ باب دوم)۔

اور یہ سب لوگ تقلید شخصی کو واجب مانتے ہیں اور خود بھی مقلد ہی رہے۔ کوئی صوفی یا اہل طریقت کوئی محدث یا مفسر کوئی غیر مقلد و بے پیر نہ تھا بلکہ سب لوگ مقلد و باپیر تھے۔ امام بخاری شافعی۔ امام ترمذی شافعی۔ دارقطنی شافعی۔ امام غزالی شافعی۔ امام رازی شافعی۔ امام نووی شارح مسلم شافعی۔ امام قسطلانی شارح بخاری شافعی۔ امام جلال الدین شافعی۔ امام بدر الدین عینی شارح بخاری حنفی۔ امام ابن الہمام حنفی۔ امام ملا علی قاری شارح مشکوٰۃ حنفی۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث شارح مشکوٰۃ حنفی۔ نواب قطب الدین شارح مشکوٰۃ حنفی۔ شاہ ولی اللہ محدث حنفی۔ شاہ عبد الرحیم صاحب حنفی۔ شاہ اہل اللہ حنفی۔ شاہ عبد العزیز صاحب محدث حنفی۔ امام طحاوی حنفی۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی حنفی صاحب در مختار ورد المحتار حنفی۔ صاحب بحر الرائق حنفی۔ صاحب فتاویٰ خیریہ حنفی۔ حضرت پیر دستگیر غوث اعظم حنبلی۔ امام شعرانی مالکی۔ ابن حجر مالکی۔ امام ابن الحاج مالکی۔ صاحب تفسیر بیضاوی شافعی۔ صاحب تفسیر معالم شافعی۔ صاحب تفسیر مدارک حنفی۔ صاحب تفسیر حسینی حنفی۔ صاحب تفسیر رؤفی حنفی۔ صاحب تفسیر کلیمی حنفی۔ صاحب سفر السعادت شافعی۔ حضرت مولانا جامی حنفی۔ غرضکہ کل محدثین ومفسرین مقلد تھے

لہ الجماعۃ رحمۃ والفرقۃ عذاب۔ کنز العمال جلد ۴ حدیث ۲۵۶۱۔

اور کل اہل طریقت یعنی حضرات نقشبندیہ وقادریہ وچشتیہ وسہروردیہ وشلہم کروڑ در کروڑ سابقین اور زمانہ حال کے سب کے سب مقلدین ہی ہیں۔ اور سب وجوب کے قائل اور قولاً وفعلاً سب کا اتفاق ہے۔ پھر ایسے ایسے اکابرین وسلف صالحین کو مشرک وبدعتی کہنا کسی مسلمان کا کام نہیں سوائے وہابی۔ مرزائی ونیچری کے۔ خداوند کریم سب کو مقلد بناوے۔ آمین۔ اللھم ثبتنا علی مذھب ابی حنیفۃ۔

پانچویں دلیل وجوب تقلید پر

قال اللہ تعالیٰ فَاسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ اِنْ کُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ط یعنے جس بات کا جاہلوں کو علم نہیں اسکا اہل ذکر سے سوال کر کے علم حاصل کریں۔ اس آیت میں تین امر غور طلب ہیں۔ (۱) سوال کرنا (۲) اہل ذکر سے نہ ہر اک سے (۳) بحالت جہالت۔ پس اب خیال کریں کہ سائل کو جب قرآن وحدیث سے کوئی مسئلہ نہ ملے تو بہرحال کسی نہ کسی مجتہد سے (جسکا اتباع واجب ہے) سوال کرنا فرض ہے پس جب اہل ذکر سے سوال کیا تو دو حال سے خالی نہیں۔ یا تو جواب سنکر قبول کر کے تعمیل کریگا یا منکر اولی الامر ہوگا۔ تو اگر جواب سنکر عمل کیا تو مقلد ہوا۔ اور ایمانداروں میں ملگیا۔ اگر نہ پوچھا یا جواب قبول نہ کیا یا اوسکے خلاف کیا تو منکر ومخالف بنکر غیر مقلدین وغیرہ میں ملگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ ط اور اہل ذکر کی تفسیر خود حضور علیہ السلام نے فرمائی ہے۔ یعنے اہل ذکر بھی اولی الامر ہی ہے۔ کیونکہ اہل ذکر حدیث شریف میں دین کے امام کو کہا گیا ہے اور دین کے امام کو اولی الامر بھی کہا گیا ہے تو ثابت ہوا کہ اہل ذکر واولی الامر ایک ہی ہے۔ چنانچہ وہ حدیث یہ ہے۔ اخرج ابن مردویہ عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرجل یصلی ویصوم ویحج ویغزو وانہ لمنافق قیل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بما ذا دخل علیہ النفاق قال لطعنہ علی امامہ وامامہ اھل الذکر الآیۃ یعنے جو آدمی اپنے امام پر طعن کرے وہ منافق ہے اگرچہ نماز روزہ وغیرہ کا پابند ہو۔ اور امام اوسکا اہل ذکر ہے

امام ابوالمنصور ماتریدی اپنی کتاب تاویلات الامام میں بذیل آیت مذکورہ فرماتے ہیں ھذا الامر
بالسئوال ای سلوا اھل الذکر وقلدو ھم ای ان کان لابد من تقلید فقلدوا اھل
الذکر واسئلوا عنھم الخ۔ یعنے اہل ذکر سے سوال کر کے اونکے حکم کی تقلید کرو۔ یہاں پر لفظ اہل علم
مناسب تھا پھر کیا وجہ کہ اہل ذکر فرمایا۔ تو بظاہر وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل علم میں تو اعلیٰ سے ادنیٰ تک
یہانتک کہ نجات المؤمنین یا تفسیر ثنائی پڑھکر بھی قدم ٹکا سکتا ہے۔ مگر اہل ذکر کا اطلاق ایسا عام نہیں
بلکہ اہل ذکر سے وہی مراد ہے جنکو اولوالالباب والابصار کہا گیا ہے۔ وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّا اُولُوا الْاَلْبَا
اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ٭ فَاعْتَبِرُوْا یٰاُولِی الْاَبْصَارِ ٭ اس تیسری آیت کی تفسیر
اگر ضرورت ہو تو تفسیر بیضاوی جلد دوم صفحہ ۳۵۷۔ اور تفسیر کبیر جلد ہشتم صفحہ ۱۴۷۔ اور تفسیر مدارک
جلد دوم صفحہ ۱۷۵ میں ملاحظہ کریں۔ ان تفسیروں میں آیت مذکورہ سے قیاس کو دلیل شرعی ٹھرایا ہے
پس ثابت ہوا کہ اہل ذکر اولی الابصار سے مراد مجتہدین ہیں۔ اور آیت مذکورہ نمبر ۵ میں دو شخصوں کا
ذکر ہے۔ اوس مضمون کو اس آیت میں اور طرح پر بیان فرمایا ہے۔ حکایۃً عن اھل النار قَالُوْا لَوْ کُنَّا
نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا کُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ٭ دوزخی کہینگے کہ کاشکے اگر ہم اہل ذکر اہل عقل کی باتیں سنکر
عمل کرتے یا خود ایسی عقل و سمجھہ ہوتی تو آج دوزخ میں کیوں جاتے۔ چونکہ انسان دو حال سے خالی
نہیں۔ یا عالم ہے یا جاہل۔ اگر عالم ہے تو اوسپر علم کی اتباع فرض ہے۔ اگر جاہل ہے تو عالم کی تقلید
فرض ہے۔ اور سائل بے علم کا کوئی حق نہیں کہ اپنے امام کے ساتھہ مجادلہ و مقابلہ کرے۔ کیونکہ یہ
جاہل صرف مامور ہے سوال کر کے اتباع کرنے پر نہ تنازع و مجادلہ پر۔ اور جاہل کے بالمقابل اگرچہ
عالم کا لفظ ہے لیکن عالم سے مطلقاً مراد اہل ذکر ہیں اور اہل ذکر مجتہد ہے جو کہ جامع ہے مسائل
اصولیہ واعتقادیہ و فرعیہ کا۔ اگر بلوغ المرام یا چند آیتیں یاد کر کے مفتی قاضی بننے کا شوق ہے
ائمہ مجتہدین کی ہمسری مقصود ہے تو یہ اور بات ہے۔ مگر شرع شریف میں ایسے ایسے لوگوں کا خیال

یارائے مردود و باطل ہے۔ چنانچہ یہ حدیثیں اسپر دال ہیں من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ رواہ الترمذی وابو داؤد۔ یعنے جس نے اپنی رائے سے قرآن میں کچھ کہا پھر وہ صواب پر بھی ہے پس تحقیق اوس نے قصداً اخطا کی۔ من فسر القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ فی النار رواہ ابو داؤد۔ یعنے جس نے اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی پس بیشک اوس نے تیار کیا اپنا گھر دوزخ میں۔ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار رواہ الترمذی۔ یعنے جس نے قرآن میں کچھ کہا حالانکہ اوسکو علم بھی نہیں پس اوس نے دوزخ میں اپنا گھر بنایا۔ اذا لم یبق عالماً اتخذ الناس رؤسا جھالاً فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔ متفق علیہ یعنے قیامت کی علامت ہے کہ رئیس لوگ مفتی کہلائینگے حالانکہ بے علم ہونگے اور جاہل عالم کو مفتی نہیں بنائینگے بلکہ دنیاداروں مالداروں کو مفتی سمجھکر اون سے مسئلے پوچھ پوچھکر عمل کرینگے پس وہ خود بھی گمراہ ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کرینگے۔ من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ رواہ ابو داؤد یعنے جسے بغیر علم کے فتوٰی دیا گیا پس جو گناہ اوس فتوٰی کے ذریعہ جاری ہوگا اوسکا وبال اوس مفتی بیعلم پر ہے۔

یہ حدیثیں اگرچہ عام طور پر دال ہیں لیکن مجتہدین کے بالمقابل غیر مجتہد بمنزلہ بے علم ہی ہے پس مجتہدین کو چھوڑکر معمولی لوگوں کے اقوال پر عمل کرانا یا کرنا قصداً وہ ان حدیثوں کا مصداق ہو۔ باقی تشریح احادیث مذکورہ کی مرقات ولمعات وغیرہ میں دیکھ لیں۔ پس قرآن کے تفسیر و معانی جبتک آئمہ دین سے مروی نہ ہوں تب تک وہ تفسیر مقبول نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سید احمد خان نیچری پر۔ مرزا قادیانی پر۔ ثناء اللہ امرتسری پر بوجہ غلط و تفسیر بالرائی کے باعث کفر و زندقہ الحاد و مبتدعہ کے فتاوی لگ گئے۔ کیونکہ اونکی تفسیریں خلاف اہلسنت وجماعت ہیں۔ اونکی تفسیر و نکا منشا وہی ہے کہ حدیث کچھ نہیں۔ حدیث کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جب قرآن ہر جگہ اپنی خود تفسیر کرتا ہے تو

کیا ضرورت ہے۔ پہلے پہل جب حضرات اہلسنت تفسیروں میں حضرات اہل اقدر و آئمہ مجتہدین کے

اقوال سے استدلال کرتے تو غیر مقلدین بولتے تھے کہ نہیں جو تفسیر صحابہ سے مروی ہو وہ مقبول ہے

باقی کسی کی حجت نہیں۔ پھر جب مقلدین نے صحابہ کرام سے تفسیریں روایت کیں تو غیر مقلدین نے کہا کہ

قول صحابہ حجت ہی نہیں خود حضور علیہ السلام سے جو مروی ہو وہ صحیح ہے۔ پھر جب نیچری علیگڈھی نے

خود اپنی رائے و خیال سے غلط تفسیر لکھنی شروع کی تو غیر مقلدین وغیرہ کے منہ میں پانی بھر آیا کہ ہیں یہ انگریزی

خوان دینی علوم سے ناواقف اس نے اپنی رائے سے تفسیر لکھی تو کیا ہم اس سے بھی بیاہ ول ہیں۔ ہمکو

کسی نے کیا کرلیا جو ہمکو کرینگے۔ تو مرزا قادیانی کو اور تو کچھ علم و عقل نہ تھا اس نے صرف الہام بازی و

ڈھکوسلہ سازی سے کام لیا۔ چکڑالوی نے صرف اپنے خیال پر و بال سے سلسلہ نیا شروع کیا۔ ثناء اللہ

وغیرہ نے دیکھا کہ اوہو۔ یہ تو ہمارا حق تھا اور یہ چھین کر لیگئے۔ پھر اس نے بھی چکڑالوی کی سنت کو

اختیار کیا بس پھر کیا تھا بیچارے کی شامت آگئی۔ بڑے بڑے ڈبل فتاووں سے کچل دیا گیا۔ ہاں

مولوی ثناء اللہ پر یہ زیادہ ظلم اظلم ہوا کہ اوسکے ہمقوم وہم عقیدہ وہم مشرب فرقہ۔ مثلاً محمد حسین بٹالوی

ومولوی احمد اللہ امرتسری اور جماعت غزنویہ اور حکیم عبد الحق وینانگری وغیرہم نے ثناء اللہ کی تفسیر پر

سخت سخت فتاوی لکھدیئے۔ یہ کیا سبب۔ صرف وجہ یہ کہ اس نے سخت بی ادبی امام العالم امام

اعظم رضی اللہ عنہ کی کی اور در پردہ توہین بھی کی (ع) "بے ادب محروم شد از فضل رب"۔

ہر چند حضرات حنفیہ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو مروجہ کفر و بدعت سے بچانے میں امداد کی مگر امرتسر

کے غیر مقلدین نے اوسکو اہل حدیث و اہلسنت سے خارج کر ہی دیا۔ غرضکہ یہ سب وبال ہے تفسیر بالرائے

لکھنے کا۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام بھی حتی الوسع تفسیر و فتوی سے نہایت احتیاط کرتے روایات سے

بھی ڈرتے تھے۔ اور جس نے ذرا بھی دست اندازی کی تو اوسکا نتیجہ بالکل برا نکلا دیکھیے مشکوۃ شریف

عن جابر رضی اللہ عنہ قال خرجنا فی سفر فاصاب رجلا منا حجر فشجہ فی رأسہ فاحتلم

قال لاصحابہ هل تجدون لی رخصة فی التیمم قالوا ما نجد لك رخصة وانت تقد
علی الماء فاغتسل فمات فلما قدمنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبرنا بذلك
قال قتلوہ قتلهم اللہ الا سألوا اذا لم یعلموا فانما شفاء العی السؤال۔ الحدیث

یعنے ایک سفر میں ایک صحابی کو زخم سر پہونچا۔ رات کو اوسکو احتلام بہی ہوا۔ صبح کو اپنے ساتھیوں (صحا
سے مسئلہ پوچھا کہ کیا مجھے تیمم کی اجازت ہے۔ صحابہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک کوئی وجہ نہیں۔ کیونکہ پانی
تیرے پاس موجود ہے۔ پس اوس نے پانی سے نہایا اور مر گیا۔ جب قافلہ نے لوٹ کر جناب رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر سنائی تو آپ نے رنجیدہ ہوکر فرمایا اونہوں نے اوسکو قتل کیا خدا انکو ہلاک کر
جبکہ علم نہ تھا تو کیوں اہل علم سے نہ پوچھا۔ دیکھیے صحابہ کرام جو کہ خدمت اقدس نبوی میں حاضر باش
تھے اور ہر ایک قسم کے احکام بار بار مسموع فرماتے اور خود بہی صالح و عامل و پرہیز گار تھے اور کوئی
شخص وہابیوں کیطرح بدنیت ضدی بہی نہ تھا۔ مگر باایں شرافت و صلاحیت چونکہ وہ مجتہد نہ تھے
لہذا پیغمبر علیہ السلام کی دعائے بد کے مستحق ہو گئے۔ اگر اون میں کوئی شخص مجتہد ہوتا مثل معاذ بن جبل
و علی مرتضی و ابن مسعود رضی اللہ عنہم کے تو کبہی وہ فتوی ایسے نہ دیتے اور نہ دعائے بد کے مستحق ہوتے
اور اگر فتوی دیتے بہی تو دو یا ایک اجر کے حقدار ہوتے۔ پس جبکہ بعض صحابہ کرام بہی مفتی و مجتہد نہ
بن سکے تو آجکل کے تفسیر محمدی و نجات المؤمنین پڑہکر کیسے مجتہد و مفسر بنگئے۔ (ع)

آدمیاں گم شدند و ملک خدا خر گرفت

اسواسطے بار بار تاکید آئی ہے کہ دین سیکہتے ہو تو دیکہکر سیکہو۔ عن ابن سیرین قال
ان هذا العلم دین فانظروا عمن تاخذون دینکم رواہ مسلم والدارمی۔
یعنے یہ علم ہی تو دین ہے۔ پس دیکہو کہ کس سے حاصل کرتے ہو۔ اور دوسری جگہ ابن مسعودؓ کے
حق میں فرمایا ابو موسے اشعری نے۔ لاتسئلونی مادام هذا الحبر فیکم۔

یعنے جبتک یہ بڑا جید عالم تم میں موجود ہے مجہہ سے مسئلہ نہ پوچھو۔ چونکہ ابن مسعودؓ بہت افقہ و اعلم تہے
اور افقہ و اعلم کی بات افضل ہوتی ہے اسلئے خود فتویٰ نہ دیا۔ اور یہ صلحائے و کملا کی سنت ہے کہ جب
کسیکو اپنے سے اعلم و افقہ دیکہتے ہیں تو اوسکی کمال عزت و عظمت سے قدر افزائی اور ادب کرتے ہیں
اوسکی زندگی میں صرف بلکہ بعد از وفات بہی۔ چنانچہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حال میں
لکہا ہے کہ جب وہ قبر مکرم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر پہونچے تو فجر کی نماز میں دعائے قنوت ترک کردی
حالانکہ مذہب شافعی میں وہ واجب تہی۔ دوسری روایت میں ہے کہ رفع یدین ترک کیا۔
جب آپ سے کسی نے وجہ ترک دریافت کی تو فرمایا ادبا مع ھذا الامام اکثر من ان نظہر خلافہ
بحضرتہ الخ (مرقات شرح مشکوٰۃ وغیرہ) یعنے ادب کرتا ہوں اس امام سے اسبات سے کہ اوسکی حاضری
میں اوسکے مذہب کے خلاف کام کروں۔ یہ تہی عظمت و شان امام کی بعد از وفات بہی۔ کوئی مجتہد آپکی
قبر مبارک کے پاس جرأت خلاف کی نہ کرتا۔ اور یہ خلوص و تقویٰ امام شافعی کا کہ آپکو قبر میں زندہ
سمجہکر مذہب امام کے خلاف کام نہ کیا۔ اب کہاں ہیں وہ بے دین جو بار بار کہا کرتے ہیں کہ امام
صاحب کے سیکڑوں مسئلے خلاف قرآن و حدیث ہیں۔

فلعنۃ ربنا اعداد رمل ۔۔۔ علی من رد قول ابی حنیفۃ

لقد زان البلاد ومن علیہا ۔۔۔ امام المسلمین ابو حنیفۃ

غرضکہ بلا فقہ و تفقہ باطنی تفسیر بنانا سراسر نقصان کا موجب ہیں۔ اور فقہ شریف کی فضیلت
ابن حجر نے خیرات الحسان فصل ۲۶ میں اور ترمذی نے باب الجنایز میں اور رسالہ انصاف
شاہ ولی اللہ میں خوب لکہی ہے۔ حدیث صحیح میں ہے من یرد اللہ بہ خیرا یفقہہ فی الدین
رواہ البخاری۔ یعنے جسکو خدا بہتر کرنا چاہتا ہے تو اوسکو فقیہہ و مجتہد بناتا ہے۔ پس اسیواسطے
فقیہہ کی تعظیم واجب ہے۔ اب ناظرین کو پہر متوجہ کرتا ہوں کہ سائل جب حسب الحکم فاسئلوا

اَهلَ الذِکرِ کے مسئلہ کا سوال کریگا تو کس سے کرے۔ اہل ذکر تو ہر اک مذہب رافضی خارجی
مرزائی معتزلہ قدریہ وغیرہم میں ہو سکتے ہیں تو وناؤ سائل کیا کرے۔ اگر کل اہل ذکر سے سوال کرے
تو بوجہ جوابات مختلفہ ملنے کے طبیعت سخت پریشان ہوگی۔ پھر بعد از حصول جوابات تین صورتیں ہیں
(۱) یا اپنے تفقہ و اجتہاد سے کام لیگا (۲) اگر مجتہد و فقیہہ نہیں تو کسی مجتہد کا مقلد ہوگا (۳) یا
و مذبذب ہوگا۔ یعنے کبھی ایک حلال کبھی وہی حرام۔ کبھی وہی گناہ کبھی وہی ثواب۔ چنانچہ دیکھو مقلد
امر پاتر ذہیم۔ پس ثابت ہوا کہ انسان کو ایک مذہب کا مقلد بننا لازم ہے تاکہ نفاق و اختلاف سے بچکر اطمینان
قلبی و تسکین روحی حاصل کرے۔ پھر مجتہد خواہ صواب پر ہو خواہ خطا پر مقلد کے حق بہر حال بہتر ہے
چنانچہ شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی کتاب تحفہ اثنا عشریہ باب ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ "مجتہد
تقلید دلیل خود ضرور است و اجتہاد مجتہد احتمال خطا دارد و مجتہد بر خطا معاتب نیست بلکہ ماجور بیک
اجر است چنانچہ در معالم الاصول شیعہ نیز باین تصریح نمودہ۔ پس خطا محتمل او در رنگ صواب متیقن
کہ اصلاً خوف و خطرے ندارد۔ نہ در حق او و نہ در حق مقلد او الخ"۔ پس واجب ہوئی تقلید ایک امام
اللّٰهم ثبتنا علیٰ مذهب ابی حنیفة رحمه الله آمین۔ آمین۔ آمین۔

چھٹی دلیل وجوب تقلید پر

قولہ تعالیٰ اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِهِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَهٗ
یعنے اسکے سوا نہیں کہ تاخیر کرنا بڑھاتا ہے کفر میں اور بسبب اوسکے گمراہ ہوئے وہ کافر۔ حلال کر
ہیں ایک سال اوسکو پھر حرام جانتے ہیں ایک سال اُسی کو۔ اب خیال کرنا چاہئے کہ ایک چیز کو ایک
وقت حلال سمجھنا پھر دوسرے وقت اُسی کو حرام سمجھنا۔ یہ صریح مشابہت ہے کفار کے ساتھ اور یہ
حاصل ہے جو کہ دو مذہبوں کی سیر کرتا ہے۔ بمن بمن چلتا ہے۔ اسی واسطے حضرات فقہاء

ب مذاہب پر عمل کرنے سے منع کیا ہے۔ اور ایک ہی مذہب کی تقلید کو لازم پکڑا ہے۔

اول۔ چنانچہ حضرت شیخ ابن ہمام نے تحریر الاصول میں اور شیخ ابن حاجب نے مختصر الاصول میں

ور قاضی عضد الدین مختصر الاصول میں اور صاحب درمختار نے درمختار میں بالفاظ مختلفہ یوں

صریح کی ہے۔ ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع بالاتفاق۔ اور کہا صاحب بحر الرائق

نے رسالہ زینیہ میں فوجب علی مقلد ابی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ

کما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد

العمل بالاتفاق یعنے اجماع و اتفاق ہے کہ بعد از عمل کرنیکے تقلید سے پھر جانا باطل و ناجائز

ہے اور حنفی پر واجب ہے کہ اپنے امام کے قول پر عمل کرے نہ کسی اور کے۔

دوم۔ کہا عبد البر مالکی نے ان تتبع رخص المذاہب غیر جائز بالاجماع ذکرہ مسلم الثبوت

نے ہر اک مذہب سے حلال حلال اور جائز جائز ڈھونڈھنا منع ہے بالاجماع ہے۔

سیوم۔ کتاب مجمع البحار میں (جو صحاح ستہ کی معتبر شرح ہے) لکھا ہے لکن منعہ

الاصولیون للمصلحۃ وحکی عن بعض الائمۃ ان من اختار من کل مذہب ما ھو اھون

فسق۔ یعنے ہر مذہب پر چلنا اور یا ہر مذہب سے تھوڑا تھوڑا لینا آسان آسان لینا فاسقوں کا طریقہ ہے۔

چہارم۔ امام شعرانی مالکی اپنی کتاب میزان میں لکھتے ہیں سمعت سیدی علیا الخواص رحمۃ

اللہ علیہ فیقول امر علماء الشریعۃ بالتزام مذہب معین تقریبا للطریق الخ یعنے فرمایا

حضرت زبدۃ العارفین شیخ زمان علی خواص علیہ الرحمۃ نے (جو امام شعرانی کے پیر ہیں) کہ علماء شرع

کا حکم ہے کہ راستہ حق کے قریب ہونیکے واسطے ایک مذہب معین پکڑنا لازم ہے۔

پنجم۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رسالہ انصاف میں لکھتے۔ بعد المأتین ظہر فیہم التمذہب

للمجتہدین باعیانہم وقل من کان لا یعتمد علی مذہب مجتہد بعینہ وکان ہذا ھو الواجب

فی ذالک الزمان۔ یعنے دوسو برس کے بعد مجتہدین کے مذہب پکڑنے کا التزام ہوا۔ اور یہ مذہب پکڑنا واجب تھا اور کوئی شاذونادر تھا جو باہر رہگیا تھا ورنہ سب لوگ مقلد ہوگئے تھے **ف** ۔ حضرت امام اعظم تابعی رضی اللہ عنہ کی وفات سنہ ۱۵۰ھ میں ہوئی۔ بعدازاں دیگر آئمہ کی تحقیق وتدقیق کی اشاعت کامل ہوئی اور دوسوبرس تک کل مسائل تحریری وتقریری کی شہرت تام وقبولیت عام ہوگئی اور مسائل اصولی وفروعی کل قلمبند ومدوّن ہوگئے۔ بعدازاں علماء دین وحامیان اسلام نے اجماع کرلیا کہ آئمہ اربعہ کی تقلید سے جو خارج ہے وہ مخالف ہے پس کوئی کوئی شخص شاذونادر ایسا رہگیا کہ تقلید پہ عامل نہو۔ ورنہ سب مسلمان تقلید پر مجتمع ہوگئے پس جبکہ ثابت ہوا اجماع امت تقلید پر (جیسا کہ مذکور ہوا) تواب ہم کہتے ہیں کہ مسائل اسلامیہ یا تو اجماعیہ ہیں یا اختلافیہ۔ اگرہیں اجماعیہ تو اونکا اتباع واجب ہے بالاجماع اور اگر ہیں اختلافیہ تو مقلد کے واسطے دوہی صورتیں ہیں۔ یاتو اختیار کریگا ہر مذہب کی اور دورکریگا کبھی حلت سے طرف حرمت کی اور کبھی حرمت سے طرف حلت کی۔ یعنے کبھی ایک کو حلال پھر اسی کو حرام سمجھےگا جیساکہ مقدمہ امر یازدہم میں گذرگیا۔ یا ایک مذہب کا مقلد ہوگا۔ پھر اگر مقلد صورت اولیٰ میں یعنے ہر دیگ کا چمچا کبھی اُدھر کبھی اِدھر تو یہ باطل ساتھ آیتہ مذکورہ کے۔ اور یہ دو حدیثیں بھی اُسی کی مذمت میں ہیں۔ مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم۔ یعنے منافق کی مثال اوس بکری کیطرح ہے جوکہ دو ریوڑوں (دوجماعتوں) کے درمیان چلتی ہے کبھی اوسطرف گئی کبھی اِسطرف آئی۔ دوسری حدیث ان شر الناس ذوالوجھین الذی یأتی ھؤلاء بوجہ وھؤلاء بوجہ رواہ البخاری۔ یعنے دورخہ آدمی (جو ایک رخ تو ایک جماعت کیطرف اور ایک رخ دوسری جماعت کیطرف رکھتا ہو) بدتر ہے سب آدمیوں سے۔ اور اگر مقلد ہے صورت ثانیہ میں یعنے ایک کا مقلد تو ثابت ہوئی تعیین ایک مذہب کی اور باطل ہوئی تلفیق یعنے دو چار مذاہب پر چلنا۔ بیان اوسکا

تلفیق یا تو کرے گا تقلید کرنے سے پہلے یا بعد از اختیار کرنے تقلید کے۔ پھر اگر تلفیق کرے گا پیچھے عمل کرنیکے تو باطل ہے ساتھ اجماع کے جو کہ اوپر منع ہونے رجوع کے بعد از تقلید کے منعقد ہوا ہے اور اگر تلفیق کریگا پہلے تو یہ ہے باطل ساتھ اوس اجماع کے جو منعقد ہوا ہے اوپر منع ہونے تتبع کے رخص مذاہب سے۔ اور اگر جائز ہو تلفیق تو لازم آویگا اوسمیں تتبع رخص مذاہب کا اور وہ ناجائز ہے بالاجماع۔ پس باطل ہوئی تلفیق یعنے دو مذہبوں پر چلنا۔

ہم اس مضمون کو پھر اَور بھی تشریح کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ وہ صورت بیانیہ یہ ہے کہ جملہ مجتہدین جمع ہوئے ہیں مسائل اجتہادیہ اختلافیہ میں از روئے اعتقاد و اعمال کے بایں طور کہ فلاں فلاں چیز حرام اور فلاں فلاں حلال۔ پھر اگر جائز ہو تلفیق اور تتبع رخص مذاہب یعنے ہر اک مذہب پر عمل کرنا تو اُٹھ جائیگی حلت و حرمت تمام جہان سے اور اجماع ہو جائیگا لغویات اور بیہودہ گوئی پر یعنے کوئی چیز حلال و حرام ثابت نہ ہو گی بلکہ انسان آزاد بنکر کبھی ایک چیز کو حلال پھر اُسی کو حرام کہیگا لہذا یہ تلفیق و رخص مذاہب باطل ہے۔ اور تقلید شخصی واجب ہے۔ چنانچہ حضرات علماء دین نے بھی فیصلہ کر دیا ہے۔

ششم۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے رسالہ تشییع الفقہا میں لکھا ہے بل وجب علیہ ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب۔ یعنے واجب ہے انسان پر کہ اپنے لئے ایک خاص مذہب مقرر کر لے۔

ہفتم۔ تفسیر احمدی میں لکھا ہے اذا التزم مذہبا یجب علیہ ان یدوم علیہ ولا ینتقل عنہ الی مذہب اٰخر الخ۔ یعنے جس وقت کوئی شخص لازم پکڑے کسی مذہب کو تو اُس پر لازم و واجب ہے کہ اوس مذہب پر دائم قایم رہے اور اوسکو چھوڑ کر دوسرے مذہب پر نہ چلے۔

ہشتم۔ فرمایا صاحب الہدایہ نے باب الوتر میں واذا علم المقتدی منہ ما یزعم فساد صلوٰتہ

کالفصد وغیرہ لایجوز بہ الاقتداء۔ یعنے جب مقتدی کو معلوم ہوجائے کہ امام میں مفسد
صلوٰۃ (نکسیر وفصد وغیرہ) کی وجہ موجود ہے تو اوس امام کے پیچھے نماز جائز نہیں۔
یازدہم۔ فرمایا امام طحاوی نے شرح درّمختار میں باب بحث مفتی میں۔ قال صاحب
الھدایۃ فی التجنیس الواجب عندی ان یفتی بقول ابیحنیفۃ علی کل حال یعنے واجب
کہ ہمیشہ ہر حال امام اعظم کے قول پر ہی فتویٰ دیا جائے۔
دوازدہم۔ فرمایا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر میں۔ فبھذا ظہر ان الصواب ما ذھب
الیہ ابوحنیفۃ وان العمل علی مقلد واجب والافتاء بغیرہ لایجوز لھم یعنے بانند
صواب ہے جسپر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ہیں اور مقلد کو سوائے قول امام کے غیر کے
قول پر فتویٰ دینا منع ہے
سیزدہم۔ فتاویٰ عالمگیری باب التعزیر میں ہے۔ حنفیٌ ارتحل الی مذھب الشافعی
یعزر کذا فی جواھر الاخلاطی۔ یعنے اگر کوئی شخص حنفی مذہب سے ہٹ کر مذہب شافعی میں گیا
اوسکو تعزیر دینا ہے۔
چہاردہم۔ اور کہا امام حموی نے شرح اشباہ والنظائر میں وفی الفتح قالوا ان المنتقل
مذھب الیٰ مذھب بالاجتھاد والبرھان آثم ویستوجب التعزیر فبلا اجتھاد
اولیٰ۔ یعنے کتاب الفتح میں ہے کہ کہا علماء دین نے کہ تحقیق ایک مذہب سے ہٹکر دوسرا مذہب
پکڑنے والیکو سزا اسے تعزیر دینی چاہئے کیونکہ وہ گنہگار ہے۔ اگرچہ ساتھہ دلیل وبرہان کے
پھر نادان کا کیا حال ہے۔
پانزدہم۔ فرمایا حضرت امام قہستانی نے نقایہ شرح وقایہ کی کتاب القضاء میں۔
قال ابوبکر الرازی لوقضی بخلاف مذھبہ مع العلم لم یجز فی قولھم جمیعًا

اگر قاضی اپنے مذہب کے خلاف فتوٰی دیوے تو ناجائز ہے۔

شانزدہم۔ کتاب شرح مسلم الثبوت کے صفحہ ۶۲۲ میں ہے غیر المجتهد المطلق ولو كان عالما يلزمه التقليد لمجتهد ما۔ یعنی غیر مجتہد اگرچہ عالم ہی ہو اوسپر تقلید کسی مجتہد کی ضرور ہے

ہفتدہم۔ امام شعرانی میزان کے صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں فان قلت فهل يجب على المحجوب عن الاطلاع على العين الاولى الشريعة التقليد بمذهب معين فالجواب يجب عليه ذالك لئلا يضل نفسه ويضل غيره یعنی جو شخص غیر مجتہد ہے اوسپر کسی مجتہد کی تقلید واجب ہے تاکہ نہ خود گمراہ ہو نہ دوسروں کو گمراہ کرے۔

ہشتدہم۔ ردّ المختار جلد چہارم صفحہ ۲۸۳ میں ہے۔ ليس للعامی ان يتحول من مذهب الى مذهب ويستوى فيه الحنفى والشافعى۔ یعنی عامی غیر مجتہد کو جائز نہیں کہ ایک مذہب چھوڑے دوسرا پکڑے۔

نوزدہم۔ امام ملا علی قاری علیہ الرحمۃ شرح عین العلم میں لکھتے ہیں فلو التزم احد مذهبا كابى حنيفة والشافعى فلا يقلد غيره فى مسئلة من المسائل۔ یعنی اگر کسی شخص نے ایک مذہب کو لازم پکڑا تو اوس مذہب پر دوام رہے اور کسی مسئلہ میں غیر کی تقلید نہ کرے۔

بستم۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ عقد الجید میں لکھتے ہیں اذ لم يجتمع آلات الاجتهاد لا يجوز له العمل على الحديث بخلاف مذهبه لانه لا يدرى منسوخ او مأول او محكم على ظاهره ومال الى هذا القول ابن حاجب فى مختصره وتابعوه

یعنی جب تک اسباب اجتہاد کے میسر نہ ہوں تو غیر مجتہد کو عمل بالحدیث جائز نہیں۔ اور اس سے پہلے ایک جگہ امام بغوی سے یوں نقل کرتے ہیں ويجب على من لم يجمع هذه الشرائط تقليده فيما يعن له الحوادث۔ یعنی جو شخص شرطوں کا جامع نہیں تقلید غیر کی (جو جامع ہے) کرنی چاہئے

بست و یکم۔ کتاب میزان الخضری میں ہے فقد صرّح العلماء بان التقلید واجب علی کلّ ضعیف و قاصر النظر۔ یعنے تحقیق علماء نے اس پر تصریح کی ہے کہ تقلید ہر اک ضعیف پر واجب ہے۔

بست و دوم۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں رسالہ فیوض الحرمین میں عرّفنی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان المذھب الحنفی طریقۃ انیقۃ وھی اوفق الطرق بالسنۃ المعروفۃ الّتی جمعت و نقحت فی زمان البخاری واصحابہ یعنے امام بخاری کے وقت میں جسقدر طرق و مذاہب تھے اون سب سے زیادہ موافق ساتھہ سنت کے طریقہ حنفی ہے۔ اور یہ معرفت مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کرائی ہے۔

بست و سیوم۔ حضرت داتا گنج بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کشف المحجوب میں لکھتے ہیں کہ حضرت یحیی معاذ رازی نے خواب میں حضور علیہ السلام کی زیارت کرکے عرض کی اَیْنَ اَطْلُبُكَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال عند علم ابی حنیفۃ۔ یعنے آپکو کہاں پاؤں یا رسول اللہ آپنے فرمایا کہ امام ابوحنیفہؒ کے علم میں۔

بست و چہارم۔ صاحب تحریر اپنی کتاب میں لکھتے ہیں لایرجع عما قلّد فیہ ای عمل بہ اتفاقاً۔ یعنے جس مذہب میں کوئی شخص مقلد ہوا تو نہ لوٹے اوس سے بالاتفاق۔

بست و پنجم۔ فرمایا حضرت علّامہ مولانا عبدالسلام نے شرح جوہرہ میں۔ انعقد الاجماع علی ان من قلّد فی الفرع و مسائل الاجتھاد واحداً من ھؤلاء بریٔ عن عھدۃ التکلیف بہ فیما قلّد فیہ۔ یعنے جس نے آئمہ میں سے کسی ایک کی تقلید کی تو وہ شخص عہدہ تکلیف سے بری ہوگیا بالاجماع۔

بست و ششم۔ حضرت امام ربّانی مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالی عنہ رسالہ مبدأ

لکھتے ہیں۔ "آخر الامر اللہ تعالیٰ ببرکت رعایت مذہب کہ نقل از مذہب الحاد است حقیقت مذہب حنفی در ترک قرأۃ ماموم ظاہر ساخت الخ" خلاصہ یہ کہ ایک مذہب سے نکلنا دوسرے میں جانا الحاد (بیدینی) ہے۔ چنانچہ اوپر چوتھی دلیل میں حدیث ششم کے ذیل میں مرقوم ہے۔

بست وہفتم ۔حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی اپنی تفسیر میں بذیل آیت فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لکھتے ہیں۔ "کسانیکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض است شش گروہ اند۔ ازانجملہ مجتہدان شریعت ومشائخان طریقت الخ"۔

بست وہشتم ۔حضرت امام غزالی کتاب کیمیائے سعادت باب بحث آداب الامر میں لکھتے ہیں۔ "مخالفت صاحب مذہب خود کردن نزدہیچ کس روا نباشد الخ" یعنے کسی شخص کے نزدیک اپنے امام مذہب کے خلاف کرنا جائز نہیں۔

بست ونہم ۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی شرح سفرالسعادت میں تحریر فرماتے ہیں "خانہ دین این چہار اند۔ ہر کہ راہے ازیں راہ ہا دوری ازیں درہا گرفت اختیار نمودہ براہ دیگر رفتن ودرے دیگر گرفتن عبث ولہو باشد۔ وکارخانہ عمل را از ضبط وربط بیروں انگندن است وازراہ مصلحت بیرون افتادن است"۔ پھر آگے چلکر لکھتے ہیں۔ "قرارداد علما رہ مصلحت دید ایشان در آخرزمان تعیین مذہب است وضبط وربط کار دین ودنیا ہم دریں صورت بود ازاول مخیر است کہ ہر کدام راہ کہ اختیار کند صورتے دارد لیکن بعد از اختیار یکے بجانب دیگر رفتن بتوہم سوءظن وتفرق وتشتت در اعمال واقوال نخواہد بود قرارداد متاخرین علماء ہست۔ وہوالخیر وفیہ الخیر"۔ یعنے خلاصہ یہ کہ بار بار بنا مذہب بگڑنا۔ ایک کو ترک کرنا دوسرے کو لینا خلاف مصلحت اور خارج از خیریت ہے۔ اور اسمیں سراسر بدظنی؛ اور تفریق ونفاق اور دین میں کھیل ہے جو کہ حرام ہے۔ ایک ہی مذہب پر قایم رہنا نہایت ہی بہتر اور نیک انجام ہے۔

سی۳۰ ام ۔ امام عینی نے شرح کنز میں لکھا ہے۔ قال البزدوی فی اصولہ اجمع العلماء والفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ۔ یعنے فی الاصل مفتی تو مجتہد ہی ہے غیر مجتہد کا کام فتوے دینا نہیں مگر بطریق حکایت یعنے کسی امام کے قول کے موافق ہو۔

سی۳۱ ویکم ۔ قال فی الفتاوی الظہیریۃ فی کتاب القضاء اجمع الفقہاء علی ان المفتی وجب ان یکون من اہل الاجتہاد وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ۔ یعنے غیر مجتہد کو فتوی دینا حرام ہے مگر بطور نقل و حکایت۔

سی۳۲ و دوم ۔ فی فصول العمادیۃ وان لم یکن من اہل الاجتہاد فلا یحل لہ ان یفتی الا بطریق الحکایۃ۔ یعنے غیر مجتہد جب تک کسی مجتہد کامل کے قول سے فتوی نہ دیوے۔ تب تک حرام ہے اوسکو فتوی دینا۔

سی وسیوم ۔ قال الامام الاسفرائنی فی شرح منہاج الاصول انہم اجمعوا علی ان العامی لایجوز لہ ان یفتی الا من غلب علی ظنہ انہ اہل الاجتہاد۔ یعنے فقہاء کا اسپر اجماع ہے کہ عامی غیر مجتہد کو جائز نہیں کہ فتوی دیوے مگر جب مجتہد ہونے کا یقین ہو اوسکے قول سے فتوی دیوے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری۔ کتاب القاضی باب ہشتم میں بہی بیان ہے۔

سی وچہارم ۔ فرمایا امام غزالی نے۔ ارکان امر معروف ونہی عن المنکر میں۔ علی کل مقلد اتباع مقلدہ من کل تفصیل فاذا مخالفۃ المقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین ط یعنے مقلد پر اپنے امام کی متابعت ہر مسئلہ میں لازم ہے اور امام کے خلاف کرنا سخت گناہ ہے۔

سی وپنجم ۔ مختصر الوقایہ کی کتاب الاشربہ امام قہستانی کا قول ہے واعلم من جعل الحق متعددا کالمعتزلۃ اثبت للعامی الاختیار فی الاخذ من کل مذہب ما

ومن جعل الحق واحدا کعلمائنا الزم للعامی اماما کما فی الکشف فلو اخذ من کل مذہب

مباحہ فصار فاسقا کما فی الشرح الطحاوی للفقیہ سعید ابن مسعود۔ یعنے جان تو

کہ جس نے معتزلہ کیطرح سب مذہبوں کو حق کہا تو اوس نے ہر اک مسلمان کے واسطے راستہ کہولدیا ہے

ہر مذہب سے لینے کا اور جس نے ہمارے اہلسنت کیطرح ایک مذہب کو حق قرار دیا ہے تو اوس نے

عام کے واسطے ایک ہی مذہب قائم کیا ہے۔ پس جس نے ہر مذہب سے مباح مباح لے لیا تو وہ فاسق ہو گیا

سی و ششم۔ امام شعرانی مالکی میزان مین لکہتے ہیں اما من لم یصل الی شہود عین

الشریعۃ الاولی وجب علیہ التقلید بمذہب واحد خوفا من الوقوع فی الضلال

وعلیہ عمل الناس الیوم۔ یعنے جو شخص نہیں پہونچا مرتبہ شہود کو تو اسپر ایک ہی امام کی تقلید واجب ہے

تاکہ گمراہی میں نہ پڑے اور اسی پر کل انسانوں کا عمل ہے۔ ف۔ مقامات اولیاء اللہ میں سے

ایک مقام کا نام مقام شہود ہے۔ ظاہر بینوں کو یہ میسر و نصیب نہیں۔ ف۔ اس قول سے صریح

نکلتا ہے کہ تقلید شخصی پر اجماع ہے۔ فافہم

سی و ہفتم۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی عقد الجید میں لکہتے ہیں۔ المرجح عند

الفقہاء ان العامی المنتسب الی مذہب لا یجوز مخالفتہ یعنے حضرات فقہاء دین میں عقلمندوں

کے نزدیک یہی معتبر ہے کہ عامی غیر مجتہد کو اپنے امام کے خلاف کرنا جائز نہیں۔ ف۔ یہاں تک

تو تقلید شخصی کی پابندی کے اقوال مرقوم ہوئے۔ اب دیکہنا ہے کہ جسقدر اولیاء اصفیاء

علما گذرے ہیں وہ کسقدر مقلد تھے۔

سی و ہشتم۔ رد المحتار میں ہے وحسبک من مناقبہ اشتہار مذہبہ ما قال

قولا الا اخذ بہ امام من الائمۃ الاعلام وقد جعل اللہ الحکم لاصحابہ واتباعہ من

زمنہ الی ہذہ الایام حتی قلد تعبد علی مذہبہ کثیر من الاولیاء الکرام الخ ای فی عا

البلاد الاسلام بل کثیر من الاقالیم والبلاد لایعرف الامذ هبہ کبلاد الروم والھند والسندھ وماوراء النھر وثمرقند الخ دخولہ زمنہ الی ھذہ الایام فالدولۃ العباسیۃ وان کان مذھبھم مذھب جدھم فاکثر قضاتھا ومشائخ اسلامھا حنفیۃ یظھر ذالک لمن تصفح کتب التواریخ وکان مدۃ ملکھم خمسمائۃ سنۃ تقریبًا واما الملوک السلجوقیون وبعدھم الخوارزمیون فکلھم حنفیون وقضاۃ ممالکھم غالبا حنفیۃ الخ یعنے حضرت امام العالم امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مقلد کروڑہا اولیا ٔ وعلما ٔ ومشائخین ہیں۔ چنانچہ سلطنت عباسیہ پانچسو برس رہی جسمیں کل قاضی ومفتی وصوفیا وغیرہم حنفی تہے اور پادشاہان سلجوقیون وخوارزمیون توسب ہی حنفی تہے۔ اور اب بہی تمام بلاد اسلامیہ جیسا روم وشام بلخ بخارا وافغانستان وسمرقند ماوراءالنہر وہند وسندھ کے مسلمان دوحصّوں سے زیادہ حنفی ہیں اورایک حصہ میں سے دوثلث دیگر مقلدین اور ایک ثلث میں گمراہ فرقے مثل وہابی نیچری ومرزائی وغیرہ ہیں۔

سی ونہم ۔ علامہ محمد طاہر صاحب حنفی خاتمہ مجمع البحار میں (جو صحاح ستہ کی معتبر شرح ہے) لکہتے ہیں ویدل علیہ ما یمرالله لہ من الذکر المنتشر فی الافاق فلو لم یکن للہ تعالی سرٌ[1] فیہ لما جمع شطر الاسلام علی تقلیدہ یعنے خدانے جو حضرت امام العالم امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید پر بڑا کامل حصہ قائم کیاہے انمیں ضرور کچہ حکمت آلہی وبہید پوشیدہ ہے۔

چہلم ۔ امام شعرانی مالکی میزان میں لکہتے ہیں فلا ینبغی لاحد الاعتراض علیہ (ای علی ابی حنیفۃ) لکونہ من اجل الائمۃ واقدمھم تدوینا للمذھب واقربھم سندًا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومشاھد لفعل اکابر التابعین وکان متقیدًا بالکتب والسنۃ ومتبریًا من الرأی الخ یعنے کسیکو لائق اور جائز نہیں کہ امام اعظم پر اعتراض کرے

[1] تفسیر حمدی ہی ۔ ان انحصار المذاھب فی الاربع واتباعھم فضل الھی وقبولیۃ من اللہ ۔

کیونکہ وہ اماموں کے سردار و بزرگ ہیں حضور علیہ السلام کے زیادہ قریب ہیں سنداً اور اکابر تابعین کے حالات و افعال کو ملاحظہ کرنے والے ہیں۔ اور قرآن و حدیث کے سخت پابند ہیں اور اپنی رائے اور خیال سے بچنے والے ہیں **ف**۔ دیکھئے یہ ایمان ہے دیگر مذاہب کے محدثین کا۔

چہل و یکم۔ حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمۃ اپنے رسالہ میں (جو قفال نقال کا جواب ہے) لکھتے ہیں واتباع ابیحنیفۃ قدیما وحدیثا فھی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما فی بلاد الروم وماوراء النہر وولایۃ الھند والسند واکثر اھل خراسان وعراق معہ وجدتہ کثیرین فی بلاد العرب بالاتفاق واظن انھم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند المھندسین بالاتفاق مع ان سلاطین فی کل زمان ومکان ثابتون علی مذھب النعمان فی کل عصر ودھر الخ یعنے جسقدر بلاد اسلامیہ وغیر اسلامیہ مانند عرب و روم و مصر و خراسان و افغانستان و ہند و سندھ و کشمیر وغیرہ کل روئے زمین کے اہل اسلام دو حصے سے زیادہ حنفی المذہب تھے اور اب بھی ہیں خواہ وہ امرا و سلاطین ہوں خواہ اہل علم خواہ عام اہل اسلام۔ اب غیر مقلدوں کے منہہ کو کوئی لگام دیوے تاکہ کل اہل اسلام کو کافر و مشرک نہ بناویں اور اپنا ایمان برباد نہ کریں۔ اللھم ثبتنا علی متابعۃ ابیحنیفۃ رضی اللہ عنہ۔

چہل و دوم۔ حضرت امام ربانی قطب دورانی شیخ احمد فاروقی مجدد الفثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات شریف میں لکھتے ہیں مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ بہ برکت ورع و تقوی و دولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگراں در فہم او عاجزاند و مجتہدات اورا بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و اورا اصحاب الرای پندارند کل ذالك لعدم الوصول الی حقیقۃ علمہ ودرایتہ وعدم الاطلاع علی فھمہ وفراستہ مگر امام شافعی علیہ الرحمۃ از فقاہت او علیہ الرضوان فہمہ یافت کہ گفت الفقہاء کلھم عیال ابیحنیفۃ فی الفقہ بواسطہ ہمیں مناسبت کہ بروح اللہ دارد تواند بود آنچہ حضرت خواجہ محمد پارسا صاحب

در فصول نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول بہ مذہب امام ابو حنیفہ حکم و عمل خواہد کرد

الغرض تمام دنیا کے اولیاء و علماء و صلحاء اکثر سے زیادہ حضرت امام کے مذہب پر ہیں۔ پھر نہ معلوم کہ غیر مقلد کیوں اونکے دشمن بنگئے۔ اور امام ربانی نے خوب دلائل کثیرہ معتبرہ سے ثابت کیا ہے کہ تقلید امام ابو حنیفہؒ کی دیگر آئمہ سے بہتر و انفع ہے اور طریقہ نقشبندیہ سب طریقوں سے افضل و اکمل و اقرب ہے۔ چنانچہ دیکھو مکتوبات شریف امام ربانی جلد اول مکتوب نمبر ۲۴۳ و ۲۶۹ و ۲۲۱ و ۱۱۸ و ۲۹۴ و ۱۳۱ وغیرہ۔ الحمد للہ الذی ارشدنا الی فضل الطریقۃ النقشبندیۃ۔

ساتویں دلیل وجوب تقلید پر

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ الآیۃ
یعنے اے ایماندارو تقوٰی اختیار کرو (۱) اور وسیلہ تلاش کرو خدا کیطرف (۲) مجاہدہ و کوشش کرو۔ (۳) تاکہ ان چیزوں کے باعث تمہاری نجات ہو (۴) اس آیت میں خدا نے بعد از تقوٰی وسیلہ تلاش کرنا واجب کیا ہے جس سے باوجود عامل و عالم ہونیکے بھی وسیلہ کی سخت ضرورت ثابت ہوتی ہے۔ اور بلا وسیلہ نجات کامل بھی ملنا مشکل ہے۔ اب وسیلہ کے معنے بھی یاد کرلیں صراح میں ہے۔ وسیلہ سبب گرفتن و توسل نزدیکی جستن بچیزے۔ اور فتح الباری شرح البخاری میں ہے ھو ما یتقرب بہ الی الکبیر یقال توسلت ای تقربت۔ اور لبید شاعر کا یہ شعر ہے ؎

ارای الناس لایدرون ماقدر امرھم الا کل ذی لب الی اللہ واسل ؏

اور تفسیر جلالین میں ہے الوسیلۃ ما یقربکم الیہ من طاعتہ۔ اور تفسیر بیضاوی میں ہے الوسیلۃ ما تتوسلون بہ الی ثوابہ والزلفی منہ الخ غرضکہ وسیلہ کے معنے بد

قرب حق اور نزدیکی تلاش کرنا۔ اور جو چیز بندہ کو خدا کے قریب کرے۔ چھوٹے کا بزرگ تک پہونچنا
اور یہ امر سوائے تقلید مجتہدین و بیعت مشائخین کے نہایت مشکل ہے۔ تقریر اوسکی یوں ہے کہ
جسقدر معاملات اور عبادات ہیں خواہ ظاہری خواہ باطنی اون سب کی صحت و حقیت موقوف ہے
علوم شرعیہ پر اور علوم شرعیہ کی تحقیق و تصدیق اور تنقید و تنقیح اور طریق تصفیہ و تزکیہ وغیرہ
یہ سب موقوف ہیں فی زمانہ موجودہ حضرات امامانِ دین و صالحین مشائخین پر۔ اگر ان کو چھوڑ کر کوئی
کام کرے تو اوسکا نتیجہ ظاہر ہے کہ خارج از اہلسنت ہوگا۔ کیونکہ آجکل یہی لوگ ہیں ذرائع اور اسباب
تحصیل طاعات و تکمیل عبادات اور ترک منکرات و منہیات کے پس ثابت ہوا کہ تقلید مجتہدین اور بیعت
صوفیا و صالحین واجب ہے۔ اور اس آیت میں وسیلہ کے معنے ایمان بھی نہیں۔ کیونکہ پہلے خطاب
ہی اہل ایمان کو ہے۔ اور اعمال صالحہ بھی مراد نہیں کہ وہ خود تقوی میں داخل ہیں۔ اور جہاد بھی
مراد نہیں کہ جَاهِدُوْا علیحدہ موجود ہے پس واجب ہوئی تقلید مجتہدین و بیعت مشائخین اس آیت سے
چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی تفسیر عزیزی بذیل آیت فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا لکھتے ہیں۔
کسانیکہ اطاعت آنہا بحکم خدا فرض ست شش گروہ اند۔ از انجملہ مجتہدان شریعت و مشائخین طریقت۔
اور اسی آیت کی تائید اس دوسری آیت میں یوں ہے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ
الصّٰدِقِیْنَ ط یعنے اے ایماندار و بعد تقوی کے معیت اختیار کرو صادقین کی۔ اب معیت دیکھنا ہی
کو معیت سے کیا مراد ہے۔ بظاہر معیت سے مراد یا محبت و صحبت ہے یا متابعت و تقلید ہے۔
اور ہر دو کا نتیجہ بھی یا تقلید مجتہد ہے یا بیعت شیخ طریقت۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ تقلید مجتہدین و بیعت
صادقین واجب ہے۔ کیونکہ دونوں آیتوں میں صیغے کُوْنُوْا و ابْتَغُوْا امر کے ہیں جو کہ اکثر وجوب
کے لئے آیا کرتے ہیں۔ اور جب معیت صادقین کی لازم ہوئی تو تمام صدیقوں کے سردار امام الصادقین

في كشاف میں ہر کل ما یتوسل بہ ای یتقرب من قرابۃ او غیر ذالك اور مدارک میں ہے هو كلما يتوسل به ۔الخ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے جنکی ذات اقدس خیر البشر بعد الانبیاء کے لقب سے ملقب
اور جو کہ مقتدا و سردار و امام اول ہیں طریقہ انیقہ نقشبندیہ کے رضی اللہ عنہم وعن جمیع المسلمین۔ اور
ایسا ہی احتیاط و تقوٰی کی بار بار تاکید ہے۔ اور مذہب حنفی میں زیادہ تر احتیاط و تقوٰی ہے۔ مثلاً
پانی کے متعلق عند الاختلاف جو پانی امام صاحب کے نزدیک پاک ہے وہ سب کے نزدیک پاک ہے
اور جو پانی اوروں کے نزدیک پاک ہے وہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پاک نہیں۔ یا
مسح سر کا کسی کے نزدیک آدھ سر کسی کے نزدیک ربع سر کسی کے نزدیک اور بھی کم مگر ہمارے
امام کے نزدیک سارے سر کا مسح ہے تاکہ شکوک سے نکل جاوے۔ یا مثلاً کسی عورت کا
خاوند آجاوے تو کسی امام کے نزدیک ساڑھے چار برس کسی کے نزدیک کم و زیادہ مگر ہمارے امام کے
نزدیک ۹۰ برس۔ اسمیں کوئی قباحت نہیں بخلاف دوسری صورتوں کے اونمیں کئی قباحتیں نکلتی ہیں۔ عدالت
میں سینکڑوں مقدمات ایسے آئے جنمیں وہابیوں نے چار برس کے بعد عورت کو اجازت دیدی کہ نیز اخاوند مفقود
الخبر ہے نکاح کرلے۔ جب وہ حاملہ ہوئی یا دو تین بچے جنے تو پہلا خاوند آگیا۔ اب بولو وہ بچے زنا کے ہوئے
یا ولد الحلال ہوئے۔ اب اوس عورت کو دو ٹکڑے کرینگے یا پہلے کو یا پچھلے کو ملیگی۔ بہر حال پہلی کی ہے اسکو
ملی مگر جسقدر زنا ہوتا رہا اوسکا وبال وہابیوں کی روحوں کو ملیگا۔ اسیطرح سب سے زیادہ تقوٰی و احتیاط
طریقہ صدیقیہ نقشبندیہ میں ہے۔ چنانچہ حقہ وغیرہ تک بھی منع کرتے ہیں عبادات میں ذکر خفی کو۔
(جو اولیٰ و احسن ہے) کرتے ہیں اگرچہ جہر بھی مشروع ہے اور اتباع سنت کو (جو باعث ترقی ایمان
و مدارج عالیہ کا ہے) اقدم و اسبق و احسن سمجھکر عمل میں لاتے ہیں پس جبکہ ثابت ہوا آیات مبارکہ سے
کہ مذہب حنفی اور طریقہ نقشبندی میں سب سے زیادہ تقوٰی و احتیاط ہے تو غیر مقلدین کو خدا کی مار کیوں ہے کہ
ان دونوں سے اونکو زیادہ نفرت و عداوت اور بغض و حسد ہو معاذ اللہ۔ اللھم ثبتنا علی مذھب حنفیۃ
واحشرنا مع الصادقین والصالحین۔ آمین۔ آمین آمین۔

خاتمہ کتاب بالخیر

اس خاتمہ میں دو امر کا فیصلہ ہے۔ ایک تو اماموں کے فرمان کی توجیہہ و توضیح دوسرا غیر مقلدو
ے سوالات۔
وال۔ امامانِ دین نے بالفاظ مختلفہ فرمایا ہے۔ اُترکُوا قولی بِخبرِ الرسول۔ اِذا صحّ
یث فھو مذھبی۔ لاتقلدونی ولا مالکا۔ تو ان اقوال سے تقلید بالکل اُڑ گئی۔
واب۔ اسمیں ایک تو خبر رسولؐ وارد ہے پھر ساتھ ہی اِذا صحّ شرطا اعظم ہے۔ اب یہ بات قابل
ر ہے کہ خبر پیغمبرؐ کے واسطے تصحیح و تحقیق و تصدیق کی ازحد ضرورت ہے۔ اور یہ کام بڑے محدث
تہد کا ہے۔ پھر بعد از صحت کے اوسکو مادۂ ترجیح و تطبیق اور توجیہہ و توفیق کا ہونا لازمی ہے تاکہ
یثوں میں محاکمہ و موازنہ کرکے ایک جانب کو مرجح اور دوسری کو غیر مرجح ثابت کرے۔ اب
ن سے کہو کہ یہ کسکا کام ہے۔ دوسرا یہ کہ چونکہ امام صاحب کی صحت پر کسی محدث کی تصحیح و تضعیف
ب نہیں کیونکہ آپکے وقت میں یا آپ سے پہلے کوئی محدث آپکے ہمسر نہ تھا نہ ابتک کوئی ہوا۔
یہ بھی غیر ممکن ہے کہ جس حدیث کی صحت امام صاحب کے نزدیک ثابت ہے اوسکو کوئی محدث
یف کرے اور جس حدیث کو امام صاحب نے صحیح ثابت کیا وہ محدثین کے قاعدہ سے ضعیف
ں ہوسکتی۔ کیونکہ امام صاحب اور صحابۂ کرام کے درمیان بالکل کوئی واسطہ نہیں ہے
یہ کہ امام علی الاصح تابعی ہیں اور تابعی و صحابی میں کوئی واسطہ نہیں ہے۔ البتہ جس محدث کا
ہ دور دراز ہوا اور اوس محدث سے لیکر صحابہ کرام تک کئی اسناد اور واسطے ہوں تو بیشک
پر جرح و سقم چسپاں ہوگا جیسا کہ بخاری و مسلم وغیرہ کے راویوں پر جو سیکڑوں تک ہیں ضعف و
و بدعت و بدعقیدہ ہونیکا الزام ثابت ہے۔ دیکھو شرح سفر السعادت وغیرہ۔ کیونکہ بخاری سے صحابہ تک

کتنی اسنادیں ہیں۔ اور علاوہ ازیں امام صاحب کے نزدیک صحت حدیث کا معیار نہایت ہی عمدہ او
مضبوط تہا (دیکھو تاریخ ابن خلدون) اسواسطے امام صاحب کے نزدیک بہت کم حدیثیں صحت کو پہ
ہیں۔ اور باقی احادیث کو آپ نظر کا سا تہہ رکہتے تہے ورنہ اصول حدیث امام صاحب کا ایسا بہتر و معتبر
تہا کہ سب محدث سرنگوں ہیں۔ اور یہ بات بہی قابل یاد رکہنے کے ہے کہ کثرت حدیث کا روایت
کرنا کچہ افضلیت کا موجب نہیں ہے۔ دیکھو بخاری وغیرہ کتب صحاح ستہ یا سوائے انکے جسقدر کتب
حدیث ہیں اون میں حضرت صدیق اکبر و فاروق اعظم سے بالکل ہی کم روایات ہیں اور علی ہذا
عثمان و علی و فاطمہ و حسین رضی اللہ عنہم سے بہت ہی کم حدیثیں مروی ہیں۔ بخلاف انکے حضرت
عائشہ و ابوہریرہ و ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے بیشمار کثرت سے حدیثیں مروی ہیں۔ تو پہر کیا کو
یہ کہہ سکتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ حضرت صدیق اکبر سے افضل و اعلم ہیں۔ پس جسطرح ابوہریرہ حضرت
صدیق اکبر و عمر فاروق سے افضل نہیں ہو سکتے اسیطرح دیگر محدثین بہی حضرت امام صاحب سے اعلم
افضل نہیں بن سکتے۔ باقی رہا غیر مقلدین حاسدین یا دشمن دین کا یہ قول کہ حضرت امام العالم کو صرف
۱۷ حدیثیں یاد تہیں[۱]۔ سو اسکا جواب بالفعل اتنا ہی کافی ہے کہ امام صاحب کے وقت میں آپکے مخالفین
میں سے ۸ احدیثیں کسیکو یاد نہیں۔ خیال کرو کہ جسوقت منصور بادشاہ نے آپکو بلا کر فرمایا کہ تو میری
سلطنت کا قاضی بنجا جسپر امام صاحب نے انکار کیا۔ کیا بادشاہ منصور ایسا دیوانہ تہا کہ تمام سلطنت کے
قاضیوں عالموں کو چہوڑ کر ایسے شخص کو قاضی سلطنت بناتا ہے کہ جسکو صرف ۱۷ حدیثیں یاد تہیں
افسوس جاہلوں کے حسد پر۔ بلکہ ثابت ہوا کہ منصور کے اسقدر وسیع ملک میں اگرچہ ہزارہا علماء فضلا

---

[۱] علامہ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب الضوء اللامع فی اعیان القرن التاسع میں ابن خلدون کی نسبت یوں لکہتے ہیں۔
لم یکن ماھرًا بالعلوم الشرعیۃ یعنے ابن خلدون علوم شرعیہ کا ماہر نہ تہا۔ اس سے ثابت ہوا کہ مورخ تہا۔ علاوہ ازیں ابن خلدون
لفظ یقال لکہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن خلدون خود تو قائل نہیں بلکہ کسی مجہول روایت کا ناقل ہے۔ ۱۲

محدث و مفسر ہو نگے مگر امام صاحب کے علمی پایہ کا شخص کوئی نہ تہا اسواسطے تمام بادشاہت میں سے
صرف ایک ہی امام صاحب کو منتخب کیا۔ پس اگر ۱۷ حدیثوں والا ہی قاضی بنانا منظور تہا تو معلوم ہوا
کہ اوسوقت ۱۸ حدیثیں کسیکو یاد نہ تہیں (باقی دیکھو تاریخ ابن خطیب اور خیرات الحسان وغیرہ) پھر
آجکل کے ابجد خواں جنکی تحصیل کا انتہا تقویۃ الایمان و تفسیر محمدی ہی ہے۔ اگر کوئی مشکوۃ یا بلوغ المرام
پڑہ گیا تو بس موٹا تازہ ڈبل مجتہد بنگیا۔ منکر تقلید امام ہونیکا ڈر ہے۔ نعوذ باللہ من الجاہلین آمین

تیسرا یہ کہ یہ بات بہی نہایت ہی غور طلب ہے کہ ایک شخص تابعین یا تبع تابعین سے ہو۔ اور
علم ظاہر و باطن میں یکتا اور علم و عقل میں بے نظیر اور ورع و تقویٰ صلاحیت و شرافت میں بے مثل
اور اجتہاد و رائے میں سب پر غالب اور مقتدا و ہادی بہی ایسا کہ کل امت محمدیہ اوسکی غلام پھر
ایسا شخص اگر تواضعاً و انکساراً سے کہدے کہ جسوقت میرا التحقیق کردہ مسئلہ آیۃ و حدیث کے خلاف ہو
تو قبل از غور فوراً میرے قول کو تو رد کر دو اور اپنی ٹوٹی پہوٹی ناقص عقل پر عمل کرلو۔ تو بولو کہ اس قول کا مخاطب
بہی کیا وہ اردو خوان ہوگا جس نے تفسیر ثنائی کا پاس کیا ہو۔ یا زیادہ سے زیادہ نجات المؤمنین و پکی روٹی
پڑہی ہو۔ حاشا و کلا ہرگز نہیں۔ بلکہ اسکے مخاطب صرف وہی ہیں جو آپکے ہمعصر و اہل عقل و فہم صاحب
تقویٰ و احسان ہیں۔ سو اسکے مصداق سوائے آپکے تلامیذ اور شاگردوں کے اور کوئی نہ تھا۔ یہی وجہ ہے
کہ صرف حاضرین ہی کو خطاب ہے۔ ورنہ یوں عبارت چاہئے تہی کل من سمع قولی فلیترک
بخبر الرسول۔ حالانکہ ایسا نہیں بلکہ یوں ہے۔ اترکوا قولی۔

لطیفہ۔ حاسدین مخالفین اگرچہ آپکے نام پاک پر جلکر راکھ ہو جاتے ہیں۔ مگر پھر بھی شکر بجا لائیں
کہ حضرت امام العالم کو صرف ۱۷ حدیثیں یاد تہیں زیادہ نہ تہیں کیونکہ ۱۷ حدیث کے حافظ کا یہ مرتبہ
و عزت یہ قبولیت و درجہ ہے کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک کل امت کے اولیاء علماء
صلحاء امراء و سلاطین خاص و عام اہل اسلام غلام ہو گئے۔ اگر کہیں چہل حدیث یاد ہوتی تو تابی۔

رافضی تو درکنار شاید کفار کا وجود بھی نظر نہ آتا۔ ذالک فضل اللہ۔

چوتھا یہ کہ مذہب حنفی عبارت ہے اقوال و ارشادات آئمہ ثلاثہ سے یعنی امام اعظم و صاحبین رضی اللہ عنہم سے۔ کیونکہ جسطرح افعال نبویہ و افعال خلفاء راشدین[1] پر لفظ سنت وارد ہے اسیطرح امام صاحب و صاحبین کے اقوال پر مذہب حنفی بولا جاتا ہے۔ وجہ یہ کہ جسطرح خلفاء اربعہ نے خلاف فعل نبوی کوئی فعل نہیں کیا تو خلفاء کے افعال بھی شامل لفظ سنت ہو گئے اسیطرح امام صاحب کے شاگردوں نے بھی اُنہی اصول پر بنیاد رکھی جو اصول امام صاحب کے بنا کردہ تھے اسواسطے امام و صاحبین کی تصدیق و تحقیق ایک ہی سمجھی گئی۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رسالہ انصاف میں لکھتے ہیں

انما عد مذہب ابیحنیفة مع صاحبیہ مذہبا واحدا لانہم تجاوزہما الخ۔

یعنے امام صاحب و صاحبین کا مذہب ایک ہی مذہب سمجھا گیا ہے کیونکہ ہر سہ آئمہ کی تحقیق واحد ہے۔ شاگردوں نے کچھ بھی امام صاحب کے خلاف نہیں کیا۔ پس جبکہ آپکے شاگردان رشید جو مجتہد فی المذہب تھے آپکے قدم بقدم چلے تو اور کون شخص ایسا ہے جو آپکے شاگردوں سے بڑھ جائے۔ امام بخاری خود تو شاگردوں کے شاگرد ہیں امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مقابل میں بخاری وغیرہ تو کچھ بھی نہیں۔ البتہ یوں کہنا بجا ہے کہ جو مسئلہ یا تحقیقات امام بخاری علیہ الرحمۃ کے موافق ہے حضرت امام الائمہ سراج الامۃ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے وہ زیادہ تر معتبر و قابل قبولیت ہے اور جو مجتہد یگانہ امام زمانہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے خلاف ہے وہ غیر معتبر۔ پس معلوم ہوا کہ قول اُترکوا قولی کے مصداق آپکے شاگرد یا مجتہد ہیں نہ کہ بخاری یا مسلم وغیرہ کیونکہ یہ حضرات مقلد اور صرف محدث تھے۔ پانچواں یہ کہ ہر اک مجتہد کا سلسلہ علم حق کسی نہ کسی صحابی یا جماعت صحابہ تک پہونچتا ہے

[1] چونکہ افراد اکمل خلفاء اربعہ ہیں اسلئے بالتخصیص انکا ذکر کیا گیا ورنہ کل صحابہ کے افعال اقوال پر لفظ سنت آتا ہے۔ اور کل صحابہ کے افعال ماتحت تھے خلفاء کے اسلئے کل ذکر ضروری نہیں ۱۲۔

اور اہل کشف کا اسپر اجماع ہے کہ درحقیقت علوم الٰہی اور خزائن خفی وجلی کے وارث اول ومستحق اعلیٰ تو حضرت
انبیاء کرام علیہم السلام ہیں اور بعد ازاں حضرات مجتہدین ومشائخین تبعاً وظلاً (چنانچہ غیر مقلدوں کے
امام مولوی اسماعیل مصنف تقویۃ الایمان اپنے رسالہ منصب امامت صفحہ ۸۱ مطبوعہ فاروقی میں لکھتے
ہیں) پھر جو شخص زیادہ تر قریب الاقرب ہے (جیساکہ مجتہدین بالخصوص امام ابوحنیفہ رح) وہ زیادہ تر
حقدار اور وارث ہے۔ اور جسطرح نبی معصوم ہے ابلاغ میں ویسا ہی مجتہد فی نفس الامر محفوظ ہے خطا
اور اُسکا اجتہاد بھی قائم مقام نص شارع کے ہوتا ہے کیونکہ مجتہد لوگ بذریعہ کشف ہی اپنی خطا معاف
کرا لیتے ہیں۔ اسیواسطے حضرات مجتہدین قیامت کے روز انبیاء کرام علیہم السلام کی صفوں میں کھڑے
ہونگے نہ اُمتوں کی صفوں میں۔ جیساکہ امام شعرانی مالکی اپنی میزان کبریٰ کے صفحہ ۵ و ۲۶ و ۲۷ و
۲۰۲ وغیرہ میں مفصل تحریر فرماتے ہیں اور اس مضمون بالاکی کسیقدر یہ حدیث ہی مؤید ہے۔ عن الحسن
البصری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ اِذَا کَانَ الْغَالِبُ عَلٰی عَبْدے
لاشتغال بی جعلت نعمہ ولذتہ فی ذکری فعشقنی وعشقتہ فرفعت الحجاب فیما بینی و
بینہ وصیرت بین عینیہ معالما لایسھوا اذا سہی الناس واولئک کلامھم کلام الانبیاء
واولئک الابدال حقا الحدیث رواہ ابونعیم فی الحلیۃ یعنے خدا فرماتا ہے کہ جسوقت میرے بندے
پر میرا ذکر غالب ہوجاتا ہے میں اپنی نعمت ولذت اپنے ذکر میں رکھدیتا ہوں پس وہ میرا عاشق ہوتا
ہے میں اُسکا عاشق ہوتا ہوں پس میرے اور اُسکے درمیان جو پردہ ہوتا ہے اُٹھا دیتا ہوں اور اُسکی
آنکھوں میں اسے معلومات رکھتا ہوں کہ جسوقت عام لوگ غلطی کہاتے ہیں وہ غلطی نہیں کھاتا۔ یہی
لوگ تو وہ ہیں جنکی کلام کلام نبیوں کی ہے۔ انہی کو ابدال کہا جاتا ہے۔

پس ایسے ایسے بزرگوں اماموں کے قول کو غلط کہنا اور معمولی لوگوں کے پیرو ہو جانا صریح
ضلالت وبلاہت ہے۔ اور امام شعرانی میزان میں فرماتے ہیں قال الامام شیخ الاسلام زکریا

الا اخباری وایا کمان تبادر والی الا انکار علی قول مجتهد او بتخطیۃ الخ یعنے خبر دار کسی مجتہد کے قول پر انکار نہ کرنا یا نسبت خطا نہ کرنا۔ ردالمختار میں ہے ولا یخفٰی ان ذالک لمن کان اھلا للنظر فی النصوص ومعرفۃ محکمہا من منسوخہا الخ یعنے اترکوا قولی اُس شخص کے حق میں ہے جسکو علم قرآنی پر نظر وسیع ہو۔

پنجم۔ امام شعرانی فرماتے ہیں میزان میں فانی بحمد اللہ تتبعت مذھبہ فوجدتہ فی غایۃ الاحتیاط والورع لان الکلام صفۃ المتکلم وقد اجمع السلف والخلف علی کثرۃ ورع الامام وکثرۃ احتیاطاتہ فی الدین وخوفہ من اللہ تعالی الخ وقال لما الفت کتاب ادلۃ المذاھب فلم اجد قولا من اقوالہ واقوال اتباعہ الا وھو مستند الی آیۃ او حدیث او اثر او الی مفھوم ذالک او حدیث ضعیف کثرت طرقہ الخ یعنے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مذہب اور اُنکے شاگردوں کے اقوال کی نسبت میں نے بہت ہی جستجو کی تو پایا میں نے امام کے مذہب کو نہایت ہی احتیاط و پرہیزگاری میں خوب عمدہ اور اجماع کیا ہے تمام سلف و خلف نے امام صاحب کے کثرت احتیاط اور تقویٰ پر دین میں۔ اور اُنکے اقوال کو میں نے نہیں پایا مگر یاوہ مستند ہے ساتھ آیت کے یا حدیث کے یا اثر صحابی کے یا کسی ایسی حدیث ضعیف کے جو کثرت طرق سے مروی ہو[1]۔ اور جسوقت خلیفہ ابوجعفر منصور نے امام صاحب کیطرف لکھا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ تم حدیث پر قیاس کو غالب رکھتے ہو تو آپ نے جواب میں لکھا لیس الامر کما بلغک یا امیر المؤمنین انما اعمل اولا بکتاب اللہ ثم بسنۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم اقیضہ بابی بکر وعمر وعثمان وعلی ثم اقضیہ بقیۃ الصحابۃ رضی اللہ عنہم ثم اقیس بعد ذالک اذا اختلفوا یعنے ایسا نہیں بلکہ میں پہلے قرآن سے پھر حدیث سے پھر

---

[1] انہ کان یقول ضعیف الحدیث احب الی من آراء الرجال ... [illegible]

خلفاء اربعہ کے اقوال سے پھر دیگر صحابہ کرام کے اقوال سے فیصلہ کرتا ہوں۔ اگر ان سب میں سے نہ ملے تو قیاس کرتا ہوں۔ کما فی المیزان وغیرہ۔ اب ایسا شخص جب بادشاہ کو اس قسم کا جواب صاف لکھے تو پھر بادشاہ نے یہ نہ کہا کہ فلاں فلاں مسئلہ تمہارا فلاں فلاں حدیث کے خلاف ہے یا اُس سلطنت کے علماء نے بادشاہ کو یہ نہ کہا کہ اس امام سے پوچھو کہ فلاں مسئلہ جو مخالف حدیث ہے اسکا ثبوت کہاں اور کس حدیث میں ہے پس ثابت ہوا کہ اگر کوئی مسئلہ آپکا خلاف حدیث و قرآن ہوتا تو ضرور بادشاہ وقت یا علماء وقت[۱] آپ کو فوراً گرفت کرتے خصوصاً جبکہ بادشاہ آپکا دشمن بھی ہو۔ تو معلوم ہوا کہ آپکا کوئی مسئلہ قرآن وحدیث کے خلاف نہیں پس جبکہ آپکا کوئی مسئلہ بھی آپ کے وقت میں غلط و خلاف ثابت نہ ہوا تو اسوقت کون احمق اُنکی غلطیاں نکال سکتا ہے اب نتیجہ یہ نکلا کہ اُن کو قولی محض تواضعاً فرما دیا ہے جیسا کہ بزرگوں کا دستور ہے۔

ششم۔ یہ کہ جنکو اس قول پر عمل درآمد کرنیکی لیاقت وطاقت نہی اور جن کو اجتہاد کا ملکہ و تفقہ کا مادہ خدا نے عنایت فرمایا تھا اُنہوں نے بہی مطلقاً مخالفت نہ کی۔ چنانچہ حضرت امام وقت قاضی القضاۃ ابو یوسفؒ فرماتے ہیں ماخالفتُ فی شیٔ قط فتدبرتُہ الا رأیتُ مذھبہٗ الذی ذھب الیہ انجیٰ فی الاٰخرۃ وکنتُ ربما ملتُ الی الحدیث فکان ھو ابصر بالحدیث الصحیح کما فی رد المحتار وغیرہ۔ وقال ابو یوسفؒ ما رأیتُ اعلم بتفسیر الحدیث من ابی حنیفۃ

---

[۱] بلکہ امام شعرانی یہ ایک عجیب واقعہ تحریر فرماتے ہیں۔ جاء سفیان الثوری ومقاتل وابن حبان وحماد ابن سلمۃ وجعفر الصادق وغیرھم من الفقھاء الی ابیحنیفۃ فقالوا انت سید العلماء فاعف عنا عن وقیعتنا فیک من غیر علم فقال عفر اللہ لنا ولکم اجمعین (میزان) یعنے ایک روز حضرت سفیان ومقاتل وحماد وجعفر رضی اللہ عنہم امام صاحب کیخدمت میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے شخص تو تمام علمائے وقت کا سردار ہے جو کچھ آپ کی نسبت ہم سے کوئی لغزش واقع ہوئی ہے آپ ہمکو معاف کریں۔ آپنے جواب دیا کہ خدا ہمکو اور تمکو بخشدے۔
اب خیال فرمادیں کہ کیا یہ اُس شخص کا مرتبہ ہے جسکو ۱۷ حدیثیں یاد تہیں۔ حاشا وکلا۔ پس معلوم ہوا کہ آپ اپنے وقت میں سردار تہے تو بعد ازاں کون شخص اُن سے اعلم و افقہ ہوگا۔ ۱۲

وکان البصر الحدیث کمافی خیرات الحسان یعنے کبھی جب میں نے امام صاحب کے ساتھہ کسی مسئلہ میں کچھ خلاف کیا تو فوراً غور وخوض کے بعد معلوم ہوا کہ امام صاحب کے مذہب میں زیادہ وجہ نجات حاصل ہے۔ اور میں نے کسیکو زیادہ عالم بالحدیث اور صاحب بصیرت فی الحدیث امام صاحب سے بڑھکر نہیں دیکھا۔ امام شعرانی صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں ونقل عن اصحاب ابحنیفة کابی یوسف ومحمد وزفر والحسن انھم کانوا یقولون ماقلت قولا فی مسئلة الاوھو روایتنا عن ابحنیفة واقسموا علی ذالك ایمانا مغلظة یعنے ہمارا (شاگردوں کا) کوئی قول کوئی مسئلہ ایسا نہیں جو امام صاحب کے خلاف کہا ہو بلکہ وہ ہمارا قول بھی امام سے ہی مروی ہے یہ بیان اصحاب ابوحنیفہ کے حلفاً کہتے تھے۔ کذا قال السید العلامة ابن عابد فی ردالمختار عن حاوی وقدوسی وغیرھما۔

ہفتم۔ یہ کہ بڑے بڑے آئمہ کرام وصلحائے عظام باوجود اہل کشف وذی مراتب وذی فہم ہونیکے بھی مقلد ہی رہے۔ اور ایک مذہب سے دوسرے مذہب پر جانا نہایت بُرا سمجھتے رہے جیسا کہ حضرت امام ربانی غوث صمدانی محی السنة قامع البدعة جناب شیخ احمدؒ صاحب فاروقی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ جنکے مکتوب شریف پر مخالفین کا ایمان بھی ہے۔ اپنے مکتوب نمبر ۳۱۲ جلد اول میں لکھتے ہیں۔ "ما مقلدان را نمی رسد کہ بمقتضائے حدیث عمل نمودہ جرأت در اشارہ نمائیم واگر کسے گوید کہ ما علم بخلاف دلیل آں داریم۔ گوئیم کہ علم مقلد در اثبات حل وحرمت معتبر نیست دریں باب ظن مجتہد معتبر است۔ احادیث راایں اکابر بواسطۂ قرب ووفور علم وحصول ورع وتقوی از ما دو افتادگاں بہتر میدانستند وصحت وسقم ونسخ وعدم النسخ آنہارا بیشتر از ما میشناختند آنچہ از امام اعظم رضی اللہ عنہ مروی است کہ اگر حدیثے مخالف قول من بیابید بر حدیث عمل نمائید مراد ازاں حدیثے است کہ بحضرت امام نہ رسیدہ باشد وبنابر عدم علم ایں حدیث حکم بخلاف آں فرمودہ است واحا

سبابہ ازیں قبیل نیست۔ یعنے تشہد میں انگلی اُٹھانا اگر کسی حدیث سے ثابت بھی ہو تو پھر بھی ہم
مقلدوں کو یہ طاقت وجرأت نہیں کہ تقلید کو ترک کرکے حدیث پر عمل کریں۔ یعنے تشہد میں انگلی
اُٹھانا جائز نہیں۔ افسوس ہے غیر مقلد ونیز جو کہ آپ کے مکتوب شریف کو پیش کرکے کہتے ہیں کہ
آپ نے مولود شریف منع فرمایا ہے۔ حالانکہ آپ نے ہرگز منع نہیں فرمایا۔ اور اس مکتوب میں صاف
رفع سبابہ سے منع فرمایا ہے تو اسپر کوئی غیر مقلد عمل نہیں کرتا۔ یہی حضرت امام ربانی مجدد الف
ثانی مکتوبات شریف جلد ثانی میں تحریر فرماتے ہیں:۔ "مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است
کہ ببرکت ورع وتقوٰی ودولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد یافتہ است کہ دیگراں
در فہم او عاجز اند واورا اصحاب الرائی پندارند کل ذالك لعدم الوصول الی حقیقة علمه
ودرایته وعدم الاطلاع علی فهمه ودراسته بے شائبہ گفتہ شود کہ نورانیت مذہب
حنفی بنظر کشفی در رنگ دریائے عظیم مینماید وسائر مذاہب حیاض وجداول نظر مے آید۔
قاصراں چند احادیث را یاد گرفتہ اند واحکام شرعیہ را دراں منحصر ساختہ ما ورا معلوم خود را نفی
مے نمائند ؎ چو آں کرمیکہ در سنگے نہان است ؛ زمین وآسمانِ وے ہمان است۔ الخ۔
ے امام ربانی صاحب کے نزدیک حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کا مرتبہ سب اماموں اور
ثوں سے بڑھکر ہے۔ پس ایسے شخص کا فرمانا کہ میرے قول کو بمقابلہ حدیث ترک کرو۔ کیا اسکا
طب وہ شخص ہے جو جامع علوم ظاہری وباطنی ہو یا کہ دیہاتی ترجمہ خوان یا زینت الاسلام
عالم یا کوئی محدث جدید بلوغ المرام کا حافظ۔ العیاذ باللہ۔
ہشتم۔ اگر کوئی مجتہد فی المذہب بوقت ضرورت بفحوائے الضرورة تبیح المحظورات
ی مسئلہ میں خلاف امام کا کرے تو وہاں پر یہ ضرور نہیں کہ حق پر وہی شخص ہے جو خلاف کرے
بہ زیادہ احتمال ہے کہ امام حق پر ہو۔ اور یہ شخص خلاف حق پر ہو۔ پھر بالفرض اگر ہو بھی تو ایک آدھ شخص کا

ایک دو مسئلہ میں خلاف کرنا وجوب تقلید کو منافی نہیں۔ نہ ایسا شخص اپنے آپ کو غیر مقلد کہلائیگا بلکہ مقلد ہی کہلائیگا اور ایک دو مسئلہ میں خطا مجتہد سے ممکن الوقوع ہے مگر یہ پھر بھی نہ ہوگا کہ آجکل کے محدث مشکوٰتی (بیعلم) اُٹھکر ہر اک امام کو خاطی و ناسی بیان کریں اور اپنی تقلید میں لوگوں کو بے دین بناویں۔ چنانچہ محی الدین نومسلم لاہوری اور دیگر اُنکے ہم مشرب بے بڑی جدوجہد سے تمام لوگوں کے کان میں یہ ٹپکا دیا کہ اگر تمام دنیا میں کوئی مذہب سراسر غلط و بے ثبوت ہے تو وہ مذہب حنفی ہے۔ اگر کوئی شخص اَن جان ہے تو ابو حنیفہ ہے (نعوذ باللہ منہم) اسمیں شک نہیں کہ امام صاحب کے دشمن تو آپ کے وقت میں بھی بہت دہریہ خارجی وغیرہ تھے۔ اب بھی ہوں تو تعجب نہیں کیونکہ سلطنت انگلشیہ میں تو گمراہ و ملحد و زندیق و مرتد لوگ زیادہ خوش ہیں۔ بہ نسبت مسلمانوں کے۔ غرضکہ اگر کسی مسئلہ میں کسی مجتہد فی المذہب نے تقلید کو علیحدہ کرلیا تو یہ بوجہ ضرورت جائز ہے اور اسکی اجازت قرآن مجید[۱] میں بھی ہے فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ مگر اس ضرورت کو وہ شخص محسوس کرسکتا ہے جو اجتہاد کے درجہ پر فائز ہو نہ بخاری و مسلم جیسے اور لطف یہ کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تحقیقات کو کسی نے غلط نہیں کہا۔ ہاں شاید کسی حاسد و متعصب نے کہا ہو تو تعجب نہیں ہے۔

نہم۔ مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی جو کہ غیر مقلدوں اور مقلدوں میں مشترک الخیال ہیں خصوصاً غیر مقلدین اُنکے قول کو نہایت ہی قوی و معتبر جانتے ہیں اسلئے صرف اُن کو فتوٰی کے متعلق جو اُنکا قول ہے وہ عرض کرتا ہوں تاکہ غیر مقلدین اگر ہمارے قول کو حسداً و عناداً نہیں مانتے

---

[۱] اب اگر کسی حرام چیز کو اس آیت کے مطابق ایک وقت میں جائز کیا تو کیا پہلی آیات جو حرمت اشیاء پر دال ہیں وہ ٹوٹ گئے ہیں یا بیکار ہوگئی ہیں۔ یا وہ حکم غلط ہوگیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسیطرح ایک وقت میں اگر کسی مجتہد فی المذہب نے امام کے خلاف عمل کیا تو کیا وجوب تقلید کو مانع و منافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ۱۲

تو اُنکے قول کو تو ضرور ہی تسلیم کرینگے وہ یہ ہے ۔ رسالہ سبیل الرشاد صفحہ ۲۷ - ہمارے قول کو بوجہ مخالفت
حدیث کے ترک کرو اور اس قول سے غیر مقلدین ردّ تقلید پر دلیل پکڑتے ہیں ۔ تو واضح ہو کہ یہ نہایت
ہی کم فہمی ہے اُن لوگوں کی کیونکہ اول بندہ لکھ چکا ہے کہ جو قیاس مخالف جملہ نصوص ہو وہ بالاتفاق
فاسد ہے تمام علمار کے نزدیک پس آئمہ علیہم الرحمۃ نے اپنے اپنے تلامذہ (شاگردوں) کو جو
بڑے بڑے عالم متبحر و محدث کامل تھے فرمایا تھا کہ اگر تمکو ہمارے قیاس کا فساد نصوص سے
معلوم ہو جائے تو اُسکو ردّ کر دینا ہمارا ادب و خیال کچھ نہ رکھنا تو یہ وجہ ہے کہ مجتہد سے خطا بھی
ہو جاتی ہے اگر بعد سعی و جدّ و جہد کے خطا ہی ہو گئی ہو تو پھر بھی اُسکو ایک اجر ملتا ہے چنانچہ
حدیث سے یہ ثابت ہو چکا ہے اور مجتہد سے خطا ہی اسیطرح ہوتی ہے ورنہ معاذ اللہ جانکر
کون متدین خلاف کہتا ہے پس اگر خطا تحقیق سے معلوم ہو جائے تو اُسکو ردّ کرنا ضروری ہے ۔
پس اُنکے اس قول سے بھی ثابت ہوا کہ جس قول میں ہماری خطا معلوم ہو جائے تو اُسکی تقلید
مت کرو اور جسمیں خطا ثابت نہ ہو اُسکی تقلید ضروری ہے کیونکہ وہ عین حکم الٰہی ہے عند المجتہد اور
عند المقلد مگر یہ تو نہیں فرمایا کہ کسی ایک عالم نے بھی اگر چہ ہمارا قول ایک دو حدیث کے موافق ہو اور
ایک حدیث کے مخالف ہو جب بھی ترک کر دینا ۔ کیونکہ یہ تو ہرگز حلال نہیں اسواسطے کہ مجتہد وقت
اختلاف کی کسی وجہ ترجیح سے ایک جانب کو مرجح کر کے حکم دیتا ہے پس اسوقت ایک حدیث کو
کسی وجہ سے مرجح کر کے اُسکے موافق فرمایا تو اُسکا ردّ کرنا عین حدیث کا ردّ کرنا ہے اور یہ کسی
متدین کے نزدیک حلال نہیں پس اِن لوگوں کا اس قول سے کیا مطلب حاصل ہوتا ہے اسواسطے
کہ اقوال مفتیٰ بہا امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مثلاً یا دیگر آئمہ علیہم الرحمۃ کے سب اقوال ایسے
ہی ہیں کہ اگر ایک حدیث کے مخالف بظاہر ہیں تو دوسری نص کے مطابق ہیں ۔ تو کسی کو کب
گنجائش ہے کہ اُسکا ردّ کرے کیونکہ اُسکا ردّ کرنا تو عین قول اللہ یا قول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا

رد کرنا ہے۔ لہذا یہ لوگ (غیر مقلد) محض کم فہمی کی بات کرتے ہیں۔ نہ ان کو سلیقہ ترجیح کا نہ ان کو نظر جملہ نصوص پر محض سنی سنائی احادیث یا ترجمہ مشکوٰۃ کو دیکھکر عامل بالحدیث ہو گئے تو ایسے جہال کو تو اپنی اقوال رد کرنے کی اجازت انہوں نے نہیں دی تہی کہ (۱) نہ تمیز ناسخ ومنسوخ کی رکھتے ہیں (۲) نہ صحیح وسقیم کی (۳) نہ وجہ مخالفت کی خبر (۴) نہ وجوہ ترجیحات سے مطلع (۵) نہ وجوہ دلالات سے واقف (۶) نہ علل نص سے آشنا (۷) نہ محاورات کلام عرب کے فہم کا حوصلہ (۸) نہ جملہ مرویات کا احاطہ (۹) نہ فہم کتاب وحدیث کا سلیقہ جو عمل بالحدیث کے واسطے ضروری ہے کہ بدوں اسکے تقلید واجب ہے کسی عالم کی۔ پس قیامت ہے کہ ایسے نااہل آئمہ کے قول کو اپنے فہم سے ترک کرکے عامل بالحدیث ہوں ایسی حالت میں تو خود قرآن وحدیث کے ہی وہ راد ومکذب ہیں (یعنے غیر مقلد) اور عناد آئمہ اور اپنے اجتہاد ناصواب کے زعم میں اپنے ایمان ہی کو (غیر مقلدین) سلام کر بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب کے کلام سے ہم پہلے نقل کر چکے ہیں۔ الحاصل یہ فرمانا آئمہ کا اپنے وقت کے علماء متبحرین حاضرین کو تھا یا بعد کے بھی علماء کو مگر انہی کو جو احاطہ اخبار اور وجہ اجتہاد و ترجیح رکھتے ہیں نہ جہلاء کو کہ علم وفہم سے عاری ہوں۔ سو اس قول (اترکوا قولی) کو عدم تقلید پر حجت لانا کمال سفاہت ہے بلکہ یہ تو حکم تقلید کا ہی فرمایا تہا کہ ہمارے اقوال کی ہی تقلید کرنا کیونکہ ہم نے عین نصوص کا ہی مطلب ظاہر کیا ہے۔ مگر اہل اجتہاد عالم کو اگر خطا ہماری معلوم ہو جاوے تو اسکی تقلید نہ کرنا نہ یہ کہ جہلاء بہی اپنے فہم ناصواب سے زبان دراز کریں۔ پھر وہ کونسا مسئلہ ہے کہ اسپر نص سے کوئی صراحت دلالت اشارت نہیں۔ الا ماشاء اللہ۔ بلکہ سب مسائل پر علماء مقلدین نے بحث وکلام کرکے محقق فرمایا ہے اگرچہ جہلاء کو خبر نہیں۔ بہر حال اس قول (اترکوا قولی) سے تقلید رد نہیں ہوتی۔ بلکہ اثبات ہوتا ہے خدا تعالیٰ ایسے کم فہموں کو ہدایت فرمائے۔ الحاصل تقلید مطلق جو شخصی وغیر شخصی دونو کو شامل ہے

بلا دلیل قبول و معمول نہ کرے اور اسپر صحابہ علیہم الرضوان کے عہد میں عمدر آمد رہا کہ سائل نے سوال
کیا اور اُسکا جواب حسب حال سائل کے بادلیل یا بلا دلیل دیا گیا اور سائل نے اسپر عمل کیا۔
حجۃ اللہ البالغہ میں شیخ الشیوخ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی فرماتے ہیں وکان ابن عباس
بعد عصر الاولین فناقضھم فی کثیر من الاحکام واتبعہ فی ذالک اصحابہ من اھل
المکۃ ولم یاخذ بما تفرد جمھور اھل الاسلام۔ اس عبارت سے ظاہر ہے کہ ابن عباس
رضی اللہ عنہما نے جب مکہ معظمہ میں اقامت فرمائی تو بہت سے مسائل میں دیگر بعض صحابہ سے خلاف
فرمایا اور اُنکے فتاوی کو اہل مکہ نے قبول کر کے عمل کیا تو محل خلاف صحابہ میں ایک ابن عباس کے
قول پر عمل کرنا نہ دیگر اقوال پر۔ یہی تقلید شخصی ہے کہ محل اختلاف میں فقط ابن عباس کے قول
کو معمول بہ رکھا اور یہی شاہ صاحب مذکور فرماتے ہیں۔ ثم انھم تفرقوا فی البلاد وصار
کل واحد مقتدی ناحیۃ من النواحی وکثرت الوقائع ودارت المسائل فاستفتوا
فیھا فاجاب کل واحد حسب ما حفظہ او استنبطہ وان لم یجد فیما حفظ او استنبط
ما یصلح للجواب اجتھد برأیہ الخ۔ اس عبارت سے بھی واضح ہوا کہ صحابہ نے جس موضع میں اقامت
فرمائی اور کثرت وقائع میں سوال اُن سے کیا گیا تو محفوظ یا مستنبط سے جواب دیا گیا ورنہ اپنے اجتہاد
سے حکم دیا گیا تو جوابات اجتہادیہ و مستنبطہ کا فرمانا اور سائل کا قبول کرنا تقلید ہے اور اُس ہی صحابی
مقیم بلد سے سبب اپنے وقائع کا پوچھنا اور قانع ہونا تقلید شخصی ہے اور فرماتے ہیں وکان
ابراھیم واصحابہ یرون ان ابن مسعود واصحابہ اثبت الناس فی الفقہ
کما قال علقمۃ لمسروق ھل احد منھم اثبت من عبد اللہ۔ اس سے صاف
ظاہر ہوا کہ ابراہیم و اصحاب اُنکے عبداللہ بن مسعود اور اُنکے اصحاب کو محل اختلاف میں مرجح رکھتے
ہیں اُنکی فقہ کو [illegible] تقلید شخصی نہیں تو کیا ہے کہ ایک

عالم کو اعلم اور فقیہہ جانکر اُسکے مقابلہ میں دوسرے کے حکم کو معمول نہ کرے جیسا حنفیہ کرام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو اور شوافع حضرت شافعی علیہ الرحمۃ کو مثلاً جانتے ہیں اور یہ بھی کتب احادیث سے واضح ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم نقل حدیث سے بہت احتیاط و اجتناب کرتے تھے مگر بحکم من سئل عن علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من النار الحدیث جواب مسئلہ سے نہ انکار کرتے تھے تو بالضرور جواب اُنکے محض جواب سوال ہوتے تھے بلا دلیل جسکو تقلید کہتے ہیں اور بیان یا حجت نہیں ہوتے تھے اکثر کیونکہ نقل حدیث سے وہ خود بھی ڈرتے تھے سنن ابن ماجہ میں منقول ہے عن عمرو ابن میمون قال ما اخطائی ابن مسعود عشیۃ خمس لا اتیۃ فیہ قال فما سمعتہ یقول لشئ قط قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الحدیث ۔ اور زید بن ارقم سے نقل کیا ہے کہ فرمایا کبرنا ونسینا والحدیث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اسیطرح شدید اور شعبی فرماتے ہیں جالست ابن عمر سے سنۃ فما سمعتہ یحدث عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شیئاً الحدیث ۔ ان احادیث صحابہ کا فتویٰ دینا واقعات میں اور نہ نقل کرنا احادیث کی روایات کو ہر ہر جواب میں جب معلوم ہوگیا تو اب تقلید صحابہ کی قول کی کرنا اور صحابہ کا اُسکو جائز رکھنا اور ہر اک بلد کا اپنے اپنے صحابی مقیم بلد سے ہی پوچھکر قناعت کرنا اگر تقلید شخصی نہیں تو کوئی عاقل کہے کہ کیا ہے ۔ پھر تقلید شخصی خیر القرون میں ہونیکے نہ معلوم کہ جہال زمانہ کے نزدیک کیا معنے ہونگے مگر ہاں اُسوقت میں جیسے شخصی جاری تہی ویسے غیر شخصی بہی معمول تہی اسکا انکار کوئی نہیں کرسکتا کہ وہ زمانہ خیر و صلاح کا تھا اور ہوائے نفس سے وہ قرون خالی تھے ۔ اس غیر شخصی سے کوئی فساد نہ تھا اور نہ اندیشۂ فساد تھا اور یہ سبب ہر دو نوع تقلید کے مامور من اللہ ہونیکے ایک کو دوسرے سے جانا جاتا تھا

خود روز روشن کی طرح سبکو معلوم ہے کہ حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ تابعی ہیں۔ علی التحقیق اور انکی ولادت سنہ ۸۰ ہجری میں اور انتقال ایک سو پچاس میں ہوا۔ اس اثنا میں انکے استنباطات اور ہزارہا آدمی کا اقتدار انکے مسائل کا معلوم ہر خاص و عام کو ہے در امام مالک صاحب سنہ ۹۰ میں پیدا ہوئے اور ۱۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔ اس عرصہ میں انکے اجتہاد کا چرچا رہا۔ ہزارہا لوگوں نے انکی تقلید کی اور امام شافعی علیہ الرحمۃ سنہ ۱۵۰ میں پیدا ہوئے اور ۲۰۴ھ میں انتقال فرمایا۔ اس عرصہ میں انکی تقلید بھی ہزارہا لوگوں نے کی اور امام احمد صاحب ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور ۲۴۱ھ میں انتقال فرمایا۔ انکی تقلید بھی ہزارہا آدمیوں نے کی۔ اور سوائے اسکے امام سفیان ثوری و ابن ابی لیلی و اوزاعی وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین بھی مجتہد ہوئے اور ہزارہا آدمی انکے مقلد ہو گئے۔ مگر بالآخر سب مذاہب مندرس ہو کر یہ چار مذہب عالم میں شائع ہوئے اور آجتک جاری ہیں اور کروڑوں علماء و فقہاء و محدثین انکی تقلید کرتے تھے۔ پس ہر کور بصیرت پر روشن ہو جاتا ہے کہ خیر القرون میں تقلید شخصی و غیر شخصی دونوں بلا شک جاری رہیں اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین کے طبقات میں کسی نے شخصی کو حرام و شرک یا مکروہ یا بدعت نہیں کہا اور کیونکر ہو سکتا ہے کہ جس امر کو کتاب و سنت فرض و واجب فرماوے اسکو کوئی اہل حق رد کرے یہ کام بد دین اہل کے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اور شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اعلم ان الناس کانوا قبل المائة الرابعة غير مجتمعين على التقليد الخالص لمذهب واحد بعينه الخ تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تقلید بھی تھی اور ایک مذہب کی تقلید کو بھی جائز و معمول کرتے تھے۔ معہذا دوسرے مذہب والے سے بھی مسئلہ دریافت کر لیتے تھے کہ ہر دو قسم کے جائز و معمول رکھتے تھے۔ اس عبارت سے عدم جواز تقلید شخصی کا ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا۔

معہذا ہم کہتے ہیں کہ اگر غیر شخصی کا عملدرآمد ہو بھی تو اُن کے نزدیک عدم جواز شخصی کہاں سے
ثابت ہو سکتا ہے۔ بہر حال چونکہ وہ زمانہ خیر کا تھا اور نفوس اُسوقت کے مسلمانوں کے ہوائے
نفسانی اور اعجاب برائیہ سے مزکی تھے تو غیر شخصی پر عملدرآمد کرنے سے کوئی حرج نہ تھا اور علما
کی کثرت ہر جگہ تھی اور عوام کے بھی معلومات اُسوقت اکثر علمائے سے زیادہ تھے لہذا وہ چنداں
محتاج تقلید نہ تھے۔ بلکہ اپنے آبا و اجداد سے اکثر مسائل سمجھے بوجھے ہوتے تھے اور شیوع مجتہدات
مسائل کا بھی اسقدر نہ تھا جسقدر اب ہے تو ایسی حالت میں اگر اجتماع جملہ عوام و خواص کا ایک
مذہب پر نہ ہوا تو کچھ حرج نہیں لاتا اور نہ اندیشہ فساد و فتنہ و نزاع تھا معہذا سہولیت حصول جواب
بھی ہر اک مفتی سے دریافت کرنے میں تھی اور شخصی سے کچھ انکار بھی نہ تھا کہ ہر دو نوع تقلید پر
عمل برابر جانا جاتا تھا اور باوجود اسکے عند الاختلاف اعلم و افقہ کیطرف توجہ زیادہ ہوتی تھی۔
پس اس کلام سے عدم جواز شخصی کا ہرگز مفہوم نہیں ہوتا حالانکہ خود شاہصاحب اپنی وبیش اس
کلام کی تقلید شخصی کا اثبات اور اُسکے متضمن مصالح ہونیکے مصر ہوتے ہیں۔ پس اس سے عدم جواز
تقلید شخصی کا سمجھنا نہایت ہی بلاہت ہے۔ الغرض بعد ثبوت اس امر کے کہ یہ مسئلہ اپنے امام
کا خلاف کتاب و سنت ہے ترک کرنا ہر مومن کو لازم ہے۔ اور کوئی حامی بعد وضوح اس امر کے
اسکا منکر نہیں مگر عوام کو یہ تحقیق ہی کیونکر ہو سکتا ہے سوائے اسکے کہ اپنے جہل پر اعتماد کرکے
ترجمہ دیکھکر عالم بنکر معترض ہو یا کسی عالم زمانہ سے جسکو معتبر جانتا ہے سنکر جان لیوے تو پھر
یہ وہی تقلید ہوگئی جسکو بزعم خود شرک جانتا ہے پس خلاصہ جواب یہ کہ ہر دو نوع تقلید کتاب و
سنت و فعل صحابہ سے و تبع تابعین سے ثابت ہے اور بدون ہوائے نفسانی کے خاص کر
لوجہ اللہ تعالی خواص کو عمل ہر دو پر درست ہے۔ اور عوام اہل حجاب (غیر مجتہد) پر غیر شخصی

کا ارتکاب اولیٰ ہے اور مصالح عدیدہ پر مشتمل ہے اور طعن کرنا تقلید مطلق یا نوع شخصی پر جہل و ضلال ہے۔ انتہی بقدر الحاجۃ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ تقلید شخصی کے وجوب پر جسقدر آیات کریمہ و احادیث نبویہ سے امداد ملی یہ محض فضل ربی و عنایت ایزدی کا ہی کام ہے جسقدر اہل عقل و ارباب خرد کے واسطے ضروری دلائل تھے وہ ہم نے باترتیب بیان کر دیئے ہیں اور ادلہ شرعیہ کے ضمن میں اقوال علماء متقدمین و سلف صالحین بھی بقدر ضرورت لکھے گئے۔ تاکہ آیات و احادیث مذکورہ کی بعدگی تشریح و توضیح ہو جاوے۔ اب بہی اگر کوئی کور باطن جاہل مرکب ضد سے باز نہ آوے اور تقلید کو ترک ہی کرتا چلا جائے اور کسی کی نہ سنے نہ سمجھے تو ایسے شخص کو دشمن دین دشمن حق دشمن اہل اسلام سمجھکر اُس سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ نہ اُسکو سچا مسلمان جانو نہ اُسکے پیچھے نماز پڑہو۔ نہ اُسکو اپنا پیشوا بناؤ۔ ہاں اگر تم بہی نیم تر حنفی یا منافق ہو تو اُس سے ملو۔ اب ہماری نیت ہے کہ بعض جہال بعلم کے اعتراضات کا جواب دیا جائے تاکہ مخالفین اہلسنت والجماعت کے دلوں میں حسرت و ارمان نہ رہجاوے۔

سوال۔ خدا فرماتا ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ یعنے خدا کے سوا کوئی حاکم نہیں پس تقلید امام کی اڑگئی۔

جواب۔ یہ کی قید سے تو حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم بہی باہر نہیں تو آپکے خیال سے حضرتؐ کی تقلید بہی اُڑگئی۔

سوال۔ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ یعنے یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء و صوفیوں کو اپنا رب پکڑ لیا ہے۔ اور ابن عدی نے کہا کہ ہم تو خدا نہیں پکڑتے۔ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اُنکے حلال کردہ کو حلال اور اُنکے حرام کردہ کو حرام نہیں

حلال وحرام کو حلال حرام جانتے ہیں لہٰذا تقلید شرک ہے۔

جواب۔ اس آیت کے متعلق بڑی بڑی غیر مقلدوں کے گورو گنٹھال غلطیاں کھا چکے ہیں۔ مثلاً نذیر حسین دہلوی و محمد سعید بنارسی و فاضل پنجابی و بھوپالی وغیرہ۔ کیونکہ امام صاحب کے ساتھ عداوت اُنکے نزدیک عبادت سے بڑھکر ہے اسواسطے وہ غلطیاں کھاتے گئے۔ واضح رہے کہ اہل اسلام نے امامانِ دین کو صرف مبلّغ احکام و مبیّن اسرار و دقایق دینیہ سمجھکر اپنا امام بنایا ہے اور یہود و نصارٰی کے پیشوا انکو حلال[۱] و حرام اپنی طرف سے مقرر کرتے تھے اور اپنی طرف سے کسی چیز کا حلال یا حرام مقرر کرنا کفر ہے۔ لہٰذا اُنکے پیشواؤں کو کافر اشد کہا گیا ہے۔ یہی معنے ہیں رب پکڑنے کے۔ اب غیر مقلدین سے کوئی پوچھے کہ کیا امامانِ دین نے اپنی طرف سے حلال و حرام مقرر کئے ہیں۔ اگر اپنی طرف سے حلال وحرام کئے ہیں تو گویا غیر مقلدوں کے نزدیک سب امامانِ دین (نعوذ باللہ مِن ذالک) کافر ہوئے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ یہ آیت بار بار پیش کرتے ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو غیر مقلدوں کو مسلمان کہنا ہی کسی مسلمان کا کام نہ ہوگا۔ پھر مشکل زیادہ یہ پڑے گی کہ اَحبَار کہتے ہیں مولوی کو تو اب جاہل بیعلم غیر مقلدین جب کسی چیز کو حلال یا حرام کہینگے تو کسی نہ کسی اپنے گورو مولوی سے ہی پوچھکر سمجھکر کہینگے تو ثابت ہوگا کہ سب غیر مقلدوں کے مولوی مشرک و بیدین اور آیت مذکورہ کے مصداق ہیں۔ افسوس صد افسوس۔ تقلید کی تردید میں ایسی آیتیں پیش کرتے ہیں جنکو تقلید سے کوئی بھی علاقہ نہیں۔ پھر محض ضد و نفسانیت سے مقلدوں کو مشرک بناتے ہیں۔ فنعوذ باللہ منہم۔ خدا سب کو ہدایت کرے۔ آمین۔ پھر یہ تو کوئی دشمن ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بتاوے کہ امام صاحب نے یا کسی اَور امام نے کونسا مسئلہ در بارہ حلال وحرام بیان فرمایا ہے کہ جو برابر قرآن و حدیث کے خلاف ہے اور اُسپر کوئی شرعی دلیل امام کے

[۱] دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ

پاس نہیں۔ یا اگر ثبوت ہے تو امام نے قصداً بر خلاف فرمایا ہے۔ اگر تمام نجدی مِلکر کوشش کریں تو کبھی نہ ملیگا۔ اصل بات یہ ہے کہ اماموں نے جو حلال یا حرام یا مکروہ وغیرہ بیان فرمایا ہے وہ قرآن و حدیث سے نکالکر بیان فرمایا نہ کہ اپنے دل سے۔ پس امام کی اتباع عین قرآن و حدیث کی اتباع ہے۔ اور مسلمانوں کے پیشواؤں کو یہود و نصاریٰ کے پیشواؤں کے برابر سمجھنا کمال درجہ کی بیدینی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

سوال۔ اِتَّبِعُوا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُونِهِ الآیۃ۔ یعنے تابعداری کرو اُسکی جو اُتاری گئی ہے تمہاری طرف تمہارے رب کیطرف سے اور نہ تابعداری کرو سوائے اُسکی آخر تک۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ قرآن کی تابعداری کرو نہ تقلید کرو کسی کی۔

جواب۔ اتباع قرآن موقوف ہے اتباع ارشاد رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر۔ کیونکہ احکام الٰہیہ کو حضور نے قولاً و عملاً ثابت کر کے ظاہر کر دیا۔ اور اتباع احادیث موقوف ہے اتباع مجتہدین پر جنہوں نے تمام احادیث کو خوب تحقیق کر کے صاف کر کے بیان کر دیا۔ اور صحت و سقم وغیرہ کلی طور پر کھولدیا۔ اور جسقدر مسائل کہ قرآن و حدیث سے استنباط ہوتے تھے سب تفصیلاً تحریر کر دیئے۔ پس اب متبع قرآن وہی ہو سکتا ہے جو مجتہدین کا مقلد ہے۔ کیونکہ مطالب قرآنی کو مجتہدین نے نہایت عمدگی سے تحریر کر دیا ہے ورنہ بغیر اسکے اتباع قرآن پوری پوری طور پر محال ہے۔ ہاں اگر خالص قرآن کو لیا ہے اور باقی احادیث و تقلید کو چھوڑ نا ہے۔ تو پھر چکڑالوی۔ نیچری۔ مرزائی کیوں نہیں بنجاتے۔

سوال۔ مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ یعنے جو کچھ تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیویں تو پکڑو اُسکو اور جو کچھ منع کریں اُس سے باز رہو۔ پس

جواب۔ تقلید کا تو کچھ ذکر نہیں صرف یہ کہ جو کچھ تمکو رسول علیہ السلام سے ملی اُسکو لیلو۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ فرمایا ہے وہ ہمکو بذریعہ علما و مجتہدین و محدثین پہونچا ہے۔ اگر ہم علمار کی تقلید کریں تو وہ جو رسول اللہ نے دیا ہے ہمکو ملیگا۔ اگر تقلید نہ کریں تو جو کچھ حضور علیہ السلام نے دیا ہے وہ ہمکو ہرگز نہیں ملسکتا۔ پس ثابت ہوا کہ بغیر تقلید کے کوئی صورت نہیں اور نہ بغیر تقلید کے کچھ ملسکتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ آیت مال کی تقسیم کے متعلق ہے اور حسب قاعدہ اہل علم حقیقی ایتان کے لیے حاضری و موجودگی شرط ہے چنانچہ حرف کُم سے صاف نمایاں ہے۔ پس اگر حقیقی ایتان مراد ہے تو حرف کُم کے مخاطب وہی لوگ ہیں جو آپکے وقت میں موجود و حاضر تھے نہ غیر مقلد۔ اگر ظاہری و عرفی مراد ہے تو یہ سوائے تقلید کے حاصل نہیں۔ پس بہر حال یہ آیت تقلید کے خلاف نہیں ہے۔

سوال۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ الآیۃ یعنے خدا کی قسم ہے نہیں ایماندار ہوتے وہ لوگ جبتک یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) آپکو حاکم و منصف مقرر نہ کرلیں اپنے معاملات میں پھر تیرے فیصلہ سے اُنکے دلوں میں کدورت و مخالفت پیدا نہ ہو بلکہ عمدگی سے تسلیم کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت کو ہی ہر اک بات میں منصف و فیصلہ کن مقرر کرنا چاہیے نہ کہ مجتہدین کو۔ پس تقلید کا وجود ہی نہ رہا تو وجوب کہاں۔

جواب۔ اس آیت میں یہ ہے کہ جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویں اُسکو دل سے یقین کر کے سچ جانکر عمل کرو خواہ کسی معاملہ میں ہو۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ حضرات مجتہدین کے فیصلے مطابق ہیں فرمان رسول علیہ السلام کے یا مخالف۔ اگر موافق ہیں تو اس آیت پر تب ہی عمل ہوگا جب مجتہدین کے فیصلجات کو حق جانیں اور اُنپر پابند ہوں۔ اگر ہیں مخالف تو یہ شان جاہلوں و بیعلموں کی نہیں ہے کہ باوجود عامی ہونیکے مجتہدین کا مقابلہ کرے یا جس بات کو جاہل مشکوتی مولوی مخالف

کہے وہ ہرگز مخالف نہیں بلکہ حضرات مجتہدین کے فیصلے کو چھوڑ کر غیر مجتہد کی تقلید کرنا سراسر خلاف
خدا ورسول علیہ السلام ہے۔ پس ثابت ہوا کہ وہ وہ فیصلے جو حضور علیہ السلام وصحابہ کرام نے
کئے ہیں بلا تقلید نہیں حاصل ہو سکتے۔ غرضکہ تقلید کرنے سے صرف یہی مقصد ہے کہ وہ کلمات
وفیصلجات وعدالتیں جو موافق ہیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمکو حاصل ہوں اور بس۔
سوال۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ هٰذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ الآیہ
یعنے بیشک یہ ہے میرا راستہ سیدھا و مضبوط پس اُسکی تابعداری کرو۔ اور نہ تابعدار ہو جاؤ بہت راستوں
کے۔ اور اسکے نیچے ابن مسعود کی حدیث صاف ہے کہ ایک ہی راستہ کی اطاعت حق ہے نہ بہت
راستوں کی۔ پس شریعت کو چھوڑ کر اور راستوں پر چلنا سخت منع ہے۔
جواب۔ بیشک یہ تو ہماری مراد ہے کہ بہت راستوں بہت مذہبوں کی پیروی سخت منع ہے
چنانچہ بذیل آیت نمبر ۵ بخوبی ثابت کیا گیا ہے۔ اب یہ بتاؤ کہ صراط مستقیم کیا ہے کس کو کہتے ہیں
اور اہل اسلام کے نزدیک صراط مستقیم کے کیا معنے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو صراط مستقیم متابعت رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ اب وہ متابعت کیونکر حاصل ہو؟ اُسکا آسان طریق یہ ہے کہ جس
سلف صالحین چلے گئے ہیں جسکو سبیل المؤمنین کہتے ہیں اُسی پر چلنے سے صراط مستقیم ملتا ہے
کیونکہ اس آیت میں خدا نے ایک جماعت کے ساتھ رہنے کا حکم دیا ہے اور بہت فرقوں اور اختلافوں
سے روکدیا ہے۔ چنانچہ امام قسطلانی شارح بخاری نے آیت مذکورہ کے تحت میں یہ لکھا ہے۔
عن ابن عباس فی تفسیرہ امر اللہ تعالی المؤمنین بالجماعة ونهی عن الاختلاف والفرقة
پس بہرحال ہمارا مدعا یہی ہے کہ ایک مذہب کو پکڑو تاکہ ایک جماعت کے ساتھ ملجاؤ اور بہت
مذہبوں کی متابعت نہ کرو کہ تم بالکل جدا جدا ہو جاؤ گے جیسا کہ مرزائی۔ نیچری۔ چکڑالوی بنتے جاتے
ہیں یہ صرف تقلید کے ترک کرنے کا نتیجہ ہے۔ اور اصول اسلام کے چار مسلم ہیں۔ قرآن

حدیث۔ اجماع۔ قیاس۔ الحمد للہ کہ یہ آیت ہمارے ہی مطلب کے مفید نکلی۔

سوال۔ اِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلٰی اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰی آثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ۔ یعنے کفار کہا کرتے تھے کہ جس پر ہمارے باپ دادے چلے ہیں اُسپر ہم بھی چلیں گے۔ اس قسم کی بہت آیات ہیں قرآن میں جنسے یہی مطلب نکلتا ہے۔ پس یہ کہنا کہ ہمارے باپ دا مقلد تھے لہذا ہم بھی مقلد ہیں یہ کافروں کا طریق ہے۔

جواب۔ اول تو یہ ہے کہ اس قسم کی آیتوں کے ساتھہ خدا نے فرمایا ہے اَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ۔ اَوَلَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ یعنے کیا وہ اپنے آباؤ اجداد کے قدموں پر چلتے رہینگے خواہ اُنکے باپ دادا بیعلم و بیعقل و بے ہدایت ہی ہوں۔ پس ثابت ہوا کہ والدین یا اجداد کی متابعت اُسی وقت تک جائز ہے جبتک علم و ہدایت سے خالی نہ ہو۔ جب دین و ہدایت کو شامل ہو تو واجب ہے[1]۔ کیونکہ اپنے باپ دادا کی متابعت مِن حیث الابوة منع نہیں بلکہ مِن حیث الضلالة منع ہے اگر آبا اجداد کے مذہب کی متابعت ہر جگہ کفر و شرک ہوتی تو حضرت اسماعیل علیہ السلام و یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا یوں کہنا کہ (میں نے تابعداری کی اپنے آبا کی ملت کی اور ہم عبادت کرینگے اپنے باپ کے خدا کی اور حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ کے خدا کی) ہرگز ہرگز جائز نہ ہوتا بلکہ حسب عقیدہ غیر مقلدین کفر و شرک ہوتا کما قال وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِیْ اِبْرَاهِیْمَ۔ وَمِلَّةَ اَبِیْكُمْ اِبْرَاهِیْمَ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِیْمَ۔ مثلاً آجکل بھی کوئی عامی مسلمان کسی بے دین کو کہے کہ میں دین کو سچ اور اسلام کو برحق نجات دہندہ جانتا ہوں کیونکہ میرے تمام باپ دادا بزرگان متقدمین اسی پر گذرے ہیں لہذا میں اسلام کو نہیں ترک کرسکتا تو کیا ایسے مسلمان کو بھی غیر مقلدین

---

[1] ۔ دیکھو تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۸۹۔

مشرک و کافر ہی کہینگے۔ نعوذ باللہ منہم۔ پس ثابت ہوا کہ مطلق ماں باپ وغیرہ کی متابعت منع نہیں
اس قسم کی آیات کو تقلید کے شرک ہونے پر پیش کر کے مسلمانوں کو خراب و گمراہ کرنا نہایت جہالت
اور خباثت ہے۔

سوال۔ حدیث میں ہے۔ لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق۔ یعنے کسی مخلوق کی تابعداری
ایسی نہیں جائز جسمیں کہ خدا کا گناہ لازم آوے۔ یہ بھی تقلید کے ردّ میں ہے۔

جواب۔ مخلوق میں رسول علیہ السلام بھی تو داخل ہیں۔ تو کیا اُنکی اطاعت سے بھی مونہہ پھیر لوگے۔
اگر کہو کہ آپ ہرگز ہرگز معصیت کا راستہ نہ بتاوینگے تو یہ کہو کہ حضرات امامانِ دین بھی گناہ کا راستہ دکھاتے
ہیں۔ وہ تو عین قرآن و حدیث کا نتیجہ و خلاصہ مطلب کھولکر بیان فرمادیتے ہیں۔ ہاں جہاں
نص نہیں وہاں پر شارع علیہ السلام کیطرف سے اُنکو اجتہاد کی اجازت ملی ہے جیسا کہ آیت نمرا
کی بحث میں گذرا ہے۔ پس اُنکا اجتہاد بھی امورات شرعیہ میں داخل ہے۔ البتہ اگر کوئی جاہل
تفسیر محمدی پڑہکر کہے کہ فلاں فلاں مسئلہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے تو بالکل غیر معتبر ہے۔
ایسے لوگوں کو چاہئے کہ پہلے اپنا ایمان ہی حاصل کریں۔ مجتہدین کا کوئی مسئلہ قرآن و حدیث
کے خلاف نہیں۔ ہاں بعقل بعلم کو سمجھ نہ آوے تو کچھ مضائقہ نہیں۔ یہی اصول مرزائیوں۔
نیچریوں چکڑالویوں نے باندہا ہے کہ جو حدیث قرآن کے مخالف ہو وہ غلط ہے تو صدہا کیا
ہزارہا احادیث کا انکار کر کے مخالفین اہلسنت ثابت ہوئے۔ یہی اصول غیر مقلدین کا ہے کہ جو
اجتہاد خلاف نصوص ہے وہ غلط ہے۔ پس دونوں عقیدے مساوی ہو گئے۔ حاشا و کلا مجتہد
بھی گناہ کا راہ نہ دکھائیگا یہ تو کسی ادنیٰ ایماندار کا کام بھی نہیں چہ جائیکہ حضرات امامانِ دین جنپر
دین اسلام کی تحقیق و تصدیق موقوف ہے۔

سوال۔ حدیث ہے لا یؤمن احدکم حتی تکون هواه تبعا لما جئت به یعنی تم میں سے

وہی مومن ہے جو میری شریعت کی اطاعت کرے۔ پس اس نے تقلید کو رد کر دیا ہے۔

جواب۔ یہ محض غباوت و سفاہت کی وجہ سے غیر مقلد سوالات کرتے ہیں ورنہ یہی حدیث دوسرے پہلو پر سائل کے سوال کا جواب ہے۔ وجہ یہ کہ شریعت کے احکام کی تشریح و توضیح۔ تصحیح و توثیق و ناسخ و منسوخ۔ تقدیم و تاخیر وغیرہ سوائے تحقیق و تصدیق مجتہدین کے ملنا محال ہے کیونکہ مجتہدین نے ظاہراً باطناً سعی و قوۃ اجتہادیہ سے بیشمار مسائل نکالے ہیں جنسے شرع شریف کا راستہ آسان ہو گیا ہے۔ پس جسکو شریعت کی فی زمانہ ضرورت ہے وہ بیشک تقلید کر کے بعد گی شریعت پر چل سکتا ہے۔ کیونکہ ہمکو جو کچھ پہونچا ہے وہ بذریعہ حضرات علماء دین ہی پہونچا ہے۔

سوال۔ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے اپنی کتاب غنیۃ الطالبین میں فرمایا ہے کہ حنفی فرقہ مرجیہ یعنے ناریہ ہے۔

جواب۔ پہلے یہ بات قابل تحقیق ہے کہ غنیۃ الطالبین حضرت پیر دستگیر غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ہے یا نہیں بعض حضرات اسطرف ہیں کہ انکی تصنیف ہے بعض اسطرف ہیں کہ انکی تصنیف نہیں۔ کما حققہ عبدالحق محدث دہلوی ع وللناس فیما یعشقون مذاہب۔

اور اسمیں بھی شک نہیں کہ حضرت پیران پیر امام طریقت و مقتدائے اہل معرفت ہیں۔ اہل طریقت خصوصاً حضرات قادریہ پر انکی اطاعت لازم ہے۔ اور حضرات آئمہ اربعہ مجتہدین شریعت ہیں۔ اہل ظواہر پر مسائل شرعیہ میں انکی تقلید واجب ہے۔ ہم اہلسنت معاملات باطنیہ میں مشائخین کے تابع ہیں اور مسائل شرعیہ میں مجتہدین کے مقلد ہیں۔ اور حضرت پیران پیر باوجود مجتہد فی المذہب ہونیکے خود حنبلی مذہب تھے اور اسی مذہب پر ثابت رہنے کی دعا کرتے تھے۔ چنانچہ اسی غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں الامام ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہم واماتنا علی مذھبہ اصلا و فرعا و حشرنا فی زمرتہ

یعنے مارے ہمکو خدا امام احمد حنبل کے مذہب پر اصول و فروع میں اور اُٹھاوے ہمکو خدا قیامت کے دن اُسکی جماعت میں پس ثابت ہو گیا کہ حضرت پیر صاحب کا مذہب حنبلی تھا۔ کما صرح بہ عبد الحق الدہلوی فی رسالۃ مرج البحرین۔ اب حضرت پیر صاحب کا نماز کی بعض سنن وغیرہ میں ہمارے مذہب کے خلاف کرنا مضائقہ ندارد۔ کیونکہ وہ پکے مقلد تھے اور جو کچھ کرتے تھے وہ اپنے مذہب کے موافق کرتے تھے اور اب رہا یہ کہ لفظ مرجیہ کا بعض حنفیہ کی نسبت۔ سو اول واضح رہے کہ بعض حنفیہ کی نسبت یہ کہنا کچھ محال نہیں کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی جماعت اس عقیدہ کی ہو تو اس سے کل حنفی مراد نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ اسطرح تو یہود و نصاریٰ آریہ وغیرہ سب مسلمانوں کو کاذب قرار دینگے۔ مثلاً مرزائی و نیچری و معتزلہ وغیرہ۔ جنات و دوزخ و ملائکہ و حیات مسیح وغیرہ کے منکر ہیں یا بعض لوگ شفاعت کے منکر ہیں جیسا وہابی۔ نجدی۔ یا بعض دیدار خدا کے منکر ہیں یا بعض وحی و الہام کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ تو ان فرقوں پر نظر کرنے سے کوئی غیر دین کل مسلمانوں کو منکر امورات مذکورہ نہیں کہہ سکتا۔ اگرچہ فرداً فرداً کسی کسی جماعت کو انکار حاصل ہو اسیطرح بعض حنفیہ کا لفظ ہی قابل الزام کل فرقہ نہیں ہے۔ اگر بعض فرقہ سے کل فرقہ ہی مراد ہو تو پھر تو وہابی ضرور ہی رافضی ہیں۔ کیونکہ وہابی لوگ اپنے آپکو محمدی مشہور کرتے ہیں۔ چنانچہ فقہ محمدی کتاب کا نام بھی رکھدیا ہے۔ جناب پیر صاحب محمدی فرقہ کو رافضیوں میں شامل کرتے ہیں۔ چنانچہ اُسی غنیۃ الطالبین میں فرماتے ہیں اما الرافضۃ فتفرقت اربع وعشر فرقۃ القطبیۃ و الکسانیۃ والکربیۃ والمزبیۃ والمحمدیۃ الخ پس اگر غیر مقلد لوگ محمدی ہیں تو ثابت ہوا کہ یہ رافضی ہیں اور اسمیں لفظ بعض بھی نہیں۔ دوم یہ بات رہی جنکی نسبت لفظ مرجیہ کہا گیا ہے انکی علامت یہ کہ وہ فرقہ ایمان کو معرفت باللہ جانتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں اما الحنفیۃ فہم بعض اصحاب ابی حنیفۃ النعمان ابن ثابت زعموا ان الایمان ہو المعرفۃ باللہ ولاقرار

یعنے بعض حنفی جنکا زعم یہ ہے کہ ایمان معرفت حق ہے۔ حالانکہ کتب عقائد حنفیہ میں یہ کہیں
نہیں چنانچہ دیکھو عقائد نسفی۔ الایمان ھو التصدیق بما جاء بہ من عند اللہ والاقرار
قال العلامۃ فی شرحہ ان بعض القدریۃ ذھب الی ان الایمان ھو المعرفۃ و
اطبق علمائنا علی فسادہ یعنے ایمان نام ہے تصدیق بماجاء عند اللہ کا اور ساتھ اُس کے
اقرار کرنا البتہ بعض قدریہ کا مذہب ہے کہ ایمان نام ہے معرفت کا اور ہمارے علما اسکے مخالف
ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ بعض قدریہ نے اپنے آپ کو حنفی ظاہر کیا ہے اُنہی کی نسبت لفظ مرجیہ کہا گیا ہے
جیسا کہ کئی وہابی اپنے آپ کو بعض بعض قریہ و دیہات میں حنفی ظاہر کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں
قال صاحب المواقف ومن الفرقۃ المرجیۃ الغسانیۃ اصحاب غسان الکوفی قالوا
الایمان ھو المعرفۃ باللہ ورسولہ اجمالا لا تفصیلا الی ان قال وغسان کان
یحکیہ ای ھذا القول عن ابیحنیفۃ ویعدہ من المرجیۃ وھو افتراء علیہ
قصد بہ ترویج مذھبہ لموافقۃ رجل کبیر مشھور الخ۔ ملخصًا یعنے غسانیہ
فرقہ بھی مرجیہ ہے جسکا قول ہے کہ ایمان نام معرفت باللہ کا اور غسان کوفی اس قول کی
نسبت حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کیطرف کرتا تھا اور اُن کو مرجیہ خیال کرتا تھا مگر یہ محض
افترار و بہتان ہے مقصد غسان کوفی کا یہ تھا کہ بڑے بزرگ کی موافقت سے میرا مذہب
مشہور ہوجائیگا۔ فی الملل والنحل ومن العجب ان غسّان کان یحکی عن ابیحنیفۃ
مثل مذھبہ ویعدہ من المرجیۃ ولعلہ کذب الخ وقال المعتزلۃ کانوا یلقبون
کل من خالفھم فی القدر مرجیا الخ یعنے جو شخص معتزلہ کی مخالفت کرتا تھا اُسکو مرجیہ کہا
کرتے تھے۔ سیوم یہ کہ بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ یہ لفظ مرجیہ کسی غیر نے الحاق و وضع کردیا
ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا محدث نعیم اللہ صاحب رسالہ تنقید الکلام میں لکھتے ہیں۔ غرضکہ

بو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے دشمن تو بہت ہیں لیکن کیا ہی عمدہ کہا ہے صاحب عقل واہل علم نے

فلعنة ربنا اعداد رمل علی من ردّ قول ابحنیفة

یعنے کروڑ در کروڑ بیشمار لعنتیں ہوں اُس شخص پر جو امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تردید کرے۔
تحقیراً او توہیناً۔

سوال۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا الآیۃ یعنے چنگل
مارو ساتہہ خدا کی رسی کے سب لوگ اور نہ فرقہ فرقہ بنجاؤ۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ تقلید
نہ کرو۔ بلکہ قران پر عمل کرو۔

جواب۔ اس آیت کو تقلید کے ساتہہ کوئی علاقہ مخالفت کا نہیں۔ کیونکہ اگر مراد یہ ہے کہ قران
کے اسرار ودقائق حاصل کرو اور اُسپر پورا پورا عمل کرو تو یہ تو ہمارے اہلسنت والجاعۃ مقلدین
کو بخوبی حاصل ہے۔ اگر مراد یہ ہے کہ صرف الفاظ پڑہکر بلا سمجہے سوچے اندہوں کیطرح قبول
کرتے جاؤ تو یہ مرزائیوں نیچریوں چکڑالویوں نے حاصل کرلیا ہے سو غیر مقلدین بھی اُن کے
ساتہہ صاف طور پر ملکر الگ ہو جاویں۔ ہمارے حضرات فرقہ اہلسنت والجماعت یہی تو کہتے ہیں
کہ ایک ہی طرف ایک ہی مذہب پر قایم ہو نیا نیا فرقہ نہ تیار کرو۔ اور اہلسنت کے ساتہہ رہنے
سے ہی اعتصام بالکتاب حاصل ہوتا ہے یعنے جو شخص اہلسنت میں ملگیا وہی شخص خدا کے
رستے کے ساتہہ چنگل مارتا ہے کیونکہ اہلسنت والجماعت نے جو کچھ قران وحدیث کا مطلب
لیا ہے وہی خدا اور رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک عمدہ ہے اور جو کچھ مخالفین اہلسنت
نے لیا ہے وہ سراسر غلط وغیر معتبر ہے۔ چنانچہ جس نے قران پر چنگل مارا وہ تقلید کے
وجوب کا قائل ہوا۔ اور جس نے نہ مارا وہ خارج از اہلسنت ہوا۔

سوال۔ اِنَّ الَّذِیْنَ فَرَّقُوْا دِیْنَھُمْ وَکَانُوْا شِیَعًا لَّسْتَ مِنْھُمْ الآیۃ یعنے تحقیق

جن لوگوں نے فرق کر دیا اپنے دین کو۔ یعنے دین میں تفرقہ ڈالدیا ہے۔ تو یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُن میں سے نہیں۔ دوسری جگہ صاف حکم ہے وَلَاتَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا الآیۃ یعنے اُن لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جنہوں نے تفرقہ ڈالدیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ تقلید سخت منع ہے۔

جواب۔ آیت مذکورۃ الصدر کے معنے تو یہ ہیں۔ فرقوں سے مراد اہل ہوا و اہل بدعت ہیں اہلسنت والجماعت مراد نہیں۔ دیکھو تفسیر اتقان مطبوعہ لاہور صفحہ ۴۴۴۔ اخرج الطبرانی وغیرہ بسند جید عن عمر ابن الخطابؓ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال لعائشۃؓ اِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُم هم اصحاب البدع والاهواء من هٰذه الامة پھر اسی تفسیر کے صفحہ ۴۴۲ میں لکھا ہے اخرج الدیلمی فی مسند الفردوس بسند ضعیف عن ابن عمر عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال فی قوله يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ قال تبیض وجوہ اهل السنۃ وتسود وجوہ اهل البدعۃ الخ۔ یعنے اس آیت مذکورہ سے مراد تو بدمذہب و بدعتی ہیں اور دوسری آیت میں اہلسنت کے چہرے تو سفید ہونگے اور بدعتیوں کے چہرے سیاہ ہونگے اب افسوس ہے اُن لوگوں پر جو خواہ نخواہ آیتیں پیش کرتے جاتے ہیں اور دیکھتے نہیں کہ آیات کا کچھ لگاؤ بھی ہے یا نہیں۔ اور اکثر غیرمقلدین کی عادت ہے کہ جو آیات کفار کے حق میں وارد ہیں وہ سب مؤمنین کے حق میں پیش کر کے وہی نسبت پیدا کرتے ہیں جو کفار کے ساتھ ہے۔ حالانکہ یہ عادت خارجیوں کی تھی۔ دیکھو بخاری باب قتال الخوارج والملحدین صحیح حدیث درج ہے۔ وکان ابن عمر یراهم شرار خلق اللہ وقال انهم انطلقوا الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المؤمنین۔ اور صاحب مجمع البحار بھی یہی نقل کرتے ہیں وکان ابن عمر یراهم شرار خلق اللہ لانهم یتعمدون الی آیات نزلت فی الکفار فجعلوها علی المؤمنین الخ یعنے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو تمام خلقت سے بدتر جانتے تھے کیونکہ وہ کافروں کی آیات مومنوں

چسپاں کرتے ہیں۔یہی حال ہے غیر مقلدوں کا کہ تقلید کے رد میں ایک آیت بھی نہیں۔ بالخصوص تقلید شخصی کی نزدیدمیں تو تمام نجدی بھی جمع ہوکر دلیل لاویں نونہ لاسکیں گے۔

سوال۔ بہرحال تقلید کے بدعت ہونے میں تو کوئی شک وشبہ نہیں اور حدیث شریف میں صاف آیاہے کل بدعة ضلالة وکل ضلالة فی النار۔ ومن احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد۔ یعنے ہراک بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں ہے اور جو شئے دین میں نو پیدا ہو حالانکہ دین میں سے نہیں وہ مردود ہے۔

جواب۔ افسوس صدافسوس۔ غیر مقلدین اسقدر بعلم ہیں کہ خدا کی پناہ۔ یا تو قصداً ضد پر اڑکر اہلسنت والجماعت کے ساتھہ عداوت ومخالفت کرتے ہیں یا اولیاء اللہ کی عداوت سے اُن کے دل سیاہ اور آنکھیں بے نور ہوگئی ہیں۔ اب ہم لفظ بدعت کے تفصیلی معنے لکھتے ہیں اور دکھائینگے کہ علماء دین نے کیا کیا معنے لکھے ہیں اور بدعت کتنے قسم پر ہے اور کونسی بدعت گناہ ہے اور کونسی بدعت ثواب ہے۔ ناظرین اس بحث کو بخوبی یاد رکھیں کہ وقت پر بہت کام آویگی کیونکہ جسقدر اہلسنت کے معمولات ہیں مثلاً مولود شریف اور نذر نیاز اور عرس شریف اور ختمات شریف ودیگر امورات جو کرتے ہیں تو غیر مقلد وغیرہ یہی حدیث پیش کرکے اپنا دل کا بخار نکالتے ہیں۔

اول وہابیوں کے امام مولوی خرم علیصاحب حدیث مذکورہ کے تحت میں لکھتے ہیں۔ جو دین میں نئی چیز نکالے جسکی شرع میں کچھ اصل نہو نہ کھلی نہ چھپی اسی کا نام بدعت ہے۔ امام دوئم غیر مقلدوں کے یعنے ابن تیمیہ لکھتے ہیں من الجهلة من یجعل کل امر لم یکن فی زمن الصحابة بدعة مذمومة وان لم یقم دلیل علی قبحه متمسکا بقوله علیه السلام ایاکم ومحدثات الامور ولا یعلمون ان المراد بذالك ان یجعل فی الدین ما هو لیس فیه۔ ہدیة المرتدین

ان شرح مقاصد جلد دوم صفحہ ۲۷۱ میں علامہ تفتازانی نے لکھا ہے۔ یعنی یہ عقیدہ

وقول جاہلوں کا ہے۔ کہ جو چیز صحابہ کے وقت میں موجود نہ تھی وہ ضرور ہی بدعت مذمومہ ہے حالانکہ
ایسا نہیں ہے۔ اور کتاب حدیقہ ندیہ شرح تحفہ محمدیہ میں محدث عبد الغنی نابلسی لکھتے ہیں امّا
البدعۃ فی الشرع اذا کان فیہا اعانۃ علی طاعۃ شرعیۃ فانہا تکون باذن
من الشارع ولو بطریق الاشارۃ وھی بدعۃ حسنۃ یعنے جس بدعت سے دین کو
مدد پہونچے وہ بدعت حسنہ ہے کیونکہ اُس میں شارع علیہ السلام کا اشارہ کافی ہے۔ سیوم شاہ عبد العزیز
صاحب محدث دہلوی تحفہ میں لکھتے ہیں۔ حدیث مَن اَحدث فی امرنا مخصوص است بآنچہ کہ در
شرع اصلے نداشتہ باشد نہ از خلفا و نہ اجماع امت ثابت شدہ باشد۔ چہارم محدث شافعی
امام جلال الدین سیوطی اپنے رسالہ میں (جو فاکہانی مالکی کے ردّ میں ہے) لکھا ہے ان البدعۃ
لم تنحصر فی الحرام بل قد یکون مباحۃ و مندوبۃ وواجبۃ یعنے بدعت صرف
حرام میں ہی منحصر نہیں۔ بلکہ بدعت واجب بھی اور مندوب بھی ہے اور مباح بھی ہے۔ پنجم شیخ
عبد الحق محدث حنفی شرح مشکوۃ میں لکھتے ہیں۔ از انچہ موافق اصول وقواعد سنت اوست
وقیاس کردہ شدہ است برآں آنرا بدعت حسنہ گویند۔ وبعضی بدعتہا است کہ واجب است وبعضی
مستحسن ومستحب وغیرہ ومن ابتدع بدعۃ ضلالۃ وکسیکہ بدعتی کند ضلالۃ کہ راضی نیست
ازاں خدا ورسول صلے اللہ علیہ وسلم بخلاف بدعت حسنہ کہ در وے مصلحت دین است یعنی
وہ بدعت گناہ ہے جس سے برائی حاصل ہو ورنہ جس بدعت سے دین کو مدد پہونچے وہ بدعت حسنہ
واجب مستحبہ ہے۔ ششم محدث ابن حجر شافعی کتاب فتح المبین میں لکھتے ہیں البدعۃ منقسمۃ
الی الاحکام الخمسۃ لانہا اذا عرضت علی القواعد الشرعیۃ لم تخل عن واحد
من تلک الاحکام فمن البدع الواجبۃ الخ۔ یعنی بدعت پانچ قسم پر ہے واجب اور مستحسن

---

[1] یہی مقصد طریقہ محمدیہ کی شرح جلد اول صفحہ ۱۴۲ و ۱۴۳ مطبوعہ مصر میں مفصل ہے۔

اور حرام و مباح وغیرہ - ہفتم شاہ محمد اسحاق صاحب مائۃ مسائل میں لکھتے ہیں البدعۃ ما
احدث علی خلاف الحق المتلقی عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من علم او عمل او حال
بنوع شبھۃ او استحسان الخ یعنے بدعت وہ ہے جو کہ خلاف ہو شرع کے اور صرف و نحو بھی بدعت
حسنہ ہے۔
ہشتم - صاحب مجمع البحار لکھتے ہیں - کل بدعۃ ضلالۃ خص منہ واجب او مندوب
او مباح الخ - یعنے بدعت کی کئی قسمیں ہیں جنمیں سے بعض بدعت کرنا واجب بعض مندوب و مباح -
نہم - امام زرقانی شارح موطا نے لکھا ہے کل بدعۃ ضلالۃ عام مخصوص البعض
یعنے بدعت ضلالت عام ہے جس سے کئی بدعتیں خاص وجدا کی گئی ہیں - دہم چلپی اور مرقات
شرح مشکوۃ میں لکھا ہے ان من احدث فی الاسلام رائیا لم یکن لہ فی الکتاب و
السنۃ سند ظاھرا او خفی ملفوظا او مستنبط فھو مردود علیہ الخ یعنے جس نے
اسلام میں کوئی خیال ایسا پیدا کیا جسکی تائید نہ قرآن سے نہ حدیث سے ظاہرا باطنا استنباطا نہ ہو
(جیسے مرزائی نیچری وغیرہ) تو وہ رائے و خیال مردود ہے - یازدہم - علامہ جلیل صاحب سیرۃ
الحلبی لکھتے ہیں ما احدث من الخیر ولم یخالف من ذالک فھو البدعۃ المحمودۃ -
یعنے جو بدعت نیکی سے ہو اور نیکوئی کا مانع بھی نہ آوے تو وہ بدعت حسنہ و محمودہ ہے - دوازدہم
امام غزالی احیاء العلوم میں لکھتے ہیں - صـ۲۷ - جلد ۲ - انما المحذور بدعۃ تراغم سنۃ
ماموراً بھا یعنے اندیشہ اُس بدعت کا ہے جو مٹاوے کسی امر مسنونہ کو - سیزدہم - فتاوی عالمگیریہ
باب آداب المسجد جلد پنجم میں ہے وکم من شئی کان احداثا وھو بدعۃ حسنۃ - یعنے
کئی بدعتیں ایسی ہیں جو نیک ہیں - احیاء جلد اول باب کتابت قرآن میں ہے فکم من محدث
حسن یعنے کئی بدعتیں نیک ہیں - چہاردہم فتاوی مولانا مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی جلد اول صـ۵

میں لکھتے ہیں۔ محدث امریست کہ نہ موجود بود بخصوصیت در زمانہ نبوی و در زمانہ صحابہ کرام و
تابعین کہ مشہود لہا بالخیر اند باشد و نہ اصلش از ادلہ اربعہ یعنے کتاب و سنت و اجماع و قیاس
یافتہ شود۔ علامہ شریف در حواشی مشکوۃ می نویسد۔ المعنی ان من احدث فی الاسلام
رأیا لم یکن لہ من الکتاب والسنة سندا ظاهرا او خفیا ملفوظا او مستنبطة فھو مردود
علیہ و فاضل معین بن صفی در شرح اربعین نووی می نویسد فان قلت قد اشتهر ان البدعة
نوعان حسنة وسیئة فکیف یکون کل بدعة ضلالة بلا تخصیص قلت المراد من
البدعة فی الحدیث البدعة الشرعیة وھی مالیس لہ اصل شرعی وکل ما فعلہ
الشارع او امر بہ فھو لیس ببدعة شرعیة الخ حافظ ابن حجر در ہدیہ ساری مقدمہ فتح الباری
در فصل خامس کہ موضوع است برائے شرح غریب می آرد قولہ من احدث حدثا ای
فعل فعلا لا اصل لہ فی الشرع۔ پس ہر محدث کہ وجودش بخصوصیت در زمان از ازمنہ ثلثہ
نباشد لیکن سندش در دلیلے از ادلہ اربعہ یافتہ شود ہم مستحسن خواہد شد و استحسان صفت ماموریت
خواہ صراحتاً باو وارد شدہ باشد یا از قواعد کلیہ شرعیہ سندش یافتہ شدہ باشد خواہ واجب باشد
خواہ مندوب الخ۔

غرضکہ خلاصہ تحریرات مذکورہ کا یہ ہے کہ ہر اک بدعت گناہ و حرام نہیں بلکہ بعض کا کرنا
تو واجب بعض کا مباح بعض کا مستحسن و مستحب۔ پس جبکہ بڑے بڑے علماء دین محدثین نے بدعت
کو کئی قسم پر تقسیم کیا ہے تو پھر جاہلوں کیطرح ایک ہی بدعت کہے جانا اگر ضد و عداوت نہیں تو
اور کیا ہے۔

سوال۔ یہ تقسیم تو لغو ہے نہ شرعی۔

جواب۔ نہایت ہی افسوس ہے کہ اہلسنت کی عداوت نے بالکل اندھا کر دیا ہے۔ دیکھو

محدثین نے جو تشریح و توضیح فرمائی وہ شرعی تقسیم ہے یا لغوی ہے۔ کیا محدثوں نے لغت کی کتابیں
لکھی ہیں یا حدیث کی شرح لکھی ہے۔ اگر لغوی مراد ہوتی تو صاحب قاموس و منتہی الارب و لسان العرب
وغیرہ اس تعریف کو لکھتے حالانکہ لکھی تو اُن محدثین نے ہے جنکو حدیث کی تشریح و تفہیم مقصود تھی
پھر اسطرف تو ہو بدعت اور اُسطرف ہو واجب یا مستحب۔ اسکے کیا معنے؟ اب تم ہی کہو کہ محدثین نے
جو لفظ بدعت کی تشریح کی ہے اگر یہ شرع میں نہیں تو کس کتاب میں اس لفظ کی تعریف درج ہے
جسکو شرعی تعریف کہا جائے۔

جواب دوم۔ اس امر کا خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ صاف فرما دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔
سئل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عن الامر یحدث لیس فی کتاب ولا سنۃ الحدیث
یعنے سوال کیا صحابہ کرام نے حضور علیہ السلام سے کہ جو بدعت ایسی ہی ہو کہ نہ قرآن میں ہو نہ
حدیث میں تو اسکا کیا حکم ہے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ینظر فیہ العابدون
من المؤمنین۔ رواہ الدارمی یعنے اُس امر محدث میں عابدین مؤمنین یعنے خاص اہل اللہ لوگ
نظر کریں یا سوچیں۔ پس آپنے جب خاص مومنین کو سوچنے کا حکم دیا تو مجتہدین محدثین بالاتفاق
خاص اشخاص ہیں۔ جو کچھ انہوں نے معنی بدعت کے بیان کئے ہیں وہ سب درست ہیں۔ دوسرا
ایک حدیث میں یوں ہے مارآہ المؤمنون حسن فھو عند اللہ حسن رواہ المؤطا یعنے
جس بات کو مسلمان عمدہ و نیک خیال کریں وہ ہی خدا کے نزدیک بھی نیک و بہتر ہے۔ المؤمنون
سے مراد بھی وہی عابدین مؤمنین ہیں نہ ہر اک کلمہ گو وغیرہ۔ پس معلوم ہو گیا کہ ہر اک بدعت گناہ
نہیں بلکہ بعضے بدعت کا کرنا لازم و موجب اجر و ثواب ہے۔ اور تقلید بالفرض والمحال اگر بدعت
بھی ہو تو وہ واجب ہو گی اصل میں غیر مقلدوں کی غرض یہ ہے کہ مجتہد و نکی تقلید سے لوگوں کو
ہٹا کر اپنی اپنی تقلید کا پٹہ اُنکے گلے میں ڈالیں حالانکہ ایماندار سے کبھی یہ نہ ہو گا۔ کیونکہ کجا مجتہدین

اور کجا آجکل کے مخالفین جاہلین۔ اسکا نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزائی و نیچری و چکڑالوی وغیرہ

اسی نہ تقلید کرنیکا ہی ثمرہ ہے۔

سوال۔ اگر مرزائی نیچری چکڑالوی وغیرہ وہابیوں سے نکلے ہیں تو وہابی کہاں سے نکلے ہیں

جواب۔ یہ بات سب پر روشن ہے کہ آدم علیہ السلام سے لیکر حضور علیہ السلام تک تمام انبیا و مرسلین

برحق و صادقین اور وہاں سے لیکر تمام مسلمین مؤمنین خاص و عام کا سلسلہ برابر تا حال چلا آرہا

اب فرماؤ کہ یہ چوہڑے چمار و ہندو و سکھ وغیرہ کہاں سے پیدا ہو گئے ہیں غرض تو یہ ہے کہ اہلسنت

کے اصول و قواعد ہی ایسے ہیں کہ کسیطرح غیر مقلد نہیں بن سکتے۔ اور غیر مقلدین نے صاف آزادی

کے اصول (انگریزونکی طرح) باندہ دئے ہیں لہذا اُن اصولوں پر عمل کرکے ضرور ہی آزاد ہوگا

خواہ مرزائی ہو خواہ نیچری خواہ چکڑالوی۔

جواب دوم۔ یہ فرماؤ کہ ملائکہ بہی اول درجہ کے مؤمنین ہیں اور انبیاء مرسلین و صالحین اُن سے اعلیٰ

مؤمنین ہیں یہ تو خدا کیطرف سے آئے ہیں۔ بہلا یہ کہو کہ شیطان کہاں سے آیا اور کہاں سے پیدا

ہوا ہے۔ اسیطرح عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکے حق میں نہ دعا

فرمائی۔ بلکہ فرمایا کہ ایک فتنہ و قرن شیطان نجد سے ظاہر ہوگا۔ چنانچہ عبدالوہاب کا حال در مختار

باب البغاۃ میں مندرج ہے وہاں سے غیر مقلدین شروع ہوئے۔ وہی پیشگوئی بعینہٖ صادق

ہو گئی۔ اب کیا پوچھتے ہو کہاں سے پیدا ہوئے۔

سوال۔ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ شرح عین العلم میں لکھتے ہیں۔ من المعلوم ان اللہ ما کلف

احدا ان یکون حنفیا او مالکیا او شافعیا او حنبلیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا

علماء او تقلدوا علماء ان کانوا جھلاء۔ یعنی خدا نے کسی شخص کو یہ تکلیف نہیں دی کہ وہ

حنفی بنے یا شافعی یا مالکی یا حنبلی وغیرہ۔ بلکہ یہ تکلیف تو ضرور دی ہے کہ عامل بالسنت

اگر وہ علماء ہیں۔ اگر بے علم ہیں تو علماء کی تقلید کریں۔

جواب۔ اگر تکلیف دینے سے مراد یہ ہے کہ اسموار کسیکو تابع و متبوع نہیں بنایا۔ مثلاً یا عبد الجبار اطعنی یا احمد اللہ اقم الصلوٰۃ یا ثناء اللہ اٰمن باللہ تو شاید درست ہو کیونکہ اسطرح کسیکو حکم نہیں۔ مگر اس سے یہ ثابت نہ ہو گا کہ احمد اللہ یا عبد الجبار وغیرہ کیواسطے قرآن باعث ہدایت نہیں یا انکو قرآن پر عمل نصیب نہیں۔ کیونکہ اسطرح تو پھر کوئی شخص مسلمان نہ ثابت ہو گا۔ چنانچہ ہم صفحہ ۴۲ میں اشارہ کر آئے ہیں۔ اب اگر کوئی کہے کہ بنیاک نام بنام تو کسیکو حکم نہیں مگر جب یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا آگیا تو عبد الجبار و مولوی احمد اللہ وغیرہ اُس میں آگئے ہیں تو پھر جواباً یوں کہنا بجا ہے کہ جب خدا نے فرمایا اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّکْرِ یعنے اہل ذکر اور صاحبان حکم کی اطاعت کرو۔ تو امام ابو حنیفہ و شافعی وغیرہما رحمۃ اللہ علیہم بھی اسمیں آگئے۔ پھر نزاع ہی کیا رہی۔ اور علاوہ ازیں ملا علی قاری نے یہ فقرہ و تقلدوا علماء ان کانوا جھلاء صاف فرمایا ہے۔ اس سے ہمارا مطلب پورا نکل آیا کہ جو جاہل ہیں وہ علماء کی تقلید کریں۔ بس یہی مطلب ہمارا ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری کے اقوال پہلے درج ہو چکے ہیں۔ دیکھو صفحہ ۷۰ و ۷۱ رسالہ ہذا۔

سوال۔ مولانا بحر العلوم عبد العلی شرح مسلم الثبوت میں فرماتے ہیں اذ ما وجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ والحکم بہ ولم یوجب علی احد ان یتمذھب بمذھب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع جدید۔ یعنے خدا نے کسی پر واجب نہیں کیا کہ مذہب پکڑے کسی امام کا پس امام کے مذہب پکڑنے کو واجب کہنا نئی شرع ہے۔

جواب۔ یہ تو غیر مقلدوں کی سخت نافہمی ہے۔ ہم ابھی صفحہ ۷۰ میں عبارت شرح مسلم الثبوت لکھہ آئے ہیں وہاں پر صاف ہے کہ اگر غیر مجتہد ہے تو ضرور تقلید کرے پس عبارت مذکورہ

ہے۔ اللہ تعالے نے تعداد میں بھی شمولیت کا اعلان فرمایا۔

قرآنی استدلال ۱۴

(د) المجادلہ ۲۸/۲ } اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ مَا يَكُوْنُ مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَلَا اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَيْنَ مَا كَانُوْا

کیا آپ نے یا رسول اللہ دیکھا نہیں کہ اللہ تعالے جانتا ہے جو شئی آسمانوں اور زمین میں ہے تین آدمیوں کی کوئی ایسی سرگوشی نہیں مگر چوتھا ان کا اللہ ہے اور نہ ہی کوئی پانچ آدمیوں کی سرگوشی ہے مگر اللہ ان کا چھٹا ہے اور نہ ہی کوئی تھوڑے یا اس سے زیادہ ہوں مگر وہ اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں یعنی فرشتے ہوں یا انسان یا جنات اللہ تعالے ان کے پاس ہی ہوتا ہے۔

باوجودیکہ رب کریم انسان کے پاس موجود ہے لیکن اس نے انسان کے پاس قرار نہیں پکڑا جیسا ارشاد ہے۔

الزمر ۲۳/۱ } فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ۔ ضرور اللہ تعالے تم سے بے پروا ہے تمہارا محتاج نہیں۔

اللہ تعالے جل شانہٗ نے اپنی علمی طاقت کا اظہار بھی فرمایا کہ میرا علم ہر شئی کو محیط ہے۔

خداوند تعالے کا علمی احاطہ

الطلاق ۲۸/۱ } وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ، بے شک اللہ تعالے علمی لحاظ سے ہر شئی کو محیط ہے۔

اللہ تعالے بمع صفات قدیمہ ہر شئی کو محیط ہے۔

قرآنی استدلال ۱۵

مسلمان کا خدا بالذات مسلمان کے پاس ہے

(ا) البقرہ ۲/۲۴ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ب) التوبہ ۱۰/۵ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کے پاس ہے۔

(ج) النحل ۱۴/۱۶ } اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ ○ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں اور نیکی کرنے والوں کے پاس ہے۔

(د) التوبہ ۱۱/۱۶ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ○ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

(ر) العنکبوت ۲۱/۷ } وَاِنَّ اللّٰہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کے پاس ہے۔

(س) الانفال ۹/۲ } وَاَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ○ اور ضرور اللہ تعالےٰ ایمان والوں کے پاس ہے۔

(ص) الانفال ۱۰/۶ } وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْن ○ اور تم صبر کرو بے شک اللہ تعالےٰ صبر کرنے والوں کے پاس ہے۔

(ط) المائدہ ۶/۳ } وَقَالَ اللّٰہُ اِنِّیْ مَعَکُمْ ○ اور اللہ تعالےٰ نے اعلان کیا ہے کہ یقیناً میں تمہارے پاس ہوں۔

(ع) محمد ۲۶/۴ } وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ وَاللّٰہُ مَعَکُمْ ○ اور اے مسلمانو! تم ہی

بلند رہو گے کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔

(ن) النساء ۵/۱۶ } يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ إِذْ يُبَيِّتُونَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ۔

لوگوں سے وہ چھپاتے ہیں اور اللہ تعالےٰ سے چھپا نہیں سکتے کیونکہ وہ ان کے پاس ہے جب وہ رات کو ناپسندیدہ باتیں کرتے ہیں۔

(ق) الحدید ۲۷/۱ } وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ۔ جہاں بھی تم ہو اللہ تعالےٰ تمہارے پاس ہے۔

(ل) یونس ۱۱/۷ } وَمَا تَكُونُ فِي شَأْنٍ وَمَا تَتْلُو مِنْهُ مِنْ قُرْآنٍ وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفِيضُونَ فِيهِ ○ اور یارسول اللہ صلے اللہ علیک آپ جس حالت میں ہوں اور قرآن حکیم سے جو کچھ پڑھیں اور جب کسی کام کو شروع کرتے ہو تم جو بھی اعمال کرتے ہو ہم تم پر موجود ہوتے ہیں۔

(م) أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ جہاں تم منہ پھیرو وہیں اللہ تعالےٰ کی ذات موجود ہے۔

قرآن کریم کی شہادت کہ اللہ تعالےٰ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے

(ن) ق ۲۶/۲ } وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهِ نَفْسُهُ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيدِ ○

اور ضرور ہم نے انسان کو پیدا کیا اور جو اس کے دل میں خیال آتا ہے۔ ہم اس کو جانتے ہیں اور انسان کی گردن کی شہ رگ سے بھی ہم زیادہ قریب ہیں۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ میں تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں لیکن وہابی کہتا ہے کہ عرش یا کرسی پر ہے اب خداوند کریم کو معتبر اور مقدم سمجھیں یا وہابی کو ہمارا سنیوں کا ایمان تو یہی قرآن کریم ہے ہم چھوڑ نہیں سکتے۔

خداوند کریم ہمارے بہت قریب ہے لیکن ہمیں نظر نہیں آتا،

(د) واقعہ ۲۷/۴ } نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ (مرنے والے کے، ہم تم سے زیادہ قریب ہیں۔

اور لیکن تم دیکھ نہیں سکتے۔ کیوں بھئی خداوند کے فرمان سے ثابت ہوا کہ جب تم مرنے لگتے ہو تو ہم تمہارے بہت قریب ہوتے ہیں تاکہ ملک الموت کی ڈیوٹی ملاحظہ فرمادیں الیسا نہ ہو کہ وہ ایماندار وں سے کہیں سخت برتاؤ نہ کرے اور کفار و منافقین کی روح نکالنے میں کہیں نرمی نہ برتے کیونکہ بندہ یہ نہ سمجھے کہ رب العزۃ تمام عمر تو میری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب رہا لیکن موت کے وقت چھوڑ گیا تو رب العزۃ نے اس کا حل مذکورہ آیت میں فرمایا کہ موت کے وقت بھی میں تمہارے بہت قریب ہوتا ہوں تم دیکھ نہیں سکتے تو اس آیت کریمہ میں بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰے کی ذاتی موجودیت زمین پر انسان کے بہت زیادہ قریب ہے۔

(ک) الانفال ۹/۳ } وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ۔ اور تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ بے شک اللہ تعالٰے بندے اور اس کے دل کے درمیان آڑ بن جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ تم اللہ ہی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے فرمایا کہ بندہ جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں فرمانبرداری کرنے لگتا ہے تو اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے اور اس کی

ہمت کو ابھارتا ہے کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کوتاہی نہ کرنا اور جب حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلنے لگتا ہے تو بھی اللہ تعالٰے اس کے اور اس کے دل کے درمیان حائل ہوتا ہے کہ میں تمہیں نافرمانی سے روکتا ہوں پھر نہ کہنا کہ مجھے کسی نے روکا نہیں اب میں خداوند کریم تیرے دل میں ڈال رہا ہوں کہ میرے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی تیرے لئے دنیا و عقبیٰ میں مضر ہو گی دیکھا لیکن اللہ تعالٰے زبردستی نہیں کرتا تو اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے بندے کو اپنے ذاتی قرب کی اطلاع دے دی اب تم وہابی انکار کرو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ رب العزۃ تمہارے اور تمہارے دل کے درمیان حائل تو ہوتا ہے لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے تم سے اعتراض کرتا ہے۔ تم وہابی چونکہ رب العزۃ کو نہ دیکھ سکتے ہو اور نہ ہی تمہارا ایمان ہے کہ رب العزۃ ہمارے قریب ہے اس لئے تم خسارے میں ہی رہتے ہو اللہ تعالٰے تمہیں ہدایت کی طاقت دے۔ تو آیت مذکورہ سے بھی اللہ تعالٰے کا ذہن پر بندے کے قریب ہونا ثابت ہو گیا۔

(نوٹ) ان مذکورہ سولہ آیات قرآنیہ کو پڑھ کر بھی تمہارا ایمان درست نہ ہو تو پھر تمہیں خدا سمجھے اب آگے انشاء اللہ العزیز فقیر خداوند کریم کے زمین پر بھی موجود بالذات ہونے کے اور قرآنی دلائل پیش کرتا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۶

حضرت صالح علیہ السلام کا عقیدہ کہ اللہ تعالٰے میرے قریب ہے

هود ۱۲/۶ | اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ بے شک میرا رب قریب ہے اور میری دعا قبول کرنے والا ہے۔

قرآنی استدلال ۱۷۔

قرآن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ موجود ہے

الشعراء ۱۹/۴ } قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤی اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ قَالَ كَلَّا اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۝

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا اے موسیٰ ہم پکڑے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہر گز نہیں بے شک میرے پاس میرا پروردگار ہے مجھے جلد بچائے گا۔

اس آیۃ کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ خداوند کریم بالذات میرے قریب ہے۔

قرآنی استدلال ۱۸

الشعراء ۱۹/۲ } فَاذْهَبَا بِاٰیٰتِنَاۤ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ۝

(اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کو فرمایا) تم دونو ہمارے معجزات لے کر جاؤ بے شک ہم تمہارے پاس موجود ہیں سن رہے ہیں۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ھرون علیہ السلام کو بھی یہی حکم دیا کہ میں بالذات ہر وقت تمہارے پاس ہوں تمہاری بات ہی سنوں گا اور تمہاری مرضی ہی کروں گا۔ فرعون مردود کی کوئی کسی قسم کی بات سننے کو تیار نہیں اور نہ ہی میں اس کا ساتھ دوں گا فرمان خداوندی سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ مومن کے ہر وقت ساتھ ہوتا ہے اسی کی مرضی پوری کرتا ہے منکر مردود کی نہ مرضی کرتا ہے نہ اس کی دعا سنتا ہے اب تم سوچو کہ تم کس پارٹی میں شامل ہو فرعونی پارٹی میں یا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پارٹی میں تم خداوند کریم کو اپنے قریب موجود بالذات بھی نہیں تسلیم کرتے اس لئے تم خداوند کریم سے

دعا بھی نہیں کرتے کیونکہ خداوند کریم تمہاری سنتا ہی نہیں اب بھی وقت ہے توبہ کر لو پھر وقت ہاتھ نہ آئے گا۔ جو تمہاری یہاں نہیں سنتا آگے قبر و حشر میں تمہاری کیا سُنے گا۔

قرآنی استدلال ۱۹

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پاس موجود ہے

التوبۃ ۱۰/۶ } اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۚ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے دوست کو فرماتے تھے تو غمناک نہ ہو بے شک اللہ تعالےٰ ہمارے پاس موجود ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی صاف واضح ہو گیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ ذات خداوندی ہمارے ساتھ ہے۔ اور رب العزۃ کو بھی یہی عقیدہ پسند ہے کیونکہ حقیقت یہی ہے ورنہ اللہ تعالےٰ اس کا رد فرما دیتا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں تو عرش یا کرسی پر بیٹھا ہوں تمہاری وہیں سے امداد کرتا رہوں گا۔ جب رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس کلام کو پسند فرمایا اور قرآن کریم میں نقل کر دیا تو ہمارا بھی یہی عقیدہ ہونا ضروری ہے ورنہ ہم منکر قرآن ثابت ہوں گے۔

قرآنی استدلال ۲۰

ملائکہ کے پاس بھی ذات خداوندی کی موجودگی

الانفال ۹/۲ } اِذْ یُوْحِیْ رَبُّکَ اِلَی الْمَلٰٓئِکَۃِ اَنِّیْ مَعَکُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے رب نے فرشتوں کی طرف وحی کی کہ میں تمہارے پاس موجود ہوں تم ایمانداروں کو ثابت قدم رکھو۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ ملائکہ کے پاس بھی موجود ہے خواہ عالم ملکوت

میں ہوں یا عالم دنیا میں۔

قرآنی استدلال ۲۱

سب سے اخیر اللہ تعالٰی کی موجودگی زمین پر

الرحمٰن ۲۷/۱ } كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۚ

زمین پر جو شی ہے فنا ہونے والی ہے اور آپ کے رب کی ذات صرف باقی رہ جائے گی۔ جو بزرگی والا عزت والا ہے۔

اس آیت کریمہ سے بھی واضح ہوا کہ جب زمین پہ کوئی شی باقی نہ رہ جائے گی تو اس وقت زمین پر صرف ذات خداوندی بلاکم وکیف موجود ہو گی۔

کیوں بھی وہابیو تمہیں قیامت بھی یاد نہیں جب صرف ذات خداوندی زمین پر موجود ہو گی اور کسی کا نام ونشان نہ ہو گا ایماندار خداوند کریم کی معیت والے آدام میں ہوں گے اور جن کے ساتھ معیت خداوندی نہ ہو گی جن کی نہ دنیا میں سنتا ہے نہ قبر میں تو ان کی حشر کے دن کیسے سنے گا عذاب الٰہی سے ڈرو اور رب العزۃ کو اپنے پاس سمجھو۔

قرآنی استدلال ۲۲

اللہ تعالٰی کی ملاقات زمین پر اس کا منکر کافر ہے

الکہف ۱۶/۱۲ } قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ۝

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم تمہیں زیادہ خسارے والے

عمل کی خبر نہ دیں جن کی کوشش دنیا کی زندگی ہی میں ضائع ہو گئی اور ان کا یقین ہو چکا ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں یہی لوگ اپنے رب کی آیتوں اور رب کریم کی ملاقات کے منکرین ہیں۔ ایسے لوگوں کے تمام اعمال برباد ہو گئے اور قیامت کے دن ان کے لیے تول نہ قائم کیا جاویگا۔

اس آیۃ خداوندی سے ثابت ہوا کہ جو لوگ یہ عقیدہ رکھتے ہیں زمین پہ خداوند کریم کی ملاقات نہیں ہو سکتی خداوند تعالےٰ کی موجودگی زمین پہ نہیں ہے ان کے تمام اعمال اسی عقیدہ کی بنا پہ ضائع ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ یقین ہے کہ ہم عبادۃ اور اعمال صالح کرتے ہیں لیکن ان کے پلّے ہر نیکی سے خالی ہیں کیونکہ خداوند کریم کے متعلق ہی ان کا عقیدہ صحیح نہیں۔

بتاؤ وہابیو ؟ تم کہتے ہو کہ خدا عرش یا کرسی پہ بیٹھا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو شخص زمین پہ میری ملاقات کو تسلیم نہیں کرتا وہ ایمان سے خالی ہے خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے اس کی کوئی نیکی نیکی ہی نہیں زمین پہ رب العزۃ کی موجودگی تسلیم کی جائے تو ملاقات بھی ممکن ہے جو خداوند کریم کو زمین پہ موجود ہی نہیں تسلیم کرتا وہ ملاقات خداوندی تک کیسے پہنچ سکتا ہے جو لقاء اللہ سے محروم ہے وہ تو توحید خداوندی کا منکر ہے۔

اللہ تعالےٰ کی ملاقات عرش وکرسی کے بغیر

قرآنی استدلال ۲۳

الکھف ۱۶/۱۲ } فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۝

جو شخص اپنے رب کریم سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تو چاہیئے کہ وہ اعمال

صالحہ کرے اور اپنے رب کریم کی عبادۃ میں کسی کو شریک نہ بنائے (صرف
اس ایک اللہ کی ہی عبادۃ کرے)

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ جو شخص زمین پر زندگی میں وحدہٗ لاشریک کی ملاقات
کا قائل ہے اعمال بھی اسی کے صالح ہیں۔ ورنہ نہیں اور شرک سے بھی وہی بچ سکتا ہے
جو رب العزۃ کو یہاں موجود بالذات یقین کرتا ہے ورنہ شرک سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ تعالےٰ کی ذاتی موجودیت بلاکیف وکم زمین پر

قرآنی استدلال ۲۴

النمل ۱۹/۱ } اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِاَھْلِهٖ اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا سَاٰتِیْکُمْ مِّنْھَا
بِخَبَرٍ اَوْ اٰتِیْکُمْ بِشِھَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّا
جَآءَھَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِکَ مَنْ فِی النَّارِ وَمَنْ حَوْلَھَا وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
یٰمُوْسٰٓی اِنَّهٗٓ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۔

جب حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنی بیوی کو کہا مجھے آگ معلوم ہوئی ہے میں وہاں سے
تمہارے لئے کوئی راستہ دریافت کر آؤں گا یا ایک انگارہی لے آوں گا تاکہ تم
سینکو جب حضرت موسٰی علیہ السلام اس آگ کے پاس آئے آواز آئی کہ جو اس روشنی
میں آگیا اور اس کا چوفیر با برکت ہو جائے گا۔ عالمین کا پروردگار اللہ پاک ہے اے
موسٰی میں ہی غالب حکمت والا ہو اللہ ہوں۔

بتاؤ وہابیو؟ حضرت موسٰی علیہ السلام نے چمک دیکھی اور اس کو آگ سمجھ کر تشریف لائے تو
اس چمک سے آواز آئی کہ اے موسٰی اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ میں ہی اللہ غالب
حکمت والا ہوں اب یہ بتاؤ کہ وہ طور پہاڑ پر چمکیلا نور جس سے اَنَا اللّٰہ کی آواز آئی وہ

خداوندی نور تھا یا نہ ؟ اگر نہ تھا تو حضرت موسٰی علیہ السلام نبی اللہ تھے اللہ تعالٰے اس کا رد کرتا کہ اے موسیٰ دھوکے میں نہ آنا یہ میرا جلوہ نہ تھا اگر رب کریم نے رد نہیں فرمایا بلکہ کلیم اللہ رب العزۃ سے گفتگو فرمانے بار بار تشریف لاتے رہے تو اس آیۃ کریمہ سے رب العزت کی موجودگی بالذات زمین پر بلاکم وکیف ثابت ہوئی حضرت موسٰی علیہ السلام نے اَنَا اللّٰہُ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ کا اعلان سن کر خداوند تعالٰے کو وہاں موجود بالذات تسلیم کر لیا اللہ تعالٰے نے اس واقعہ کو قرآن کریم میں لکھا دیا سب ایماندار اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن تمہیں انکار ہے اس سے ثابت ہوا کہ تم وہابی رب العزت" قرآن کریم" انبیاء علیہم السلام" اولیاء اللہ اور تمام مومنین کے مخالف عقیدہ رکھتے ہو تو تمہارا موحد کہلانا محض دھوکہ ثابت ہوا جس کے متعلق رب العزت نے فرمایا ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ۔

قرآنی استدلال ۲۵

القصص $\frac{۲۰}{۴}$ } فَلَمَّا قَضٰی مُوْسَی الْاَجَلَ وَسَارَ بِاَھْلِہٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا قَالَ لِاَھْلِہِ امْکُثُوْٓا اِنِّیْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْٓ اٰتِیْکُمْ مِّنْھَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَۃٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّکُمْ تَصْطَلُوْنَ فَلَمَّآ اَتٰھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِیِٔ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَۃِ الْمُبٰرَکَۃِ مِنَ الشَّجَرَۃِ اَنْ یّٰمُوْسٰٓی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔

جب حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنے مہر کی مقررہ مدت پوری کر دی اپنی بیوی کو لے چلے طور کی طرف سے آگ معلوم ہوئی اپنی بیوی کو کہا تم ٹھہرو مجھے آگ

معلوم ہوتی ہے شاید وہاں سے تمہارے لئے کوئی پتہ لاؤں یا آگ کا انگار تاکہ تم سینکو تو جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آگ کے پاس تشریف لائے ملاوی کے دائیں جانب سے مبارک بقعہ کے ایک درخت سے آواز آئی کہ اے موسیٰ یقیناً میں ہی اللہ عالمین کا پروردگار ہوں۔

ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ

۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو رب العالمین کی ملاقات زمین کے ایک پہاڑ طور پر ہوئی۔

۲۔ پہاڑ طور کی دائیں جانب خداوندی نور کے تجلی کا ظہور ہوا۔

۳۔ جس مقام پر رب العزۃ سے تعلق لگ جائے اس مقام کو بابرکت اور شریف کہنا جائز کتاب اللہ سے ثابت ہوا۔

۴۔ اس تجلی سے رب العزۃ نے بالذات آواز دی کہ میں اللہ رب العالمین ہوں۔

کیوں ملاجی تم تو کہتے تھے خدا عرش یا کرسی پر بیٹھا اس وقت عرش معلّٰی سے پہاڑ طور پر اتر آیا تھا تو عرش و کرسی رب العزۃ سے خالی ہو گئی؟

ثابت ہوا کہ خداوند کریم لامکان ولازمان ہے لیکن بلاکم وکیف اس کی ذات کی موجودیت ہر مکان و زمان اور بلا مکان و زمان یقینی ہے مذکورہ بالا پچیس [۲۵] قرآنی آیات سے فقیر نے اللہ تعالےٰ کی موجودگی زمینوں آسمانوں میں ثابت کر دی اب تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ اب احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

ان دو آیتوں سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ زمین پہ آسمانوں میں فوق العرش موجود ہے اور جہاں چاہے اپنے نور کی وجود کا ظہور فرما کر ملاقات کر سکتا ہے اور مخلوق زیادہ خداوندی سے مشرف ہو سکتے ہیں اور موحد کہلانے والو اب بتاؤ تمہارا قرآن کریم پہ ایمان ہے یا

نہیں ؟ اگر قرآن کریم تمہارے مذہب میں سچی کتاب ہے تو قرآن کریم کی پچیس ۲۵ آیتوں سے
کس کس کی تاویل کرو گے قرآن کریم خداوندی کلام کو صحیح سمجھو اور قرآن کریم پر یقین رکھتے
ہوئے اپنے ایمان بموجب قرآن کریم خداوند تعالےٰ کو زمینوں آسمانوں عرش کرسی تمام
کائنات میں بالذات موجود سمجھو جس کی ذات عالمین کے بدلنے سے نہ بدل سکتی ہے نہ اس
میں تغیر ہے ۔

قرآنی استدلال ۲۶

البروج ۳ ۲۰ { وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَآئِھِمْ مُّحِیْطٌ ۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ ان
کے چوفیرے سے گھیرے ہوئے ہے ۔

اس آیۂ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ رب العزۃ کا ہر کافر کو گھیرا پڑا ہوا ہے ۔ جو
خداوند کریم کی موجودگی کا منکر ہے ۔ چونکہ وہ بھی خداوند کریم کے گھیرے میں ہے کسی دن گرفت میں
آنے والا ہے دل کی تسلی کے لئے اس کی موجودگی کا انکار کرتا ہے ۔ بالذات اللہ تعالےٰ کی
موجودگی زمین پر بھی اس آیت کریمہ سے ثابت ہو گئی ۔

اللہ تعالےٰ کی بالذات موجودگی زمین پر احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

رب العزۃ کی ذاتی موجودگی ایماندار کے سامنے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(۱) کنز العمال ۴/۱۰۴ | اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْھِہٖ
فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدٌ مِّنْکُمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ

(خ حم م د ۵ عن ابن عمر) عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کوئی ایماندار نماز میں داخل ہو تو اللہ تعالےٰ اس کے منہ کی طرف ہوتا

ہے تو تم سے کوئی ایک قبلہ رخ نماز میں نہ تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ خداوند کریم کی موجودگی زمین پر ہے اور نمازی کے قبلہ رخ بلا کم وکیف اللہ تعالےٰ کی موجودگی ہوتی ہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۰۶ } اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ فِی صَلٰوتِہٖ فَاِنَّہٗ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ وَ اِنَّ رَبَّہٗ بَیْنَہٗ وَ بَیْنَ الْقِبْلَۃِ فَلَا یَبْزُقَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ قِبْلَتِہٖ وَلٰکِنْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَیْہِ (ن عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بے شک کوئی تمہارا جب اپنی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور صحیح بات ہے کہ نمازی اور قبلے کے درمیان رب العزۃ موجود ہے تمہارا کوئی بھی (خواہ بیمار ہو) قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں یا پاؤں کے نیچے تھوکے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا نمازی کے سامنے ذات خداوندی موجود ہے۔ اور یہ فرمان خداوندی اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کی صحیح ترجمانی ہے۔ اور سنیئے

(۳) کنز العمال ۴/۱۰۷ } اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ یُصَلِّیْ فَلَا یَبْزُقُ قِبَلَ وَجْہِہٖ فَاِنَّ اللّٰہَ قِبَلَ وَجْہِہٖ اِذَا صَلّٰی (مالک ق ن عن ابن عمر) عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز پڑھے تو اپنے منہ کی طرف نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالےٰ بندے کے منہ کی طرف موجود ہوتا ہے جب وہ نماز پڑھے۔

(۴) کنز العمال ۴/۱۰۷ } اِذَا قَامَ اَحَدُکُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ اَقْبَلَ اللّٰہُ تعالےٰ عَلَیْہِ

بِوَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ قِبْلَتِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ (حل عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تمہارا کوئی بھی نماز کے لئے کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے چہرے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی قبلہ رخ اور دائیں طرف نہ تھوکے۔

۵۔ کنز العمال $\frac{4}{107}$ } اِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِى الصَّلٰوةِ يُقْبِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ اَحَدُكُمْ فِىْ وَجْهِهٖ وَلَا يَبْصُقَنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَاِنَّ كَاتِبَ الْحَسَنَاتِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ يَبْصُقُ عَنْ يَسَارِهٖ — (خط عن حذیفۃ) حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی آدمی نماز میں کھڑا ہو تو خداوند کریم اس کے روبرو ہوتا ہے تمہارا کوئی بھی (عذر یا بلا عذر سے) اپنے چہرے کی طرف یا دائیں طرف نہ تھوکے کیونکہ نمازی کے دائیں طرف نیکیاں لکھنے والا فرشتہ ہوتا ہے بائیں طرف تھوکئے۔

۶۔ کنز العمال $\frac{4}{107}$ } اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ فِىْ صَلٰوتِهٖ فَاِنَّهٗ يُنَاجِىْ رَبَّهٗ وَاِنَّ اللّٰهَ يَسْتَقْبِلُهٗ بِوَجْهِهٖ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُكُمْ فِى الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ (عبد الرزاق عن ابن عمر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم سے کوئی بھی نماز میں کھڑا ہو تو بے شک وہ اپنے رب کریم کو پکارتا ہے اور یقیناً اللہ تعالےٰ بالذات اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو تمہارا کوئی بھی (معذور ہو یا نہ) قبلے کی طرف اور دائیں طرف نہ تھوکئے۔

اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ کا ترجمہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی
اللہ تعالیٰ ہر وقت ہر مکان بلا کم وکیف بالذات موجود ہوتا ہے،

۷۔ کنز العمال ۱۰۶/۴ } اَیَسُرُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّبْصُقَ فِیْ وَجْہِہٖ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَاِنَّمَا یَسْتَقْبِلُ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ

وَالْمَلَکُ عَنْ یَمِیْنِہٖ فَلَا یَتْفُلُ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلَا فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَّسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمِیْہِ فَاِنْ عَجَّلَ بِہٖ اَمْرٌ فَلْیَتْفُلْ ھٰکَذَا یَعْنِیْ فِیْ ثَوْبِہٖ

(وعن ابی سعید) ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم سے کسی ایک کو بھی یہ بات بھلی معلوم ہوتی ہے۔ کہ اپنے سامنے منہ کی طرف تھوکے جب بندہ قبلہ رخ ہوتا ہے تو اور کوئی بات نہیں اللہ عز وجل بالذات اس کے سامنے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف موجود ہوتے ہیں تو اپنے دائیں اور قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے تھوکے اگر کوئی تکلیف ہو تو کپڑے میں تھوک کر مل لے۔

۸۔ ابن ماجہ ۵۶ } حدثنا محمد بن رمح المصری انبأنا اللیث بن سعد عن نافع عن عبد اللہ بن عمر قال رأی رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی

اللہ علیہ وسلم نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ وَھُوَ یُصَلِّیْ بَیْنَ یَدَیِ النَّاسِ فَحَتَّھَا قَالَ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوۃِ اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الصَّلٰوۃِ کَانَ اللّٰہُ قِبَلَ وَجْھِہٖ فَلَا یَتَنَخَّمَنَّ اَحَدُکُمْ قِبَلَ وَجْھِہٖ فِی الصَّلٰوۃِ =

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نے قبلے کی طرف کھنگار دیکھا اور آپ لوگوں کے آگے نماز پڑھ رہے تھے تو آپ نے کھرچ دیا نماز سے فراغت کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی بھی نماز میں ہو تو اللہ تعالے اس کے سامنے موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص تم سے نماز میں قبلے کی طرف نہ تھوکے۔

۹۔ کنز العمال ۴/۱۰۸ } إِذَا قَامَ الرَّجُلُ فِي صَلٰوتِهٖ أَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهٖ فَاِذَا الْتَفَتَ قَالَ ابْنُ آدَمَ إِلٰى مَنْ تَلْتَفِتُ إِلٰى مَنْ هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنِّيْ أَقْبِلْ إِلَيَّ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّانِيَةَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَاِذَا الْتَفَتَ الثَّالِثَةَ صَرَفَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنْهُ (البزار عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالے اس کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے تو جب متوجہ ہوتا ہے تو بندہ کہتا ہے کس کی طرف تو توجہ فرمائے گا۔ جو تیرے نزدیک مجھ سے بہتر ہوگا؟

جب اللہ تعالے دوبارہ توجہ فرماتا ہے تو بندہ پھر وہی بات کہتا ہے جب تیسری بار توجہ فرماتا ہے تو بندے سے اعراض فرماتا ہے۔

۱۰۔ کنز العمال ۴/۱۰۷ } أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيْ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قِبَلَ وَجْهِهٖ فَلَا يَبْصُقَنَّ قِبَلَ وَجْهِهٖ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَجِلَتْ بِهٖ بَادِرَةٌ فَلْيَتْفُلْ بِثَوْبِهٖ هٰكَذَا ثُمَّ يَطْوِيْ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ (م د حب ک عن جابر)

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم سے کون شخص پسند کرتا ہے کہ اللہ تعالٰے اس سے اعراض کرے بے شک تم سے کوئی شخص جب نماز پڑھنے کے لیئے کھڑا ہو تو اللہ تبارک وتعالٰے اُس کے چہرے کی طرف موجود ہوتا ہے تو کوئی شخص سامنے اور دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اپنے کپڑے میں تھوک لے اس طرح پھر بعض کو بعض پر ملے۔

۱۲۔ کنز العمال ج۳ ص۱۰۰ } اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ فِيْ مَقَامٍ عَظِيْمٍ بَيْنَ يَدَيْ رَبٍّ عَظِيْمٍ يَسْأَلُهٗ اَمْرًا عَظِيْمًا اَلْفَوْزُ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةُ مِنَ النَّارِ وَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ يَقُوْمُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مُسْتَقْبِلَ رَبِّهٖ وَمَلَكُهٗ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَقَرِيْنُهٗ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَتْفُلَنَّ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهٖ وَتَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ لِيَعْرُكْ فَلْيَشُدَّ دَعْرَكَهٗ فَاِنَّمَا يَعْرُكُ اُذُنَيِ الشَّيْطَانِ وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ لَوِ انْكَشَفَتْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ الْحُجُبُ اَوْ يُؤْذَنُ فِي الْكَلَامِ لَشَكًّا مَا يُلْقٰى مِنْ ذَالِكَ (طب عن ابی امامۃ)

ابو امامہ رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ تعالٰے علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ رب عظیم کے سامنے بہت بڑے مقام میں ہوتا ہے اور اللہ تعالٰے سے بہت بڑا کام چاہتا ہے جنت میں فوز دوزخ سے نجات اور یقیناً جب تم سے کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل کے روبرو کھڑا ہوتا ہے اور نیکی لکھنے والا فرشتہ اس کے دائیں

ہوتا ہے اور ابلیس اس کے بائیں ہوتا ہے تو تم سے کوئی بھی اپنے سامنے اور
دائیں نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے پھر رگڑے اور سختی
سے رگڑے کیونکہ وہ رگڑا شیطان کے کانوں کو لگتا ہے قسم ہے مجھے اس ذات
کی جس نے مجھے مبعوث فرمایا اگر میں تمہارے اور اس کے درمیان راز افشا کروں
یا پردہ اٹھادوں تو تم تعجب میں رہ جاؤ یا کلام کی اجازت دی جائے تو وہ اپنے
کانوں کی شکایت کرے۔

۱۳ر ابوداؤد ۱/۷۵ | حدثنا یحییٰ بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث
کنز العمال ۴/۱۰۶ | عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید
الخدری اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ یُحِبُّ الْعَرَا
جِیْنَ وَلَا یَزَالُ فِیْ یَدِہٖ مِنْھَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَی نُخَامَۃً فِیْ قِبْلَۃِ الْمَسْجِدِ
فَحَکَّھَا ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَی النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ اَیَسُرُّ اَحَدَکُمْ اَنْ یُبْصَقَ فِیْ وَجْھِہٖ
اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ فَاِنَّمَا یَسْتَقْبِلُ رَبَّہٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَکُ عَنْ
یَمِیْنِہٖ فَلَا یَتْفُلْ عَنْ یَمِیْنِہٖ وَلَا فِیْ قِبْلَتِہٖ وَلْیَبْصُقْ عَنْ یَسَارِہٖ اَوْ تَحْتَ
قَدَمِہٖ فَاِنْ عَجِلَ بِہٖ اَمْرٌ فَلْیَقُلْ ھٰکَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَالِکَ
اَنْ یَتْفُلَ فِیْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ یَرُدُّ بَعْضَہٗ عَلٰی بَعْضٍ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
چھڑی رکھنے والوں کو پسند فرماتے مسجد میں تشریف لانے کے وقت ہمیشہ آپ
کے دست پاک میں چھڑی ہوتی ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف لائے تو مسجد
میں قبلہ رخ تھوک دیکھی تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک صورت میں مسلمانوں پر

متوجہ ہوئے فرمایا کہ کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی شخص اپنے سامنے تھوکے بے شک جب تم سے کوئی شخص قبلے کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا رب کریم عزوجل سامنے ہوتا ہے اور فرشتہ دائیں طرف اپنے دائیں طرف یا قبلہ رخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو اس طرح تھوکے ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر بعض کو بعض پر مل کر اسکی ہیئۃ کذائیہ بیان کی۔

۱۴۳۔ ابوداؤد $\frac{1}{۶۶}$ حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمرو عن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْمًا فبصق فِی الْقِبْلَۃِ وَرَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم حِیْنَ فَرَغَ لَا یُصَلِّیْ لَکُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِکَ اَنْ یُّصَلِّیَ لَھُمْ فَمَنَعُوْہُ وَاَخْبَرُوْہُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَکَرَ ذَالِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَحَسِبْتُ اَنَّہٗ قَالَ اِنَّکَ اٰذَیْتَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اصحب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے احمد رضی اللہ تعالے عنہ نے روایت بیان کی کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی اور قبلہ رخ تھوک دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا اس کے لیے یہ شخص جماعت نہ کرائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس شخص

کو منع کر دیا اور اس شخص کو بھی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے سرکار دوعالم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے متنبہ کر دیا پھر یہ بات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی گئی آپ نے فرمایا بہت اچھا ہوا اور میرا یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف دی ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جو شخص قبلے کا گستاخ ہے وہ اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے اور جو اللہ تعالےٰ کا گستاخ ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کی سخت ناراضگی کا باعث ہے او اہلحدیث کے مدعیو یہ تمہارا ایمان ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ اور قرآن کریم پہ ؟

اوہام کے اہلحدیثو بتاؤ تمہارا ایمان ان چودہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صحیح ہے یا نہیں ؟ اور تمہارے مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ان احادیث میں فرمایا ہے کہ خداوند کریم نمازی کے سامنے بالذات موجود ہوتا ہے نمازی کو چاہیئے کہ قبلہ رخ نہ تھوکے تسلیم کیا ہے یا نہیں ؟ اگر سچے اہلحدیث ہو تو تمہیں اپنے وہابی مولویوں کی تقلید میں احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت نہ ڈالنا چاہیئے اور یقین کرنا چاہیئے کہ رب العزۃ زمینوں آسمانوں میں موجود بالذات ہے۔ جس کی موجودیت کی ہم ہیئت کذائیہ نہیں بیان کر سکتے اور صرف عرش یا کرسی پر قرار پکڑنے کا عقیدہ شرکیہ سمجھو کیونکہ خداوند کریم نہ مخلوق سے کسی چیز کا محتاج ہے اور نہ ہی محدود ہے۔

ہم سنیوں نے تو بفرمان خداوندی رب العزۃ کو زمینوں آسمانوں عرش و کرسی بلکہ ہر مکان و زمان کی موجودیت خداوندی کو تسلیم کر لیا ہے اور یہ سب کچھ نہ تھا وہ تھا اور کچھ نہ رہیگا وہ ذوالجلال باقی رہیگا۔ اور یہی ہمارا مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحدہٗ لاشریک سبحٰنہٗ تعالےٰ

چلنے پھرنے لیٹنے مکان وزمان سے مبرا ہے کیسے واضح الفاظ میں ہمارے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا ہے اب بھی اگر تم نے اپنے عقیدوں کو صحیح نہ کیا تو یاد رکھو قرآنی آیتوں کے انکار کی پرسش علیحدہ ہوگی اور اس مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے سے اعراض کرنے کی خداوندی پکڑ علیحدہ ہوگی کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔

حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والے پر خداوندی فتویٰ

النساء ۵/۹ } فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قسم ہے آپ کے رب تعالٰے کی جب تک آپ کو واحد فیصل نہ تسلیم کرلیں وہ بے ایمان ہی رہینگے۔

دہابیو! عرصے سے تمہارا عقیدہ باری تعالٰے کے متعلق اچھا نہیں ہے اب بھی وقت ہے موت سے پہلے ہی اپنا عقیدہ درست کرلو ورنہ اس فرمان مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرکے دنیا سے بے ایمان ہی جاؤگے تو کیا فائدہ کیونکہ اصل توحید ہے پھر رسالت پھر ولایت۔ بفرمان خداوندی توحید میں تم مشرک ثابت ہوئے پھر اسی عقیدے کو درست کرنے کے لیے تمہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سمجھایا مذکورہ حدیثیں جو تمہارے سامنے ہیں تو تم نے ان کا بھی انکار کردیا تو تمہیں درجہ ولایت کیسے حاصل ہوسکتا ہے سوچو اور اپنے باطل ملاؤں کی اقتدا میں اپنے ایمانوں کو ضائع نہ کرو۔ تمام عمر ٹکریں مار مار کر تم بوڑھے ہوگئے تمہاری پیشانی پر داغ پڑ گئے بھوکے مر مر کر عمر گزر گئی بیت اللہ کا طواف بھی کرتے ہو تمہارے ملاں زکوٰۃ وعشر بھی تم سے بٹورتے ہیں لیکن تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوتا خداوند کریم کے ساتھ تمہارا تعلق لگتا ہی نہیں وجہ یہی ہے کہ شرک تمہارے اندر سے نہیں جاتا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

کی مخالفت تمہارے دل میں گھر کر چکی ہے جیسا کہ فقیر انشاء اللہ عنقریب عرض کرے گا اولیائ اللہ تمہیں دکھائی نہیں دیتے ہدایت کہاں سے حاصل ہو لہٰذا پہلے مسئلہ توحید میں درست ہو گے تو باقی انشاء اللہ جلد حل ہو جائیں گے۔

کیوں بئی وہابیو! اقانیم ثلثۃ کے قائل تو عیسائی تھے کہیں یار یہ مسئلہ کہ عرش کرسی اور خداوند کریم برابر ہیں۔ عیسائیوں سے تو نہیں لیا؟ تمہارا عقیدہ بھی وہی عیسائیوں والا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ وہ خداوند کریم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام کو اقانیم ثلثۃ مانتے ہیں اور تمہارے مذہب میں خداوند کریم عرش معلّٰی اور کرسی تینوں برابر برابر ہیں چار انگل کا بھی فرق نہیں۔ رب العزۃ نے تشابہت قلوبھم میرے خیال میں تمہارے لئے ہی نازل فرمائی تم تو بئی موحد ہونے کا دعویٰ کرتے ہو لیکن اقانیم ثلثۃ کو کہاں چھپاؤ گے معلوم ہوا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور یہ صرف مثال ہی نہیں حقیقت ہے جو وہابیوں کے عین منطبق ہے۔

بتلائیے جناب ہم نے کبھی انبیاء علیہم السلام کو خداوند کریم کے برابر کہا ہے یا کسی نے لکھا ہے ہمارے ہاں جس کی برابری مخلوق کے برابر ہے وہ خدا وحدہٗ لاشریک بننے کے قابل ہی نہیں ممکن ہی نہیں۔

ہمارا خداوند کریم وہ ہے جو ذات وصفات میں وحدہٗ لاشریک ہے اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا فرمایا تو آپ کو تمام مخلوق میں بے مثال پیدا فرمایا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے اولیاء اللہ تمام اُمتوں میں بے مثال جن سے کوئی بھی خداوند کریم کے برابر نہیں ہو سکتے اور نہ ہی ممکن ہے نہ ذات میں نہ ہی صفات میں کیونکہ ذات باری تعالےٰ وحدہٗ لاشریک قدیم ہے کسی کا محتاج نہیں باقی سب مخلوق ہیں جن کو خداوند کریم نے پیدا فرمایا۔

او وہابیو! اس مسئلہ تثلیث سے توبہ کرو ورنہ جیسا کہ عیسائیوں پر رب العزۃ نے فتویٰ صادر فرمایا تم پر بھی وہی عائد ہوتا ہے۔ سنو

تثلیثیوں پر خدائی فتویٰ

المائدہ ۶/۱۰ } لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝

وہابی عقیدہ کہ خدا کرسی پر بیٹھا ہے از روئے قرآن کریم مشرکین کا عقیدہ ہے

قرآن شریف مترجم ترجمہ نواب وحید الزمان } وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ کی تشریح لکھتے ہیں۔ "جب وہ کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی ہے اور اس کے بوجھ سے چرچر کرتی ہے"

وہابیوں کے بہت بڑے عالم جو ہندوستان میں وہابیت کے بانی ہیں انہوں نے یہ تشریح لکھی ہے کہ خداوند کرسی پر بیٹھا ہے تو چار انگل بھی بڑی نہیں رہتی اب فیصلہ خداوندی سنیئے:۔

قرآنی فیصلہ

اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو برابر سمجھنے والا آخرۃ کا منکر ہے

الانعام ۸/۱۰ } وَالَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ وَهُم بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۔ اور جو لوگ آخرت کے ساتھ ایمان نہیں رکھتے وہ اپنے رب کے ساتھ برابر

بناتے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی چیز کو اپنے رب کے برابر سمجھتے ہیں۔ (مثلاً عرش اور بت کرسی وغیرہ کو) وہ آخرت کے منکر ہیں اگر ان کو آخرت یاد ہو تو یہ شرک نہ کریں۔

اللہ تعالٰی کے برابر سمجھنے والا خداوند کریم کے نزدیک کافر ہے

الانعام ۷/۱ } ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ۔
پھر جن لوگوں نے کفر کیا وہ اپنے رب کے ساتھ کسی شیئ کو برابر بناتے ہیں

بتاؤ وہابیو! اب تو رب العزۃ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ کفر جڑ دیا جو رب العزۃ کے اس کی مخلوق سے کسی شیئ کو برابر سمجھیں تم نے عرش کو رب العزۃ کے برابر بنا دیا اب بتاؤ فیصلہ قرآنی کے مطابق تم کافر بنے یا نہ اب بھی اس عقیدے سے باز آجاؤ اور توبہ کرو۔

وہابیوں کی مثال یہودیوں کی ہے

الاعراف ۹/۲۰ } وَمِنْ قَوْمِ مُوْسٰى اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ۔
اور موسیٰ علیہ السلام کی قوم سے ایک گروہ ایسا تھا کہ حق کی ہدایت دیتے تھے اور اللہ تعالٰی کے ساتھ کسی کو برابر بھی بناتے تھے۔

اب بتاؤ وہابیو! یہودیوں میں اور تم میں کیا فرق ہے جو یہودی حق کی ہدایت بھی دیتے تھے اور مخلوق سے کسی کو اللہ کے برابر بھی سمجھتے تھے وہی حال تمہارا ہے تشابہت قلوبہم

کوئی وہابی عرش کی آیات کے سوا قرآن مجید میں کسی دوسرے مقام پر استویٰ ماضی کا صیغہ یا اس باب کا کوئی دوسرا صیغہ دکھائے جس کے معنی قرار پکڑنے کے ہوں دکھا دے تو ایسے شخص کو

مبلغات یکصد روپیہ انعام دیا جائے گا'

نہ بھئی وہابیو! اپنے وہابی مذہب کے تعصب کو علیحدہ کرکے انصاف کی بات کرنا کہ مطابق فرمان خداوندی نابینا بینا کے مساوی نہیں بے علم علم والے کے مساوی نہیں بہرہ سننے والے کے مساوی نہیں فاسق مومن کی برابری نہیں کرسکتا بخیل سخی کا مقابلہ نہیں کرسکتا ظلمت نور کے مساوی نہیں گرمی سایہ کے مساوی نہیں مخلوق خالق کے مساوی ہوسکتی ہے منتھی بے انتہا کے مساوی ہوسکتی ہے اب تمہارا عقیدہ ہے کہ خدا کرسی کے مساوی ہے کیا تمہارا عقیدہ قرآنی ہوسکتا ہے؟ مخلوق کو خالق کے مساوی سمجھنا کفر ہے حادث کو قدیم کے مساوی سمجھنا شرک ہے۔ بہرا دوسروں کو بھی بہرا ہی سمجھتا ہے۔

یہ اور بات ہے کہ تمہارا بھی نابینا والا حساب ہے کہ نابینا ہر ایک کو ہی نابینا تصور کرتا ہے۔

کیا یہ تمہاری توحید ہے یا خزانہ کفر و شرک ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب ایک حدیث عرش کے متعلق بھی ہے۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تمہارا مذہب ہی ایسی مصنوعی حدیثوں کی طرف راغب ہے قرآنی آیتوں اور احادیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلے اس مصنوعی حدیث کو اپنا معمول بنانے سے ہمیں تو شرم آتی ہے لیکن کیا کریں تمہارا مذہب تو ایسی حدیثوں سے مرکب ہے یہ میرے اختیار کی بات نہیں ہے سنیئے فقیر اس کا ضعف تمہارے سامنے پیش کرتا ہے۔

امام بیہقی نے اس کا رد لکھا ہے

کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ۲۹۷ } ھٰذَا حَدِیْثٌ یَنْفَرِدُ بِہٖ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ یسار عن یعقوب بن عتبة وَصَاحِبَا الصَّحِیْحِ لَمْ یحتجا به انما استشهد مسلم بن الحجاج محمد بن اسحٰق فی احادیث معدودة

اظنہن خمسۃ فلد روا من غیرہٗ ودکرہٗ البخاری فی شھواھد ذکرا من غیر روایۃ وکان مالک بن انس لایرضاہ ویحی بن سعید القطان لایروی عنہ ویحی بن معین یقول لیس ھو بحجۃ واحمد بن حنبل یقول یکتب عنہ ھٰذہ الاحادیث یعنی المغازی ونحوھا فاذا جاء الحلال والحرام اردنا قوما ھکذا یرید اقوی منہ فاذا کان لایحتج بہٖ فی الحلال والحرام فاولی ان لایحتج بہٖ فی صفات اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ۔

یہ حدیث صرف محمد بن اسحٰق سے مروی ہے اس پر بخاری مسلم نے اعتماد نہیں کیا مسلم بن حجاج نے اس کی صرف چار یا پانچ حدیثیں بیان کی ہیں جن کو اوروں نے بھی بیان کیا ہے۔ بخاری نے بھی اس کا ذکر بغیر روایت کے صرف مغازیات میں بیان کیا ہے مالک بن انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے محمد بن اسحاق کو پسند نہیں کیا یحیٰی بن معین نے کہا ہے کہ اس کی روایۃ حجۃ نہیں ہے احمد بن حنبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث مغازیات میں معتبر ہے باقی نہیں جب حلال وحرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت کو ہم دوسروں کے مقابلے میں رد کر دیتے ہیں تو امام بیہقی فرماتے ہیں کہ جب حلال وحرام میں محمد بن اسحٰق کی روایت معتبر نہیں تو اللہ تعالےٰ کے متعلق اس کی حدیث کیسے حجت ہو سکتی ہے لہٰذا محمد بن اسحاق کی یہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ تمہاری پیش کردہ خبر واحد ایات کے مقابلے میں محدثین کے اصول کے مطابق غیر معتبر ہے۔

محدثین کا عقیدہ

کتاب الاسماء والصفات البیہقی ۲۹۸ | تعالٰی اللہ ان یکون مشبہا بشیٔ او مکیفا بصورۃ خلق او مدرکا بحس لیس کمثلہ شیٔ وھو السمیع العلیم۔

اللہ تعالٰی کسی شی کے مشابہ نہیں یا خلق کی طرح کسی مکان پر نہیں یا چھونے سے معلوم نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کی مثل کوئی شی نہیں وہ ہر شی کو جاننے والا ہے اور سننے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۵-

وہابی توحید (۲)

فقہ محمدی کلاں ۱۰۹ | ف یعنی سالم قبروں میں نماز پڑھنا درست نہیں خواہ قبر نمازی کے آگے ہو یا پیچھے یا ان کے درمیان لیکن اگر پڑھ لے تو درست ہے۔

"محمد عمر" یہ ہے غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ ۲۵ کہ اگر کوئی وہابی قبروں میں نماز پڑھ لے تو درست ہے۔

چنانچہ اسی فتوٰی کی بنا پر قبروں میں وہابیوں نے مسجدیں بنائیں اور نمازیں پڑھی جا رہی ہیں جیسا کہ حافظاں والی تحصیل شجاع آباد شہر گجرات گوجرانوالہ اور کراچی وغیرہم میں قبروں کو مٹا کر ان کے اوپر مسجدیں بنائی گئیں اور اب بھی ان میں نمازیں پڑھی جا رہی ہیں وہاں وہابیوں کا شرک کا فتوٰی نہیں چلتا۔ کیونکہ وہ گھر کی بات ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! اگر قبر کو سجدہ حرام ہے اور کرنے والا مشرک ہے تو پہلے ان مذکورہ مساجد کو گرا دو اور قبریں بحال کرو۔ وَاِلَّا فَاَنْتُمْ مُشْرِکُوْنَ حَقًّا =

اب قرآنی فیصلہ عرض کرتا ہوں۔

قرآنی فیصلہ

(۱) النجم ۲۷/۳ } فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا۔
اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو اور عبادت کرو۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ سجدہ اللہ تعالےٰ کو کرو اور کسی کے لئے سجدہ نہیں اب تم سوچو کہ قبروں کو سجدہ کرنے سے قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے یا نہیں ؟

(۲) الدھر ۲۹/۲ } وَمِنَ اللَّیْلِ فَاسْجُدْ لَہٗ = اور رات کو بھی اللہ تعالےٰ کو سجدہ کرو۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ثابت کر دیا کہ اے انسان اگر تمہیں خفیہ اندھیرے میں مجھ سے محبت آئے تو اندھیرے میں ہی مجھے ہی سجدہ کرو کیونکہ

خداوندی سجدے کا فائدہ

(۳) العلق ۳۰/۱ } وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ سجدہ کر اور قریب ہو۔

اس فرمان خداوندی سے ثابت ہوا کہ سجدہ اللہ تعالےٰ کی محبوب ترین عبادت ہے۔ جب مومن اللہ تعالےٰ کے قرب کا ارادہ رکھے تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ مجھے سجدہ کرے تاکہ تو میرے قریب ہو جائے پہلے رات کو سجدے کا ارشاد فرمایا پھر سجدے سے قرب خداوندی کا حکم فرمایا تاکہ یک جہتی میں بندے کو سجدہ کر کے میرے قریب ہو جائے۔

رب العزت نے ہمیں مخلوق کو سجدہ کرنے سے منع فرما دیا

(۴) حٰمٓ السجدۃ ۲۴/۵ } لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۔

اے مسلمانو سورج اور چاند کو سجدہ نہ کرو صرف اسی اللہ کو ہی سجدہ کرو جس نے انہیں پیدا کیا ہے اگر تم خاص اسی کی عبادت کرتے ہو۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے صاف صاف حکم جاری فرمایا کہ اگر تم خالص اللہ تعالٰے کی ہی عبادت کرتے ہو تو سجدہ بھی اسی کو ہی کرو اور اس کی مخلوق سورج و چاند وغیرہما کو نہ کرو کیونکہ وہ مخلوق ہیں مخلوق کے لئے سجدہ نہیں صرف خالق کے لئے ہی سجدہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ سجدہ رب العزۃ کی محبوب ترین عبادت ہے اور عبادۃ صرف اللہ تعالٰے کے لئے ہی ہے جیسا کہ فرمایا۔

(۵) النساء ۵/۹ } وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْئًا ۔
اللہ تعالٰے کی عبادت کرو اس کے ساتھ عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالٰے کے سوا کسی کی عبادت کرنا شرک ہے اور سابقہ آیات سے ثابت ہوا کہ سجدہ عبادت ہے تو غیر اللہ کو سجدہ کرنا اس کی عبادت ہو جائے گی۔ اور اللہ تعالٰے کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے والے کے لئے عتاب الٰہی ہے۔

(۶) المائدہ ۶/۱ } اِنَّهٗ مَنْ یُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝

بے شک جو شخص اللہ تعالٰے کے ساتھ شریک بناتا ہے ضرور اللہ تعالٰے نے اس پہ جنت حرام کر دیا ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا

کوئی مددگار نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ قبر کو سجدہ کرنے والے پر جنت حرام ہے اور قبر کو سجدہ کرنے والا ظالم ہے۔ لہٰذا وہابی مذہب پر جنت حرام ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ قبر پر مساجد بنانا مشرکین کا شیوہ تھا

البدایہ والنہایۃ ۱/۱۰۶ بخاری شریف ۱/۱۷۹

وَقَدْ ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّہٗ لَمَّا ذَکَرَتْ عِنْدَہٗ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاُمُّ حَبِیْبَۃَ تِلْکَ الْکَنِیْسَۃَ الَّتِیْ رَاَیْنَہَا بِاَرْضِ الْحَبَشَۃِ یُقَالُ لَہَا مَارِیَۃُ فَذَکَرْنَا مِنْ حُسْنِہَا وَتَصَاوِیْرَ فِیْہَا فَقَالَ اُولٰئِکَ اِذَا مَاتَ فِیْہِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰی قَبْرِہٖ مَسْجِدًا ثُمَّ صَوَّرُوْا فِیْہِ تِلْکَ الصُّوْرَۃَ اُولٰئِکَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بخاری مسلم میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے حبشہ کی زمین کے کینسہ میں جو دیکھا اس کا ذکر کیا اس کو ماریہ کہا جاتا تھا تو اس میں جو تصویریں تھیں ان کی خوبصورتی کا ذکر کیا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان لوگوں کی رسم ہے کہ جب ان میں کوئی اچھا آدمی مر جاتے تو اس کی قبر پر وہ مسجد بناتے ہیں پھر اس کی تصویریں اس میں بناتے ہیں یہی لوگ اللہ تعالےٰ کے نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ شرارتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

مسلم شریف ۱/۳۱۲ } وحدثنی علی بن حجر السعدی قال نا الولید بن مسلم عن ابن جابر عن بسر بن عبید اللہ عن واثلۃ عَنْ اَبِی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَی الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْھَا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ ہی قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

کیوں بھئی اہلحدیث کہلانے کے مدعیو ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دکھا دو کہ قبر کی طرف نماز پڑھنے تو جائز ہے ورنہ توبہ کرو اور اس اپنے مفتی کو مشرک کہدو۔

قبروں کو مساجد بنانا یہود ونصاریٰ کا شیوہ تھا

بخاری شریف ۱/۱۷۷ } عن عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی مات فیہ لَعَنَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جس بیماری میں وصال ہوا ہے آپ نے فرمایا ان یہود ونصاریٰ پر اللہ تعالےٰ نے لعنت کی جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں پر مسجد میں بنائیں

بتاؤ وہابیو! قبروں کو سجدہ کرنے کا فتویٰ تم دو اور مشرک ہمیں کہو حافظاں والا

تحصیل شجاع آباد، گجرات، گوجرانوالہ، کراچی کی قبروں پر تم نے مسجدیں تعمیر کیں اور نمازیں پڑھتے ہو۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے تم وہابی یہود و نصاریٰ کے مقلدین ثابت ہوئے یا نہ؟

(وہابی عقیدہ ۳)

وہابی توحید ۳

وہابی مذہب میں اللہ تعالےٰ کا ذکر بھی بدعت ہے

فتویٰ ستاریہ ۱/۱۳۴ } سوال (۷۹) اکثر عورتیں جمع ہو کر ایک حلقہ بناتی ہیں اور با آواز بلند اللہ اللہ کرتی ہیں یہ جائز ہے یا بدعت ہے؟ (سائل مذکور)

جواب (۷۹) ہیئت مذکورہ کے ساتھ اللہ اللہ کرنا بدعت ہے کیونکہ اس کا ثبوت زمانہ خیر القرون میں مفقود ہے۔

ذکر اللہ کے متعلق قرآنی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۵ } وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰهَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۔ اور اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والے مرد اور بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے ہم نے بخشش اور بہت بڑا اجر تیار کیا ہے۔

کیوں بھی وہابیو! بتاؤ تمہارے اس فتویٰ سے تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ اللہ تعالےٰ فرمائے کہ اللہ تعالےٰ کا بہت ذکر کرنے والی عورتوں کے لئے اجر عظیم تیار کیا ہے اور تم بدعتی وہابی مذہب مکذب قرآن مجید ثابت ہوا۔

۲۔ العنکبوت ۲۱/۵ } وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ٥

اور اللہ تعالے کا ذکر بہت بڑا ہے اور اللہ تعالے جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

۳۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

ان آیات کریمہ سے اکٹھے ہو کر ذکر کرنے کا حکم الہٰی ثابت ہوا مسلمانوں کو اللہ تعالےٰ ارشاد فرماتے کہ اللہ تعالے کا ذکر زیادہ کرو اور تمام مل کر کرو۔ اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا حکم خداوندی ہے اور تم نے ذکر اللہ کو بھی بدعت کر دیا گیا

ذکر اللہ کرنے والی عورتیں خالق حقیقی کو پسند ہیں

التحریم ۲۸/۱ } مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا

مسلمان عورتیں ایمان والیاں فرمانبردار توبہ کرنے والیاں عبادت کرنے والیاں روزہ دار عورتیں بیاہیاں اور کنواریاں =

کیوں نبی اللہ تعالے عبادت کرنے والیوں کو پسند کرے اور وہابی مذہب عبادت سے روکے تو مکذب قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تم خود سوچ لو۔

مل کر اکٹھے ذکر اللہ کرنا تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے سنئیے

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۴۔ کے نُسَبِّحَكَ كَثِيْرًا وَّنَذْكُرَكَ كَثِيْرًا اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِيْرًا

ہم تمام مل کر تیرا ذکر کریں گے بلاشک تو ہمیں دیکھے گا؟

حضرت داؤد علیہ السلام کا مل کر ذکر کرنا

۵۔ ص ۲۳/۲ } وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُدَ ذَا الْاَيْدِ اِنَّهٗ اَوَّابٌ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ ○ وَالطَّيْرَ مَحْشُوْرَةً كُلٌّ لَّهٗ اَوَّابٌ ○

ہمارے بندے داؤد علیہ السلام بڑے طاقتور کا ذکر فرمایئے بے شک وہ خداوند کریم کی طرف بڑے رجوع کرنے والے تھے بے شک ہم نے پہاڑوں کو داؤد علیہ السلام کے تابع کر دیا داؤد علیہ السلام کے ساتھ عشاء اور اشراق کے وقت وہ مل کر اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرتے اور پرندے بھی اکٹھے ہو کر حضرت داؤد علیہ السلام کے ساتھ ذکر کرتے تمام ہی اس کی طرف رجوع کرنے والے تھے۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ مل کر اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔ اور ثواب ہے اور جتنا زیادہ کرے تقرب الی اللہ ہے اور ذکر اللہ کو بدعت کہنے والا فرقہ مکذب قرآن کریم ہے دشمن حق تعالےٰ ہے جس کو اللہ تعالےٰ اپنے ذکر سے محروم کرتا ہے۔ ایسی قوم کو قرب خداوندی کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔

ذکر اللہ پر مختصر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کنز العمال ۲۱۲/۱ } اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ ... ذِكْرُ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ
بے شک اللہ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب عمل ہر حالت اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنا۔

مسلمانو سوچو یہ ہے وہابی مذہب جو ذکر اللہ کو بھی بدعت قرار دیتے ہیں۔ اور

فرمان مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باغی ہیں۔

ذکراللہ سے روکنے والا خداوند کریم کے نزدیک شیطان ہے

المائدہ ۱۲ ﴿إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾

اور کوئی بات نہیں شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوے کے ذریعے عداوت اور بغض ڈال دے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ ذکراللہ اور نماز سے تمہیں روک دے کیا تم رکنے والے ہو؟۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں صاف فرمادیا کہ شیطان تمہیں شرابی اور جواری بنا کر تمہارے اندر عداوت اور بغض پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس کا یہ بھی ارادہ ہے کہ تمہیں ذکراللہ اور نماز سے بھی روکے پھر اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو دھمکی دی کہ کیا تم ابلیس کے کہے رک جاؤ گے؟ یعنی بعض مسلمانوں نے شرابی اور جواری بن کر خلاف حکم خداوندی شیطان کی اقتدا میں مسلمانوں میں عداوت ڈال دی اور بعض نے ذکراللہ سے منع کیے اور بے نماز بنا کر دعائیں بند کر کے مسلمانوں میں عداوت اور بغض کا بیج بو کر تکفیر و شرک اور بدعت کے فتوے جڑ کر تفرقہ ڈال دیا اور اپنا نام اسلام میں موحد اہلحدیث" وہابی غیر مقلد اور محمدی کی نت نئی فرقہ بندی کر کے سیاسی ابھار پیدا کر دیا اور مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی کہہ کر شیطانی مذہب کو رائج کرنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے خبردار کیا کہ مسلمانوں ہوشیار ہو جاؤ یہ تمہیں ذکراللہ کو بدعت کہہ کر روکنے والے ہیں یہ شیطانی فرقہ ہے اور ڈانٹا کہ ﴿هَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ﴾ کیوں مسلمانو تم ایسے شیطانوں

کے کہے ذکر اللہ سے رک جاؤ گے؟ یاد رکھو مسلمانوں ان کے کہے ذکر اللہ سے نہ رکنا ورنہ شیطانی فرقہ میں شامل ہو جاؤ گے۔

ذکر اللہ کے تارک کو خداوند کریم ترک کر دیتا ہے

الحشر ۲۸/۳ } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللّٰهَ فَأَنْسٰهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ٥

اے ایماندارو تم لوگوں کی طرح نہ بن جانا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اور وہ اپنے نفسوں کو بھی بھلا بیٹھے یہی بدکار لوگ ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے ذکر اللہ کے تارکین کو اس آیۃ کریمہ میں بدکار تحریر فرمایا اب تم فرقہ وہابیہ سوچ لو کہ کس فرقے میں شامل ہو گئے اسی لئے خداوند کریم نے تمہیں ترک کر رکھا ہے کسی وقت تمہاری دعا قبول نہیں بلکہ دعا ہی کی توفیق ہی نہیں دیتا۔

القلم ۲۹/۱ } مَنَّاعٍ لِلْخَيْرِ نیکی کو روکنے والا یہ کفار مکہ کے حق میں نازل ہوئی کفار مکہ بھی نیکی سے منع کرتے تھے تم نے بھی انہی کا وطیرہ اختیار کیا ہے اب تم سوچو کہ از روئے قرآن شریف تم کس فرقے کے متعلق ثابت ہوئے تم نے تو یاد ائمہ اسلام کی تقلید کے اتراض میں اسلامی عقائد سے بھی روگردانی کر لی تو اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمہیں عتاب ہوا تم کفار کی تقلید میں جا پھنسے اب بھی وقت ہے اس کفریہ عقیدہ کو ترک کر کے ادلیا۔ اللہ کی اقتدا کر کے ذکر اللہ کے حامیین بن جاؤ۔

قرآنی فیصلہ کہ جو فرقہ ذکر اللہ کا تارک ہو وہ شیطانی فرقہ ہے

المجادلۃ ۲۸/۳ } اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَأَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ أُولٰئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○

ان پر شیطان کا غلبہ ہے شیطان نے ان کو ذکر اللہ چھڑوا دیا ہے یہی ذکر اللہ کو چھوڑنے والا شیطانی فرقہ ہے مسلمانو! خبردار یقیناً یہ شیطانی فرقہ برباد ہونے والے ہیں۔

"محمد عمر" اس آیت خداوندی کے آئینے میں اپنے عقیدے اور اعمال کو دیکھو کہ فرقہ وہابیہ خداوند کریم کے نزدیک شیطانی فرقہ ہے یا نہیں یہ کلام میرا نہیں اے وہابی مولویوں کی اقتدا کرنے والو تم خود فیصلہ کر لو کہ نہیں شیطانی فرقہ پسند ہے یا اللہ اللہ کرنے والا رحمانی فرقہ ؟

اس آیۃ کریمہ سے بھی رب العزۃ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ مسلمانو جو تمہیں ذکر اللہ سے روکنے والے ہیں ان پر شیطانی غلبہ ہے اور یہی شیطانی فرقہ ذکر اللہ سے روکنے والا فرقہ دنیا۔ قبر اور حشر میں ذلیل کرے گا۔

کیوں بھئی وہابیو بتاؤ! رب العزت نے تو تمہیں ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی کو بدعت بتانے کی بنا پر شیطانی فرقہ ثابت کیا ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کو تسلی دی کہ ذکر اللہ اور نوافل سے منع کرنے والی جماعت شیطانی کو ہمیشہ دنیا عالم برزخ اور آخرت میں ذلیل ہی رکھوں گا گو یہ اپنی پارٹی کو خوش کرنے کے لئے طفل تسلیاں دیتے رہیں کہ ہم موحد ہیں ہمیں اسلامی غلبہ حاصل ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ان کا پول قرآن کریم میں بیان فرما دیا اور لکھ دیا کہ وَ ھُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ○ اور ان کو یقین ہے کہ یہ اچھا کام کرتے ہیں حالانکہ یہ شیطانی فرقہ ہے ذکر اللہ اور نوافل عبادت خداوندی سے مسلمانوں کو ہٹانے والا فرقہ ہے وہابیو رب العزۃ نے بھی تمہیں یا رشیطانی فرقے کا خطاب دیا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم نے بھی اپنی رحمت سے محروم رکھ کر قرآن شیطان کا خطاب پچکا ہے اور تمہیں بھی ابلیسی اوقات پسند ہیں مساجد میں بھی تم اپنی ٹانگوں میں شیطان کو جگہ دے کر نماز پڑھنا پسند کرتے ہو امام ابلیس تمہیں نوافل سنن ذکر اللہ اور درود شریف سے محروم رکھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسم پاک بھی وہابی منہ سے نہیں نکلنے دیتا نجاست غلیظ کر استعمال کے لئے اس نے تمہیں خاص بنا دیا ہے۔ حرام خوراک کو تمہارے لئے حلال بنا دیا ہے اور حلال خوراک کو حرام قرار دے دیا ہے۔ اپنے بیٹے کی لڑکی "ساس" بہو غیر محرم عورتوں کو تمہارے لئے حلال بنا کر اس نے فرقہ وہابیہ کی نسل کشی کر دی ہے ابھی تمہیں ہوش نہیں آئی کہ ابلیس صرف ظاہر صورت کا چکمہ دے کر تمہیں برباد کر رہا ہے اب بھی ہوش کرو اور اللہ تعالےٰ کی توحید کے صحیح قائل بن جاؤ اور قرآن کریم کے حکم کے موافق حزب الشیطان کو ترک کر کے حزب اللہ میں داخل ہو جاؤ اور ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ سلام پڑھنا نوافل اور صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ کی اتباع کر اپنا کر دنیا میں اپنی لو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ سے لگا کر اپنا شعار اسلامی بنا لو ان دیگر تبل طاقوں کو ترک کر دو جن کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ نے ترک کر دیا ہے۔

ذکر اللہ کو ترک کرنے والا عند اللہ منافق ہے

التوبہ ۹/۱۰ } نَسُوا اللّٰهَ فَنَسِيَهُمْ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔
جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کو چھوڑ دیا بے شک منافقین بدکار ہیں۔

ذکر اللہ ہر حالت میں سوائے نجاست کے فرض ہے اور ذکر اللہ کا تارک اللہ تعالٰے کے نزدیک مردود ہے اور ایسے شخص پر اللہ تعالٰے نے منافق اور دیدکار ہونے کا فتویٰ لگایا اب تم سوچو کہ تم وہابی ذکر اللہ کو بدعت کہہ کر کون ثابت ہوئے ؟
وہابیوں کو رب العزۃ سے ایسا عناد ہے اور وہابی مذہب رب قدوس کا ایسا گستاخ ہے کہ پاخانہ کے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتا ہے اور پاک مقام پاک کپڑے پاک بدن والے کے ذکر کرنے کو بدعت کہتا ہے۔ خداوند کریم ایسے فرقے کو ہدایت دے۔

وہابی اسٹیشن پر ابلیس کی ملاقات

وہابی ابلیس سے لطف اندوز ہو کر خداوند کریم کا شکر گزار ہے

اعسن التفاسیر یعنی تفسیر ستاری ص ۸۳ } پاخانہ میں داخل ہونے وقت بسم اللہ کہنی چاہیئے۔

اس سے ثابت ہوا کہ وہابی مذہب گستاخی میں اتنا ترقی کر گیا ہے کہ احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پس پشت ڈال کر خداوند کریم کا بھی گستاخ ہے۔
"مسلمان" مولوی صاحب یہ غیر مقلدین فرقہ وہابیہ پاخانے میں داخل ہونے وقت بسم اللہ کیوں پڑھتے ہیں۔
"محمد عمر": اصل وجہ یہ ہے کہ ابلیس کو نجدی کی شکل میں متشکل ہوا پسند ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کی شیطانی کے سینگ ہونے کی حقیقت بیان فرمائی اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو یہ ارشاد فرمایا کہ پاخانے میں داخل ہوتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھا کرو۔

جب انسان پاخانہ میں داخل ہوتا ہے تو ابلیس اس کو چھیڑتا ہے چونکہ یہ فرقہ وہابیہ بھی اسی کی جنس ہے اس لئے اگر یہ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اَللّٰھُمَّ انی اعوذبک من الخبث والخبائث کہدے تو ابلیس قریب نہ بھٹکے لیکن یہ فرقہ وہابیہ پاس اس امر کو گوارہ نہیں کرسکتے اس لئے ابلیس کو بجائے دور کرنے کے یہ ابلیس کا استقبال کرتے ہوئے بسم اللہ پڑھتے ہیں یعنی ابلیس جب چھیڑتا ہے تو یہ اس کے لطف کی خوشی میں بسم اللہ پڑھتے ہیں سبحان اللہ کیا کسی نے سچ کہا ہے کند ہمجنس باہمجنس پرواز

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

۲۶۔ بخاری شریف ۱/۲۶ ابوداؤد شریف ۱/۲ ترمذی شریف ۱/۲ دارمی شریف ۹۱

حدثنا آدم قال حدثنا شعبۃ عن عبد العزیز بن صہیب قال سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ کَانَ النَّبِی صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب بھی ٹٹی میں داخل ہوتے فرماتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ مجھے شیاطین مردوں اور شیطانیات سے بچالے۔

۲۷۔ مشکوٰۃ شریف ۴۳ ابوداؤد شریف ۱/۲

عن زید بن ارقم قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ ھٰذِہِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَۃٌ فَاِذَا اَتٰی اَحَدُکُمُ الْخَلَاءَ فَلْیَقُلْ اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

ابو داؤد و ابن ماجہ کے راوی زید بن ارقم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیاطین حاضر ہوتے ہیں جب تم سے کوئی ایک بیت الخلاء جائے تو کہے کہ اے اللہ مجھے خبیث شیاطین اور شیطانیات سے بچالے۔

یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ اب مذکورہ بالا وہابی مذہب کو ایک پلے میں رکھو اور پھر دیکھو کہ کونسا سچا ہے۔

وہابی توحید ۴

(وہابی عقیدہ ۴)

غیر مقلدین وہابیوں کی کلام اللہ کی تحریف کر کے دشمنی کرنا،

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری وہابی نے قرآنی تحریف کی اور صراحۃً تغیر و تبدل سے قرآنی عبارات کے خلاف معانی کئے اور مولوی عبد اللہ صاحب امرتسری نے بذریعہ الہام قرآنی تحریف کی دل لگا کر سیئے۔

(۱) السبا ۲۲ع } ولقد اتینا داؤد منا فضلا یا جبال اوبی معہ والطیر والنالہ الحدید ان اعمل سبغت وقدر فی السرد واعملوا صالحا انی بما تعملون بصیر ولسلیمن الریح غدوھا شہر ورواحہا شہر واسلنا لہ عین القطر ومن الجن من یعمل بین یدیہ باذن ربہ ومن یزغ منہم عن امرنا نذقہ من عذاب السعیر ۵

اور یقیناً ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے بڑائی دی اے پہاڑ اور پرند داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر تم بھی میری بار بار تسبیح بیان کرو اور لوہے کو بھی ہم نے اس کے

لئے لوہے کو نرم کر دیا یہ کہ آپ زرعیں تیار کریں اور لوہے کی کڑیوں میں اندازہ برابر رکھیں اور اعمال صالح کریں جو تم اعمال کرتے ہو میں دیکھ رہا ہوں۔

غیر مقلدین وہابیوں کی قرآنی تحریف

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تفسیر قرآنی

(۱) تفسیر ثنائی ۶۸ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری } يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ (آدم) وَخَلَقَ مِنْهَا (من جنسها) زَوْجَهَا

"محمد عمر": قرآنی اصول وہابی کی زبانی۔

سوانح عمری مولوی عبدالجبار صاحب ۳۴ } فرقہ ناجیہ اور فرقہ ضالہ میں مابہ الامتیاز یہ امر ہے۔ کہ فرقہ ناجیہ ظاہر نصوص پہ اور اس دلالت اور اشارت پہ کہ ظاہر نص کے حکم میں ہے عمل کرتے ہیں۔

"محمد عمر" اسی قانون کے مطابق اب ظاہری آیت کا ترجمہ پیش کرتا ہوں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اے لوگو تم اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک نفس سے پیدا فرمایا (آدم علیہ السلام سے) اور اسی نفس (یعنی پسلی سے اس کی بیوی کو پیدا فرمایا۔ (تحریف ثناء اللہ) اس کے نفس سے نہیں بلکہ اس کی جنس سے۔

(۲) تفسیر ثنائی ۶۶ } الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ (ارسل) إِلَيْنَا (وكلما) أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ (ای يأمرنا بقربان) تَأْكُلُهُ النَّارُ (ای نعرفه الكائن بالنار)

اَلْمَسْنُونُ گئے ہیں۔

محمد عمر "ترجمہ۔ آیت خداوندی یہ ہے (اللہ تعالٰے فرماتا ہے) کفار نے کہا بے شک اللہ تعالٰے نے ہمارے ساتھ عہد کیا ہے کہ ہم کسی رسول کو تسلیم نہ کریں حتی کہ ہمارے روبرو قربانی کرکے لائے اس کو آگ کھا جائے۔

اس آیتہ کریمہ میں اللہ تعالٰے نے فرمایا ہے کہ کفار نے کہا کہ اللہ تعالٰے کا عہد ہے کہ قربانی کو آگ خود بخود کھا جائے لیکن مولوی ثناء اللہ وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ آگ مذکور کے ذریعے کاہن جلائیں ملاں جی کاہن کا وسیلہ کہاں سے نکال لیا اللہ تعالٰے فرماتا ہے براہ راست آگ کھائے لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں غلط ہے بواسطہ آگ کاہن جلائیں تو یہ تحریف قرآنی وہابی صاحب کی نرالی ہے۔

۳۔ تفسیر ثنائی ۲۸۰ } وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ (اَنْ عَلَّمْنَاهُ صَنْعَةَ الْحَدِيدِ بِالْاٰلَةِ وَالْمَسْرَدِ)

محمد عمر: آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے (کہ اللہ تعالٰے نے ارشاد فرمایا) کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہے کو نرم کردیا۔"

مولوی ثناء اللہ وہابی اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ہم نے داؤد علیہ السلام کو لوہے کا پیشہ سکھایا سوہے اور کڑیوں کے ساتھ۔

خدائی فیصلہ

سبا ۲۲ } وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا فَضْلًا يٰجِبَالُ اَوِّبِىْ مَعَهٗ وَالطَّيْرَ وَاَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ: اور یقیناً ہم نے اپنی طرف سے داؤد علیہ السلام کو بڑائی دی اے

پہاڑ داؤد علیہ السلام کے ساتھ مل کر اللہ تعالےٰ کی تسبیح بیان کرو اور پرندو تم بھی اور داؤد علیہ السلام کے لئے ہم نے لوہا نرم کر دیا۔

کہ اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے اپنی طاقت اور حضرت داؤد علیہ السلام کی طاقت کا مظاہرہ فرمایا یعنی خداوند قدیر نے فرمایا کہ میں خالق ایسا کاریگر ہوں کہ میں نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام کے لئے سخت سے سخت دھات لوہے کو نرم کر دیا جو کسی انسان کے لئے نرم نہیں ہو سکتا سخت سے سخت دھات لوہا نرم کرنا ہو تو اس کو تیز گرم دہکتی ہوئی آگ ہی نرم کر سکتی ہے لیکن میں نے اپنے نبی داؤد علیہ السلام کو یہ قوت بخشی کہ ان کے پاس لوہا خود بخود نرم ہو جاتا تھا کیا یہ قدرت خداوندی نہیں؟ لیکن وہابی صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب قرآنی تحریف کرکے فرماتے ہیں کہ داؤد علیہ لوہار کی طرح آگ اور اوزاروں سے لوہا نرم کرکے

مولوی ثناء اللہ صراحۃً قرآنی اور قدرت ومنشاء خداوندی کے خلاف اپنی طرف سے بچہ لگاتے ہیں کہ قدرت خداوندی نے حضرت داؤد علیہ السلام کے اندر یہ طاقت نہ رکھی تھی کہ ان کے پاس سخت سے سخت دھات لوہا نرم ہو جاتا تھا بلکہ ہتھیاروں سے نرم کرتے تھے۔

۴۔ تفسیر ثنائی ۵۲ { كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ (آگے الغرفة) وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا (شیئاً مأکولاً) }

مطلب صحیح: (ترجمہ آیت خداوندی) اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جب حضرت زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لائے تو مریم علیہا السلام کے پاس کھانے کی چیزیں موجود تھیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

حضرت زکریا علیہ السلام مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف نہیں لائے بلکہ چوبارے میں تشریف لائے۔

بولو وہابیو! آمین یعنی ہم وہابی مذہب والے مولوی قرآن مجید کے معنی بے ایمانی سے غلط کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مذہبی شعار ہے۔ اب فیصلہ تم پر ہے چاہے قرآن پر ایمان لے آؤ چاہے اپنے وہابی مولوی پر۔

(۵) تفسیر ثنائی ۴۴ { فَصُرْهُنَّ دامِلْهُنَّ اَنْ اِجْعَلْهَا مَائِلَةً اِلَیْكَ بِحَیْثُ اِذَا دَعَوْتَهَا تَمِیْلُ اِلَیْكَ =

ارشاد خداوندی

محمل عمر: داللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے ابراہیم علیہ السلام) ان چار جانوروں کو باریک کرکے آپس میں ملا دو پھر چار ملے ہوئے قیمے کے چار حصے کرکے چار پہاڑوں کی چوٹیوں پر رکھ دو جب تم ان کو بلاؤ گے تو وہ چاروں قیمے کے حصے میری قدرت سے زندہ ہوکر تیری آواز پر تمہاری طرف دوڑتے ہوئے پہنچ گے تمہیں اطمینان قلبی ہو جائیگا کہ واقعی میرا رب ایسا خالق ہے کہ مردے کو قیمہ کرکے ملا کر بھی علیحدہ علیحدہ قیمہ رکھا جائے تو وہ ان کو زندہ کر سکتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا قدرت خداوندی کا مظاہرہ صحیح ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فرمان کیف تحی الموتی کا جواب شافی ہوا۔

تحریف مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ وہابی فرماتے ہیں کہ کہیں یہ مطلب نہیں بلکہ فَصُرْهُنَّ کا معنی یہ ہیں کہ

اپنی طرف مائل کرے تم سے ان جانوروں کو انس ہو جائے گا تو جب بلاؤ گے بلا اکراہ وہ تمہاری طرف خود بخود دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

او وہابیو! اہلحدیث بننے کے دعویدارو! تمہیں اس خاص چھینے کی قسم ذرا انصاف سے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا میں آمین کہنا کہ آیا منشاء ابراہیمی کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی مولوی ثناء اللہ صاحب کے معنی بموجب پیدا ہوتا ہے یا خلاف اور فَصُرْهُنَّ کے معنی اَمِلْهُنَّ کر کے ابراہیم علیہ السلام کے سوال کا خداوندی جواب شافی وکافی بنتا ہے ؟ یا معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہوتا ہے اللہ تعالے اپنے نبی کو ٹال تو سکتا نہیں ٹالنا کمزوری کی علامت ہے اور کام کر کے دکھانا طاقت پر دال ہے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی اقتدا میں آمین کہہ گے تو معاذ اللہ خداوند کریم کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ٹالنا ثابت ہو گا کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کا جواب بنتا ہی نہیں تو خداوند قادر کے متعلق یہ عقیدہ رکھنا کفر ہے تو بجائے اس کے کہ قرآن پڑھ کر تمہارا ایمان مضبوط ہو تم کفر کو پہنچ گئے تو یہ ہے تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر جس نے تمہیں کفر تک پہنچا دیا اور اگر اس آیۃ کریمہ کا صریح ترجمہ کرو جیسا کہ سابقین مفسرین کرتے چلے آئے ہیں کہ اے ابراہیم چار جانور پکڑ کر قیمہ کر کے فَصُرْهُنَّ اِلَیْکَ آپس میں ملا دو تو تم نے تو سوال کیا ہے کہ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی میں نہیں اس کے متعلق اپنی ایسی طاقت دکھاتا ہوں کہ چار مردہ جانوروں کا ذرے سے ساتھ ذرہ بھی ایک جنس کا نہ ہو کوئی ٹکڑا کسی جانور کا ہو کوئی کسی کا تم چاروں مُردوں کے اجزا کو مرکب کر کے رکھو گے اور میں علیحدہ علیحدہ کر کے بغیر کسی وقت صرف ہونے کے چاروں کو زندہ اور تمہارے آواز پہ لبیک کہتے ہوئے زندہ بنا کر دکھا دوں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے یہ قدرت خداوندی کا نمونہ دیکھ کر اقرار فرمالیا۔

مولوی ثناء اللہ کے مطلب سے

ایک خرابی یہ لازم آئے گی کہ اللہ تعالے لے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سوال کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی کے پورا کرنے سے عاجز ہو گیا دوسری خرابی یہ لازم آئی کہ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْهُنَّ جُزْءًا فرمان خداوندی کا مطلب ہی صحیح نہیں بنتا بلکہ قرآن کریم کا انکار لازم آتا ہے لہٰذا اس ایک آیت میں دو خرابیاں پیدا کر دیں۔
لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ پھر اس کی شرح اپنی تصنیف ترک اسلام میں فرما دی۔

تصریح کے ماتحت لکھا ہے

ترکِ اسلام مصنفہ مولوی ثناء اللہ ۱۱۵	پس اس آیتہ کے یہ معنی ہیں کہ ان جانوروں کو اپنے ساتھ ہلا یعنی خوگیر بنا کر۔

کفرستان

کہ دو وہابیہ

۶۔ تفسیر ثنائی ۱۷۲	جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا اَنْ اَسْقَطْنَا سُقُفَ بُیُوْتِهِمْ عَلَیْهِمْ)

مُحمّد عمرؔ۔ اللہ تعالے نے اس آیتہ کریمہ میں قوم لوط علیہ السلام کو بواسطہ ملائکہ جو عذاب نازل فرمایا۔ اس کا ذکر فرمایا ہے کہ ہم نے لوطیوں کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ دیا تو یہ اللہ تعالے نے اپنی طاقت کا مظاہرہ فرمایا کہ میری یہ زبردست طاقت ہے کہ میں نے لوطیوں کے جرم عظیم کی سزا ان کو ایسے دی کہ ان کے لئے زمین کا تختہ ہی الٹ

دیا اور وہ زیر زمین ہو گئے ان کا نام ونشان ہی مٹا دیا بلکہ اس پلید زمین کو اُلٹ کر نیچے کر دیا اور نیچے کی تہ زمین کے اوپر کر دی ایسے مجرموں کے لئے میری یہ سزا میری ہی طاقت ہے اور کوئی ایسا نہیں کر سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب کی قرآنی تحریف

یہ ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے صرف لوطیوں کے مکانوں کی چھتیں ہی گرا دیں۔

بولو وہابیو کون دھرم ہے ؟

تم تو یار ہندو کی مٹھائی کا لطف اُٹھانے والے ہو ذرا دھرم سے کہنا کہ تمہارے مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس مطلب سے عذاب وطاقت خداوندی کا پورا مظاہرہ ہوتا ہے جو کہتے ہیں ان کے مکانوں کی صرف چھتیں ہی گری تھیں ایسے تو کئی لوطی چھتوں کے نیچے سے زندہ بھی نکل آئے ہوں گے جیسا کہ آج کل بھی مشاہدہ ہے کہ کسی مکان کی چھت گرے تو کوئی اس سے زخمی ہو کر زندہ بھی نکل آتا ہے۔ حالانکہ یہ منشاء خداوندی کے صراحۃً خلاف ہے۔

وہابیو! یار یہ تو بتاؤ کہ لوطیوں سے تمہیں کیسی محبت ہے ؟ کہ خداوندی عذاب کو ان کے لئے قرآن کے معنی بدل کر ان کے لئے عذاب کو ہلکا ثابت کرتے ہو۔

(۷) تفسیر ثنائی ۲۹۴ } وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ (انه امرناه بذبح الكبش مكان اسماعيل)

فرمانِ خداوندی

"محمل عمر": "اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو ذبح عظیم کا فدیہ تھا"

اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح کر دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کی پوری کوشش فرمائی لیکن ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ ایک عظیم ذبیحہ فدیہ دے کر اپنے دوست حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ اس آیۃ مذکورہ کے پہلے ارشاد خداوندی ہے فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَ تَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ذبح کرنے کے لئے گردن جھکائی اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے ذبح ہونے کے لئے گردن ڈال دی

وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰاِبْرٰهِیْمُ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم نے آواز دی کہ اے ابراہیم! بس بس قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا تو نے خواب کو سچا کر دیا تو اس عبارت خداوندی سے صاف ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری چلا دی تو ارشاد خداوندی ہوا یا ابراہیم اے ابراہیم رک جاؤ رک جاؤ تمہارا امتحان تھا اس میں تم کامیاب ہو گئے اب میں ان کی جگہ ایک اعلیٰ اور پاک دنبہ دیتا ہوں جس کے متعلق فرمایا وَ فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ ہم نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جگہ عظیم فدیہ پیش کر دیا کہ اس کو ذبح کرو اور اسماعیل علیہ السلام کو اب چھوڑ دیجئے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کا صاف صاف انکار کر دیا اور کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو لٹایا نہیں اور نہ ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی گردن پر چھری رکھی بلکہ اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا حکم دے دیا حالانکہ قرآن کریم میں وَفَدَیْنٰهُ مذکور ہے کہ ہم نے اس کو اسماعیل علیہ السلام کی جگہ دنبے کا فدیہ دیا یعنی رب العزۃ نے حضرت ابراہیم

علیہ السلام کو جو آسمانی دنبہ بھیجا اس کا بھی انکار کر دیا تو یہ فدینٰہ آیت قرآنی کا صاف انکار ہے۔

آیت وفدینٰہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا قرآنی تحریف کرنا

(۱) ارشاد خداوندی وَفَدَیْنٰهُ ہم نے ذبح عظیم کا فدیہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جنتی دنبہ عطا فرما دیا۔

مولوی ثناء اللہ فرماتے ہیں (ای اَمَرْنٰهُ) یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنی طرف سے فدیہ نہیں بھیجا بلکہ صرف ذبیحہ کا حکم دے دیا۔

(۲) ارشاد خداوندی فَلَمَّا اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام چھری چلانے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھکے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ماتھے کے بل لٹایا۔

(ا) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے لٹانے کا انکار۔

(ب) حضرت اسماعیل علیہ السلام کے گلے پر چھری چلانے کا انکار۔

(ج) اللہ تعالےٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو چھری چلاتے روکنے کا انکار۔

۸۔ تفسیر ثنائی ۱۷۷ { وَشَهِدَ شَاهِدٌ (صَبِیٌّ لِلْحَدِیْثِ) مِّنْ اَهْلِهَا (ای اَظْهَرَ رَاْیَهٗ هٰكَذَا) ۔ اور ایک گود کے بچے نے شہادت دی (لڑکے نے بات کی) زلیخا کے اہل سے تھی (یعنی اپنی رائے کا اظہار کیا)۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب نے آیت مذکورہ کی تفسیر بیان فرمائی ہے کہ زلیخا کے خاندان سے ایک لڑکے نے اپنی رائے کا اظہار کیا، مولوی ثناء اللہ کی اس تفسیر سے ثابت ہوا کہ لڑکا بڑا تھا صرف نابالغ تھا اس نے اپنی رائے کا اظہار کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تفسیر سے جو اجماع امت نے ترجمہ کیا ہے اس کا رد ہو گیا۔ اور اس میں وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہوئی اور حقیقت یہ ہے کہ بچہ گود میں تھا جو بولا اور اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کا معجزہ ظاہر فرمایا کہ ان کی شہادت کے لئے گود کا بچہ بول اٹھا اور حضرت یوسف علیہ السلام کے حق میں شہادت دی اور یہ پختہ شہادت تھی جس پر رب العزۃ نے فخراً بیان فرمایا اور اگر یہ ترجمہ کیا جائے کہ رائے کا اظہار کیا تو اس میں تقویت نہیں کیونکہ جو رائے پیش کر سکتا ہے وہ کسی کے سکھانے سے غلط بیانی بھی کر سکتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی تطہیر میں فرق آتا ہے اور گود کے بچے کے شہادۃ دینے میں جھوٹ کا احتمال ہی نہیں رہتا تو یہ مولوی ثناء اللہ کی قرآن کریم کے خلاف بناوٹ ہے اور مولوی ثناء اللہ کا حضرت یوسف علیہ السلام کو دغا باز بنانا مقصود ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۹۔ تفسیر ثنائی ۳۷۲ } وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ
وَحَمْلُ الثَّمَانِيَةِ كِنَايَةٌ عَنْ عَظَمَةٍ كِبْرِيَائِهِ لَهٗ

سُبْحَانَهٗ ، اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رب کے عرش کو قیامت کے دن

آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائیں گے۔ د آٹھ ملکہ کے اٹھانے کا مطلب اللہ سبحانہٗ کی کبریائی کی عظمت مراد ہے)

"محمل عمر" یعنی عرش کو آٹھ فرشتوں کا اٹھانا رب تعالےٰ کا ارشاد ہے جس کے مطلب کی وضاحت کی ضرورت ہی نہیں ایسا نہیں ہے کہ ہر طبقے کا انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی فرماتے ہیں اس کا یہ مطلب غلط ہے بلکہ اس کا مطلب صرف کبریائی عظمت ہے اور کچھ نہیں اب تو کہدو وہابیو ولاالضالین کیونکہ جو شخص رب العالمین کے صریح آیت کا منکر ہے وہ گمراہ ہے اور گمراہ کی اقتدا جہنم میں لے جائیگی اب تم سوچو کہ جس مذہب کے مقتداؤں کا یہ حال ہو کہ قرآن مجید کی صریح آیت کا انکار کیا جاتا ہے۔ اس مذہب پر عمل کرنے سے راستہ جہنم کی طرف لے جائے گا یا جنت کی طرف ؟

فوقھم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا رد کر دیا۔

ثمانیۃ کی تعداد مولوی ثناء اللہ کے عقیدے کو غلط ثابت کرتی ہے اور اس سے وہابیوں کی تکذیب قرآنی ثابت ہو گئی ۔

(۱۰) تفسیر ثنائی ۱۰۸ } مَا فَرَّطْنَا (ترکنا) فِي الْكِتٰبِ (ای عِلْمِ الْبَارِیْ)

"محمل عمر" مولوی ثناء اللہ صاحب اس آیت میں بھی آیت قرآنی کی صریح تحریف کر رہے ہیں۔

فرمان خداوندی

کہ ہم نے کتاب میں (یعنی لوح محفوظ میں) تحریراً کوئی شیٔ نہیں چھوڑی ۔ یعنی ذرہ ذرہ لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے جیساکہ دوسرے مقام پر فرمایا وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِي

اِمَامٍ مُّبِیْنٍ کُلُّ صَغِیْرٍ وَّکَبِیْرٍ مُّسْتَطَرٌ - اور فرمایا ہر چھوٹی اور بڑی چیز لکھی ہوئی ہے
اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں لوح محفوظ میں لکھا ہوا ثابت کیا اللہ تعالےٰ فرماوے
کہ میں نے لوح محفوظ میں ہر ذرّے ذرّے کو لکھ رکھا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ کی تفسیر میں

مولوی ثناء اللہ وہابی اس آیت کا مطلب اُلٹ بیان کرتے ہیں کہ ذرہ ذرہ کتاب لوح محفوظ میں اللہ تعالےٰ نے نہیں لکھا بلکہ صرف علم خداوندی میں ہے۔

کیوں بھئی وہابیو فرماؤ فرقہ وہابیہ محرف قرآن ہیں یا نہیں ؟ یہ تو صاف صاف آیات صریحہ ہیں جن کی ہیرا پھیری کی جا رہی ہے ۔ پھر بھی تمہارے موحد ہونے میں کوئی فرق لازم نہیں آتا یہ تمہارے گھر کا مسئلہ ہے بھئی

۱۱۔ تفسیر ثنائی ۲۱۰ } لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ (اے معلوماتہٖ ومقدوراتہٖ)
اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

فرمان خداوندی

"محل غور" یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی بدل نہیں سکتا لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کو معلوم ہے اور جس پر اس کو قدرت ہے اس کو کوئی بدل نہیں سکتا ۔

اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلماتہ کے مطلب خداوندی کو ہی سرے سے بدل دیا کہ کلمات سے مراد اس کے معنوں مراد لئے حالانکہ یہ صراحتہً قرآن مجید کے کلمات کے خلاف

ہے۔ سیدھی سیدھی بات کیوں تسلیم نہیں کر لیتے کہ اللہ تعالےٰ جو فرما دیتا ہے اس کلمے کے لئے تبدیلی نہیں کیا کوئی کلمہ ایسا بھی ہے جو اس کے علم میں نہیں اور جس پر اس کی قدرت نہیں۔ خداوند کریم کا خوف کرو۔ یہ جرأت مولوی ثناء اللہ وہابی کی ہی ہے کہ اللہ تعالےٰ فرمادے لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمَاتِہٖ اللہ تعالےٰ کے کلمات کو کوئی تبدیل نہیں کر سکتا لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب نے کلمات اللہ کو خوب سرے سے بدلا اب مسلمانو تم سوچو کہ کون سچا ہے؟

۱۲۔ تفسیر ثنائی ۲۵۶ } واذ وقع القول علیہم ای اذا شارفت الساعۃ علیہم بظھور علاماتہا اخرجنا لہم) ای داجاۃ الموجود (دابۃ من الارض) اٰیۃ دابۃ ومن اٰیۃ ارض تخرج الله اعلم (حاشیہ) لیست مدابۃ لہا ذنب ولکن لہا لحیۃ کانہ یشیر الی انہ رجل =

فرمان خداوندی

"محمل عم" اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں فرمایا کہ جب ان پر عذاب الٰہی کا نزول ہوگا تو ہم ان کے لئے زمین سے ایک دابۃ نکالیں گے جو قیامت کے نشانات سے ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب

ایسا دابۃ نہیں کہ جس کی دم ہوگی بلکہ داڑھی والا ہوگا جس سے اشارہ اس طرف ہے کہ وہ آدمی ہوگا یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمان خداوندی دابۃ الارض کو بدل دیا کہ وہ داڑھی والا ہوگا دم دار نہیں۔

نوٹ: میرا خیال ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے داڑھی والا مراد لے کر وہابی کو دابۃ الارض بنانے کی کوشش کی ہے کہ بقول خداوندی قرب قیامت

وہابی داڑھی والا پیدا ہوگا۔ جو دنیا میں فساد برپا کر دے گا اور داڑھی والوں کی اکثریت اور لمبائی میں یہی فرقہ زیادہ ہے۔ جس کو مولوی ثناء اللہ صاحب وہابیوں کے آقا نے بیان فرمایا بولو وہابیو

آمـــــــــــــــــــــین

یہ ہے تمہارا مولویوں کا آقا جس نے قرآن کے معانی بدل دیے اپنی مرضی کے معانی بنالئے واقعی اگر یہی مراد تھا تو اللہ تعالےٰ نے انسانا ذالحیۃ کیوں نہ فرما دیا۔

۱۳۔ تفسیر ثنائی ۲۷۱ } ثُمَّ يَعْرُجُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ (بَلْ مِائَةُ أَلْفٍ إِلَى مَا لَا نِهَايَةَ لَهُ)

فرمانِ خداوندی

"محمل عمر" اللہ تعالےٰ نے اس آیۂ کریمہ میں ہزار سال کا اندازہ دنیاوی مقرر فرمایا ہے لیکن

مولوی ثناء اللہ صاحب

نے خداوند کریم کے اس اندازے کا انکار کر کے سو ہزار سال یعنی لاکھ برس ترجمہ کیا ہے بلکہ کان مقدارہ کی حد اِلیٰ مَالَا نِہَایَۃ لہ سے توڑ دی۔

خداوند تعالےٰ کی مقررہ حد کو توڑنے والا منکر قرآن کریم اور پکا وہابی ہے مسلمان سے یہ تحریف قرآنی نہیں ہو سکتی۔ میرے خیال میں تو ایسی تحریف تو آریہ اور عیسائی بھی نہ کر سکے ہوں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۴۔ ترک اسلام مصنفہ ثناء اللہ ۱۱۰ } سفینہ! اصل مضمون قرآن شریف میں صرف اتنا ہے کہ

کافروں نے حضرت ابراہیمؑ سے سوال وجواب میں مغلوب ہوکر ایک تجویز نکالی کہ اس
آگ میں جلا دیا جائے کیونکہ ہمارے معبودوں (بتوں) کو ننداکرتا ہے اس پر خدا نے فر
کہ ہم نے آگ سے کہدیا کہ اے اگنی (آگ)، تو ابراہیمؑ کے حق میں سلامتی والی سرد ہو جا
"محمل عمر" اس عبارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے آگ سلگانے کا ہی سرے سے
کردیا قُلْنَا یَا نَارُ قرآن پاک کے الفاظ ہیں اگر سلگی ہی نہیں تو آگ کا مصداق کیسے بنتا
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے لکڑیوں کو کہ دیا کہ تم سلگنا نہیں۔
تیسری خرابی یہ بنتی ہے کہ آگ کو ہی نہ جلنے دینا یہ اتنا کمال نہیں جتنا کمال سلگی ہوئی آگ
کے انگارے ہوں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اس میں بیٹھے ہوں اور آگ اپنا اثر ٹھنڈا
اور ٹھنڈی ہو جانے کا کمال ہے۔ تو اس کریہ میں بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآ
واضح ہے اور انکار قدرۃ خداوندی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۵۔ ترک اسلام $\frac{111}{112}$ } قرآن شریف میں بھنی ہوئی مچھلی کا کہیں ذکر نہیں ہاں ایک مقام پر، یہ سوال ہے کہ مچھلی کے کودنے سے حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے اس مقام کو کیونکر پہچانا تھا اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
خدا نے بتلادیا تھا کہ یہ مچھلی دریا میں کود جائے گی وہاں ہی تیرا مطلوب ہوگا اس لیے
حضرت موصوف کو بتلایا گیا کہ اس مچھلی کا خیال رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔
"محمل عمر" وہابیو تم نے تو یار ہر دشمن قرآن کو تحریف میں پچھاڑ دیا ہے۔
آتنا غدآءنا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے جوان نوکر کو فرمایا کہ صبح کا ناشتہ

لاؤ اب مولوی ثناءاللہ اور ان کے فرقہ وہابیہ سے کوئی عقلمند دریافت کرے کہ مولوی صاحب ناشتہ بھنے ہوئے گوشت کا ہوتا ہے یا کچے کا پھر نوکر نے کہا فَاِنِّی نَسِیۡتُ الۡحُوۡتَ کہ میں مچھلی کو بھول آیا ہوں نوکر کی زبانی مچھلی کا ثبوت ملا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبانی مچھلی کا گوشت ثابت ہوا۔ اب مولوی ثناءاللہ صاحب کا انکار کرنا کہ مچھلی کا کہیں ذکر نہیں تو یہ قرآن کریم پر بہتان عظیم ہے اور تحریف قرآنی ہے اب وہابیو تم سوچو کہ کتاب اللہ کا محرف فرقہ کون ہوا اور تم کون ہو۔

۱۶۔ ترک اسلام ۱۱۹ } بیشک حکم ہوا تھا کہ ہر ایک قسم سے دو دو جانور سوار کرے مگر کل دنیا کے نہیں بلکہ جتنے جاندار حضرت نوح کے ارد گرد تھے یا یوں کہیئے کہ جتنے جاندار ان کو کھیتی باڑی اور دیگر ضروریات زندگی میں کار آمد تھے تاکہ امور معاشش نہ رکیں چیونٹیوں اور بھڑوں سے انہیں کیا مطلب۔

فرمانِ خداوندی

"محمد علی": وَقُلۡنَا احۡمِلۡ مِنۡ كُلِّ زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ ہم نے نوح علیہ السّلام کو کہا کہ تمام اقسام کے ہر جوڑے کو کشتی میں سوار کرو۔

مولوی ثناءاللہ صاحب کی تحریف قرآنی

نے قرآن کریم کی صاف عبارت کا انکار کرتے ہوئے وہابیت کا ثبوت دیا کہ تمام دنیا کے جانور نہیں بلکہ جتنے جانور حضرت نوح علیہ السّلام کے ارد گرد تھے یا ضروریاتِ زندگی کے جانور مراد ہو سکتے ہیں کل نہیں تو یہ بھی مولوی ثناءاللہ صاحب کا صاف صاف انکار

قرآنی ہے اور اپنی مرضی کی تحریف قرآنی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۱۷۔ ترک اسلام ۱۲۰ } بچّہ کی پیدائش کے متعلق اطباء کی یہ تحقیق ہے کہ ماں کی منی منعق
اور باپ کی منی عاقدہ ہے یعنی عورت کی منی مثل آٹے کے سم
اور مرد کی مثل پانی کے آٹا پانی سے انعقاد پاتا ہے۔ پس عورت کی منی کو اگر قوۃ عا
مناسب پہنچ جائے تو انعقاد ممکن ہے پھر کیوں ممکن نہیں کہ صدیقہ مریم کے رحم میں کس
خاص اثر سے قوۃ عاقدہ پہنچ کر موجب انعقاد ہو گئی ہو اس تقریر کی توضیح آج کل
مشاہدہ سے پاتے ہیں کہ مرغی کے انڈوں کو بغیر مرغی کے بھی اگر مناسب طریق سے ا
کے ساتھ سینک پہنچایا جاتا ہے تو بچے پیدا ہو جاتے ہیں مرغی کے سینے کی حاجت
نہیں رہتی ٹھیک اسی طرح یا کسی خاص صورت سے صدیقہ مریم کو مرد کی منی سے
کی حاجت نہ رہی یا صرف اسی کی منی میں دونوں قوتیں ہوں یا اس کے رحم میں ک
خاص تاثیر ہو جس سے اس کی منی کو انعقاد ہو گیا ہو تو کیا خرابی ؟

"محمد عمر"۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مریم علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش
ذکر کر کے اپنے کمال قدرت کا نمونہ پیش کیا کہ اے لوگو یہ نہ سمجھو کہ دونوں کی منی مل
سے ہی انسان پیدا ہو جاتا ہے مرد کی منی غالب ہو تو لڑکا اور اگر عورت کی منی غا
ہو تو عورت یہ بھی قدرت اور اجازت سے نطفتین کے ملنے سے بچّی بچّہ پیدا ہ
ہیں میں چاہوں تو نطفتین کو ٹھہرنے دوں یا نہ جو چیز تیار ہوتی ہے۔ اجا
خداوندی سے پیدا ہوتی ہے اگر اس کا ارادہ نہ ہو تو لوتھڑا ہی ضائع کر دے تو

تیارہ خداوندی کا ذکر فرماتے ہیں رب العزت اپنے کمال پیدائش کا اظہار فرمایا کہ
اگر چاہوں تو بغیر باپ کے قطرے کے ہی انسان کو پیدا کر دوں تو بجائے اپنے
وند کریم وحدہٗ لاشریک کے کمال قدرت بیان کرنے کے سائنس کو مقدم سمجھا اب فیصلہ
ہے کہ او موحدو یہ تمہاری توحید ہے کہ توحید خداوندی کے کمالات کو ثابت کرنے کی
ئے سائنس کو اپنا رہے ہو اگر تمہارا خداوند تعالیٰ سے تعلق خاص ہوتا تو تم سائنس کا
لیتے اور کمالات خداوندی کو بدلائل ثابت کرتے یہ ہے تمہاری توحید کا نمونہ کہ تم منکر
ر آنیت خداوندی ہو اور کمالات خداوندی کے مکذب ہو اس تکذیب قرآنی میں
یہ عیسائی بھنگی دھریہ سے بھی سبقت لے گئے ہو۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

ترک اسلام ۱۳۰ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ
جس کا مطلب یہ ہے کہ شیطان جب روحانیات میں تجسس احوال کے لئے جاتے
ستاروں کی تاثیران کو وہاں پہنچنے سے مانع ہوتی ہے نہ یہ کہ ستارے توڑ کر اسے مارے
ہیں اس کی مثال ایسی سمجھو کہ تیز جلتی آگ کی طرف کوئی شخص زور سے جانا چاہے
اور شعلہ اس کو رسائی سے مانع ہو۔

سبحان اللہ وہابیو رب العزۃ نے سچ فرمایا ہے کہ لَا يَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ
یم کو پاک لوگ چھو سکتے ہیں پلید انسان کتاب خداوندی کو چھو نہیں سکتا اب تم کھیا گوہ
مانے والے کتے اور خنزیر وغیرہما کا معرق پانی پینے والے اور نجس پانی مٹی اور پیشاب
پانی سے وضو اور غسل کرنے والے منی سے لبریز پاک خوراک سے اجتناب کرنے والے

بلانم قرآن کریم کو کیسے سمجھ سکتے ہو مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرمان خداوندی کو جھٹلانا اس آ
میں بھی واضح ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ ہم نے ت
کو شیاطین کی مار کے لیے مقرر کر دیا ہے اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے زمی
تارے ٹوٹ کر اسے ملے جاتے ہیں، قرآن کو جھٹلا کر سائنس کو ثابت کرنے کی کوش
کی نہ کہ سائنس کی تائید سے قرآنی صداقت بیان کی تو اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت
فرقہ وہابیہ قرآن کریم کا صراحۃً مکذب ہے مکذب قرآن فرقہ موحد کہلائے تو ایسے
کو موحد کہلانے سے شرم کرنی چاہیئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریف قرآنی

۱۹۔ ترک اسلام ۷۷ { ایک جنتی کو متعدد حوریں ملنے کا ثبوت کسی آیت یا حدیث
صحیح سے دینگے تو ہم بھی جواب کے ذمہ دار ہونگے۔
"محل غور" اس آیۃ کریمہ میں مولوی ثناء اللہ نے قرآنی تکذیب کی ہے۔
او وہابیہ وَلَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ سے تعدد ازواج اور حوروں
سے حوروں کا ثبوت قرآن سے ثابت ہوا اور تم دن دہاڑے قرآن کریم کو بدل
آریوں کو خوش کرتے ہو یاد رکھو میدان حشر میں تم آریوں کی جماعت سے ہی اٹھا
جاؤ گے۔ مسلمانوں کی جماعت سے تمہارا حشر نہ ہوگا۔

مولوی ثناء اللہ کی تحریف قرآنی

۲۰۔ ترک اسلام ۹۸ { ہوائی جہازوں نے کیا کیا کام کیے ہیں اور ہوا کے چلنے

بس یہی ہوائی جہاز تھا جو سلیمان علیہ السلام کے حکم سے چلتا تھا۔
حمل عمی" ہوائی جہاز مولوی ثناء اللہ کی خود ساختہ تحریف قرآن کریم کے صاف الفاظ
وَ سَخَّرْنَا لَهُ الرِّيحَ عَاصِفَةً تَجْرِي بِأَمْرِهٖ اس آیۃ کریمہ نے مولوی ثناء اللہ
ب قرآن کریم ثابت کر دیا اللہ تعالےٰ فرماوے کہ ہوا کو ہم نے سلیمان علیہ السلام
لع کر دیا بغیر کسی آلے کے ہوا سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اٹھاتی تھی ہوا کا محکوم
اور سلیمان علیہ السلام کے حکم کی تعمیل کرنا اس میں سلیمان علیہ السلام کا شان وکمال
جس کا مکذب مولوی ثناء اللہ وہابی ہے جس نے تحریف قرآنی سے کام لیا ہے
جہاز کو تابع کر سکتی ہے لیکن ہوائی جہاز ہوا کو تابع نہیں کر سکتا رب العزۃ نے
وہی سلیمان علیہ السلام کے تابع کر دیا جس کا وہابی منکر ہے۔
ترک اسلام ۱۰۱} پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ جو لوگ کعبہ کو گرانے کی نیت سے
تھے عربوں کی ایک پھرتیلی اور تیز رو فوج جو گروہ کثیر تھی آپہونچی جنہوں نے ان
پیوں کے ذریعے سے پتھر مار مار کر تباہ کر دیا۔

فیصلہ خداوندی

حمل عمی" سورۃ الم ترکیف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ
یْرًا أَبَابِيلَ اور اللہ تعالےٰ اصحب فیل پر ابابیل پرندے بھیجے (مولوی
اللہ صاحب فرماتے ہیں)
عربوں کی ایک تیز رو اور پھرتیلی فوج آپہنچی وہابیو! بتاؤ کیا یہ تکذیب قرآنی
خداوند کریم فرماوے طَيْرًا أَبَابِيلَ وہابی کہے نہیں عربوں کی پھرتیلی فوج تو اس

آیۃ خداوندی کی رو سے غیر مقلد وہابی مکذب قرآن ثابت ہوا۔ کیونکہ مولوی ثنا
نے پرندوں کو انسان کہہ کر قرآنی تحریف کی۔

۲۲۔ ترک اسلام ۱۰۲} (اونٹنی) کا پتھر سے نکلنا قرآن میں مذکور نہیں۔
تواتر سے یہ ذکر چلا آرہا ہے جس کو متقدمین و متاخرین نے بیان کیا اور
کسی نے انکار نہیں کیا سوائے مولوی ثناء اللہ کے دیکھئے۔

البدایۃ والنہایہ ۱/۱۳۴ } فَقَالُوْا لَهٗ اِنْ اَنْتَ اَخْرَجْتَ لَنَا مِنَ الصَّخْرَةِ وَاَشَارُوْا اِلٰى صَخْرَةٍ هُنَالِكَ
مِنْ صِفَتِهَا كَيْتَ وَكَيْتَ ایک متعین پتھر سے انہوں نے حضرت صالح علیہ ا
کہا کہ ایسی ایسی اونٹنی نکال دو تو اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّا
فِتْنَةً لَّهُمْ) ہم ان کے لئے اونٹنی ان کی آزمائش کے لئے بھیجنے والے ہیں
قرآن کریم کا انکار نہیں تو اور کیا ہے۔

۲۳۔ ترک اسلام ۱۰۳} قرآن شریف کے معنی تو صاف ہیں کہ جب تک بنی اسرا
یں لیے جانوروں کے شکار سے خدا نے ان کی پرو
یہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن کریم کی اصل صراحۃ کا انکار کیا ہے
پہلے ہو چکا ہے۔

۲۴۔ ترک اسلام ۱۰۴} بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے سے قا
کے ماتحت مردہ زندہ ہوا گائے کے ذبح سے آپ
نہیں اس لئے ذبح کرائی تھی کہ بنی اسرائیل اس کی پرستش اور عبادت میں پھنسے
"محمد عمر": مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں بھی اصل واقعہ اور

تکذیب کی ہے۔

قرآنی فیصلہ

فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا كَذٰلِكَ يُحْيِي اللّٰهُ الْمَوْتٰى کیوں جی وہابیو بتاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہی معجزہ ہوتا تو گلے ذبح کرانے کی رب العزۃ کو کیا ضرورت مذبوحہ گائے کا گوشت مردے کو مارنے کا کیا مطلب لوگے؟

اس آیۃ میں رب العزۃ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طاقت بیان فرمائی اسی لئے ان ہی سے ذبح کرائی اور اپنی قدرت کو ظاہر کرنا مقصود تھا کہ ہم چاہیں تو مردہ گوشت جب سے ماریں تو مردہ زندہ ہو جاتا ہے لیکن نبی اللہ کے دست مبارک سے یہ معاملہ جانا کہ خداوندی قدرت اور نبی اللہ کی طاقت کا مظاہرہ ہو جس کا مولوی ثناء اللہ انکار کر دیا اور مولوی ثناء اللہ کا مقصود بھی یہی ہے جو اس نے اپنی تحریر سے پورا کیا اور گائے بھی ولی اللہ کی تھی فافہم۔

ترک اسلام 106 } سنئے قرآن شریف میں صرف اتنا مضمون ہے کہ سامری نے دل بہلانے کو ایک تماشا کیا چاندی سونے کا زیور گلا کر ایک بچھڑا آواز دیتا تھا چنانچہ ارشاد ہے لہ خوار کس طرح سے آواز آتی تھی؟ جیسے مصنوعی چڑیوں کو دبانے سے آتی ہے اسی قسم کے سوراخ رکھے تھے؟ کہ ہوا بھرنے سے آواز آتی تھی۔

بیتل عمر "قرآن پاک میں مذکور ہے اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ... سے واپسی پر جب سونے چاندی کے بچھڑے سے یہ صحیح بچھڑوں والا آواز سنا تو فرمایا ... خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ اے سامری تمہارا کیا حال ہے قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ

یَبْصُرُوْا بِہٖ مجھے نظر آیا جو ان لوگوں کو نظر نہیں آیا دوسرے مقام پر فرمایا فَقَبَضْتُ قَبْضَۃً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ میں نے رسول کے قدموں کی مٹی ایک مٹھی لی فَنَبَذْتُھَا اس کو میں نے جمادات کے اس بچھڑے کے منہ میں ڈال دیا تو وہ بچھڑے کی آواز دینے لگ گیا۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ رسول علیہ السلام کے قدموں کے تلووں کی مٹی کی برکت تھی جس نے جمادات کے بچھڑے کو بولنے کی طاقت عطا فرمائی مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآنی انکار کرتے ہوئے رسول علیہ السلام کے قدموں کی مٹی کی برکت اور اس کے اصل آواز کا انکار کر کے کہہ دیا کہ مصنوعی چڑیا کی طرح دبانے سے بولتا تھا یہ تکذیب قرآنی ہے۔ اب جس کا دل چاہے مولوی ثناء اللہ کی اقتدا کر کے قرآن کا انکار کر دے اور چاہے قرآن کریم کا اقرار کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کو منکر قرآن کہہ کر نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کے اثر پر ایمان لائے کہ واقعی بفرمان خداوندی نبی اللہ کے قدموں کی مٹی کی ایسی برکت ہو سکتی ہے۔

۲۶۔ ترک اسلام ۱۰۸ } اس آیت میں حضرت ابراہیم کے ایک خواب کا قصہ مذکور ہے۔ کہ انہوں نے خواب میں بیٹے کو ذبح کرتے دیکھ کر اس کام پر آمادگی ظاہر کی تو خدا نے ان کو اس کام سے روک دیا اور فرمایا قربانی کرنی ہو تو ذبیحہ کر دو۔

سمجھل حکم " مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی نے اس عبارت میں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے قرآن کریم کی صراحتہ تکذیب کی ہے۔

خدائی فیصلہ

الصفت ۲۳/۳ } فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّہٗ لِلْجَبِیْنِ وَنَادَیْنٰہُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰھِیْمُ

قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام جھک گئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام کو پہلو کے بل لٹایا ذبح کرنے کے لئے، ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا بے شک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسے ہی بدلہ دیتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیت مذکورہ میں ثابت کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے جھکے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام ذبح ہونے کے لئے جھک گئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے کے لئے پہلو کے بل لٹایا تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے آواز دی کہ اے ابراہیم تیرا خواب سچا ہو گیا تو اسماعیل کو چھوڑ دے یہ ہے قرآن کتاب اللہ فرمان خداوندی

مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف قرآنی

لکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بیٹے کو ذبح کرنے کا خواب دیکھ کر صرف آمادگی ظاہر کی تو خدا نے اس کو روک دیا تو مولوی ثناء اللہ کا قرآن کریم سے صاف انکار ظاہر ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو زمین پر لٹا دیا لیکن مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کہتے ہیں نہیں صرف آمادگی ظاہر کی تو یہ مولوی ثناء اللہ وہابی کا قرآنی انکار ہے تو مولوی ثناء اللہ وہابی نے قرآنی تحریف کر کے قرآن کریم کا انکار کیا ہے تو مثال مشہور ہے دگر و جھاندے ٹپنے چلیے جان شریف، ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ قرآن کا منکر و منحرف ہے۔

وہابی مذہب کا ملائکہ اور قرآن سے انحراف

۲۷۔ فتوی ثنائیہ ۱/۲۱۷ } س: ہاروت وماروت دو فرشتے تھے یا دو آدمی یا دو بادشاہ زیادہ صحیح قول کونسا ہے،

ج: میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے تفسیر فتح البیان کا میلان بھی اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔ ۱۲ محرم ۳۹ھ

فرمان خداوندی

اس آیۃ کریمہ میں وحدہٗ لاشریک نے قرآن کریم میں مَلَکَیْنِ کا لفظ ارشاد فرمایا کہ ہاروت اور ماروت دو فرشتے تھے۔ ملک کی تثنیہ ہے جس کے معنی قرآن کریم میں فرشتے کے ہیں۔ رب کریم نے ہاروت اور ماروت دونوں کو فرشتے فرمایا اور وہابی الاپتا ہے کہ فرشتے نہیں بلکہ آدمی تھے اب فیصلہ تم پہ ہے۔

وہابی مذہب

"میری تحقیق یہ ہے کہ آدمی تھے"

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی اس تحریر سے دو مطلب ثابت ہوئے۔

(۱) وہابی مذہب خدا کے دو فرشتوں ہاروت اور ماروت کے فرشتے ہونے کے منکر بن ہیں۔

(۲) وہابی اس مسئلہ میں مکذب قرآن مجید ہے۔

دیوبندیوں کی قرآنی تحریف کے چند نمونے فقیر نے تمہارے سامنے پیش کئے ہیں۔ ایسی تحریف میرے خیال میں کسی آریہ اور عیسائی نے بھی نہیں کی جو وہابی نے کرکے دکھادی اب تم فیصلہ کرلو وہابی یہودیوں کی ہم مثل ہے یا اسلامی حمایت میں یہ فرقہ کام کرتا ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی کی تحریف قرآنی پر وہابی داد

الاعتصام ۳۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ
مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

علوم دین کے گلزار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم ذخار تھے ثناء اللہ
انہوں نے سنت و توحید کو فروغ دیا
وطن کے ذہن ضیار بار تھے ثناء اللہ
کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

یہ چند اشعار وہابیوں نے ان کے مرنے کے بعد ان کی تعریف میں پڑھے جن سے وہابی مذہب میں ان کی مقبولیت کا علم عوام مسلمانوں کو ہوگیا ہے اور وہابی مذہب کی توحید کا بھی علم ہوگیا کہ غیر مقلدین وہابیوں کو خداوند کریم اور قرآن کریم سے کتنی محبت ہے اور کیسا عمل ہے اور قرآن کریم کو کیسا جانتے ہیں صحیح یا غلط اقرار یا انکار اور اپنے وہابی اکابرین کا حکم حکم قرآنی سے کم سمجھتے ہیں یا زیادہ قرآن کریم کو مقدم سمجھتے ہیں یا اپنے ملاؤں کو؟

قرآنی فیصلہ

کتاب اللہ کو بدلنا یہودیوں کی سنت ہے

(۱) المائدہ ۶/۳ } فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ۔

یہودیوں کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان کو اپنی رحمت سے دور کر دیا اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا کیونکہ وہ خداوندی آیتوں کو اپنے مقام سے بدلتے تھے اور جو ان کو نصیحت دی گئی اس سے کچھ انہوں نے بھلا دیا۔

اس آیۂ کریمہ خداوندی سے ثابت ہوا کہ یہودیوں نے خداوندی وعدے پر صحیح ایمان لانے کی عہد شکنی کی اور جو ان کو نصیحت دی جاتی تھی ان سے بعض کو وہ چھوڑ دیتے اور آیت خداوندی کو بدل کر بیان کرتے بعینہٖ یہی فرقہ وہابیہ کا وطیرہ ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ وہابی کی تحریف شدہ چند عبارات قرآنیہ تمہارے سامنے پیش کی گئیں اور مولوی ثناء اللہ کوئی معمولی وہابی نہیں ہے بلکہ وہابی مذہب کا سرغنہ ہے جنہوں نے قرآنی آیات کی تحریف کی ہے۔

(۲) النساء ۵/۷ } مِّنَ الَّذِينَ هَادُوا يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ
بعض یہود کلمات اللہ کو بدل دیتے تھے۔

(۳) المائدہ ۶/۶ } وَمِنَ الَّذِينَ هَادُوا سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ سَمَّاعُونَ لِقَوْمٍ آخَرِينَ لَمْ يَأْتُوكَ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ مِن بَعْدِ مَوَاضِعِهِ

اور بعض یہودیوں سے جھوٹ کے سننے والے ہیں اور دوسری قوم کو سننے والے ہیں،

دوسری قوم کی باتیں جو آپ کے پاس نہیں آتے اور آپ کی باتوں کو اُلٹ پلٹ بیان کر دیتے ہیں۔

ان آیات مذکورہ بالا سے ثابت ہوا کہ قرآن کریم اور احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ کرنا یہود کا شیوہ تھا اب تم بھی قرآن پاک اور احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اُلٹ پلٹ بیان کرتے ہو اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

مولوی عبد القادر روپڑی نے عَلَّمَكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ کے معنی کدھر کے مناظرہ میں تبدیل کیے جس کو انہی کے صدر مدرس شاہد ہیں انہوں نے میدان مناظرہ میں کہدیا کہ حافظ عبد القادر صاحب نے قرآن کریم کے معنی تبدیل کیے ہیں۔

خداوند کریم کے نزدیک کلام اللہ کو بدلنا کفار کا شیوہ ہے

۴۔ الفتح ۲۶/۲ } يُرِيدُونَ أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللهِ۔ کفار کا ارادہ ہے کہ اللہ کے کلام کو بدل دیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی فیصلہ کرو کہ رب کریم فرماوے کہ کفار کلام اللہ کے بدلنے کا ارادہ رکھتے ہیں لیکن بدل نہیں سکتے کیونکہ فرمان الٰہی ہے۔ نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور اس کے نگہبان بھی ہم ہی ہیں لہٰذا کفار کو جرأت نہ پڑی کہ وہ قرآن کریم کو بدلیں کوشش مزعہ کی مزتبہ وہابیہ نے بھی اپنی پوری طاقت سے بدلنے کی کوشش کی اب تم سوچو تم کون ہو . . .

مولوی ثناء اللہ کی تحریر لکھی گئی اس کا ردّ شروع ہو گیا۔ مولوی ثناء اللہ کا ردّ کر کے اپنے وعدے کو میرا رب کریم پورا کر رہا ہے۔ مسلمانو کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ وہابی

فرقہ تائب ہو جائیں گے ہرگز نہیں یہ لوگ اپنے مولویوں کے جال میں پھنس چکے ہیں اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔

(۵) البقرہ ۱/۹ } اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ وَقَدْ کَانَ فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ یَسْمَعُوْنَ کَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ =

کیا پھر تم طمع کرتے ہو کہ یہ لوگ تمہارے نزدیک ایمان دار بن جائیں گے حالانکہ ان سے ایک فرقہ اللہ تعالےٰ کے کلام کو سنتے تھے پھر سمجھنے کے بعد اس کو بدل دیتے تھے اور وہ اپنے تبدیل کرنے کو جانتے تھے (کہ ہم کلام اللہ کو تبدیل کر رہے ہیں)

کیوں بھئی مسلمانو کیا فرقہ وہابیہ اور یہودیوں میں بموجب اس آیت کریمہ کے کچھ فرق ہے؟ یہودیوں نے جس بے دردی سے کتاب اللہ کو بدلا اسی بے دردی سے وہابیوں نے قرآن کریم بدلنے کی کوشش کی اور کر رہے ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ یہ فرقہ کس زمرے میں داخل ہے۔

(وہابی عقیدہ ۵)

وہابی توحید ۵

وہابی فرقہ قرآن مجید کا بے ادب ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۵ } سوال (۴۲)، قرآن مجید اور کتب احادیث کا ادب شرع محمدی نے سوائے عمل کے کہاں تک بتایا ہے اور فی زمانہ جو قرآن

شریف وکتب حدیث کا ادب کیا جاتا ہے مثلاً پشت ان کی جانب نہیں کی جاتی اور ان سے اوپر نہیں بیٹھا جاتا یہ کہاں تک صحیح و قابل عمل ہے ؟

جواب (۴۷) قرآن مجید وکتب حدیث کا سب سے مقدم اور بڑھ کر ادب یہی ہے کہ جو کچھ ان میں اوامر و نواہی ہیں ان کی تعمیل کی جائے اور ان کو بسر وچشم بلا چون و چرا کے قبول و تسلیم کر لیا جائے اور سب سے بڑی اور مضر تر بے ادبی یہی ہے کہ ان کے احکام کی قبولیت میں کسی غیر شی کو خارج سمجھا جائے وہ ادب کہ جو مطلوب من اللہ اور دو نو گروہ ثقلین یعنی انس اور جن جس کے منجانب اللہ مکلف ہیں وہ تو یہی ہے رہا ظاہری ادب سو یہ تکلیف مالا یطاق بدلیل لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (الایتہ) ہے جو شخص کرے بہت اچھا نورعلی نور ورنہ کوئی مواخذہ نہیں ہاں جو شخص بنظر حقارت ظاہری ادب نہ بجا لائے تو بیشک وہ سخت مجرم اور عذاب الیم کا مستوجب و مستحق ہے ۔

(نوٹ) مسلمانوں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں جا کر دیکھو چٹائیوں پر قرآن کریم رکھے ہیں ۔

اور مذکورہ بالا وہابیوں کے تحریر سے بھی ثابت ہو گیا کہ جو شخص قرآن شریف کی طرف پشت کر کے بیٹھا ہو تو یقین کر و کہ گستاخ وہابی ہے اللہ تعالےٰ فرماتے ہے وَ اَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا ہم نے تمہاری طرف ظاہرہ نور بھیجا ہے بیان کرنے والا وہابی صاحب روشنی کی روبرو منہ کے سامنے ضرورت ہے یا پیٹھ کی طرف اسی لئے تم گمراہی سے نہیں نکل سکتے کیونکہ تم نور اللہ کو بجائے سامنے رکھنے کے پس پشت رکھتے ہو اور پر بیٹھتے ہو تو اللہ تعالےٰ تمہیں صراط مستقیم سے محروم رکھتا ہے آنکھیں رب العزۃ نے

چہرے کی طرف رکھی ہیں اور تمہارے پچھلی طرف وہ عضو لگا دیا جس کی آنکھیں نہیں گندگی نکلنے کا مرکز ہے تم نور اللہ کو بجائے آنکھوں کے سامنے رکھنے کے گندگی نکلنے کے روبرو رکھتے ہو۔ یہ ہے وہابی مذہب جو کتاب اللہ نور اللہ قرآن مجید کا بھی گستاخ ہے۔ اور وہابیہ نے اس امر کی اجازت بھی دے دی کہ قرآن کریم کے اوپر بیٹھا جائے یا پاؤں رکھ لے جائز ہے لیکن اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے تو کوئی حرج نہیں اللہ تعالےٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے۔ اس کا عقل بھی مفقود ہو جاتا ہے وہ کسی حکم الٰہی کو سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔ دوسرا جواب

وہابیو! سنو مظروف قابل احترام اور ذی شان ہو تو ظرف کا احترام بالتبع فرض ہوتا ہے جیسا کہ مسجد معبود نہیں ہے لیکن معبود کی عبادۃ کا ظرف ضرور ہے۔ تو اس کا احترام بھی ذکر اللہ کی وجہ سے فرض ہے مسجد میں جنبی، حائضہ عورت "نجس آدمی مع جوتوں کے داخل نہیں ہو سکتا کیونکہ مقام عبادۃ خداوندی ہے۔ تو مظروف کی وجہ سے ظرف کا احترام لازمی ہوا ایسے ہی قرآن کریم بفرمان خداوندی وَاَنْزَلْنَا اِلَیْکُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا نور مبین ثابت ہے یہ اوراق جس میں سیاہی سے قرآن کریم لکھا ہوا ہے۔ یہ قرآن مجید کا ظرف مبین ہے جب قرآن کریم نور مبین ہے اس کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے تو ان اوراق بین الدفتین جو مظروف قرآن مجید ہے کا احترام بطریق اولیٰ فرض ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ قرآن کریم کے مظروف اوراق قرآن کو پلید آدمی ہاتھ نہیں لگا سکتا جب تک کہ پاک نہ ہو تو جن اوراق پر قرآن کریم لکھا گیا اس کو بھی قرآن مجید کہا جاتا ہے۔ جن کا احترام ہر ایماندار پر فرض ہے اور وہ قوم جو کتاب اللہ" نبی اللہ" اولیاء اللہ اور آیات اللہ یعنی مقامات متبرکہ کا گستاخ ہے۔ وہ قرب

خداوندی سے محروم ہے اور ایسی قوم فرقہ ناجیہ کہلانے کی حقدار نہیں۔

وہابیو! یا تم تو عبادۃ خداوندی کو بدعت سمجھتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تمہیں خداوند کریم سے ہی حقیقتہً عناد ہے کیونکہ تم قرآن کریم کے بھی گستاخ ہو۔

کتاب اللہ کو پشت کرنی یہودیوں کی سنت ہے

(۱) البقرہ ۱/۱۲ } وَلَمَّا جَاءَهُمْ رَسُولٌ مِّنْ عِندِ اللَّهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِيقٌ مِّنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ كِتَابَ اللَّهِ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ كَأَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۝

اور جب آئے ان کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے تصدیق کرنے والے جو ان کے پاس تھی تو اہل کتاب سے ایک فرقہ نے اللہ کی کتاب کو پشت کی جانب ڈالا گویا کہ وہ جانتے ہی نہیں۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پیٹھ پیچھے رکھنا یہودیوں کا فعل ہے اب وہابیو! تم سوچو کہ قرآن کریم کو پیٹھ پیچھے رکھ کر تم کس فرقے میں داخل ہوئے اور اوپر بیٹھ کر تو پکے جہنمی ہو گئے۔

(۲) ال عمران ۴/۱۹ } فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ یہودیوں نے کتاب اللہ کو اپنی پشتوں کے پیچھے ڈال دیا۔

اس آیۃ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ کتاب اللہ کو پس پشت ڈالنا یہودیوں کی سنت ہے مسلمانوں کو یقین ہو گیا کہ واقعی وہابیت یہودیت سے ماخوذ ہے۔ اور ویسے ہی گستاخ ہیں۔

قدموں کے نیچے رکھنے کا قرآنی فیصلہ

حم السجدہ ۲۴/۴ } وَقَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَکُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ٥

اور کفار کہیں گے اے ہمارے پروردگار جن اور انسان سے جس نے ہمیں گمراہ کیا انہیں ہمیں تو دکھا دے ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے رکھیں تاکہ وہ ذلیل ہو جائیں۔

(۱) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو گمراہ کرنے والے ہوں ان کو قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

(۲) دوسری بات یہ ثابت ہوئی کہ جس کو ذلیل کرنا مقصود ہوتا ہے اسے قدموں کے نیچے رکھا جاتا ہے۔

وہابیو! اب تم سوچو کہ تم قرآن کریم کتاب اللہ کو چٹائیوں پر جہاں تمہارے پاؤں کے تلوے لگتے ہیں وہیں تم قرآن کریم رکھتے ہو اب بتاؤ؟ یا تو قرآن نے شیطانی فرقہ قرار دیا ہے تو زمین پر قدموں کے تلووں کے برابر رکھتے ہو یا قرآن کریم کو تم ذلیل کرنا چاہتے ہو۔ کہ اس کتاب نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا شان کیوں لکھا ہے۔ یا انہیں یقین ہے کہ قیامت کے دن یہ وہابیوں کے خلاف شہادت دینے والا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲

وہابی توحید ۲

غیر مقلد وہابی قرآنی عزت سے محروم ہے

فتوی ستاریہ ۱/۱۹۲ } سوال (۲۵۰) لوگ جو قرآن تلاوت کرتے وقت قرآن مجید کو بوسہ دیتے ہیں درست ہے یا نہیں نیز جلسوں میں جب قرآن پڑھا جاتا ہے تو لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں درست ہے یا نہیں۔

جواب (۲۵۰) ہر دو فعل ثابت نہیں خلاف سنت و تعامل صحابہ نہیں۔

وہابی کے اس عقیدے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی کے نزدیک حجراسود جتنا وقار بھی قرآن کریم کا نہیں۔

"عمل عمر" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

ابوداؤد ۲ } قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے سردار کی عزت کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ قرآن کریم کائنات میں ہمارا سردار ہے لہٰذا ہمیں قرآن کریم کی تعظیم کے لئے اٹھنا ہمارا ایمانی فرض ہے۔

وہابی مذہب بے ادبی کرنے کو جائز سمجھتا ہے پاؤں کے نیچے پس پشت رکھنا ہے اور قرآن کریم کے ادب و احترام کو خلاف سنت سمجھتا ہے وہابی صاحب بیٹے کو بوسہ دیتے وقت کبھی تحقیق کی ہے کہ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ حکم خداوندی ہے اس کو بوسہ دینے کے لئے تیار نہیں کبھی اپنی بیوی کو بوسہ دیتے وقت سوچا ہے کہ تیرے اطوار خلاف سنت ہیں میں بوسہ دینے کے لئے تیار نہیں بوسہ محبت کا تقاضا ہے محبت خداوندی

میں اگر اس کی کتاب سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بوسہ دے دیا تو خلاف سنت کیسے ہو سکتا ہے ایسے ہی اگر قرآن کریم کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جائے تو کونسا شرک لازم آئے گا ایسا کرنے والا ثواب کا مستحق ہے۔

وہابی عقیدہ ۷

وہابی توحید (۷)

وہابی فرقے کا قرآن مجید سے انحراف

فتوی ثنائیہ ۲۱۲ } س: قرآن شریف میں ذکر ہے کہ اولیاء اللہ و شہداء مردے نہیں ہیں اور شاید ایک آیت بھی اس مضمون کی ہے کہ اولیاء اللہ اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل ہو جاتے ہیں مرتے نہیں اس سے لوگوں کا خیال ہے کہ وہ مدد بھی کر سکتے ہیں۔ اور سنتے بھی ہیں اس کا جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

(ج) مردے کے معنی ہیں جس کی روح جسم سے الگ ہو جائے شہید پر یہ تعریف صادق آتی ہے۔ اس لئے اس کے مردہ ہونے میں کیا شک ہے اگر اس کی روح جدا نہ ہو تو شہادۃ کیسی ہوا مگر زندگی کا اصل مقصد وہ پا گئے اس لئے منع کیا گیا کہ ان کو مردے نہ کہو یا مت سمجھو یہ نہیں کہ وہ در اصل مردے نہیں۔ اگر در اصل وہ مردے نہیں ہیں تو قبر میں کیوں رکھے گئے اور ان کی بیویاں کی عدت کیوں گزاری گئی بعد عدۃ نکاح ثانی کیوں کیے۔

(۲۳ جمادی الثانی ۳۹ھ)

حکم خداوندی کہ شہداء علیہم السّلام کو مردہ نہ کہو

(۱) البقرہ ۲/۱۹ } وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُونَ ٥

اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے راہ میں قتل کیا گیا تم اسے مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم بے وقوف ہو۔

فرمان خداوندی کہ شہداء علیہم السلام کو مردہ خیال کرنے سے بھی ایمان ضائع ہو جاتا ہے

(۲) ال عمران ۴/۱۷ } وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ فَرِحِينَ بِمَا آتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ٥

اور جو اللہ تعالےٰ کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ ہونے کا بالکل خیال نہ کرنا بلکہ زندہ ہیں اور ان کو ان کے رب کریم کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے جو ان کو دیا وہ بہت خوش ہیں اور جو ان سے ابھی ملے نہیں ان کے پیچھے ہیں ان سے مبارک طلب کرتے ہیں ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے۔

بتاؤ وہابیو؟ تم نے یہ عبارت لکھ کر یا جو تم ایسے الفاظ تقریروں میں کہتے ہو۔ مذکورہ دونوں آیات قرآنیہ کی رو سے تم اسلام میں داخل رہے یا خارج؟ فیصلہ تم پر چھوڑتا ہوں۔

وہابی عقیدہ (۸)

وہابی توحید ۸

وہابی مذہب خداوند کریم اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے

(۱) وہابی کوئی نماز پڑھے فریضہ سنن، نوافل خداوند کریم سے دعا مانگنے کا مستحق نہیں رحمت خداوندی سے محروم ہے اور نہ ہی دربار خداوندی میں اسکی شنوائی ہے

(۲) وہابی مر جائے تو اس کے ورثا اور اکابرین اس کے لیئے دعا مغفرت بھی نہیں کرتے کیونکہ ان کو یقین ہے کہ اس کی ذات شرعی نہیں تمام عمر بدن منی سے پلید رہا پلید پانی سے وضو کرتا رہا اس کی تمام عمر مطلقہ ثلثہ سے رجوع کر کے زنا کرتا رہا باپ بیٹا اکٹھے زنا کرتے رہے نوافل اور سنن سے محروم رہا۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی تمام عمر اس نے گستاخی کی لہٰذا اس کے لیئے دعا خیر کرنا گناہ ہے دوسری بات یہ ہے کہ رب العزۃ ہماری بات تسلیم بھی نہیں کریگا کیونکہ ہم بھی یہی جانتے ہیں

(۳) وہابی نماز کے بعد ذکر اللہ درود شریف سے محروم ہے بلکہ ذکر اللہ درود شریف پڑھنے والے کو بدعتی کہہ کر پکارتا ہے۔ نماز کے بعد ذکر اللہ اور درود شریف پڑھنا بدعت ہے لیکن پیشاب اور جماع کے وقت مباح سمجھتا ہے۔

وہابی عقیدہ (۹)

وہابی توحید (۹)

وہابی مذہب میں پیشاب اور جماع کے وقت ذکر اللہ جائز ہے

فقہ محمدیہ کلاں ۱۲-۱۳/۱ } پیشاب اور جماع کے وقت ذکر کرنا مکروہ تنزیہی ہے تحریمی نہیں اگر کوئی ایسی حالت میں اللہ کا ذکر کرے تو گنہگار نہیں ہوتا۔

"مجمل عمی": مسلمانو! خدارا انصاف کرو کہ وہابی موحد ہے؟ یا نہیں خداوند کریم سے دشمنی رکھتا ہے یا نہیں؟ اس سے کچھ تعلق رکھتا ہے یا اس سے بیزار ہے معاذ اللہ خداوند کریم اس کے ذکر کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے یا نگاہ محبت سے؟

شب برأت کو نوافل وہابی کے نزدیک بدعت اکٹھے مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا شرک عورت کے ساتھ ننگے جماع کرتے وقت لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا کوئی گناہ نہیں سبحان اللہ وہابی نے ذکر اللہ کا وقت چن کر پسند کیا۔

ارے گستاخو! تم اپنے آپ کو موحد کہلاتے ہو مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت کیونکہ مقام پاک ہے اور عورت سے جماع کرتے وقت ذکر اللہ کرتے ہو اس سے زیادہ گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ ہے تمہاری توحید۔

مسلمانو! سن لو وہابی مذہب میں اولیاء اللہ کے متبرک حجروں میں ذکر اللہ کرنا شرک مسجدوں میں مل کر ذکر اللہ کرنا بدعت اور پیشاب خانوں میں پیشاب کرتے وقت وہابی کا ذکر اللہ کرنا بدعت و شرک گناہ سے خالی ہے یہ ہے وہابی توحید جس کو وہابی معاذ اللہ پیشاب خانوں میں واضح کرتا ہے۔ مسلمانوں کے نزدیک یہ افعال قبیحہ ہے اور اسلام کی توہین ہے۔

لہٰذا خداوند کریم کے ساتھ تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو وہابیوں سے سلام و کلام حرام سمجھنا چاہیئے کیونکہ گستاخ خداوند کریم ہیں۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فیصلہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کی حالت میں ذکر سے ممانعت کردی

ابوداؤد شریف ۱/۴ } نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی مہاجرین سے حاضر ہوا تو آپ پیشاب کر رہے تھے تو آپ نے جواب نہ دیا

فارغ ہو کر وضو کرکے پھر آپ نے عذر پیش کیا کہ میں پیشاب کر رہا تھا فَقَالَ اِنِّیْ کَرِھْتُ اَنْ اَذْکُرَ اللّٰہَ تَعَالٰی ذِکْرٌ اِلَّا عَلٰی طُھْرٍ اَوْ قَالَ عَلٰی طَھَارَۃٍ ۔

تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے بُرا منایا کہ اللہ تعالےٰ کا ذکر بغیر طہارۃ کے کروں۔

اے اہلحدیث کہلانے والو پیشاب کرتے وقت ذکر اللہ کو جائز سمجھتے ہو سبحان اللہ یہ ہے وہابی توحید اور تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف عمل کرنا۔

وہابی عقیدہ (۱۰)

وہابی توحید (۱۰)

غیر مقلد وہابی بیت اللہ کا بھی گستاخ ہے

فتوی ستاریہ ۱/۱۵۲ } سوال (۲۲۱) کیا قبلہ رخ پاؤں کرکے سونا جائز ہے (سائل حکیم محمد عاشق از ابوہر)

جواب (۲۲۱) لیٹنے والے کی نیت اگر توہین کعبہ نہ ہو تو درست ہے۔

"محمد عمر" وہابی سمجھتا بھی ہے کہ قبلہ رُخ پاؤں کرنا گستاخی ہے لیکن پھر فتوی دیتا ہے

کہ اگر توہین کعبہ نیت نہ ہو تو درست ہے جب سر سے کعبے کی طرف پاؤں کرنا توہین ہے تو نیت کا کیا سوال کسی کو گالی بکی جائے اور پھر کہے کہ میری نیت نہ تھی تو جس کو گالی کہی جائے وہ دو تھپڑ منہ پر رسید کرے گا اور پھر کہدے گا اوہو مولوی صاحب میری نیت نہ تھی ویسے ہی تمہارے گالی نکالنے سے مجھے جوش آگیا یہ وہابی صاحب کی سادگی کی دلیل ہے جرم کرکے کہتا ہے نیت نہ تھی سبحان اللہ۔

قرآنی فیصلہ

(۱) ال عمران ۴/۱ } اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبٰرَکًا وَّھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ =

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا جو مکے میں ہے بابرکت مقام ہے اور عالمین کے لئے ہدایت ہے۔

(۲) البقرہ ۲/۱۸ } وَ لِکُلٍّ وِّجْھَۃٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِ۔

اور ہر ایک کے لئے وجہ ہے وہ اسی کی طرف پھرنے والا تو تم نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔

(۳) البقرہ ۲/۱۷ } فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ ۔

پھر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیریئے اور جہاں بھی تم ہو وہ اپنے موہوں کو مسجد حرام کی طرف پھیرو۔

کیوں بھئی وہابیو؟ بتاؤ اللہ تعالےٰ فرمائے کہ بیت اللہ کی طرف منہ کرو اور تم وہابی

اپنے پاؤں بیت اللہ کی طرف کرو۔ تم وہابی فرقہ مکذب، منکر و گستاخ قرآن ثابت ہوئے یا نہ؟ اب وہابی اور مسلمان کا فرق یہ ثابت ہوا کہ جو شخص بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹا ہو یقین کرو کہ وہ وہابی ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے قبلے کی طرف پاؤں کر کے بیت اللہ کی گستاخی کرتا ہے۔ مکذب قرآن کریم ہے کیونکہ اللہ تعالےٰ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ فرماتا ہے کہ قبلے کی طرف اپنے منہ کرو اور وہابی پاؤں کرتا ہے مسلمانو! وہابی مذہب کا ایک یہ بھی نشان یاد رکھنا۔

(۴) البقرہ ۱/۱۵ } وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَأَمْنًا ٥

اور جب ہم نے بیت اللہ کو لوگوں کے لئے ثواب اور امن کی جگہ بنائی۔ ثواب کی جگہ کا احترام ضروری ہے جیسا کہ جوتے پہن کر مساجد میں نہیں داخل ہو سکتا کیونکہ جائے ثواب ہے تو جائے احترام بھی ہے ایسے ہی بیت اللہ جائے ثواب ہے اس طرف حکم خداوندی مونہہ کرنے کا ہے۔

البقرہ ۲/۱۷ } سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلَّاهُمْ عَن قِبْلَتِهِمُ الَّتِي كَانُوا عَلَيْهَا۔ تو جو مسلمان بیت اللہ کی طرف مونہہ کرے گا اس کو ثواب ہوگا کیونکہ بفرمان خداوندی مثابۃ للناس ہے اور پاؤں کرنے والا گستاخ اور گنہگار ہے

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَائِرِ اللَّهِ صفا اور مروۃ شعائر اللہ ہیں جہاں ولیہ کے قدم ٹک جائیں وہ شعائر اللہ بن جائیں تو جس کا انبیاء علیہم السلام نے طواف کیا ہو بھلا وہ شعائر اللہ کیوں نہیں بن سکتے اور ہاں میری سمجھ میں بات آگئی حقیقت یہ ہے کہ یہ قبلہ چونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اس لئے وہابی پاؤں کرتا ہے۔

البقرہ ۲/۱۷} فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ہم ضرور اس قبلے کی طرف آپ کا رخ پھیر دیں گے۔ جس طرف کو رسول اللہ صلے اللہ علیک آپ نے پسند فرمایا۔

چونکہ یہ بیت اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پسندیدہ ہے اور جس سے آپ کو محبت ہے وہابی اسس کو شرک سمجھتا ہے واقعہ فقیر عرض کرتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دل میں بات آئی کہ یا اللہ یہود و نصاریٰ کو ہم سے ہر کام میں تو نے الگ کر دیا ہے۔ قبلہ بھی اگر بدل دے تو ٹھیک ہے اللہ تعالےٰ نے فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ کا حکم دے کر مسجد حرام کی طرف رخ کر دیا تو وہابی نے شرک توڑنے کے لئے بیت اللہ کی طرف پاؤں کرنے کو جائز قرار دے دیا۔ آپ کا بیت اللہ کی طرف رخ کرنے کو کفار نے بُرا منایا تو اللہ تعالےٰ نے ان کو جواب دیا۔

البقرہ ۲/۱۷} وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ آيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ اگر آپ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو تمام دلائل پیش کریں یہ آپ کے قبلے کی طرف رخ نہ کریں گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس بیت اللہ کی طرف رخ کیا کفار نے اس طرف رخ نہیں کیا لیکن ان کی رنجیدگی کو پورا کرنے کے لئے وہابیوں نے پاؤں کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ وہابیو تم سوچو کہ تم کس زمرے میں ہو۔

مسلمانو! اب تم سوچو جو وحدہٗ لاشریک کو مخلوق کا محتاج مانیں غیر محدود کو محدود کہیں قدیم کو حادث کہیں جب ذات خداوندی کے ہی منکر ہیں اپنی مرضی کا خدا انہوں نے تسلیم کرلیا ہے تو بیت اللہ کی وہ کیسے تعظیم کر سکتے ہیں جو فرقہ خداوند کریم کا منکر پاک مقام پر ذکر اللہ کرنے کو بدعت کہیں اور پیشاب کرتے ہوئے خدا کا ذکر کریں۔

بیت اللہ کی گستاخی کریں وہ قوم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم اور اولیاء اللہ کا کیا قدر کر سکتے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بیت اللہ کا شان

جامع صغیر ۲/۱۷۶ } اَلنَّظْرُ اِلَى الْكَعْبَةِ عِبَادَةٌ (ابو شیخ عن عائشہ) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کعبے کو دیکھنا عبادۃ اللہ ہے۔

اب وہابیو تم بتاؤ نظر چہرے پر ہے تو کعبے کی طرف چہرہ کیا آنکھیں کیں تو عبادۃ اللہ لکھی گئی اور اگر پاؤں کئے تو کھا نے میں کعبے کا گستاخ و بے ادب لکھا گیا تو گناہ لازمی ہے وہابی فرقہ خداوند تعالےٰ "قرآن کریم" "بیت اللہ" انبیاء علیہم السلام خصوصاً نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" اولیاء اللہ اور اسلامی متبرکہ مقامات کا پورا اور صحیح گستاخ و بے ادب ہے اور سب کا بے ادب کبھی بخشش کا اُمیدوار نہیں ہو سکتا۔ ایک گستاخ کی نجات نہیں جو سب کا گستاخ ہو اس کا کیا ٹھکانا۔

حرمت اللہ بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر مومن مسلمان پر فرض ہے

الحج ۱۷/۴ } وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ =

اور چاہیئے کہ لوگ بیت اللہ (قدیم گھر) کا طواف کریں اور جو شخص اللہ تعالےٰ کے عزت والے مقامات کی تعظیم کریں گے تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک ان کیلئے

خیر ہو گی۔

اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں بیت اللہ کو حرمت اللہ کا خطاب دے کر عزت بخشی ہے انسان کو ان کی تعظیم کرنا شرک یا منع نہیں ہے بلکہ حکم الٰہی پر عمل کرنا ہے اور جو ان کی تعظیم نہ کرے وہ دشمن خداوند اور منکر قرآن ہے اور بیت اللہ یعنی مسلمانوں کا کعبہ جو تمام دنیا سے پہلا مقام برکت ہے۔ جیسا ارشاد خداوندی ہے اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ۔

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لئے تیار کیا ہے وہ ہے جو مکے میں ہے بڑا با برکت ہے اور عالمین کے لئے ہدایت کا مقام ہے۔

بتاؤ وہابیو! تمام عالمین میں سب سے پہلا مقام بیت اللہ ہے جس کی عزت و برکت قرآن کریم سے ثابت ہوئی تو تمام عالمین سے پہلا با برکت اور عزت والا مقام اللہ تعالےٰ نے اسی کعبہ کو تیار فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے حرمت اللہ کی عزت کرنا ہر ایمان دار پر فرض کر دیا تو بیت اللہ کی تعظیم کرنا ہر ایماندار پر خداوند کریم نے فرض فرما دیا اب تم کہتے ہو اور تم نے کعبے کی طرف پاؤں کرنا جائز کہ دیا۔

اب بتاؤ کہ تم مکذب قرآن کریم ثابت ہوئے یا نہ؟ حرمت اللہ کے گستاخ ثابت ہوئے یا نہ؟ اللہ تعالےٰ ھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ فرمائے تم اسے پاؤں دکھاتے ہو خوب ھدیٰ للعالمین کا قدر کیا۔ یہ ہے فرقہ وہابیہ

اے قرآن مجید کتاب اللہ کو پس پشت ڈال کر گستاخی کرنے والو بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے سب سے اوّل خداوند کریم کے حرمت اللہ کی گستاخی کر کے حدود خداوندی کو توڑنے والو تمہارے نزدیک دنیا میں سوائے تمہارے نجد کے جس پر تم

سلام پڑھتے ہو سَلَامٌ عَلٰی نَجْدٍ وَّعَلٰی مَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ کے کوئی عزت والا مقام نہیں اور سوائے نجدی سلطان کے تمہارے نزدیک کوئی نبی اللہ ہادی اللہ صاحب عزت نہیں ثابت ہوا کہ اللہ کے حرمت اللہ "اللہ تعالےٰ کے دین اسلام" اللہ تعالےٰ کے قرآن کریم' اللہ تعالےٰ کے خاص نبی اللہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے اولیاء اللہ اور ایماندار امت محمدیہ سے تمہارا کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی تم اس زمرے میں شامل ہو۔

شعائر اللہ کی تعظیم

الحج $\frac{17}{4}$ } وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ○
اور جو شخص اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا بیشک یہ پاک دلوں کی دلیل ہے۔

جب اوپر ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ حرمت اللہ کی حدود کو توڑنے والا گستاخ ہے تو اس آیۂ مذکورہ سے یہ ثابت ہو گیا کہ شعائر اللہ یعنی بیت اللہ" حجر اسود" صفا مروہ" گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" جبل احد" مساجد اللہ خصوصاً مسجد حرام اور مسجد نبوی وغیرھم کی تعظیم کرنے والا پاکیزہ دل رکھتا ہے اور جو ان کی تعظیم سے محروم ہے اس کا باطن عند اللہ یعنی بقانون قرآن کریم پلید ہے ظاہراً منی سے پلید پلید پانی پلید کپڑے باطناً حرمت اللہ کتاب اللہ کی گستاخی سے پلید اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ان کی خوراک بھی ان کی جنس ہی بنائی گوہ گھوا" بچھو" خزیر اور منی کیونکہ باطن پلید کو خوراک بھی پلید ہی زیبا ہے یہ میرے ربّ العزۃ کی تقسیم ہے اس لئے

تم نے خداوند کریم کا انکار کر دیا۔

نہ بنئی وہابیو عبد الوہاب بگتی بات کرنا کہ قبلے کی طرف پاؤں کرنا تعظیم ہے یا گستاخی اور بیت اللہ کا گستاخ عند اللہ گنہگار ہوگا یا مثاب؟ قرآن کریم کے تم گستاخ بیت اللہ کے بھی گستاخ خداوند کریم نے بھی تمہیں اس کے بدلے میں مقام دیا تو نجد خوراک ولباس عطا فرمایا تو دنیا سے نرالا۔ اب تم سوچو کہ تمہارا خداوند کریم سے کیسا تعلق ہے۔

مسجد حرام کے گستاخ کو سزائے خداوندی

الحج ۱۷ } اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا وَیَصُدُّوۡنَ عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَالۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ الَّذِیۡ جَعَلۡنٰہُ لِلنَّاسِ سَوَآءَ ۨ الۡعَاکِفُ فِیۡہِ وَالۡبَادِ ؕ وَمَنۡ یُّرِدۡ فِیۡہِ بِاِلۡحَادٍۭ بِظُلۡمٍ نُّذِقۡہُ مِنۡ عَذَابٍ اَلِیۡمٍ ○

بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ تعالےٰ کے راستے سے پھر گئے اور مسجد حرام سے منہ پھیر لیا جس کو ہم نے مقامیوں اور مسافروں کے لئے یکساں بنائی ہے۔ جو شخص اس میں ظلم سے کجروی کا ارادہ رکھتا ہے ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

(۱) اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مسجد حرام اور فی سبیل اللہ یعنی صراط مستقیم کو یکساں درجہ عطا فرمایا۔

(۲) مسجد حرام اور صراط مستقیم سے اعراض کرنے والے پہ کفر کا فتویٰ عائد فرمایا۔

(۳) مسجد حرام میں داخل ہونے والے مسافر و مقیم عزت و عبادت کرنے والے کو یکساں

ثواب ملتا ہے اور روگردانی کرنے والوں کو یکساں عذاب الیم کی سزا ملتی ہے۔
(۴) مسجد حرام کی گستاخی کرنے والا قدمی ہو یا لسانی عند اللہ کافر ہے۔ عذاب الیم کا مستحق ہے۔

او وہابیو مسجد حرام کی طرف پاؤں کر کے گستاخی کرنے والو قرآن کریم کے قانون سے تو اس عقیدہ وہابیہ پر عمل کر کے نجات کی کوئی صورت نہیں ملتی کیونکہ وہابی عمل جہنم کی طرف لے جا رہا ہے اب تم فیصلہ کر لو کہ وہابی مذہب از روئے قرآن کریم عذاب الیم کی طرف لے جانے والا تمہیں پسند ہے یا نبی کریم اور اولیاءٌ اللہ کا طریقہ جو شعائر اللہ کے احترام کا سبق دیتا ہے یہ درست ہے؟

قرآن کریم نے چونکہ فرقہ وہابیہ کے ہر عقیدے کا رد کیا ہے اسی لئے وہابی مولویوں نے قرآن کریم کو بھی پس پشت ڈالنے کا فتویٰ دے دیا اور پاؤں کے نیچے رکھ دیا یہ ہے فرقہ جو موحد ہونے کا مدعی ہے۔

اب مسلمانو! فیصلہ تم پر ہے۔ اصحب فیل نے بھی بیت اللہ سے دشمنی کی تو اس کا جو حشر ہوا وہ قرآن کریم میں مذکور ہے اب جو اس فرقہ کا حال ہوتا ہے وہ فقیر اخیر میں عرض کرے گا۔

احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت اللہ کا احترام

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی قبلے رخ تھوک ڈالنے کی ممانعت

(۱) بخاری شریف ۱/۵۸ } حدثنا قتیبة قال نا اسماعیل بن جعفر عن حمید عن انس بن مالکؓ ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم رأی نخامۃ فی القبلۃ فشق ذالک علیہ حتی رءی فی وجہہ فقام فحکہ بیدہ فقال ان احدکم اذ اقام فی صلاتہ فانہ یناجی ربہ او ان ربہ بینہ وبین القبلۃ فلا یبزقن احدکم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمیہ ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال او یفعل ھٰکذا =

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف تھوک دیکھی حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ بہت شاق گذری حتیٰ کہ آپ کا رخ انوار سرخ ہو گیا کھڑے ہو کر آپ نے اپنے دست مبارک سے اس کو صاف کیا پھر ارشاد فرمایا کہ تمہارا کوئی مسلمان جب نماز میں کھڑا ہو تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے اور یقیناً بندے اور قبلے کے درمیان اللہ تعالےٰ موجود ہوتا ہے تمہارا کوئی آدمی قبلے کی طرف نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپنے اپنی چادر کا ایک پلہ لیا اس میں تھوکا ایک دوسرے کو مل دیا فرمایا ایسے کرلے۔

کیوں جی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو قبلہ رخ تھوکنے سے ناراض ہو جائیں اور تم اس طرف پاؤں کرو اب تم سوچو کہ کس طرف تھوکا جاتا ہے اور پاؤں کس کو دکھایا جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کہ مسلمان اپنے وفوتگے فرجین قبلے کیطرف نہیں کر سکتا

بخاری شریف ۱/۲۷ } حدثنا علی بن عبد اللہ قال ناسفین قال نا الزھری عن عطاء بن یزید اللیثی عن ابی ایوب الانصاری اَنّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَۃَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْھَا الخ

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالٰے عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سے کوئی ایک ٹٹی جائے تو وہ نہ قبلے کو منہ کرے اور نہ ہی قبلے کی طرف پیٹھ پھیرے ۔

کیوں جی! مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی تم نے بیت اللہ کی تعظیم سن لی اور یہ بھی سن لیا کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو اپنے بیت اللہ کی گستاخی سے منع فرمایا اور تعظیم کا حکم جاری فرمایا۔

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے تمہارا اعلان اور یہ ہے تمہارا عمل ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کاٹنے کے اور۔

قبلے کی طرف کا احترام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد ۱/۷۵ کنز العمال ۲/۱۰۳ } حدثنا یحیٰی بن حبیب بن عربی ثنا خالد یعنی ابن الحارث عن محمد بن عجلان عن عیاض بن عبد اللہ عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يُحِبُّ الْعَرَاجِيْنَ وَلَا يَزَالُ فِيْ يَدِهٖ مِنْهَا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَأَى نُخَامَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ مُغْضَبًا فَقَالَ أَيَسُرُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يُبْصَقَ فِيْ وَجْهِهٖ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَإِنَّمَا يَسْتَقْبِلُ رَبَّهٗ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمَلَكُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَتْفِلْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلَا فِيْ قِبْلَتِهٖ وَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهٖ فَإِنْ عَجِلَ بِهٖ أَمْرٌ فَلْيَقُلْ هٰكَذَا وَوَصَفَ لَنَا ابْنُ عَجْلَانَ ذَالِكَ أَنْ يَتْفِلَ فِيْ ثَوْبِهٖ ثُمَّ يَرُدُّ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ =

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بل دار چھڑی کو پسند فرماتے اور ہمیشہ اپنے دست پاک میں مٹھی دار چھڑی رکھتے مسجد میں تشریف لائے تو مسجد میں قبلے کی طرف کھنکار دیکھا تو اس کو کھرچ دیا پھر غضب ناک حالت میں لوگوں کے سامنے تشریف لائے فرمایا کیا تمہیں پسند ہے کہ تم سے کوئی قبلے کی طرف سامنے موجود ہوتا ہے اور فرشتہ اس کے دائیں طرف اپنے دائیں طرف اور قبلہ رُخ نہ تھوکے بائیں طرف یا بائیں قدم کے نیچے تھوکے اگر تکلیف کی وجہ سے جلدی ہو تو ایسے تھوکے اور ابن عجلان نے کپڑے میں تھوک کر مل دیا۔ فرمایا ایسے کرے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ جس حرکت میں خفت اور گستاخی بیت اللہ ثابت ہو وہ حرکت رُخ قبلہ میں کرنا ایمان سے خارج ہونا ہے اس کی طرف تھوکنا گستاخی لہٰذا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمادی اور غضبناک

بھی ہوئے تاکہ میری امت کو ثابت ہو جائے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا بہت بڑا احترام ہے اور بیت اللہ کی معمولی گستاخی کو بھی آپ پسند نہیں فرماتے اب تم خود سوچو کہ تمہارے روبرو کوئی شخص تمہاری طرف پاؤں کر کے بیٹھ جائے یا لیٹ جائے تو تم اس کو برا مناؤ گے یا نہیں؟ جب تمہیں یہ فعل ناگوار گزرتا ہے تو رب العزة کو یہ فعل کیسے گوارہ ہو سکتا ہے اور پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ تمہارا فعل تکلیف دہ ہے۔

اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ناراض کر کے تمہارا کیا ٹھکانا۔

بیت اللہ کی گستاخی کرنے والا اللہ تعالے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دینا چاہتا ہے

ابوداؤد ١/٦٧ } حدثنا احمد بن صالح ثنا عبد اللہ بن وھب اخبرنی عمرو عن بکر بن سوادۃ الجذامی عن صالح بن خیوان عن ابی سھلۃ السائب بن خلاد قال احمد من اصحٰب النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّ رَجُلاً اَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يَنْظُرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حِيْنَ فَرَغَ لَا يُصَلِّیْ لَكُمْ فَاَرَادَ بَعْدَ ذَالِكَ اَنْ يُّصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ ذَالِكَ لِرَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ نعم وحسبتُ انہ قال اِنّکَ اذیت اللہ ورسولہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے احمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی نے قوم کو جماعت کرائی تو قبلے کی طرف تھوک دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ فارغ ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بعد اس کی اقتدا میں کوئی نماز نہ پڑھے لوگوں نے اسے روک دیا اور اُسے کہہ دیا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تیری اقتدا سے ہمیں منع فرما دیا ہے یہ واقعہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سنا دیا گیا کہ ہم نے اس امام کو امامت سے روک دیا ہے فرمایا بہت اچھا۔ آدمی نے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے فرمایا تو نے اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دی ہے۔

وہابیو جو شخص شعائر اللہ ولی اللہ کے قدموں کی جگہ کی تعظیم نہ کرے وہ منکر و مکذب قرآن ہے پھر جو شخص بیت اللہ کی تعظیم کو پس پشت ڈالے۔ اللہ تعالےٰ جس طرف منہ کرنے کا حکم جاری فرماوے اس طرف وہ پاؤں کرے تو ایسا شخص گستاخ بیت اللہ منکر و مکذب قرآن کیوں نہ ثابت ہوگا۔ اور اس حدیث شریف سے بھی ثابت ہوا کہ بیت اللہ کے گستاخ کی امامت حرام ہے لہٰذا وہابیوں کی اقتدا میں نماز حرام ثابت ہوئی

"وہابی" مولوی صاحب بخاری شریف میں لکھا ہے کہ قبلہ رخ پاؤں کرنے جائز ہیں۔

"محمد عمر" وہابی صاحب فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم نے سنا نہیں مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔ جس نے مجھ پر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارا مقام جہنم ہی ہے اور کچھ نہیں اب تمہارے سامنے وہ الفاظ جس سے تم نے غلط بیانی کی ہے وہ الفاظ لکھتا ہوں۔

بخاری شریف ۱/۱۱۴ } ابو حمید سعدی سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز زیادہ یاد ہے نماز کا بیان کرتے ہوئے ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى۔

ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پورا عمل بیان فرمایا اور کر کے دکھایا جب سجدہ کیا تو نہ بازو بچھائے اور نہ ہی پہلو سے لگائے اور اپنے دونو پاؤں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھیں اور جب دونو رکعتوں میں بیٹھے تو بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں کھڑا رکھا۔

وہابی صاحب تمہارے استدلال کے قربان جایئے حقی سے گدح لکھتے ہو ہوز سے حمار قرآن مجید کے بھی محرف مشہور ہو لیکن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی بدلنے کے تم امام ہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز ادا کرنے کی ہیئت کذائیہ ابو حمید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بتائی کہ اپنے دونو پاؤں سجدے کی حالت میں ایسے سیدھے رکھے کہ ان کی انگلیوں کا رخ عین سمت قبلہ تھا اور جب التحیات بیٹھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ دایاں پاؤں کھڑا کر کے اور بائیں پہ بیٹھ کر دکھایا کہ دو

وہابیو آہنے ــــــــــــ

سر سجدے میں وہ بھی قبلہ رخ اور پاؤں کی انگلیوں کا رخ عین قبلے رخ اور پاؤں کے تلووں کا رخ پچھلی طرف تاکہ ثابت ہو جائے کہ یا اللہ میں تیرے دربار میں تیرے قبلہ کی طرف سر سے پاؤں تک جھکا ہوا ہوں لیکن میں پاؤں کے تلوے پیٹھ کی طرف رکھ رہا ہوں تاکہ تیرے گستاخوں میں نہ لکھا جاؤں۔ اور دائیں پاؤں کو التحیات میں کھڑا رکھا اور بائیں پر بیٹھے یہ بھی تمہارے خلاف ہے کیونکہ تم دونو پاؤں التحیات میں بائیں طرف نکالتے ہو بولو وہابیو

آمنا

یہ بھی تمہارے استدلال والی حدیث جس سے قبلے رخ تلویں کرنا ثابت نہ ہوا اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہارا بہتان ثابت ہوگیا اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ حدیث شریف کو بگاڑتے ہو یا عمل کرتے ہو۔

دُنیائے وہابیت کو فقیر انعامی چیلنج کرتا ہے کہ اگر کوئی وہابی بخاری شریف کی ایک حدیث یا کسی کتب احادیث سے ایک حدیث دکھا دے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبلے کیطرف پاؤں کے تلوے کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خود تمام عمر میں ایک دفعہ بھی بیت اللہ کی طرف پاؤں کر کے لیٹے یا بیٹھے ہوں تو ایسے شخص کو

مبلغات	یک صدر وپیہ نقد انعام

دیا جائے گا ورنہ خدا کا خوف کرو رب کریم جدھر فَوَلُّوا وُجُوهَكُم فرما رہا ہے ادھر منہ ہی کرو پاؤں نہ کرو پاؤں اور منہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ عام رواج کی طرف دیکھو تو بھی ادب کے خلاف ہے بے ادبی کر لی تو کہہ دیا کہ نیت بے ادبی کی نہیں مجلس میں بیٹھے ہوں تو کسی بزرگ یا مولوی یا باپ کی طرف پاؤں کر کے بیٹھیں یا لیٹیں

تو تم خود سوچو کہ کتنی نارافگی کرے گا گستاخ کہے گا بیت اللہ تو دور معلوم ہوتا ہے لیکن جب بیت اللہ کی طرف ایماندار متوجہ ہوتا ہے تو رب العزت متوجہ اور سامنے ہوتا ہے۔ تو تم نے بیت اللہ کی طرف پاؤں نہیں کئے بلکہ ذات خداوندی جو اقرب ہے اس کی طرف پاؤں کئے تو تم خداوندی گستاخوں میں لکھے گئے بجائے اس کے کہ تم اللہ تعالٰے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضا کا باعث ہو تم ان کے غضب کا باعث بن گئے تو تمہارا وہابیوں کا فرقہ مغضوب علیہم میں کم نہ رہا اب تم سوچو کہ تم نے صراط مستقیم کی طرف پاؤں کرکے گستاخ بنے اور بجائے اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کے مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ بن کر جہنم قبول کر لیا اب تم سوچو کہ تم کیسے لئے ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابی توحید کے یہ دس اصول فقیر نے تمہارے سامنے رکھ دیے ہیں اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی فرقہ اپنے دعوے کے موافق صحیح اور سچے موحد ہیں یا نہیں اور وہابی فرقہ موحد کہلانے کا حقدار ہے یا نہیں؟ یہ عشرہ کاملہ وہابی کے وہ عقائد و اعمال ہیں جو ان کی اصل کتابوں سے لکھے گئے ہیں جن سے وہابی ایک کا بھی انکار نہیں کر سکتا گروجنھاں دے سے ٹپنے چلے جان شٹرپ یہ ہے فرقہ وہابیہ کی توحید کا نمونہ اب آگے فقیر ان کے اہلحدیث کہلانے کا پول بھی واضح کرتا ہے کہ فرقہ وہابیہ کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے کتنا تعلق ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعلق

وہابیوں کا عقیدہ (۱۱)

وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ (۱)

وہابی مذہب میں ذکر اللہ اور درود شریف کا متبرک وقت

فتوی ثنائیہ ۳۵۶/۱ ، ۳۵۷ } س : عورتیں حیض اور نفاس کے دنوں میں ذکر اذکار تسبیح یا درود شریف پڑھ سکتی ہیں یا نہیں۔

ج : حائضہ عورت پر روزہ کی قضا لازم ہے نماز معاف ہے اور درود وغیرہ سے منع کی کوئی قوی دلیل نہیں ذکر اور درود پڑھ سکتی ہے ۲۸ ذی الحجہ ۳۹ھ

محمد عمر" مسلمانو بتاؤ جس ذکر کو اللہ تعالےٰ پاک اور اس کے فرشتے پاک پڑھیں اور تم پلید پڑھو۔

کیا تم پلید مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھو تو تمہارا عمل سنت اللہ ہے یا سنت ملائکہ ہے یا سنت وہابیہ ہے؟

وہابی فرقہ عملاً و قولاً گستاخی میں مشہور ہے جیسا کہ مسلمان کو اس تحریر سے ثابت ہو گیا۔

تمہارے وہابی مذہب میں شب برات بابرکت رات اور برکت وقت میں پاک آدمی ہو یا عورت ذکر اللہ اور درود شریف نہیں پڑھ سکتی لیکن بصورت حیض پڑھ لے تو مضائقہ نہیں۔ اب تم فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب وہابی خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا وقار سمجھتا ہے اور نجاست کو کتنا؟ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر سابقین سے اللہ تعالےٰ نے اس کے بعد اس کے فرشتے اب تم فیصلہ کر لو کہ معاذ اللہ ہ پلید

وجود سے پڑھتے ہیں یا پاک وہ تو ہر نجاست سے پاک ہیں جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف پڑھنا پاکیزہ وجودوں کا فعل ہے پلید اس کو نہیں پڑھ سکتا تمہارے وہابی مذہب کی کتب سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ وہابی فرقہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرین اور گستاخ ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لیئے ظاہراً صالحیت کی تصویر بنا رکھی ہے اور اعلان توحید و سنت محض دھوکہ بازی ہے۔ ابلیس وجوداً حقیقۃً ظاہراً و باطناً بالذات پلید ہے اس لئے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہی نہیں۔ اب تم سوچو کہ تم فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ اور مومنین کے دھڑے میں شامل ہو یا ابلیسی زمرے میں؟۔

وہابی عقیدہ (۱۲)

عداوۃ (۲)

وہابیوں کے نزدیک محمد رسول اللہ کا وظیفہ لا الہ الا اللہ میں شامل نہیں

فتوی نذیریہ ۱/۴۴۹ } سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ وظیفہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا جائز ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب: وظیفہ مجموعہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ثابت نہیں ہے وظیفہ کے واسطے صرف لا الہ الا اللہ ہے واللہ تعالےٰ اعلم حررہٗ السید ابوالحسن عفی عنہ (سید نذیر حسین)

ھو الموفق بیشک ذکر اور وظیفہ کے لئے صرف لا الہ الا اللہ ہے اور ذکر لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ کا انضمام کسی روایت سے ثابت نہیں فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل الذکر لا الہ الا اللہ افضل الدعاء الحمد للہ الحمد للہ

رواہ الترمذی و ابن ماجہ یعنی افضل ذکر لا الٰہ الا اللہ ہے اور افضل دعا الحمد للہ ہے۔

"محمد عمر":۔ اس عبارۃ مذکورہ سے نام کے اہلحدیث کہلانے والوں کا پول کھل گیا کہ ان کا دعویٰ سچا ہے یا جھوٹا جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذکر کو وظیفہ نہ سمجھے اس جیسا بدقسمت کون ہو سکتا ہے قرآن کریم پڑھ کر دیکھو۔

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ اللہ تعالےٰ خود پڑھتا ہے

الاحزاب ۲۲/۷ } اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ بے شک اللہ تعالےٰ اور اس کے فرشتے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے ہی رہتے ہیں۔

بتاؤ وہابیو! کیا یہ وظیفہ ہے یا نہیں؟ وظیفہ وہی ہے جو متواتر پڑھا جائے اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ ہر وقت پڑھتا رہتا ہے کیا تمہیں خداوند کریم سے بھی عناد ہے کہ جس کے ذکر کو وہ اپنا وظیفہ بنائے تم اس سے باز رہتے ہو۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے تمام مسلمانوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا

الاحزاب ۲۲/۷ } یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ اے ایمان والو تم بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر درود شریف پڑھو اور سلام بھی پڑھو حق سلام پڑھنے کا۔

کیوں جی! اب تو اللہ تعالےٰ نے ایمان والوں کو بھی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وظیفے پڑھنے کا حکم جاری فرما دیا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْ کی شرط لگا کر ثابت کر دیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وظیفہ پڑھتا ہے وہ آمَنُوْا میں شامل ہے ورنہ نہیں۔

چونکہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسم پاک کو پڑھنا پسند نہیں کرتے اللہ تعالےٰ نے تمہیں ایمانداروں کی جماعت سے ہی خارج کر رکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۳)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۳)

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے اشعار پڑھنا وہابی مذہب میں حرام ہے

فتوٰی ثنائیہ $\frac{۱}{۹۹}$ } سوال (۸) فی زمانہ جو ایک رواج عام مسلمانوں میں ترقی کر رہا ہے۔ باقاعدہ مجلس میں غزلیات آپ کی ولادت میں باآواز بلند پڑھی جاتی ہیں لبعد ازاں شیرینی بھی تقسیم کی جاتی ہے آیا اس کا شریعت محمدیہ میں کہیں پتہ چلتا ہے یا نہیں؟ اور لوگ اس کو کار خیر سمجھ کر رونق دیتے ہیں یہ فعل سنت ہے یا بدعت ہے؟　　　　(مسائل عبد الحکیم از بجنور)

جواب (۸) شریعت محمدیہ میں فی زمانہ بہیئت کذائیہ جو مجالس میلاد منعقد کی جاتی ہیں ان کا ثبوت شریعت محمدیہ میں قطعاً مفقود اور لاپتہ ہے بلکہ ایسی مجلسیں شریعت محمدیہ میں موسوم بمجالس شرکیہ و بدعیہ ہیں اور ایسی مجلسوں میں اشعار و

غزلیات وغیرہ پڑھنا اور سننا دونو حرام ہیں۔

"حملِ عمرؓ" وہابیو! بتاؤ کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو منبر پر بٹھا کر دشمنان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو اور اپنی تعریف اشعار میں نہ سنتے تھے؟

اہلحدیث کا نام رکھا کر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ڈاکہ ڈالنے والو فقیر بخاری شریف سے عرض کرتا ہے۔

(۱) بخاری شریف ۱/۴۵۶ } حدثنا علی بن عبد اللہ ثنا سفین ثنا الزھری عن سعید ابن المسیب قال مَرَّ عُمَرُ فِی الْمَسْجِدِ وَحَسَّانُ یُنْشِدُ فَقَالَ کُنْتُ اُنْشِدُ فِیْهِ وَفِیْهِ مَنْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْكَ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰی اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اَسَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیه وسلم یَقُوْلُ اَجِبْ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ اَیِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ قَالَ نَعَمْ۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مسجد سے گذرے اور حضرت حسانؓ اشعار پڑھ رہے تھے حسان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں مسجد میں اشعار پڑھا کرتا تھا اور اس میں تم سے بہتر موجود ہوتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم ہے صحیح بتاؤ کہ تو نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ اے حسان تو میری طرف سے جواب دے اور دعا بھی

فرمائی کہ اے اللہ جبرئیل علیہ السلام سے اس کی مدد فرما ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ ہاں بالکل صحیح ہے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں مسجد میں اشعار پڑھے جاتے تھے اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں بھی مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھنے لیے ہے۔ مسجد میں شان رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں اشعار پڑھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوئے۔

وہابی فرقہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعریفی اشعار پڑھنے کو حرام کہتا ہے اپنے وہابیوں کے اکابرین اور وہابی علمار کے اشعار پڑھنا فخر اور وہابی اسلام سمجھتا ہے ثابت ہوا کہ یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اوصافی اشعار پڑھ کر رحمت کے فرشتے کا خواہشمند نہیں بلکہ وہابی جہنمی ملائکہ والنزعت غرقا ہی کی معیت کو پسند کرتا ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ اور اس کے رحمت والے فرشتوں سے متنفر ہے اسی لئے آپ کے وظیفہ سے گریز کرتا ہے۔

اور اپنے مولویوں کی تعریف کے اشعار اپنے ہر رسالوں میں شائع کرتے ہیں مختصراً سُنئے مولوی ثنار اللہ صاحب وہابی کے شان میں لکھا گیا ہے (مسلک اہلحدیث کا ترجمان داعی)

الاعتصام

جمعۃ المبارک ۲۰ ربیع الاول ۱۳۷۷ھ ہجری مطابق ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء

مولوی ثنار اللہ امرتسریؒ

پروفیسر خالد بزمی ایم اے

علم دین کے گنجینہ دار تھے ثناء اللہ
ادب کے قلزم ذخار تھے ثناء اللہ

کوئی بھی مذہبی نکتہ کب ان سے پنہاں تھا
مثال دیدۂ بیدار تھے ثناء اللہ

ہر ایک معرکہ میں جبل استقامت تھے
وطن کے غازی جرار تھے ثناء اللہ

وہابیو! اب بتاؤ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے شان میں اشعار پڑھنے وہابی مذہب میں حرام اور شمولیت مجلس حرام لیکن منحرف قرآن مبدل دین حقہ کے سرغنہ کے شان میں اشعار بنانا لکھنا پڑھنا اور مجالس میں سنانا ثواب تو یہ وہابی مذہب کو ہی زیبا ہے۔

(۲) البدایۃ والنہایۃ $\frac{۲}{۲۵۸}$ } قَالَ خُزَیم بن اوس هَاجَرْتُ اِلیٰ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فَقَدِمْتُ عَلَیْہِ مُنْصَرِفًا مِنْ تَبُوْكَ فَاَسْلَمْتُ فَسَمِعْتُ الْعَبَّاسَ بن عَبْدِ المطلب یَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللہ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَمْتَدِحُکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم قُلْ لَا یَفْضُضِ اللہُ فَاكَ فَاَنْشَا یَقُوْلُ ۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِی الظِّلَالِ وَفِیْ مُسْتَوْدَعٍ حَیْثُ یُخْصَفُ الْوَرَقُ
ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَا بَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِیْنَ وَقَدْ اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ
تُنْقَلُ مِنْ صُلْبٍ اِلٰی رَحِمٍ اِذَا مَضٰی عَالِمٌ بَدَا طَبَقٌ
حَتّٰی احْتَوٰی بَیْتُکَ الْمُهَیْمِنُ مِنْ خِنْدِفَ عَلْیَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ
وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِکَ الْاُفُقُ
فَنَحْنُ فِیْ ذٰلِکَ الضِّیَاءِ وَفِی النُّوْرِ وَسُبُلَ الرَّشَادِ نَخْتَرِقُ

خزیم بن اوس رضی اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرۃ کی اور غزوۂ تبوک سے واپسی پر میں خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے اسلام قبول کیا عباس بن عبد المطلب سے میں نے سنا فرماتے تھے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ارادہ ہے کہ میں آپ کی تعریف کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اللہ تعالیٰ تیرا منہ کبھی بند نہ کرے گا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اشعار پڑھنے شروع کردیے۔

یہ نعت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو پڑھی پھر آپ نے دعا بھی فرمائی۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کی نعت پڑھنی سنت ثابت ہوئی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نعت خواں سے خوش ہوتے ہیں اور دعائیں دیتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا اہلحدیث نام کہلانا محض بناوٹ ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے ورنہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنتے ہی تمہارا عمل اور عقیدہ صحیح ہوجانا چاہیئے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی میں تم وہابی فرقہ ہندو، سکھ، عیسائی اور

یہودی سے سبقت لے گئے ہو اور جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی امتی مسلمان تعریف کرے تم اس کو حرام کہتے ہو حالانکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا شان بیان کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین تبع تابعین اور تمام سلف صالحین کا معمول ہے البتہ ابلیس اس عمل سے محروم ہے اب تم سوچو کہ تم کس زمرے میں شامل ہو؟

(۳۱) الخصائص الکبریٰ ۱/۱۹۰ } کما اخرج البیہقی عن عائشۃ قالت لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ جَعَلَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ یَقُلْنَ ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ طیبہ تشریف لائے عورتوں اور بچوں نے یہ نعت خوانی کی۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

اے فرقہ وہابیہ اگر تم واقعی سچے اہلحدیث ہو تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کو سنت سمجھو اور خود نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کے اشعار پڑھ کر سنت پر عمل کرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت خوانی کرنے والوں کو برا نہ سمجھو اور نہ ہی برا کہو اگر اس کے منہ سے کوئی غلط لفظ نکلے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخی ہو تو اسے محبت کے لہجے میں سمجھانے کی کوشش کرو وہابی فرقہ کی تقلید ترک کرو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی کا عمل اوّل بناؤ۔

وہابیوں کا عقیدہ (۱۴۲)

وہابی عداوۃ (۴۲)

وہابی مذہب میں مجلس میلاد شریف کا انعقاد شرک ہے

فتویٰ ستاریہ $\frac{1}{64}$ } سوال (۱) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد از کتاب وسنت جائز ہے یا نہیں اور اس قسم کے فعل کی کوئی دلیل قرون ثلثہ مشہود لھا بالخیر از منہ ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین میں مل سکتی ہے یا نہیں اگر قرون ثلثہ میں میلاد مروجہ کا وجود نہ مل سکے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے کتنے دنوں بعد یہ فعل دنیائے اسلام میں رائج ومروج ہوا ہے ؟

(المستفتی مولوی محمد عبد المعبود صاحب از دیناج پور)

جواب (۱) ہیئت مروجہ کے ساتھ مجلس میلاد کا انعقاد ازروئے کتاب وسنت قطعاً حرام اور بدعت بلکہ داخل فی الشرک ہے کیونکہ اس کا ثبوت نہ تو خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ کسی صحابی سے نہ کسی تابعی سے غرض قرون ثلثہ میں اس کا وجود بالکل مفقود ہے نہ ازمنہ ائمہ اربعہ میں اس کا پتہ لگتا ہے بلکہ ساتویں صدی میں یہ بدعت بجانب خود ایجاد کی گئی ہے۔

"محل غور":۔ کیوں جی وہابیو قرآن مجید کتاب خداوندی کا نام کیوں نہیں لیا تمہاری زبانی ثابت ہوا کہ میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر انفرادی یا اجتماعی طور پر کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے سنت اللہ ہے اور جو مسلمان کہلا کر سنت اللہ کا منکر

ہے اور بدعت کا فتویٰ دیتا ہے وہ موحد کہلانے کا حقدار نہیں۔ ملاحظہ ہو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد شریف جو قرآن شریف احادیث صحیحہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے معمولات سے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا بیان کرنا منانا ثابت کیا ہے۔ وہابیوں کا میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دن منانے کی اس لئے مخالفت ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادۃ کے دن سے ابلیس کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبل شیاطین کی ترسیل آسمانوں کی طرف جاری تھی۔ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ ۱۲ ربیع الاول شریف میں ہوئی۔ تو اللہ تعالےٰ نے شیاطین کی پرواز آسمانوں کی طرف سے بند کر دی جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔

وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِّلشَّيَاطِينِ وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝

اور ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کیا اور ستاروں کو شیاطین کے لئے مار مقرر کر دی اور ان کے لئے دوزخ کا عذاب تیار کیا ہے۔

ستاروں کو یہ حکم خداوندی کہ شیاطین آسمانوں کی طرف بڑھیں تو تم ان پر ٹوٹ پڑو اور بھگا دو اس حکم خداوندی کا اجرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ کے دن سے شروع ہوا تو یہ فرقہ وہابیہ ہر ۱۲ ربیع الاول شریف کو سوگ مناتے ہیں کہ ہمارے بڑے کو اس دن سے کیوں روکا گیا اور پھر جیسا کہ ستارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سائبان

آسمانوں کے لئے زینت کا سامان بھی ہیں اور شیاطین کو مارنے کا فائدہ بھی دیتے ہیں ایسے ہی ہم بھی سنت اللہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد شریف کے دن بجلی کے بلبوں اور ٹیوبوں سے جلسوں کو سجاتے ہیں تو وہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی یوم ولادۃ کی خوشی میں زیبائش کا ثواب بھی پاتے ہیں اور قرآن شیطان یعنی فرقہ وہابیہ کو مار کا فائدہ بھی دیتے ہیں تو حقیقۃً فرقہ وہابیہ کو مجالس میلاد شریف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے انعقاد سے شرک اسی سے پٹتا ہے کہ ہمارے اکابرین کو آسمان کی طرف بڑھنے سے روکنے کا دن ہے۔ تو یہ ان کے فطری انس کے تعلق کا سبب ہے جس مجبوری کی بنا پر یہ بیچارے شرک کہتے ہیں ورنہ شرک تو وہ ہوتا ہے کہ جو کام خداوند کریم کے لئے کرنا تھا۔ وہ مخلوق کے لئے کیا جائے تو ذات خداوندی کی طرف میلاد شریف کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جو انتظام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے لئے نہیں کیونکہ ولادۃ محال ہے۔ یوم ولادۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں قرآن مجید و احادیث صحیحہ کے موافق عمل کیا جاتا ہے اور انشاء اللہ ہوتا رہیگا۔

وہابی عقیدہ (۱۶)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۵)

فتاوی ستاریہ ۳/۲ } اور درود جو آج کل مخترعین نے اپنی طرف سے بنائے ہیں۔ مثل درود تاج اور درود لکھی وغیرہ یہ سب خلاف شرع اور حدیث کی رو سے بدعت ہیں ان سے بچنا ضروری ہے۔

"محمد عمر" وہابی مذہب میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر احترام و ادب کے ساتھ

درود شریف پڑھنے بدعت ہیں لیکن بخدی پر سلام پڑھنا یہ سنت وہابیہ ہے بدعت نہیں

تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی صلا	سَلَامٌ عَلیٰ نَجْدٍ وَ مَنْ حَلَّ بِالنَّجْدِ سلام ہو نجد پر اور نجد کے رہنے والوں پر ۔

کیوں فرقہ وہابیہ مہربانی کر کے ذرا یہ بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کسی حدیث سے دکھا دو یا فقیر اس کے خلاف دکھاتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم فرقہ وہابیہ بخدیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالف پارٹی ہو آپ کی موافقت میں تمہیں کوئی چیز پسند نہیں ۔

او اہلحدیث کہلانے کے مدعیو تم وہابیوں نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخدیوں کو مقدم سمجھا ہے اور نجد کو گنبد خضرا سے زیادہ شان والا سمجھا ہے ۔ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخد اور بخدیوں کے سلاطین کا ذکر وہابی کا عین ایمان ہے

ذرا یہ تو فرمایئے کہ نجدی پر سلام سنت واجب اور فرض ہے ؟ یا یہ تمہاری ایجاد وہابیہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہزاروں طرق سے مذکور ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے جب بھی سوال کیا گیا تو آپ نے علیحدہ فرمایا جس سے ثابت ہوا کہ درود شریف جس زبان میں جس طریقے سے پڑھا جائے صحیح ہے بشرطیکہ گستاخانہ الفاظ نہ ہوں مودبانہ الفاظ میں ہم ہر طرح درود شریف پڑھ سکتے ہیں کیونکہ حکم خداوندی صَلُّوْا عَلَیْہِ عام ہے اگر اس کی زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی کتاب مقیاس میلاد کا مطالعہ فرمایئں انشاء اللہ ایماندار کی تسلی ہو جائے گی ۔ فقط

وہابی عقیدہ (۱۷)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابیوں کی عداوۃ (۶)

وہابی مذہب میں گنبد خضرا اور اولیاء اللہ کی زیارۃ گاہیں شرک و الحاد کا سبب ہیں

(۱) فتح المجید عبدالرحمٰن بن حسن وہابی ۲۰۸ } فَاِنَّ هٰذِهِ الْقِبَابُ وَالْمَشَاهِدُ الَّتِيْ صَارَتْ اَعْظَمُ ذَرِيْعَةٍ اِلَى الشِّرْكِ وَالْاِلْحَادِ وَاَكْبَرُ وَسِيْلَةٍ اِلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ وَخَرَابِ بُنْيَانِهٖ غَالِبٌ۔

پھر یقیناً یہ تمام قبے اور زیارۃ گاہیں جو شرک اور الحاد کا بہت بڑا ذریعہ بن چکی ہیں اور اسلام کے مٹانے اور اس کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنے کی بہت بڑا وسیلہ ہیں۔

"محمد عمر":۔ وہابیو! اب تم ہی بتاؤ اگر تمہارے مذہب میں کوئی ایک سمجھدار انسان ہے کہ ہمارے مزارات اولیاء اللہ پر خصوصاً گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا ہزاروں کی تعداد میں قرآن شریف نہیں پڑھتے ؟ اور پڑھ پڑھ کر صاحب قبر کو ثواب پہنچایا جاتا ہے کیا گنبد خضرا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف میں ہر وقت صلوۃ وسلام اور قرآن شریف نہیں پڑھا جاتا ؟ اللہ تعالےٰ اور اس کے ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا پر نازل ہوتا ہے۔ یا گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس ہو جاتا ہے۔

کیا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں ہزاروں اقطاب، ابدال، اوتاد اور اولیاء اللہ حاضری نہیں دیتے ؟ جس سے تم محروم ہو اور اللہ تعالےٰ تمہیں شمولیت

کی توفیق ہی نہیں دیتا بلکہ تمہارے دلوں میں ابلیس ڈالتا ہے کہ تم وہاں جانا حرام سمجھو اور اللہ تعالےٰ بھی تم سے مصطفےٰ صلے علیہ وسلم کے عناد کی وجہ سے ناراض ہے۔ وہ بھی تمہیں ادھر جانے کی توفیق نہیں دیتا۔ تمہاری کوٹھیاں بہترین سے بہترین تمہارا فتویٰ ان پر نہیں چلتا تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا سے حسد ہے تمہاری مسجدیں لاکھوں روپے سے بنتی ہیں کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے؟ کیوں نہیں تم کھجور کے چھپر میں سنت کے مطابق نماز ادا کرتے اور ان لاکھوں روپے کی لاگت والی مساجد میں نمازیں پڑھنا حرام کہدیتے اور گرانے کا فتویٰ دیتے اگر تمہاری غیر شرعی مساجد میں تمہاری نمازیں ہو سکتی ہیں تو ہمارا اللہ تعالےٰ و ملائکہ کا درود شریف گنبد خضرا کو دیکھ کر واپس نہیں لوٹ سکتا۔

"وہابی":- مولوی صاحب وہاں قبروں کو سجدے نہیں ہوتے ؟

"محمد عمر" وہابی صاحب انصاف تو تمہارے پاس ہے ہی نہیں تم بتاؤ کہ ہمارے مذہب میں ایک فتویٰ دکھاؤ کہ کسی عالم یا بزرگ نے لکھا ہو کہ قبر کو سجدہ کرنا جائز ہے۔
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ اُعِدَّتْ لِلْکَافِرِیْنَ۔

دوسرا جواب" ہماری مسجدوں میں محراب کے آگے کوئی قبر دکھاؤ۔

تیسرا جواب: تمہاری مسجدوں سے ہمارے مقامات مقدسہ پاک ہیں کیونکہ وہاں پانی بھی پاک ملتا ہے تمہارے ہاں پلید ہمارے مقامات مقدسہ میں منی سے لبریز کپڑوں والا نہیں جا سکتا تمہاری مسجدوں میں منی کے لبریز کپڑے لے کر جاتے ہیں۔ اور جائز

چوتھا جواب: بعض کے جرم کرنے سے تمام کو منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ تمہاری مساجد سے کئی تمہارے وہابی جوتے کپڑے اور کئی دوسری اشیاء چوری کر کے لے جاتے ہیں کیا

تم نے کبھی فتوی دیا کہ مسجدوں میں داخلہ بند ہے کیونکہ جوتے چوری ہوتے ہیں۔ استنجا خانوں میں ٹٹی کر جاتے ہیں مسجدوں کے حجروں میں جو کچھ تمہارے مُلّاں کرتے ہیں جن کا تحریری ثبوت فقیر کے پاس موجود ہے تم نے کبھی مسجدوں میں جانا ترک کیا ایسے ملاؤں کو کبھی تم نے اقتدا ترک کی۔

آمنّا

اب بھی کہدو وہابیو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ستر اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کو وہابیوں نے شہید کر دیا بعد از وصال وہاں جانے کو شرک کہتے ہیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹی برابر سمجھتے ہیں۔ عبادت سے قاصر ہیں مسجدوں کو چڑیا گھر بنایا ہوا ہے پھر بھی مدعی ہیں کہ صرف ہم اسلام میں موحد ہیں باقی سب مشرک ہیں۔

فقیر دنیا وہابیت کو چیلنج کرتا ہے کہ ایک آیت یا ایک حدیث محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دکھا دو کہ آپ نے فرمایا ہو کہ میری قبر کو بھی زمین کے برابر کردینا یا اصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دفن کیا تو اصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ شریف کو گرا دیا ہو کہ کل کو جو گرائے گا وہ موحد کہلائے گا ہم ہی کیوں نہ موحد کہلائیں یا اصحٰب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی شرک کا فتوی جڑ دو کسی امام یا صحاح کے محدثین نے گنبد خضرا کے گرانے کا فتوی دیا ہو یا گروایا ہو تم وہابی نزدیک سجدہ جائز سمجھتے ہو جیسا کہ گزر چکا ہے ہم قبر کو سجدہ

او وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حشر میں تمہارا کیا حال ہوگا اور قبر میں حشرات الارض تم سے کیوں نہ بدلے لیتے ہونگے اور لیں گے اسی لیئے تم بجو کو وہابی تحفہ سمجھ کر کھاتے ہو کیونکہ بجو تم سے ضرور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بدلے لیتا

ہو گا۔

تمہارا یہ فتویٰ تمہاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عداوۃ کی بین دلیل ہے اس سے زیادہ کیا عداوۃ ہو سکتی ہے کہ کفار مکہ نے آپ کے مکان میلاد کو نہ گرانے کا فتویٰ دیا نہ گرایا نہ ہی مشورہ کیا تم ان سے بھی سے گئے گزرے جنہوں نے خداوند کریم کے دارالحکومت عالمین اور مرکزی دارالایمان کو شرک والحاد کا مرکز کہا اور اس کا گرانا فرض سمجھا یار تمہیں اتنی تکلیف کرنے کی کیا ضرورت ہے جب تمہارے نزدیک، گنبد خضرا شرک والحاد کا وسیلہ ہے تو تم سیدھے عرش پر پہنچنے کی کوشش کرو اور مندروں اور گرجوں میں پناہ لو۔ کیوں تم شرک میں پھنستے ہو مسلمان اپنے نبی علیہ السلام کے پاس جاتے ہیں تو جانے دو۔

وہابی عقیدہ (۱۸)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ (۷)

وہابیوں کو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سخت عناد ہے

(۱) تطہیر الاعتقاد محمد بن اسمٰعیل عینی ۲۶

(فَاِنْ قُلْتَ) هٰذَا قَبْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ عُمِّرَتْ عَلَيْهِ قُبَّةٌ عَظِيْمَةٌ اُنْفِقَتْ فِيْهَا الْاَمْوَالُ (قُلْتُ) هٰذَا جَهْلٌ عَظِيْمٌ بِحَقِيْقَةِ الْحَالِ۔

اگر تو سوال کرے کہ یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر پر جو ایک بہت بڑا قبہ تعمیر کیا گیا ہے اور اس پر بہت مال خرچ کیا گیا ہے (یہ شرعاً

کیسا ہے ،

میں (محمد بن اسمٰعیل امیر یمنی وہابی) جواب دیتا ہوں کہ یہ حقیقتہً بہت بڑی جہالت ہے۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا وہابیوں کے مذہب میں بُت ہے

(۳) تحفہ وہابیہ مولوی اسمٰعیل غزنوی ۵۹ } آج کل صالحین کی قبور پر جو گنبد اور قبے بنائے گئے ہیں وہ بھی بطور ایک بت کے ہیں۔

وہابی مذہب میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف بھی بُت ہے

(۴) کتاب التوحید محمد بن عبد الوہاب ۱۰ } نَعَمْ كُلُّ مَا تُقْرَبُ بِهِ اِلَى اللّٰهِ مِنْ نَارٍ اَوْ كَوْكَبٍ اَوْ قَبْرٍ صَالِحٍ اَوْ غَيْرُ صَالِحٍ وَغَيْرِ ذَالِكَ فَهُوَ صَنَمٌ۔ ہر وہ چیز جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو آگ ہو یا ستارہ یا کسی بزرگ کی قبر ہو (نبی ہو ولی) یا بزرگ نہ بھی ہو اور اس کے علاوہ تو وہ بت ہے۔

پھر وہابی کا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بت کا فتویٰ لگا کر بھی جی نہیں بھرا آخر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے گنبد خضرا اور دیگر گنبدوں کو گرانے کا فتویٰ اُسے دیا۔

وہابی مذہب میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر کو گرانا واجب ہے

(۵) عرف الجادی ۶۰ } و از بنا بر قبر نہی آمدہ پس ہر ہر چہ مرفوع یا مشرف بودن قبر لفظ را ست آید از منکرات شریعت باشد و انکار برآں

وبرابر ساختنش بخاک واجبست بر مسلمین بدون فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر اور

قبر پہ دیوار بنانا منع ہے تو جو قبر اونچی یا بلند ہو منکرات شریعت سے ہے اس

کا انکار کرنا اور زمین کے ساتھ برابر کرنا مسلمانوں پہ واجب ہے پیغمبر کی قبر ہو یا کسی

اور کی۔

محمد عمر: وہابیو! بتاؤ کیا تم نے اپنے آباؤ اجداد کی قبروں کو بھی گرا کر زمین کے برابر

کیا ہے تمہارے بڑوں کی قبریں سلامت رہیں۔ اور ہماری اور ہمارے محمد رسول اللہ صلے

اللہ علیہ وسلم کی قبروں کو گرا کر زمین کے برابر کرتے ہو۔ فقیر اب قبوں کا ثبوت حدیث

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے سنیئے۔

اللہ تعالےٰ کے بندوں کی رہائش گاہ پر گنبد تعمیر کرنا قرآن کریم میں

الکہف ۱۵/۳ } فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا۔

انہوں نے کہا کہ اصحاب کہف کی رہائش گاہ پر عمارت تعمیر کر دو۔

اصحاب کہف جو سابقہ امتوں کے اولیاء اللہ سے ہیں اللہ تعالےٰ نے ان کو پہاڑ کی غار

میں وفات دی ہے ایک دفعہ وہ بیدار ہوئے اور ان کا ایک ولی اللہ کھانا لینے کے

لئے شہر میں گیا تو مسلمان لوگ محب اولیاء اللہ تھے وہ ان کی زیارت کو ان کے پیچھے ہو

لئے تو اللہ تعالےٰ نے پھر ان کو غار میں پردہ پوشی کر دیا تو ان مسلمانوں کی بات کو

اللہ تعالےٰ نے نقل فرمایا انہوں نے کہا کہ ان کی غار پر جہاں یہ پردہ پوش ہیں ان کے اوپر

گنبد تعمیر کر دو چنانچہ اللہ تعالےٰ نے ان کے اس گنبد بنانے کا ذکر ان کی عقیدت مندی کا

مظاہرہ کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ انہوں نے اصحٰب کہف کی غار کے اوپر گنبد تعمیر کر دیا

اگر اللہ کے بندوں کی رہائش گاہ پر تعمیر بقول تمہارے سب سے بڑا شرک کے باب سے تھا تو اللہ تعالےٰ نے ان کا کیوں نہ رد فرمایا کہ انہوں نے اصحٰب کہف کی غار پر عمارت بنا کر شرک کا بڑا اسباب تیار کر دیا اللہ تعالےٰ نے ان کا رد نہ کیا بلکہ ان کی ہمت کو سراہا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی آرامگاہ پر عمارت بنانا یہ شرک یا گناہ نہیں بلکہ قرآن کریم سے ثابت ہوا لہٰذا فَقَالُوا ابْنُوا عَلَيْهِم بُنْيَانًا اصحٰب کہف کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوئی اور اللہ تعالےٰ نے اس بعد کی تعمیر کو سراہا برا نہیں کہا ایسے ہی گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ پر بعد میں تعمیر ہوا جو از روئے قرآن کریم صحیح ہے اور قابل تعظیم ہے اللہ تعالےٰ نے اصحٰب کہف کی غار پر بعد کی تعمیر کو گرانے کا ارشاد نہیں فرمایا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر کی تعمیر گنبد خضرا کی تعمیر صحیح ہے اور اس کو گرانے کا فتویٰ دینے والا دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے مکذب قرآن کریم ہے بعض نے کہا کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور پر مساجد بنانے سے منع فرمایا تعمیر سے منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عمارت میں دفن کیا۔

تفسیر نسفی ۳/۶ } فَقَالُوا حِينَ تَوَفَّى اللّٰهُ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ ابْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا) اَىْ عَلٰى بَابِ كَهْفِهِمْ لِئَلَّا يَتَطَرَّقَ اِلَيْهِمُ النَّاسُ ضَنًّا بِتُرْبَتِهِمْ وَمُحَافَظَةً عَلَيْهَا كَمَا حُفِظَتْ تُرْبَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم بِالْحَظِيْرَةِ ۔

علامہ نسفی نے کہا ہے کہ جب اصحٰب کہف کو اللہ تعالےٰ نے وفات دی تو

لوگوں نے کہا ان پر یعنی ان کے دروازے کے باہر ان کی غار پر عمارت بنائی جائے تاکہ لوگ بد عقیدگی سے ان کی قبروں پر پاؤں نہ رکھیں اور اس عمارت سے ان کی آرامگاہ کی حفاظت ہو جائے گی۔ جیسا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی حفاظت گنبد مبارک سے کی گئی ہے۔

حدیث شریف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قبے کا موجود ہونا

(۱) مسلم شریف ۱/۱۱۷ } حدثنا محمد بن عبد اللہ بن نمیر قال نا ابی قال نا مالک وھو ابن معول عن ابی اسحٰق عن عمرو بن میمون عن عبد اللہ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَاَسْنَدَ ظَهْرَهٗ اِلٰى قُبَّةِ آدَمَ فَقَالَ اَلَا لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُّسْلِمَةٌ =

حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگا کر ہمیں خطاب فرمایا پھر فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان آدمی کے کوئی شخص داخل نہیں ہوگا۔

"محمد عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حضرت آدم علیہ السلام کا قبہ موجود تھا جس کو آپ نے گروایا نہیں بلکہ اس سے ٹیک لگا کر وعظ فرمایا کہ جنت میں سوائے مسلمان کے کوئی نفس داخل نہ ہوگا اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کے قبے سے ٹیک لگائی تم مسلمان ہوئے یا نہ؟ اور تم بتاؤ کہ نبی اللہ کا قبہ

اسلامی مرکز ثابت ہوا یا نہ ؟ انبیاء علیہم السلام کے قبے تو اسلامی شعار ہیں تم نے یار ہندوؤں کے مندروں کے قبے دیکھے ہوں گے وہ واقعی کفر کے اسباب ہیں انبیاء علیہم السلام کی قبریں اور قبے تو طوفان نوح علیہ السلام میں بھی نہیں گرے اللہ تعالےٰ ان کی حفاظت فرمائی جو آج تک چلے آ رہے ہیں۔

کیونکہ نوح علیہ السلام نے دربار خداوندی میں دعا کی تھی کہ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا۔ اے اللہ تمام روئے زمین پر کفار کا ایک مکان بھی نہ رہنے دے۔ اللہ تعالےٰ نے یقیناً ہندوؤں کا ایک مندر نہ چھوڑا اس آیۃ کریمہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اے اللہ مسلمانوں کے مکانات اور قبور بھی گرا دے انبیاء علیہم السلام اور مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالےٰ کے عذاب نے چھیڑا ہی نہیں لیکن تم کانگرسی ملاں وہی بدلہ لیتے ہو کہ نوح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے بد دعا کر کے ہمارے کانگریسیوں کا ایک مکان ایک گھر کوئی مندر نہ چھوڑا تو اس کا بدلہ ہم لیں گے اعلان کر دیا۔ کہ وہابیو! اب تم بھی نبی اللہ یا ولی اللہ کا ایک قبہ نہ رہنے دو گرا کر زمین کے برابر کر دو یہ مسلمانوں نے بت تیار کر رکھے ہیں شرک کا مرکز بنے ہوئے ہیں مسلمانو! اب تم ہی بتاؤ کہ اولیاء اللہ کے قبوں کو جہاں زیارت قرآن پڑھا جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گنبد خضرا جو رب العزۃ ملائکہ اور ایمانداروں کے صلوۃ وسلام کا مہبط بنا ہوا ہے۔ کانگرسی ملاں کو بت نظر آتا ہے کیونکہ منکر خداوند کریم اور منکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہے مسلمانوں کو بد ظن کر کے رحمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رکھتا ہے لہٰذا وہابی دشمن اسلام ثابت ہوا۔

فقیر نے قرآن کریم سے ثابت کر دیا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے دعا فرمائی

لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْکَافِرِیْنَ دَیَّارًا یا اللہ کفار کا ایک مکان بھی زمین پر نہ رہنے دے صرف لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ دَیَّارًا سے تعمیم نہیں فرمائی کہ زمین پر کسی کا مکان بھی نہ رہنے دے ہم مسلمان پھر بنا لیں گے۔ ایسے ہی نوح علیہ السلام کی اس دعا سے یہ بھی ثابت ہوا کہ کافروں کی قبروں کو بھی روئے زمین پر نہ رہنے دے کیونکہ اس سے بھی شرک و الحاد کا خطرہ ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے صاف واضح ہے کہ طوفان نوح علیہ السلام میں اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی دعا قبول فرماتے ہوئے کفار کا ایک مکان ایک قبر نہیں چھوڑی لیکن انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ مومنین کے مکانات اور قبور کو اللہ تعالےٰ نے برقرار رکھا جو اس آیۃ سے واضح ہے ورنہ نوح علیہ السلام کی دعا کا الٹ ہو جائیگا تو نوح علیہ السلام کے اس دعا اور عمل کا بدلہ اب وہابی لیتا ہے کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کے ایک مکان کو باقی نہیں رہنے دیا سب کی صفائی نہیں کرائی اب ہم اپنے وہابیوں کو فتوے دیتے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام خصوصاً بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ایک مکان باقی نہ رکھا جائے۔ وہابیوں پر سب کو گرا کر زمین کے برابر کرنا واجب ہے لیکن ہندوؤں کے مندروں کے گنبدوں پر یہ فتویٰ عائد نہیں کیا عیسائیوں کے گرجوں پہ یہ فتویٰ نہیں جڑا سکھوں کے گردواروں پر یہ فتویٰ نہیں دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ فرقہ صرف حزب اللہ کا ہی دشمن ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا بدلہ اب لینا چاہتے ہیں کہ نوح علیہ السلام نے ہمارے اکابرین کا خصوصیت سے نام لے کر صفایا کرا دیا تو ہم حزب اللہ کا خصوصی نام لے کر ان کے گھروں کی صفائی کر دیں گے لہٰذا مسلمانو وہابیوں کے ان عقائد و اعمال کو دیکھ کر بچ جاؤ۔ اور اپنے اکابرین کی عزت و ناموس اور ان کے

متبرکہ مقامات کو برقرار رکھو تو کفر و شرک و الحاد سے بچو گے ورنہ نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مکان کی ہیئتہ کذائیہ قبہ تھا

(۲) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۴ } وَكَانَ عُبَادُ بْنُ بِشْرٍ عَلٰى حَرْسِ قُبَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلى الله عَلَيْهِ وسلم مَعَ غَيْرِهٖ مِنَ الْاَنْصَارِ يَحْرُسُوْنَهٗ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

عباد بن بشر انصار کے ساتھ ہر رات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قبے کی حفاظت کرتے۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو حجرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا تھا اس کی ہیئت کذائیہ قبے کی شکل تھی تو جس شکل پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا گھر تیار فرمایا اسی شکل پر اوپر قبے تعمیر کئے گئے تو یہ قبے کی تعمیر سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جنگوں میں آپ کے تشریف لے جانے کے بعد مدینہ طیبہ میں اس کی نگہبانی کرتے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ کا حجرہ جو بشکل قبہ تھا اسی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وصال سے پہلے آرام فرماتے تھے اور بعد از وصال بھی اسی قبے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کو دفن کیا اور اسی قبے میں اب بھی آپ تشریف فرما ہیں۔ اور غزوات میں بھی جو آپ کے لئے ٹھہرنے کی جگہ بنائی جاتی وہ بھی بشکل قبہ ہی ہوتی تھی۔

اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تمام عمر کی رہائش گاہ بعد از وصال آپ کی قیامت تک

کی آرامگاہ متبرک مقام کو جو وہابی فرقہ بت اور شرک والحاد کا بہت بڑا وسیلہ اور اسلامی بنیاد کو خراب کرنے والا مقام کہتا ہے دنیا میں وہ ابلیس سے بھی زیادہ نبوۃ کا دشمن ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں عیسائی اور ہندو سے بھی سبقت لے گیا ہے افسوس صد افسوس ایسی قوم پر جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھ کر مسلمان کہلا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایسا بڑا عقیدہ رکھے تو اس کو مسلمان کہلاتے ہوئے شرم آنی چاہیئے چہ جائیکہ موحد اور اہلحدیث کہلا کر مسلمانوں کو ایمان سے پھسلائے۔

(۳) ابن خلدون $\frac{۲}{۶۳}$ } فَـرُفِعَ فِرَاشُهُ الَّذِیْ قُبِضَ عَلَیْهِ حُفِرَلَهُ تَحْتَهُ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر جس پر آپ کا وصال ہوا اُٹھایا گیا اور وہیں اس کے نیچے قبر شریف کھودی گئی۔

ابن خلدون کی اس عبارت سے واضح ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرے مبارک میں جو مسقف تھا دفن کیا گیا جس ہیئۃ کذائیہ سے ثابت ہوا کہ قبر کے چاروں طرف دیوار ہو اور پر چھت ہو یا گنبد یہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے سنت ہے بدعت نہیں ہے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بڑی جرأت ہوئی کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ مکان کے اندر تیار کر دی ان کو اتنا ڈر بھی نہ آیا کہ محمد بن عبدالوہاب کے ماننے والے ایسے پیدا ہوں گے جو ہم پہ بھی فتویٰ شرک لگائیں گے اور اس بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک وکفر والحاد کا بہت بڑا وسیلہ کہیں گے میرے خیال میں وہابیوں کو ہندو مت کے بنارسی قبے توعین توحید کا مرکز نظر آتے

ہوں گے۔ اسی لئے مدینہ طیبہ کا نوری قبہ شرک کا بڑا ذریعہ نظر آتا ہے سبحان اللہ رے وہابی تیری توحیدی نظر خداوندکریم مسلمانوں کو تیرے اس علم اور توحید سے محفوظ رکھے۔

آمین ثم آمین

قبر مسقف مکان میں سنت ہے

(۴) مجمع الزوائد ۹/۳۳ } فَاسْتَقَامَ رَأْيُهُمْ عَلَى اَنْ يُدْفَنَ فِي بَيْتِهٖ تَحْتَ فِرَاشِهٖ حَيْثُ قُبِضَ رُوْحُهٗ۔

تمام اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رائے کا اتفاق ہو گیا کہ آپ کے بستر کے نیچے آپ کے مکان میں جہاں آپ کا وصال ہوا ہے دفن کیا جائے۔

"محمد عمر": اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف آپ کے مکان شریف میں جو بشکل قبہ یعنی گنبد تھا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنائی اگر قبر کے چوفیر اور اوپر چھت یا گنبد شرک ہوتا یا معاذ اللہ حرام ہوتا تو خلفاء راشدین محققین جن کی اتباع کے متعلق نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنت خلفاء الراشدین

ابن ماجہ ۵ } وَسَتَرَوْنَ مِنْ بَعْدِیْ اِخْتِلَافًا شَدِیْدًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَهْدِیِّیْنَ عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَالْاُمُوْرَ الْمُحْدَثَاتِ فَاِنَّ كُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے بعد تم سخت اختلاف دیکھو گے تو اس وقت تمہارے لئے میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت تم پر لازمی ہے اس پر ثابت قدمی سے مضبوط رہنا اور نئے نئے کاموں سے اجتناب کرنا کیونکہ وہ گمراہی ہے۔

نام کے اہلحدیث کہلانے والو اپنے فرقے کا نام تو تم نے محدثین والا مقرر کر لیا لیکن سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت خلفاء راشدین کو شرک و الحاد کا سبب کہتے ہو۔ میرے خیال ہیں تو تمہیں گوبند سنگھ اور نانک صاحبان کی سنت پہ ہی بھروسہ ہے۔

جب فرقہ وہابیہ نے گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک و الحاد کا سبب کہدیا تو وہابیہ کے عقیدے کے موافق یقیناً خلفاء راشدین محدثین نے اسلام میں سب سے اول شرک کی بنیاد قائم کی اسلام میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین کو مشرکین کہنے والے کبھی کسی صورت سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے ہیں۔ کلا و حاشا! جو خلفاء راشدین کو موجد شرک سمجھیں ان کو اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں لہٰذا مسقف مکان یا گنبد میں قبر کا ہونا یہ سنت ہے اس کو شرک و الحاد کا سبب کہنے والا فرقہ خود اسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر اسلام سے بے بہرہ کرنا چاہتے ہیں۔ بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خلفاء راشدین محدثین خیر القرون سے قرن اولیٰ کے باشندے ہیں اولین مومنین صراط مستقیم پر اولین چلنے والے جن میں شرک کی ہوا کا ایک معمولی جھونکا بھی محسوس کرنا کفر ہے۔ ان کے نزدیک قبر پر مسقف مکان شرک نہیں اور فرقہ وہابیہ موجودہ گنبد خضرا کو جو بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اپنے رہائشی قبہ پر واقع ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود تعمیر کیا تھا وہ تحت الثریٰ سے عرش معلیٰ تک بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گرانے والا فتوےٰ دینے والا "وہابی" ہے برباد شدہ قوم نوح علیہ السلام کا بدلہ لینا چاہتا ہے۔

(نوٹ) اہلحدیث کہلانے والو بتی یہ مسئلہ ذرا بتاؤ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے بیعۃ الرضوان کے درخت کو شرک کے ڈر سے اکھڑوا دیا جس سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور آپ کے تمام اصحاب کو یقین تھا کہ اس میں اسلام کے خلاف کسی قسم کی حرکت نہ ہوگی بلکہ برکت رہے گی جیسا کہ وہ بابرکت سمجھتے رہے لیکن وہابی بمع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے تمام امت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتے ہوئے بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بھی اسی شرک و کفر میں ملوث کرتا ہے اعاذنا اللہ منکم بتاؤ حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے درخت کو اکھڑوا دیا بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کیوں نہ گروایا بلکہ گنبد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو گرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ بنائی جاتی بینوا وتوجروا ؟ ورنہ اُدْخُلُوْا مَاذَا۔

نوٹ ۲ = نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قبر مکان کے اندر ہو تو مکان گرا دیا کرو یا مکان کے اندر نہ بنانے کا حکم دیا ہو۔ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ۔

قبر اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ

عنہا کے مکان میں ثابت کرتا ہوں ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے مکان شریف میں آپ کی قبر مبارک

(۵) الطبقات الکبریٰ ۲/۳۰۷ } قَالَ مُسْلِمٌ وَقَدْ اُثْبِتَ لِیْ بِالْمَدِیْنَۃِ اَنَّ الْبَیْتَ الَّذِیْ فِیْہِ قَبْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم بَیْتُ عَائِشَۃَ وَاِنَّ بَابَہٗ وَبَابَ حُجْرَتِہٖ تُجَاہُ الشَّامِ وَاِنَّ الْبَیْتَ کَمَا ھُوَ سَقْفُہٗ عَلٰی حَالِہٖ وَاِنَّ فِی الْبَیْتِ جُرَّۃً وَخَلَقٌ بِحَالِہٖ =

حضرت مسلم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ مدینہ طیبہ میں وہ مکان جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر ہے وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ والا مکان ہے اس مکان کا دروازہ شام کی طرف تھا اور مکان کی چھت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی اپنی حالت پر ہی تھی اور مکان میں چھید اور پرانے کجاوے کی لکڑیاں لگی تھیں ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے حجرہ مبارکہ میں ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ قبر شریف تیار کی جس سے قبور پر چھت کا ہونا سنت ثابت ہوا ۔

(۶) گنبد خضرا میں زائد زمین بعد میں شامل کی گئی کی چھٹی دلیل وہابی صاحب تم تو

یار نام کے اہلحدیث ہو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تم بے بہرہ ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مختصر عرض کرتا ہوں ۔

ترمذی شریف ۱/۱۲۷ } ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مومن کی قبر میں یُفْسَحُ لَہٗ فِی قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِی سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ ۔

ایماندار کی قبر شریف کو ستر ستر ہاتھ مربعہ فراخ کیا جاتا ہے پھر اس کو منوّر کیا جاتا ہے ۔

چلو زیادہ نہ سہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر سے کم از کم ستر ستر ہاتھ چوفیرا تو قبر شریف ہی ہے ۔ اب تمہارا کہنا کہ گنبد خضرا میں زائد جگہ شامل کی گئی ہے ۔ یہ ایماندار کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے اور تمہارا کہنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بے خبری کی دلیل ہے ۔

قبر پر بنا کرنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۱) المستدرک ۳/۵۴۴ } اخبرنی ابو یحیی محمد بن عبد اللہ بن محمد بن عبید بن یزید المقری الامام بمکۃ حرسہا اللہ تعالےٰ ثنا محمد بن علی بن زید الصائغ ثنا سعید بن منصور ثنا ھشیم ثنا ابو حمزۃ ثنا عمران بن عطاء قال شَھِدْتُ وَفَاۃَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالطَّائِفِ فَوَلِیَہٗ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِیَّۃِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا وَاَدْخَلَہُ الْقَبْرَ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْہِ وَضَرَبَ عَلَیْہِ

بِنَاءً ثَلَاثًا وَالَّذِی حَفِظْنَا عَنْہُ نَحْواً مِّنْ اَرْبَعِ مِائَۃِ حَدِیْثٍ۔

عمران بن عطا رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی وفات کے وقت طائف میں حاضر ہوا اس کا ولی محمد بن حنفیہ تھا اس کے جنازے میں اس نے چار تکبیریں پڑھ کر جنازہ پڑھایا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا اور اس کی قبر پہ تین دن سائبان تانا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے ہم چار سو حدیثوں کے لگ بھگ روایت کرتے ہیں۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قبر پہ اگر سایہ رکھا جائے بنایا جائے تو سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ بدعت وشرک والحاد کا سبب کہنے والا دشمن اسلام ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کو فرمایا کہ اونچی قبروں کو برابر کر دو۔ گنبد خضرا گرانا تو واقعی کسی حدیث شریف سے ثابت نہیں لیکن اونچی قبروں کو زمین کے برابر کرنا تو حدیث شریف میں مذکور ہے سنو:

المعجم الصغیر للطبرانی ۲۹ } ثنا احمد بن لبشو التستری ابو حفص ثنا احمد بن محمد بن عمار الرازی ثنا اسحٰق بن سلیمان الرازی ثنا المفضل بن صدقۃ ابو حماد الحنفی عن ابی الہیاج الاسدی

قَالَ بَعَثَنِیْ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ اسْتَدْرِیْ مَا اَبْعَثُكَ اَبْعَثُكَ عَلٰی مَا بَعَثَنِیْ عَلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم قَالَ لَا تَدَعْ تِمْثَالًا اِلَّا کَسَرْتَہٗ وَلَا قَبْراً مُسَنَّمًا اِلَّا سَوَّیْتَہٗ ثُمَّ

یسَوِّدُہٗ عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ الا المفضل ولا عنہ الا اسحق الساذی تفرد بہ محمد بن عماد =

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی تصویر کو توڑنے کے بغیر نہ چھوڑے اور کوئی قبر اونچی نہ رہے اس کو برابر کردے۔

جواب (۱) پہلی بات تو یہ ہے کہ ابو اسحٰق سے سوائے مفضل کے کسی نے روایت نہیں کی لہذا خبر احاد ثابت ہوئی جو کسی محدث کے نزدیک معتبر نہیں۔

جواب (۲) سَوَّیْتُہٗ کے معنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے کوہان کی شکل سے ہٹا کر چورس کرنے کے لئے ہیں۔

جواب (۳) تسویہ کے معنی درست کرنے کے ہیں گرانے کے نہیں۔

تسویہ کے معنی قرآن کریم میں تیار کرنے کے ہیں

(ا) البقرہ ۱/۳ } ثُمَّ اسْتَوٰی اِلَی السَّمَاءِ فَسَوّٰھُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ۔

رب کریم آسمان کی طرف متوجہ ہوا پھر ان کو سات آسمان تیار کیئے۔

(ب) الحجر ۱۴/۱۳ } فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ سٰجِدِیْنَ۔

تو جب میں آدم علیہ السلام کو تیار کر لوں گا اور اس میں اپنی روح سے پھونکوں گا پھر تم اس کے لئے سجدے میں گر جانا۔

(ج) ص ۲۳/۵ } فَاِذَا سَوَّیْتُہٗ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَہٗ

سَجِدِیْنَ ۔ ترجمہ سابقہ ہو چکا وہی ہے۔
اس آیت کریمہ میں بھی سَوّٰی کے معنی تیار کرنے کے ہیں۔
ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قبر مُسَنَّم ہو اس کو تیار کردے کیونکہ مسنم مسلمان کی قبر کا نشان ہے اور جو مُسَنَّم نہ ہو اس کا ذکر ہی نہیں فرمایا کیونکہ وہ غیر مسلم کی ہوگی۔
نوٹ: مسلمانوں کی قبروں کے مٹانے اور گرانے کا حکم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی حدیث میں فرمایا ہی نہیں اگر کوئی وہابی دکھاوے تو فقیر اس کو پانچ روپے نقد انعام دے گا۔
اب فقیر اونچی قبر کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ثابت کرتا ہے۔

مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی ہے

قبر زمین سے بلند اونچی بنانا سنت ہے

(۱) بخاری شریف ۱/۱۸۶ } حدثنا محمد قال اخبرنا عبد اللہ قال اخبرنا ابو بکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّماً۔
سفیان التمار سے روایت ہے کہ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر اس نے زمین سے اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

"محمل عمر":۔ اور نام کے اہلحدیث کہلانے والو! فقیر نے بخاری شریف کی حدیث سے ثابت کر دیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کوہان کی طرح زمین سے اونچی تھی اب تم ایک حدیث دکھا دو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف زمین کے برابر دیکھی گئی۔

ورنہ خداوند کریم سے ڈرو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفاء راشدین کو مشرک نہ کہو اور بدعتی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بت کہنے والو تمہیں تو چاہیئے کہ تم گوبند سنگھ کا کلمہ پڑھو تو مسلمانوں کے ساتھ تمہارا جھگڑا ہی ختم ہو جائے کیونکہ اسلام میں قبریں کوہان کی طرح اونچی بنانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور تمہارے نزدیک وہ بت ہے۔

مُسَنَّمًا کا ترجمہ محدثین کی زبانی

زرقانی ۸/۲۹۴ } مُسَنَّمًا اَیْ مُرْتَفِعًا مسنم کے معنی اونچی بلند۔

وہابیوں کے امام محدث کی زبانی

نیل الاوطار ۴/۸۹ } مُسَنَّمًا اے مُرْتَفِعًا
لشوکانی } مسنم کے معنی اونچی بلندی والی

اونام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ بخاری شریف کی حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف مُسَنَّمْ ہے اور مُسَنَّمْ کے معنی تمہارے وہابیوں کے امام شوکانی محدث نے بلند کئے ہیں اب بھی قبروں کے اونچا کرنے پر تمہارا ایمان

درست نہ ہو تو پھر تم اہلحدیث کہلانے کے حقدار نہیں فرقہ پرست ہو۔ اور تمہارے جن مذکورہ وہابیوں نے مزارات زمین کے برابر گرانے کا فتویٰ دیا ہے وہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ ہیں اب تم سوچو کہ تم وہابیوں کا یہ عقیدہ بنا کر تم کون ہو؟

اور تمہارا فرقہ وہابیہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے یا نہیں؟

(۲)، بیہقی شریف $\frac{۴}{۳}$ } اخبرنا ابو عمرو الادیب انبا ابو بکر الاسماعیلی ثنا محمد بن عمر ان المقابری ثنا احمد بن یونس ثنا ابو بکر بن عیاش ثنا سفیان التمار قَالَ رَأَیْتُ قَبْرَ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا"

امام بیہقی سفیان التمار سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۳)، بیہقی شریف $\frac{۳}{۴}$ } واخبرنا ابو عمرو وانبا ابو بکر ثنا الحسن ثنا حبان عن ابن المبارک انبا ابوبکر بن عیاش عن سفیان التمار اَنَّہٗ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ رَأٰی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم مُسَنَّمًا۔

سفیان التمار کی روایت ہے اس نے حدیث بیان کی کہ اس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۴)، بیہقی شریف $\frac{۴}{۴}$ } وَصَحَّتْ رُؤْیَۃُ سُفْیَانَ التمار قَبْرَ النبی صلی

اللہ علیہ وسلم مسنما فکانت غیر عما کان علیہ فی القدیم فقد سقط جدارہ فی زمن ولید بن عبد الملک وقیل فی زمن عمر بن عبد العزیز ثم اصلح ۔

بعض نے کہا ہے ولید بن عبد الملک کے زمانے میں اور بعض نے کہا ہے کہ عمر بن عبد العزیز کے زمانے میں آپ کے مکان شریف کی دیوار گر گئی تھی پھر اس کو درست کیا گیا۔

سلف صالحین آپ کے گنبد کو گرنے سے بچائیں اس کی تعمیر کریں لیکن فرقہ وہابیہ ہمارے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد کے گرانے کا فتوےٰ دیں اعاذنا اللہ من ھذا المذہب ۔

(۵) ابوداؤد ۲/۱۰۳ } حدثنا احمد بن صالح ابن ابی فدیک اخبرنی عمرو بن عثمٰن بن ھانی عن القاسم قال دخلت علی عائشۃ فقلت یا امہ اکشفی لی عن قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحبیہ رضی اللہ عنھما فکشفت لی عن ثلثۃ قبور لا مشرفۃ ولا لاطئۃ مبطوحۃ ببطحاء العرصۃ الحمراء قال ابو علی یقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقدم و ابوبکر عند راسہ وعمر عند رجلیہ راسہ عند رجلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

عثمٰن بن ہانی قاسم سے روایت ہے کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا کہ امی جی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کی قبر شریف اور صاحبین کی مبارک قبریں کھول کر مجھے زیارۃ تو کرائیے تو
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے تینوں قبروں سے اچھاڑ اٹھایا
تو وہ تینوں ہی سرخ زمین پر نہ زیادہ اونچی تھیں اور نہ ہی زمین سے برابر تھیں
ابو علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کی قبر شریف کچھ آگے تھی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ آپ
کے سر مبارک کے قریب تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر شریف
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کے قریب اور ابو بکر صدیق
رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے سر کے قریب تھی۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ

(۱) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور صاحبین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قبور پر اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہم اجمعین نے کپڑے کے اچھاڑ چڑھائے۔

(۲) ثابت ہوا کہ تینوں قبریں نہ زیادہ اونچی اور نہ ہی زمین کے برابر بلکہ اوسط درجے کی تھیں۔

(۶) طبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا سعید بن محمد الوراق الثقفی عن سفیان بن دینار قال رَاَیْتُ قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَاَبِی بَکْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَۃٌ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ
وسلم کی قبر شریف اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی
قبروں کو بلند کوہان کی طرح دیکھیں۔

(۷) الطبقات الکبریٰ لابن سعد ۲/۳۰۶ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی عبد العزیز بن محمد عن جعفر بن محمد عن ابیہ قَالَ کَانَ رُفِعَ قَبْرُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم شِبْرًا۔

جعفر بن محمد اپنے باپ محمد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک ایک بالشت بلند کی گئی۔

(۱) اس حدیث شریف سے قبر کی بلندی ثابت ہوئی۔

(۲) بلندی کی مقدار ایک بالشت سنت ثابت ہوئی۔

(۸) الطبقات الکبریٰ ۲/۲۰۷ } اخبرنا محمد بن عمر حدثنی هشام بن سعد عن عمر و بن عثمان قال سمعت القاسم بن محمد یَقُوْلُ اِطَّلَعْتُ وَاَنَا صَغِیْرٌ عَلَی الْقُبُوْرِ فَرَأَیْتُ عَلَیْهَا حَصْبَاءَ حَمْرَاءَ۔

عمر بن عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد سے سنا فرماتے تھے کہ مجھے بچپن سے ہی قبروں کا علم ہے میں نے اُن پر سرخ رنگ کی کنکریاں بھی دیکھیں۔

(۹) زرقانی ۲۹۴ } عن سفیان التمار قال الحافظ هو ابن دینار) اِنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ رَأَی قَبْرَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم مُسَنَّمًا) اَیْ مُرْتَفِعًا زَادَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْمُسْتَخْرِجِ وَقَبْرُ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ کَذٰلِکَ) مُسَنَّمًا کُلٌّ مِنْهُمَا وَاسْتَدَلَّ عَلٰی اَنَّ الْمُسْتَحَبَّ تَسْنِیْمُ الْقُبُوْرِ وَهُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمَالِکٍ

وَاَحْمَدَ وَالْمُزَنِی وَکَثِیْرٌ مِّنَ الشَّافِعِیَّۃِ وَادَّعٰی الْقَاضِیْ حُسَیْنٌ اِتِّفَاقُ الْاَصْحَابِ عَلَیْہِ ۔

سفیان بن دینار سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی دیکھی ابو نعیم نے مستخرج میں زیادہ لکھا ہے کہ ابو بکر صدیق اور عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی قبریں بھی میں نے ایسی اونچی کوہان کی طرح دیکھیں اور اسی سے قبروں کو کوہان کی طرح اونچی کرنا صحیح ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہما اور مزنی کا یہی عقیدہ ہے شوافع کی اکثریت کا یہی عقیدہ ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام اصحاب کا اسی پر اتفاق ہے ۔

ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین" تابعین اور تبع تابعین کا یہی عقیدہ اور عمل رہا ہے کہ قبر اونٹ کے کوہان کی طرح سنت طریقہ ہے ۔

متقدمین اسلامی تاریخوں کی کتب سے

(۱) اسد الغابۃ) وَقَالَ ابوبکر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَاقَبَضَ اللّٰہُ نَبِیًّا اِلَّا دُفِنَ حَیْثُ یُقْبَضُ فَرُفِعَ فِرَاشُہٗ وَحَفَرُوْا تَحْتَہٗ وَبَنٰی اَبُوْ طَلْحَۃَ فِیْ قَبْرِہٖ تِسْعَ لَبِنَاتٍ وَجُعِلَ قَبْرُہٗ مُسَطَّحًا وَرَشُّوْا عَلَیْہِ الْمَاءَ ۔ (۱/۳۴)

ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا ہے
وہیں دفن کیا جاتا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بستر مبارک اٹھایا گیا
اور وہیں قبر شریف کھودی گئی اور ابو طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آپ کی
قبر شریف میں نو اینٹیں لگائیں اور آپ کی قبر شریف کو چپٹی چورس بنائی گئی اور
اس پر پانی چھڑکا گیا۔

(۱۱) تاریخ اسلام ۱/۳۲۸ } قَالَ عمرو بن عثمان بن هانی عن القاسم قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكْشِفِيْ لِيْ عَنْ قَبْرِ النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیه وسلم وصاحبیه
فَكَشَفَتْ لِيْ عَنْ ثَلَاثَةِ قُبُوْرٍ لَامُشْرِفَةٍ وَلَا لَاطِئَةٍ مَبْطُوْحَةٍ
بِبَطْحَاءِ السَّاحَةِ الْحَمْرَاءِ اخرجه ابو داؤد هکذا وَقَالَ ابوبکر
بن عباس عن سفیان التمار اَنَّهٗ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ صلی اللّٰہ علیه
وسلم مُسَنَّمًا اخرجه البخاری۔

قاسم سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
تعالےٰ عنہا کو عرض کیا کہ حضور مجھے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قبر شریف اور
ان کے صاحبین کی قبروں سے اچھاڑ ہٹا کر زیارت کرائیے تو انہوں نے
تینوں قبروں سے کپڑا ہٹا دیا نہ بہت اونچی تھیں اور نہ زمین کے برابر
تھیں سرخ زمین پہ اور سفیان بن دینار نے کہا کہ انہوں نے نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف اونچی کوہان کی طرح دیکھی۔

(۱۲) سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابن ہشام ۲/۲۴۴ } حِيْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فِیْ حُفْرَتِهٖ وَبُنِيَ عَلَيْهِ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جب لحد میں رکھا گیا اور اس پر بنا کی گئی۔

(۱۳) تاریخ طبری ۲/۴۵۲ } حِیْنَ وُضِعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ حُفْرَتِہٖ وَبُنِیَ عَلَیْہِ

جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں رکھے گئے اور اس پر بنا کی گئی۔

وہابی محدث کی زبانی

(۱۴) نیل الاوطار لشوکانی ۴/۸۹ } وَقَدْ اِخْتَلَفَ اَھْلُ الْعِلْمِ فِی الْاَفْضَلِ مِنَ التَّسْنِیْمِ وَالتَّسْطِیْحِ بَعْدَ الْاِتِّفَاقِ عَلٰی جَوَازِ الْکُلِّ فَذَھَبَ الشَّافِعِیُّ وَبَعْضُ اَصْحَابِہٖ وَالْھَادِیْ وَالْقَاسِمُ وَالْمُؤَیِّدُ بِاللّٰہِ اِلٰی اَنَّ التَّسْطِیْحَ اَفْضَلُ وَاسْتَدَلُّوْا بِرِوَایَۃِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرِ الْمَذْکُوْرَۃِ وَمَا وَافَقَھَا قَالُوْا قَوْلُ سُفْیَانَ التَّمَّارِ لَاحُجَّۃَ فِیْہِ کَمَا قَالَ الْبَیْھَقِیُّ لِاِحْتِمَالِ اَنَّ قَبْرَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ یَکُنْ فِی الْاَوَّلِ مُسَنَّمًا بَلْ کَانَ فِی اَوَّلِ الْاَوَّلِ مُسَطَّحًا کُمَا لما بنی جدار القبر فی امارۃ عمر بن عبد العزیز علی المدینۃ من قبل الولید بن عبد الملک صَیَّرُوْھَا مُرْتَفِعَۃً وَبِھٰذَا یُجْمَعُ بَیْنَ الرِّوَایَاتِ وَیُرَجَّحُ التَّسْطِیْحُ مَا سَبَاتِیْ مِنْ اَمْرِہٖ صلی اللہ علیہ وسلم عَلِیًّا اَنْ لَّا یَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّاہُ وَذَھَبَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَمَالِکٌ وَاَحْمَدُ والمزنی وَکَثِیْرٌ مِّنَ الشَّافِعِیَّۃِ وَادَّعَی الْقَاضِیْ حُسَیْنُ اتِّفَاقَ اَصْحٰبِ الشَّافِعِیِّ

عَلَیْہِ وَنَقَلَہُ الْقَاضِیْ عِیَاضٌ عَنْ اَکْثَرِ الْعُلَمَاءِ اِنَّ التَّسْنِیْمَ اَفْضَلُ وَتَمَسَّکُوْا بِقَوْلِ التَّمَارِ وَالْاَرْجَحُ اَنَّ الْاَفْضَلَ التَّسْطِیْحُ لِمَا سَلَفَ

علامہ شوکانی وہابیوں کے اکابرین سے ہیں جن کا ارشاد ہے

افضلیت میں محدثین کا اختلاف ہے کہ قبر کو کوہان کی طرح بلند کیا جائے یا چپٹی چوڑس بنائی جائے تمام کا اتفاق ہے کہ امام شافعی اور بعض ان کے مقلدین" ہادی اور قاسم اور موئید باللہ اس طرف گئے ہیں کہ قبر چوڑس اور چپٹی افضل ہے اور انہوں نے قاسم بن محمد بن ابی بکر اور جو اس کے موافق ہے دلیل پیش کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ سفیان التمار کی حدیث اس کے متعلق حجت نہیں۔ جیسا کہ امام بیہقی نے کہا ہے ممکن ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف پہلے چوڑس چپٹی ہو کوہان کی طرح گول نہ ہو پھر جب عمرو بن عبد العزیز کے زمانے میں ولید بن عبد الملک کے زمانے سے پہلے جب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی دیواریں درست کی گئیں اس وقت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو بلند کیا گیا اسی کے ساتھ تمام روائیوں کو جمع کیا جائے اور قبر کو چپٹا چوڑس کیا گیا عنقریب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد آئیگا کہ آپ نے حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ کو فرمایا کہ کوئی قبر اونچی نہ چھوڑے مگر اس کو برابر کردے اور ابو حنیفہ اور مالک احمد مزنی اور اکثریت شوافع کا اتفاق ہے اور قاضی حسین نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام شافعیوں کا اتفاق اسی پر ہے اور قاضی عیاض نے اکثر محدثین سے نقل کیا ہے کہ کوہان کی طرح بلند قبر افضل

ہے اور انہوں نے سفیان التمار کے قول سے استدلال لیا ہے اور راجح قول یہ ہے کہ افضل چورس چپٹی قبر ہونی چاہیئے جیسا کہ گذر چکا ہے

"محمد عمر": مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف چونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کوہان کی طرح اونچی تیار کی تھی جس میں اجتہاد کی کوئی گنجائش ہی نہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اجتہادی غلطی ہوئی ہے کہ اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو ترک کر کے اپنے اجتہاد کو مقدم سمجھا ہے اور قبر کو چپٹی چورس بنانے کا اجتہاد غلط دلیل بنائی ہے لہٰذا فقیر کے نزدیک اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تابعین تبع تابعین کا عقیدہ کوہان کی طرح اونچی قبر تیار کرنے کا اور دیکھنے کا مشاہدہ صحیح ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

(۱۵) نیل الاوطار لشوکانی ۴ م ۸۹ } (قَوْلُهٗ مُسَنَّمًا) اَیْ مُرْتَفِعًا قَالَ فِی الْقَامُوْسِ اَلتَّسْنِیْمُ ضِدُّ التَّسْطِیْحِ وَقَالَ سَطَحَهٗ کَمَنَعَهٗ بَسَطَهٗ (قَوْلُهٗ وَلَا لَاطِئَةٌ) اَیْ وَلَا لَازِقَةِ الْاَرْضِ =

ترجمہ "مسنما" کے معنی بلند کے ہیں قاموس میں تسنیم کو تسطیح کی ضد کہا ہے تسنیم اونچی تسطیح چپٹی "لَاطِئَةٌ" زمین کے ساتھ ملی ہوئی نہیں۔

نیل الاوطار ۴ م ۹ } وَتَحْرِیْمُ رَفْعِ الْقُبُوْرِ ظَنِّیٌّ۔
قبور کے اونچے کرنے کی حرمت ظنی ہے یقینی نہیں۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اب تو تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا کہ ہمارا وہابی مذہب جو قبر کے اونچے کرنے کو حرام کہتا ہے یہ محض گمان ہے یقینی سے نہیں کہہ سکتے۔ وہابی کبیر کی زبانی ثابت ہوا کہ یہ مسئلہ محض وہابیوں کی بناوٹ

ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے عناد ہے۔

(۱۶) مجمع بحار الانوار ۱۴۵ ﴿ رَاٰی قَبْرَہٗ مُسَنَّمًا تَسْنِیْمُ الْقَبْرِ جَعْلُہٗ کَھَیْئَۃِ السَّنَامِ وَھُوَ خِلَافُ تَسْطِیْحِہٖ اَیْ مُرَفَّعَۃٌ وَاسْتُدِلَّ بِہٖ عَلٰی اِسْتِحْبَابِہٖ وَاُجِیْبَ بِاَنَّہٗ سَطَحَ قَبْرَ اِبْرَاھِیْمَ وَفِعْلُہٗ حُجَّۃٌ لَا فِعْلُ غَیْرِہٖ وَلَا یَصِیْرُ کَوْنُہٗ فِعْلَ الرَّوَافِضِ لِاَنَّ السُّنَّۃَ لَا یُتْرَکُ بِمُوَافَقَۃِ الْمُبْتَدِعِ وَالْمُرَادُ بِحَدِیْثِ الْاَمْرِ بِتَسْوِیَۃِ الْقَبْرِ الْمُشْرِفِ تَسْطِیْحُہٗ لَا تَسْوِیَتُہٗ بِالْاَرْضِ جَمْعًا بَیْنَ الْاَخْبَارِ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کو سفیان نے اونچی بلند دیکھی قبر کی تسنیم کے معنی ہیں کوہان کی مثل اور وہ چپٹی ہونے کے خلاف ہے یعنی اونچی دیکھی اور قبر کے اونچے کرنے کو اسی حدیث سے انہوں نے استدلال بنایا ہے اور شوافع نے جواب دیا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کی قبر شریف کو چپٹی یعنی چورس تیار کیا اور ایسا اور کسی نے نہیں کیا اور روافض کا فعل ہمارے لئے مخالف نہیں کیونکہ بدعتیوں کی موافقت کی وجہ سے سنت ترک نہیں کی جاتی اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اونچی قبر کو برابر کرنے کا حکم دیا اس کا یہ مطلب نہیں کہ قبر زمین کے برابر کر دی جائے بلکہ تمام شوافع محدثین کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ قبر کو برابر کرنے کا مطلب قبر کو چورس کرنے کا ہے یعنی قبر کو گولائی سے ہٹا کر چورس کر دیا جائے۔

"محمد عمر": کیوں بھئی وہابیوں بتاؤ تمہیں تمہارے نجدی قرن کی قسم ہے کہ تم نے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کو قبر زمین کے برابر کرنے کے لئے کئے ہیں۔ کیا محدثین نے بھی یہ معنی کئے ہیں۔ بلکہ بعض محدثین کہ رہے ہیں۔ کہ قبر کو چپٹا کیا جائے۔ اور پھر شوافع جو قبر کے چپٹا کرنے کے قائل ہیں وہ یہ بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ روافض کی سنت ہے فافہم۔

"وہابی" مولوی صاحب قبر کو ہان کی طرح اونچی کرنی تو سنت ثابت ہو گئی لیکن سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تم ان کی طرف سفر کر کے خروج کر کے پہنچتے ہو۔ یہ شریعت محمدیہ میں شرک ہے تو اس لحاظ سے وہ گنبد اور قبریں شرک کا سبب ثابت ہوئیں۔ دیکھئے ہمارے علماء نے اس کا خوب رد لکھا ہے۔

وہابی عقیدہ (۱۹)

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی مذہب میں منع ہے

(۱) فتویٰ ثنائیہ ۱/۷۸ } س (۶) کس آیت یا حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام کے روضہ مبارک پر زیارت کے لئے حاضر ہونا حرام ہے (الفقیہ مذکور)

ج (۶) حرام کا فتویٰ تو ہم نے دیا نہیں البتہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسجد نبوی کی زیارت کی نیت کرے اسی ضمن میں دوسرا کام بھی ہو جائے تو جائز ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ

یعنی مسجد کعبہ، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے سوا کسی مکان کی بحیثیت مکان زیارت کو مت جاؤ یہ حدیث ہمارے عقیدہ کی دلیل ہے۔

(نوٹ) روضہ مبارک قبر شریف کا نام ہے کیا قبر شریف کی زیارت ممکن ہے؟ ذرا حاجی جماعت علی شاہ صاحب سے پوچھ کر بتایئے۔

(۲) مسئلہ زیارۃ قبر نبوی مصنفہ حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی (۱۸) | طالب علم اور دیگر ضروریات کے لئے سفر کا کوئی حرج نہیں صرف کسی جگہ کی طرف جس میں قبر نبوی بھی داخل ہے ثواب کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں ہاں اگر کوئی یہاں سے مسجد نبوی کی نیت پہ سفر کرے اور وہاں پہنچکر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی بھی زیارت کرے تو اس کا کوئی حرج نہیں بلکہ ایسا ہی کرنا چاہیئے۔

(۳) مسئلہ سماع موتی حافظ عبداللہ امرتسری روپڑی ۹۱ | وہاں سفر کرنا زیارت کے لئے جائز نہیں بلکہ مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیئے۔ جب مسجد نبوی میں نماز سے فارغ ہو جائے تو قبر کی بھی زیارت کرے۔

(۴) فتح المجید شرح کتاب التوحید شیخ عبدالرحمٰن بن حسن ۲۱۵ | وَفِی الْحَدِیْثِ دَلِیْلٌ عَلٰی مَنْعِ شَدِّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِہٖ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم وَ اِلٰی غَیْرِہٖ مِنَ الْقُبُوْرِ وَ الْمَشَاهِدِ لِاَنَّ ذَالِکَ مِنْ اِتِّخَاذِهَا اَعْیَادًا بَلْ مِنْ اَعْظَمِ اَسْبَابِ الْاِشْرَاكِ بِاَصْحَابِهَا وَ هٰذِهٖ هِیَ الْمَسْاَلَةُ الَّتِیْ اَفْتٰی فِیْهَا شَیْخُ الْاِسْلَامِ رَحِمَهُ اللّٰهُ اَعْنِیْ مَنْ سَافَرَ لِمُجَرَّدِ زِیَارَةِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ۔

اور حدیث میں دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسری قبروں اور میلوں کی طرف سفر کر کے جانے کی ممانعت ہے۔ کیونکہ یہ قبروں کو عیدیں بنا لینے ہیں بلکہ

یہ شرکوں کے اسباب سے بہت بڑا سبب ہے اور اس مسئلہ پر ابن تیمیہ نے فتوٰی دیا ہے یعنی جس شخص نے محض انبیاء علیہم السلام کی قبروں کی زیارۃ کے لئے سفر کیا وہ شرک ہے۔

(۵) تقویۃ الایمان ۱۲ } ایسے مکانوں میں دور دور سے قصد کر کے جاوے یا وہاں روشنی کرے غلاف ڈالے چادر چڑھاوے ان کے نام کی چھڑی کھڑی کرکے رخصت ہوتے وقت الٹے پاؤں چلے ان کی قبر کو بوسہ دیوے مورچھل جھلے اس پر شامیانہ کھڑا کرے چوکھٹ کو بوسہ دیوے ہاتھ باندھ کر التجا کرے مراد مانگے مجاور بن کر بیٹھ رہے وہاں کے گردو پیش کے جنگل کا ادب کرے اور ایسی قسم کی باتیں کرے تو اس پر شرک ثابت ہوتا ہے۔ اس کو شرک فی العبادۃ کہتے ہیں۔

(۶) فقہ محمدیہ کلاں ۱۰۵ } ان تینوں مسجدوں کے سوا اور کسی جگہ اور مکان متبرک کی طرف سفر کرنا درست نہیں برابر ہے کہ کسی نبی کی قبر ہو یا ولی کی لیکن اگر تقرب الی اللہ مقصود نہ ہو بلکہ کوئی اور حاجت ہو مانند تجارت اور سیکھنے علم وغیرہ کے تو اس کے لئے ہر جگہ اور ہر مکان کی طرف سفر کرنا درست ہے بالاجماع

محمد عمر:۔ ان تمام وہابی کتب کے حوالہ جات سے خصوصاً اس آخری حوالہ سے مسلمانو تمہیں یقین ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے سلف وخلف کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا شرک وگناہ ہے اور اس مسئلہ میں فقیر کے ساتھ موجودہ وہابیوں کے اکابرین کے مناظرے بھی ہوئے ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو نجدیو تمہیں تمہارے نجد کی قسم جس پر سلام پڑھتے ہو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ سے تمہارے نزدیک نجد زیادہ فوقیت رکھتا ہے یعنی نجد کی طرف سفر کرنا

مبارک اور نجدیوں پر سلام پڑھنا جائز مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی آرامگاہ ریاض الجنت حقیقی کی طرف سفر کرنا گناہ اور نجد کی طرف سفر کرنا ثواب اب تو فیصلہ کر لو کہ تم اہل نجد ہو یا اہلحدیث موحد ہو یا مشرک دشمن رسالت ہو یا محب نجد؟ اور یہ بھی سوچ لو کہ قیامت کے دن نجدیوں کی مجلس میں اٹھائے جاؤ گے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے؟

مسلمانو جس قوم کے نزدیک تجارت کے لئے سفر کرنا بیوی یا بہو کو گھر لانے کے لئے سفر کرنا اور ہر قسم کے دنیاوی امورات کے لئے سفر کرنا جائز ہو اور آپ نے آقائے کائنات کی طرف سفر کرنا جہاں سے حصول ایمان وبخشش کی توقع ہے وہاں کا سفر کرنا وہابی فرقہ کے نزدیک شرک ہو جس کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں ریاض الجنۃ فرمایا ہو اس کو شرک کا مرکز کہنا اور جس علاقے کے پہاڑوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو الاحدُ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ ہم مسلمان مدینہ طیبہ کے علاقے کے درختوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے محبت کریں با برکت سمجھیں جس زمین کو آپ نے فرمایا ہو کہ مٹی کھانی حرام ہے لیکن میرے مدینے کی مٹی کھانی جائز ہے اپنے منہ سے موت مانگنی حرام ہے۔ لیکن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے مدینے کی زمین کے لئے موت مانگنی باعث ثواب وبرکت ورحمت وبخشش ہے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ کی مجاورہ تھیں اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ان سے حجاب باندھ کر زیارۃ کرتے جو ملاں ان سب امورات دینیہ اسلامیہ اسباب بخشش ونجات کو شرک فی العبادۃ کہے وہ اولیاء الشیطین کے زمرے کا فرد خاص ہے۔ اسلام سے اس کو کوئی تعلق نہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالےٰ کا کائنات میں اس جیسا کوئی دشمن نہیں ہیت قیا

کے دن باقی دنیا داروں میں اس کا حشر ہوگا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ کا وارث ہوگا۔ زمرہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بعد المشرق والمغرب سے بھی بعید ہوگا۔

فقیر اب قرآن کریم سے دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف محض آپ کی نیت سے حاضر ہونے کا فیصلہ قرآن کریم سے دکھاتا ہے۔

دربار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نیت سے حاضری دینا قرآن مجید سے

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے کی پہلی آیت قرآنی

اپنا گھر چھوڑ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کرنے والا خداوند کریم کا ملاقی ہے

(۱) النساء ۵/۱۴ } وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ٥

اور جو شخص اپنے گھر سے نکلتا ہے ہجرۃ کرنے والا اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پھر اس کو موت آگئی تو اس کا ثواب اللہ تعالےٰ پر لازم ہوگیا اور اللہ تعالےٰ بڑا بخشش کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

"محل عمل"؛ جب آیۃ وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْأَرْضِ مُرَاغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ؕ

نازل ہوئی تو جندع بن ضمرۃ نے اپنے لڑکوں کو کہا کہ مجھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو۔

تفسیر خازن ۱/۴۰۶ — تفسیر معالم التنزیل ۱/۴۰۶

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتِ الْاٰیَۃُ الَّتِیْ قَبْلَ ھٰذَا سَمِعَھَا رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ لَیْثٍ شَیْخٌ کَبِیْرٌ مَرِیْضٌ یُقَالُ لَہٗ جُنْدَعُ بْنُ ضَمْرَۃَ فَقَالَ وَاللّٰہِ مَا اَنَا مِمَّنِ اسْتَثْنَی اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنِّیْ لَاَجِدُ حِیْلَۃً وَلِیْ مِنَ الْمَالِ مَا یُبَلِّغُنِیْ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ وَالْبُعْدُ مِنْھَا وَاللّٰہِ لَا اَبِیْتُ اللَّیْلَۃَ بِمَکَّۃَ اَخْرِجُوْنِیْ فَخَرَجُوْا بِہٖ یَحْمِلُوْنَہٗ عَلٰی سَرِیْرٍ حَتّٰی اَتَوْا بِہِ التَّنْعِیْمَ فَاَدْرَکَہُ الْمَوْتُ فَصَفَقَ یَمِیْنَہٗ عَلٰی شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰذِہٖ لَکَ وَھٰذِہٖ لِرَسُوْلِکَ اُبَایِعُکَ عَلٰی مَا بَایَعَکَ رَسُوْلُکَ ثُمَّ مَاتَ فَبَلَغَ خَبَرُہٗ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلم فَقَالُوْا لَوْ وَافٰی الْمَدِیْنَۃَ لَکَانَ اَتَمَّ وَاَوْفٰی اَجْرًا وَضَحِکَ الْمُشْرِکُوْنَ وَقَالُوْا مَا اَدْرَکَ مَا طَلَبَ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ (وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ یُدْرِکْہُ الْمَوْتُ) یَعْنِیْ قَبْلَ بُلُوْغِہٖ اِلٰی مُھَاجَرِہٖ (فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ) یَعْنِیْ فَقَدْ وَجَبَ اَجْرُ ھِجْرَتِہٖ عَلَی اللّٰہِ اِیْجَابُہٗ عَلٰی نَفْسِہٖ بِحُکْمِ الْوَعْدِ وَالتَّفَضُّلِ وَالْکَرَمِ ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا جب وہ آیت نازل ہوئی جو اس سے پہلے ہے بنی لیث سے ایک بڑے مریض بوڑھے نے مذکورہ آیت کو سنا اس کو جندع بن ضمرۃ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اس نے کہا خدا کی قسم میں اس شخص سے نہیں جس کو اللہ تعالےٰ نے مستثنیٰ کیا ہے میں ضرور کوئی حیلہ

تلاش کروں گا میرے پاس اتنا مال موجود ہے جو مدینہ طیبہ تک مجھے پہنچا دے گا بلکہ اس سے بھی زیادہ دور جا سکتا ہوں خدا کی قسم میں مکے میں ایک رات بھی نہیں رہوں گا مجھے نکال لو لوگ اس کی چارپائی اٹھا کر لے نکلے حتیٰ کہ وہ تنعیم کے پاس پہنچے اس کو موت نے آگھیرا تو بوڑھے نے اپنی دائیں ہتھیلی بائیں پر رکھی پھر کہا اے اللہ یہ تیرے لئے ہے اور دوسرا ہاتھ یہ تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے میں تیری بیعت کرتا ہوں اس بات پر جس بات پر تیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کی پھر وہ مر گیا اس کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو پہنچی تو انہوں نے کہا کہ مدینے میں اس کو دفن کرتے تو اس کو ثواب پورا مل جاتا اور مشرکوں نے مذاق اڑایا کہ بوڑھے کی خواہش پوری نہ ہو سکی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (وَمَنْ يَخْرُجْ مِنْ بَيْتِهِ مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ أَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ) جو شخص اپنے گھر سے نکلا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ السلام کی طرف ہجرت کر کے پھر اس کو (راستے میں ہی) موت آگئی تو اللہ تعالیٰ پر اس کا ثواب لازمی ہو گیا۔

"محمد عمر":- اس آیت خداوندی سے ثابت ہوا کہ جندہ بن ضمرہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے گھر سے نکلنا اور سفر کرنا اس کی نجات اور بخشش کا سبب بنتا ہے چنانچہ بفرمان خداوندی وہ بخشا گیا تو اس فرمان خداوندی سے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا بخشش و نجات ہے اور جو بھی گھر

شرک والحاد کہے وہ منکر قرآن حکیم ہے۔

درمنثور ۲ / ۲۰۷ | (وَمَنْ یَخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ) الایۃ اخرج ابو یعلی وابن ابی حاتم والطبرانی بسند رجالہ ثقات عن ابن عباس قال خَرَجَ ضَمْرَۃُ بْنُ جُنْدُبٍ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا فَقَالَ لِاَھْلِہٖ اَحْمِلُوْنِیْ فَاَخْرِجُوْنِیْ مِنْ اَرْضِ الْمُشْرِکِیْنَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم فَمَاتَ فِی الطَّرِیْقِ قَبْلَ اَنْ یَّصِلَ اِلَی النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَنَزَلَ الْوَحْیُ وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِہٖ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ الْاٰیَۃ (ومن یخرج من بیتہ)۔

پوری آیت کو بروایت ابو یعلیٰ ابن ابی حاتم اور طبرانی نے ثقات راویوں کی سند سے روایت کی ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ ضمرۃ بن جندب اپنے گھر سے ہجرت کر کے نکلا اور اس نے اپنے گھر والوں کو کہا کہ مجھے مشرکوں کی زمین سے نکال کر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو تو اس آیتہ کی وحی نازل ہوئی۔

"محمد عمر": اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مکہ معظمہ کو بوڑھے ضمرہ کا گھر قرار دیا کیونکہ وہاں دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آباد تھے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فرمایا تاکہ ثابت ہو جائے کہ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جاتا ہے اور جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانے کو روکتا ہے وہ خداوند کریم سے روکتا ہے۔

مسلمانو! قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مصطفےٰ صلے اللہ کی نیت سے سفر

کرنا ثواب اور بخشش کا باعث اور عند اللہ اجر عظیم کا وعدہ خداوندی ہوا اور جو فرقہ یا شخص اس کے خلاف ہو وہ قرآن مجید اور حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے ایسے شخص کو "خداوند کریم" "نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، تابعین، تبع تابعین سے کوئی تعلق نہیں اور جو شخص مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے جانے والوں کو مشرک کہے وہ جھوٹا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کی دوسری آیت قرآنی

(۲) المائدہ ۷/۱۴ } وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ -

اور جب کفار و منافقین کو کہا جاتا ہے کہ تم قرآن کریم اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں اپنے آبار کا طریقہ درست ہے کیا ان کے آبار بے علم و گمراہ تھے (تو وہ بھی گمراہ ہی رہیں گے)

"محل علم": اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جو لوگ قرآنی فیصلے کو تسلیم نہیں کرتے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے سے گریز کرتے ہیں اور کہتے ہیں چونکہ ہمارے بڑے رسول اللہ کی طرف جانے کو شرک کہتے تھے لہٰذا ہم بھی جانے کو جائز نہیں سمجھتے اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں جواب دیا کہ جن کا یہ عقیدہ ہے وہ بے علم اور گمراہ اور ان کے باپ دادا بھی گمراہ اور بے علم کیونکہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے کو شرک کہے جو ایمان کا مرکز ہے اس جیسا گمراہ اور جاہل دنیا میں اور

کوئی نہیں ایسے ہی جو قرآن کریم کو پس پشت ڈالے دنیا میں اس جیسا بھی گمراہ تر اور بے علم
کوئی نہیں تو بفرمان خداوندی جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے
اس جیسا جاہل اور گمراہ دنیا میں اور کوئی نہیں یہ ہے فتویٰ خداوندی ۔

تیسری آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کا حکم خداوندی اور ہر قسم کے گناہ کی بخشش کا وسیلہ ہے

(۳) النساء ۵/۹ } وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اور اگر یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس آئیں پھر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں اور ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی معافی مانگیں تو اللہ تعالےٰ کو بڑا توبہ کرنے والا پائینگے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ظالم کسی ظلم سے متہم ہو حتیٰ کہ سب سے بڑا ظلم شرک ہے مشرک" زانی "چور و غیرہم بخشش کی نیت سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ جائیں اور وہاں پہنچ کر اللہ تعالےٰ سے معافی مانگیں توبہ کریں پھر بھی رب کریم نے اکتفا نہیں فرمایا فرمایا وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی اس کے لئے معافی مانگیں کہ یا اللہ یہ میرے پاس آپہنچا ہے اس کو معاف فرمادے تو اللہ تعالےٰ فوراً توبہ منظور کر لیتا ہے اور وہابی فرقہ اسی لئے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں۔ تاکہ کوئی گنہگار نہ وہاں جائے اور نہ ہی اس کے

گناہ بخشے جائیں تو وہ بھٹکتا ہوا ہمارے جال میں ہی پھنسے گا۔لیکن ایماندار گنہگار حکم خداوندی کو چھوڑ کر دربار رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو ترک کر کے وہابیوں کی کب سنتا ہے۔ مسلمانوں یہ فرقہ وہابیہ نجدیہ اس آیتہ فرقانیہ کے رو سے مکذب قرآن کریم اور منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سب سے بڑا مجرم ثابت ہوا کیونکہ جرائم کی بخشش بموجب آیت مذکورہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے بغیر دنیا میں محال ہے۔

جس فرقہ کی دنیا میں بخشش کی کوئی صورت نہیں اور نہ وہ خداوند کریم کی مجوزہ صورت کو قبول کرتا ہے بلکہ شرک کہتا ہے اس کی قبر و حشر میں کوئی اور صورت نجات کیسے ہوسکتی ہے۔

مسلمانو یاد رکھو اگر دنیا و عقبیٰ میں نجات چاہتے ہو تو اس مذکورہ فرمان خداوندی کے رو سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں جانے کو نجات سمجھو آپ کے بالتبع مسجد اور مدینہ طیبہ کی زیارت سمجھو اصل تمام دنیا میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں مدینہ طیبہ بنا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صدقے مسجد نبوی کو شرف حاصل ہوا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طفیل لیکن وہابی فرقہ چونکہ دنیا میں الٹا ہے اس کی عقل بھی الٹی کہ اصل کو بالتبع سمجھ بیٹھا ہے اور تابع کو اصل کہتا ہے پھر کہتا ہے مسجد یا مدینہ طیبہ کی نیت کر کے سفر کرے اور بالتبع دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی زیارت کرے سبحان اللہ کیوں بٹی وہابیو خداوند کریم سے اگر تمہیں کچھ ذرا سا بھی تعلق ہے تو بتاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت فرض فرمائی ہے یا مسجد نبوی اور مدینہ طیبہ کی ؟ ماننا پڑے گا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت ہر مومن پہ ہر وقت ہر لمحہ ہر جگہ ہر زماں فرض ہے۔تو مذکورہ آیت کریمہ میں بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے کا ہی ارشاد خداوندی ہے۔

اطاعت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

فرمان خداوندی ہے۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ اور نہیں بھیجا ہم نے کسی رسول علیہ السلام کو مگر اللہ تعالٰے کے حکم سے آقا بنایا جاتا ہے اور ہم مسلمان مومنین کو اللہ تعالٰے نے بھی یہ حکم جاری فرمایا۔
يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ اے ایمان والو! تم اللہ تعالٰے کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو پھر فرمایا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ پہلے جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا آقا سمجھے اور خود غلامی کرے تو واقعی ایسا شخص اللہ تعالٰے کا غلام ہے اور پھر فرمایا وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا یعنی جو شخص بجائے غلامی کے نافرمانی کرے گا، یقیناً وہ ابدی دوزخی ہے۔ اب تم سوچو کہ غلام اپنے آقا کے متعلق یہ عقیدہ رکھے کہ اگر میں نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کیا تو مشرک بن جاؤں گا۔ تو اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(۱) یا تو آقائے کل کائنات نے ایسے لوگوں کو جھڑک کر نکال دیا ہے تو ان سے ناراضگی کی وجہ سے نہیں جاتے۔

(۲) یا امت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہی نہیں ہوئے۔

(۳) یا مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ذاتی رنجش ہے۔

(۴) یا کسی ایسی جماعت میں شامل ہو چکے ہیں جن کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد ہے۔

(۵) یا اپنے اعمال کی بنا پر بخشش سے بے امید ہو چکے ہیں۔ ورنہ جس کی اطاعت سے بخشش

ہو اور نجات ملے اسی کی طرف سفر کرنے کو کوئی مشرک کہے تو سوائے ان پانچ صورتوں کے اس کی کوئی اور صورت نہیں۔

چوتھی آیت قرآنی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کرکے سفر کرنے کا منکر خداوند کریم کے نزدیک منافق ہے۔

(۴) النساء ۵/۹ } وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلَىٰ مَا أَنزَلَ اللَّهُ وَإِلَى الرَّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ عَنكَ صُدُودًا ۝

اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ دیکھیں گے آپ منافقوں کو کہ وہ پوری طرح آپ سے اعراض کرتے ہیں۔

"محمل عمی":۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں منافقوں کی یہ صفت بھی بیان فرمائی کہ زبانی اقرار کرنے والے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں روزے بھی رکھتے ہیں حج زکوٰۃ بھی ادا کرتے ہیں لیکن باطن سے کھوٹے ہیں مسلمان نہیں کیونکہ جب ان کو دعوت دی جائے کہ قرآن کریم کے حکم کو تسلیم کرلو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ خواہ تمہیں مشرق و جنوب و شمال سے کیوں نہ آنا پڑے تو یہ لوگ صاف انکار کردیتے ہیں بلکہ منع کا فتویٰ دیتے ہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ سفر کرکے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتے ہیں شرک کہتے ہیں وہ خداوند کریم کے نزدیک منافق ہیں جو قرآن کریم پہ ایمان رکھتا ہے اسکا فرض ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو منافق سمجھے مسلمان نہ سمجھے ان کو جو ایماندار سمجھے ان کی زبان پر اعتبار کرے وہ قرآن کریم کا منکر ہے خداوند کریم سے اس کا کوئی تعلق

نہیں فافہم۔

فرمان خداوندی کہ اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا بغیر اطاعت کے زبانی اقرار کرنا بے ایمانی کی علامت ہے

(۵) النور ۱۸/۶ } وَيَقُولُونَ آمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُولِ وَأَطَعْنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَمَا أُولٰئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ وَإِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُونَ ٥

اور لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ کے ساتھ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ایمان رکھتے ہیں اور ہم مطیع بھی ہیں پھر ان سے ایک فرقہ بعد اس کے منہ پھیر لیتے ہیں یہ ایمان دار نہیں اور جب ان کو اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف دعوت دی جاتی ہے تاکہ ان کے آپ حکم بنیں بعض ان سے منہ پھیر جاتے ہیں۔

"محل عمل":۔ اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں غیر مقلدین وہابیوں کا پورا نقشہ کھینچ دیا ہے۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ بعض لوگ

(۱) اقرار کرتے ہیں کہ ہم موحد ہیں خداوند تعالےٰ کو ماننے والے ہیں۔

(۲) اور اپنا ایمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھی ظاہر کرتے ہیں بظاہر اہلحدیث کہلاتے ہیں۔

(۳) اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے قائل ہیں اور کسی امام اسلف صالحین اور اولیاء اللہ کے ہم مقلد نہیں ہیں۔

(۴) جب قرآن کریم یا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرو تو صاف روگردانی کرتے ہیں۔

(۵) اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں پر فتویٰ ثبت فرمایا ہے کہ وَمَآ اُولٰٓئِکَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ کہ ایسے لوگ بے ایمان ہیں۔

(۶) پھر رب العزۃ نے ان کا ایک اور کفر ثابت فرمایا کہ جب ان کو کہا جائے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آجاؤ اور آپ کو ہی واحد حاکم تسلیم کرلو تو بھی منہ پھیر لیتے ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے وہابیوں کا پول کھول دیا اور ان کا پورا نقشہ کھینچ دیا کہ ان لوگوں کا موحد کہلانا جھوٹ اہلحدیث کہلانا جھوٹ بغیر قرآن وحدیث کے اور کسی کی تقلید نہ کرنا جھوٹ کیونکہ جس کا کلمہ پڑھتے ہیں محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جانے کو ہی بُرا سمجھتے ہیں اور منع کرتے ہیں بلکہ سفر کرکے جانے کو شرک کہتے ہیں۔ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کا بہت بڑا ذریعہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یہ فرقہ بے ایمان ہے ایمان سے دور ہیں اب مسلمان ان لوگوں کے ایمان کا کیسے اعتبار کریں اور ان کو مسلمان کیسے سمجھیں۔ رب العزۃ نے اس فرقے کا پورا نقشہ کھینچ کہ جڑ کاٹ دی ہے اب کوئی عقل وعلم سے بے بہرہ ہی ان کے جال میں پھنس سکتا ہے ذی شعور اہل علم اس فرقہ سے ضرور پہلو تہی کرتا ہے۔

چھٹی آیت قرآنی کہ مومنین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے

(۶) التوبۃ ۱۱/۱۵ } وَمَا كَانَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِنَ الْأَعْرَابِ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ وَلَا يَرْغَبُوا بِأَنْفُسِهِمْ عَنْ نَفْسِهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ لَا يُصِيبُهُمْ ظَمَأٌ وَلَا نَصَبٌ وَلَا مَخْمَصَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا يَطَئُونَ مَوْطِئًا يَغِيظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُونَ مِنْ عَدُوٍّ نَيْلًا إِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهِ عَمَلٌ صَالِحٌ إِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ○

مدینے اور چوفیرسے (تمام زمین) والوں کے لئے یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹیں اور نہ وہ مرغوب سمجھیں اپنے نفسوں کو اس کے نفس سے کیونکہ مدینے شریف اور چوفیرے والے جو آتے ہیں، ان کو جو پیاس تکلیف اور بھوک اللہ تعالےٰ کے راستے میں پہنچتی ہے اور جس راستے وہ چلتے ہیں جس سے منکرین جلتے ہیں اور دشمن سے جو ان کو مال غنیمت ملتا ہے ان کے لئے ہر ایک کا عمل صالح لکھا جاتا ہے بے شک اللہ تعالےٰ نیکی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

محمل عمر: (۱) اس آیۃ کریمہ میں مدینے شریف والوں کو شہری فرمایا ہے باقی سب کو گنوار فرمایا ثابت ہوا کہ مدینے شریف والے شہری ہیں ان کے سامنے باقی سب گنوار ہیں۔

(۲) وَمَنْ حَوْلَهُمْ سے مراد تمام روئے زمین والے مراد ہیں جیسا کہ لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرَىٰ وَمَنْ حَوْلَهَا میں تمام روئے زمین والے مراد ہیں یعنی

(۳) مدینہ طیبہ والوں کو بھی اور تمام روئے زمین والوں کو حکم خداوندی جاری ہوا کہ کوئی شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے پیچھے نہ رہ جائے۔

(۴) اور مدینہ طیبہ اور تمام روئے زمین والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اپنی ذات کو بہتر نہ سمجھیں اس لئے کہ

(۵) دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں جو ان کو تکلیف بھوک اور پیاس پہنچے گی وہ اللہ تعالےٰ کے راستے میں شمار ہوگی جیسا کہ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ میں اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کی اطاعت سمجھی جاتی ہے۔ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آنے والا اللہ تعالےٰ کی طرف آتا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کے راستے میں چلنے والا اللہ تعالیٰ کے راستے کی طرف چل رہا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰہِ پر عمل کر رہا ہے۔

(۶) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے کی طرف عقیدتمند چلنے والا چلتا ہے منکرین وہابیین کو بغض و کینے سے جلا رہا ہے تو اس کو ایک ایک قدم چلنے کی نیکی کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ اور اس دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف چل کر جو اس کو مال غنیمت بھی مل جائے (نجدی وغیرہ کا) تو ان سب کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملتا ہے۔ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پہنچنے والے اور کسی دشمن وہابی کے روکنے سے نہ رکنے والے کے ثواب کو اللہ تعالےٰ کبھی ضائع نہیں کر سکتا یہ ہے ہمارے

محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے۔

(۷) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کا سفر خرچ اللہ تعالےٰ کے ذمے ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے چند احکامات کا فیصلہ ہو گیا

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف صاحب توفیق کو سفر کر کے جانا حکم خداوندی ہے

(ب) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیچھے ہٹنے والا اور ہٹانے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ج) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے راستے میں جو تکلیف ہو گی اگر کر اس کا ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے ضرور ملے گا بلکہ ایک ایک قدم کا درجہ رب العزت کی طرف سے حاصل ہو گا یہ ثواب ضائع نہ ہونے کا وعدہ رب العزۃ نے پہلے ہی لکھ دیا ہے۔

(د) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات میں یا کسی صفت میں کم سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے جیسا کہ وہابی غیر مقلد اور وہابی دیوبندی سمجھتا ہے۔

(ر) اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں یہ بھی واضح فرما دیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے کو جو ثواب اللہ تعالےٰ کی طرف سے حاصل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو دیکھ کر جس کر جلنے والا حسد و بغض کی آگ میں جلتا ہے وہ کافر ہے یہاں دنیا میں بھی جلتا ہے قبر و حشر میں جہنم کی آگ میں جلے گا۔

(س) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت سے سفر کر کے جانا عمل صالح ہے مصطفےٰ!

صلے اللہ علیہ وسلم کے مسافر کے ان اعمال صالحہ کا ثواب اللہ تعالے کی طرف سے ضرور ملے گا گا۔ نہیں منع نہیں شرک نہیں اس عمل صالحہ کو شرک کہنے والا منع کرنے والا منکر و مکذب قرآن کریم ہے۔

(ص) دربار رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے والے مسافر کو اگر کسی کافر و منکر کا مال مل جائے تو وہ مال غنیمت ہے اس کے لیے حلال ہے کیونکہ عمل صالح کے ماتحت حاصل ہوتا ہے جائز ہے۔

اس آیۃ میں رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے سفر کر کے جانے والے کو تسلی دی اور اس کا اجر تحریری لکھ دیا تاکہ باطل کے روکنے سے آپ کا کوئی مومن رُک نہ جائے۔

او وہابیو! مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو مشرک کہنے والو رب العزّت تو فرمایا لَا یَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِھِمْ عَنْ نَّفْسِہٖ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کو اپنے نفسوں سے کم نہ سمجھو اور تم صنم اکبر کہو کیا تمہارا فرقہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنے والا ہے یا منکر رسالت ہے؟ یہ فیصلہ تم پر ڈالتا ہوں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

ساتویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے کا سفر خرچ باعث اجر عظیم اور قرب خداوندی ہے

(۷) التوبہ ۱۱/۱۲ } وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَیَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَصَلَوٰتِ

الرَّسُوْلِ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرْبَةٌ لَّهُمْ سَيُدْخِلُهُمُ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

اور بعض دیہاتیوں سے ایسا شخص بھی ہے جو اللہ تعالےٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے اور جو خرچ کرتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ کی قربت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا ذریعہ سمجھتا ہے یاد رکھو اس کا خرچ کرنا ان کو اللہ تعالےٰ کے قریب کر دے گا اور اللہ تعالےٰ اپنی رحمت میں ان کو داخل کرے گا بے شک اللہ تعالےٰ بخشنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

"محمد عمر" (۱) اس آیۃ کریمہ سے واضح ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے قرب کے لئے جو خرچ کیا جائے یہ ایماندار کی علامت ہے اور اس خرچ سے اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہو جاتا ہے۔

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آپ کی دعا کے لئے جو خرچ کیا جائے ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا مستحق ہے۔ اور اس کو اللہ تعالےٰ کا قرب بھی حاصل ہو جاتا ہے۔

(۳) اللہ تعالےٰ ایسے شخص کو اپنی رحمت میں ڈھانپ لیتا ہے اور گناہوں کو معاف کر دیتا ہے۔

(۴) قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کے رو سے دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے لئے خرچ کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچنے کی غرض سے اللہ تعالےٰ کے ہاں سے ضرور قرب ہوتا ہے شرک نہیں گناہ نہیں۔

آٹھویں آیت قرآنی کہ مسلمان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے روگردانی نہ کریں

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض کرنے کی ایمانداروں کو خدائی ممانعت

(۸) الاعراف ۹/۳ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ۔

اے ایمان والو! اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعراض نہ کرو حالانکہ تم سنتے ہو۔

محمد عمر:- ۱) اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعراض کرنے سے ایمانداروں کو ممانعت کر دی ہے اور جو وہاں جانے سے روکے وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

(۱) ثابت ہوا کہ جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرے سفر کر کے جانے سے منع کرے وہ اللہ تعالےٰ سے بھی روگرداں ہے۔

(۲) اللہ تعالےٰ نے وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ سے حکم جاری فرما دیا کہ تم اے مسلمانو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگرانی نہیں کر سکتے ورنہ تم صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ میں شامل ہو۔

(۳) وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ یہاں تک تاکید کر دی کہ ہم کسی جگہ بھی ہوں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پشت نہیں کر سکتے آپ خواہ زمین کے اوپر ہوں گنبد اخضرا میں ہوں وَلَا تَوَلَّوْا عَنْہُ پر عمل کرنا خداوندی فرض ہے۔

نویں آیت قرآنی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے پہنچنے سے منع کرکے ابلیس اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔

(۹) الاعراف ۲/۹ } قَالَ فَبِمَآ أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ۝ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُم مِّنۢ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَن شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شَاكِرِينَ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُومًا مَّدْحُورًا لَّمَن تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنكُمْ أَجْمَعِينَ ۝

ابلیس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہ تو قرار دے دیا ہے میں قسم کھاتا ہوں کہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کے صراط مستقیم پر ان کی راہزنی کروں گا پھر ان کو آگے سے روکوں گا ان کے پیچھے، دائیں اور بائیں سے روکوں گا ان کی اکثریت کو تو شکر کرنے والے نہ پائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ذلیل راندے ہوئے آسمانوں سے نکل جا جس شخص نے ان سے تیری تابعداری کی تم تمام سے جہنم کو ضرور پر کروں گا۔

"محمل عمر" شیطان نے جب حضرت آدم علیہ السلام کی خدا کے فرمان کے موافق عزت نہ کی اللہ تعالیٰ نے اس کو گمراہ اور کفر کا فتویٰ لگا کر جنت سے نکلنے کا حکم صادر فرما دیا پھر ابلیس نے قیامت تک عمر بڑھانے کی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اللہ تعالیٰ نے وہ قبول فرمالی تو اس نے کہا کہ یا اللہ تو نے مجھے گمراہی اور کفر کا فتویٰ تو دے دیا ہے لیکن مجھے قسم ہے کہ میں ان کو گمراہ کرنے کے لئے تیرے صراط مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور چاروں طرف سے گھیرے میں لے لوں گا اور آدم علیہ السلام کی زیادہ

اولاد تیری شکر گزاری کی طرف نہ جا سکیں گے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرا کیا بگاڑ لو گے جو تیری اتباع کرے گا یعنی جیسا کہ تو نبی اللہ کی طرف گیا ہی نہیں مجھے اور تیرے پیروکاروں کو جہنم میں بھر دوں گا۔ اب قرآن کریم سے بیان کرتا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا یہی صراط مستقیم ہے۔

دسویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنا صراط مستقیم پر چلنا ہے

(۱۰) الانعام ۸/۱۹ } وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ۔

اور بے شک یہ میرا راستہ صراط مستقیم ہے اس کی اتباع کرو باقی راستوں کے پیچھے نہ لگو تمہیں وہ صراط مستقیم سے دور کر دیں گے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ صراط مستقیم ہے

یوسف ۱۳/۱۲ } قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہی میرا راستہ ہے میں اللہ تعالیٰ کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرے تابعدار بصیرت پر ہیں۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ آپ لوگوں کو فرما دیں کہ یہ میرا راستہ ہی صراط مستقیم راستہ ہے اور یہی راستہ خداوند کریم تک پہنچاتا ہے اور جو میرے متبعین ہیں وہ بھی صراط مستقیم پر ہیں میں اور میرے متبعین نے بصیرت سے اس راستے کو قبول کیا ہے۔

جو راستہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا ہے وہ صراط مستقیم ہے اور شیطان نے وعدہ کیا ہے لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِیْمَ کہ یا اللہ میں آدم علیہ السلام

کی اولاد کے راستے کو روک کر بیٹھوں گا۔ جو صراط مستقیم کی طرف آئے گا اس کو روک دوں گا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ از روئے قرآن کریم صراط مستقیم ہے تو جو شخص سفر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روکتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہ قرآن شیطان کا تمغہ رکھنے والا کہ سکتا ہے دوسرے کا کام نہیں۔

مسلمانو! یاد رکھو صراط مستقیم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے والا راستہ ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرنے کو شرک کہے وہ ابلیس کی ڈیوٹی لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ادا کر رہا ہے جن کے متعلق رب العزت نے فرمایا لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ کہ اے ابلیس تم سے اور تیرے پیروکاروں سے جہنم کو میں ضرور پر کروں گا۔ لہٰذا مسلمانو! فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سفر کے روکنے والے کی پیروی کرنا تاکہ ان کی اقتدا میں تم بھی وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ والے مقام میں نہ پہنچ جانا۔

گیارھویں آیت قرآنی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دوری پسند کرنے والا قیامت کے دن پچھتائے گا:

(۱۰) الفرقان ۱۹/۲۷ } وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِيلًا يَا وَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا لَقَدْ اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَاءَنِي وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِلْاِنْسَانِ خَذُولًا ○

قیامت کے دن ظالم اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دانتوں سے کاٹے گا کہیگا کاش

میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ قبول کرتا اے میری ہلاکت
کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا یقیناً اس نے مجھے ذکر سے گمراہ
کر دیا بعد اس کے کہ وہ میرے پاس آیا شیطان انسان کو ذلیل کرنے والا ہے

محمد عمر: وہابیو! اب بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لو تاکہ
تمہیں قیامت کے دن ہاتھ نہ کاٹنے پڑیں جو لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے راستے
کو ترک کریں گے قیامت کے دن وہ اپنے دونوں ہاتھ کاٹ کر کہیں گے کہ ہائے ہماری
ہلاکت ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کر لیتے تو آج ذلیل نہ ہوتے
پھر افسوس سے کہیں گے کہ ہم نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اس نے ہمیں ذکر سے
گمراہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت ایک قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ
ذِکْرًا رَّسُوْلًا بھی قرآن پاک میں مذکور ہے تو قیامت کے دن ہاتھ کاٹ کاٹ
کر افسوس کرنے والا کہے گا کہ میں نے فلاں شخص کو دوست بنا لیا اللہ تعالےٰ نے
ہماری طرف ذِکْرًا رَّسُوْلًا بھیجا تھا مجھے اس دوست نے جانے سے روک دیا کہ
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کر کے جانا شرک ہے میں شرک سے ڈر کے مارے نہ گیا
مجھے کیا خبر تھی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچنا ہی صراط مستقیم پہ جانا ہے
اگر دنیا ہی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس چلا جاتا تو کبھی گمراہ نہ ہوتا تو اس
آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو لوگ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہیں وہ صراط مستقیم
سے محروم ہیں۔ جو صراط مستقیم سے محروم وہ گمراہ ہے۔ اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنے دونوں
ہاتھ کاٹیں گے لیکن ان کو اس وقت یہ افسوس فائدہ نہ دے گا جس نے توبہ کرنی ہو
آج دنیا میں کر لے۔

وہابیو! بقانون خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جاؤ اور ثواب سمجھو گمراہی سے بچ جاؤ گے ورنہ تمہاری دنیا بھی برباد اور عقبیٰ بھی خراب ہو جائے گی۔

غیر مقلدین وہابیوں کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت کے اسباب

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے چونکہ وہابیوں کے اعمال و اشکال کی پوری وضاحت فرمادی ہے۔ یہ آپ کے علم غیب کی بڑی بھاری دلیل ہے۔ وہابی نے آپ کے علم غیب کا ہی انکار کر دیا اور اسی بنا پر کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارا اپول مسلمانوں کو پہلے ہی کیوں بیان فرما دیا آپ کی طرف جانے سے ہی مسلمانوں کو شرک کہہ کر روکتے ہیں تاکہ ہمارے کہنے سے جو ہمارے جال میں پھنسا ہوا ہے وہ دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں جاکر کہیں توبہ نہ کر بیٹھے تو ہمارے فرقے میں کمی ہو جائے گی۔

(۲) یا یہ سبب ہے کہ عقیدۃً نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن ہیں اور مسلمانوں کو گمراہ کرنے اور دھوکہ دینے کے لئے اسلام میں داخل ہو گئے ہیں اور اس دلی عناد کی وجہ سے مسلمان غلامی کرنے والوں کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانے والے کو روکتے ہیں کہ مبادا ان لوگوں کو وہاں جا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنس ہو جائے گا تو یہ لوگ اطاعت میں مخلص بن کر ہم سے بغاوت لے جائیں گے اور پھر وہاں پہنچ گئے تو بفرمان خداوندی وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا گناہوں سے پاک ہو جائیں گے کیوں نہ ہو ان کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے

دربار عالیہ سے ہی روکا جائے تو یہ لوگ گناہوں میں ترقی کرتے کرتے اسلام سے خالی ہو کر ہماری پارٹی کو مضبوط بنائیں گے بظاہر کلمہ گو نظر آئیں گے لیکن اندر سے بانی اسلام سے دور رہ کر دوسرے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرنے میں ہمارے امدادی بنیں گے۔

(۳) یا یہ وجہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ رجس اور خبیث خوراک کے عادی ہیں اور ظاہری نجاست کو بھی پسند کرتے ہیں اس لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خود ان لوگوں کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے تو یہ بیچارے مجبوراً شرک کے فتویٰ دے کر اپنی شرمساری ٹالتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد الٰہی ہے۔ الشعراء ۱۹/۱۱ } فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ تو اگر وہ آپ کی نافرمانی کریں تو آپ فرما دیجئے کہ میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں۔

(۴) یہ لوگ نجدی کے راتب خوار ہیں اور نجدی کو چونکہ نسبتی عداوت ہے۔ اس لئے اگر یہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ایسے عنادی عقائد نہ رکھیں اور مسلمانوں کو دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ روکیں تو ان کا راتب بند ہوتا ہے۔ اس لیے انہوں نے فتویٰ صادر کیا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا گناہ ہے شرک ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو یہاں سے پکارنے نام لینے یاد آوری کو شرک کہدیا اور سفر کر کے وہاں جانے سے بھی روک دیا۔ درود شریف پڑھیں تو وہ بھی ان کے مذہب میں بدعت۔ مسلمانو! اب تم سوچو کہ وہابیوں کو ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے دشمنی ہے یا محبت؟ محبت ہو تو اطاعت ہو سکتی ہے دشمنی سے اطاعت ممکن ہی نہیں محبت اور تعریف لازم وملزوم کا تعلق رکھتے ہیں عناد اور عیب جوئی لازم وملزوم

ہیں قرآنی فیصلہ بھی تم نے سن لیا اور ان کا عقیدہ بھی سن لیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ تم کون ہو؟ اور تم نے کس طرف جانا ہے اور کونسا راستہ صراطِ مستقیم کہلا سکتا ہے اور تم کس مسلک پر چل کر صراطِ مستقیم پر گامزن ہو سکتے ہو؟
سانپ کس طرح ظاہراً خوشنما ہے لیکن اس کو قریب جانے سے موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے سانپ کے ڈسنے کا علاج ممکن ہے وہابی کا کٹا ہوا جہنم کے ورے رک سکتا ہی نہیں وہابی ظاہراً کیسا صوفی اور متقی نظر آتا ہے لیکن اس کے قریب جانے سے نہ کسی کا اتقا باقی رہتا ہے نہ ایمان وَقَاتَلَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَمِنْ لَدُنْهِمْ ایسے مذاہب صرف ایمان سے محرومی کے ذرائع ہیں جن سے مسلمانوں کو اجتناب فرض ہے

فیصلہ خداوندی

خداوند کریم کے نزدیک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن انسان ہو یا جن شیطان ہے

۱۔ الانعام ۸/۱۴ } وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ۝

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی اللہ کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان قرار دے دیا ہے جن کا بعض ایک دوسرے کو بناوٹی مسائل بتاتا ہے۔
اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دشمن کو انسان ہو یا جن شیطان ہونے کا فتویٰ جڑ دیا ہے اب تم وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر بات میں عناد رکھتے ہو اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھنے والے انسانوں کو بھی اللہ تعالےٰ نے شیطان

فرمایا ہے اب تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عناد رکھ کر تم کون ہو؟ نجدی کو اپنی مخالفت کی بنا پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قرن الشیطان فرمایا اور اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کی بنا پر شیطان فرمادیا کند ہمجنس باہمجنس پرواز شیطان اور قرن شیطان کا جوڑ خوب ہو گیا۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن خداوند کریم کا مجرم ہے

۲۔ الفرقان $\frac{19}{3}$ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ۝

اور ہم نے اسی طرح مجرموں کو ہر نبی اللہ کا دشمن قرار دے دیا اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کا رب ہدایت دینے والا اور مدد دینے والا کافی ہے

یعنی جب اللہ تعالےٰ نبی اللہ کے دشمنوں کو ہدایت نہیں دیتا اور مدد نہیں فرماتا تو وہ ہدایت سے محروم ہیں کیونکہ وہ نبی علیہ السلام کی عداوت سے باز نہیں آتے خداوند کریم کے نزدیک وہ مجرمین ہیں مجرمین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہدایت و مدد خداوندی سے بھی محروم ہیں۔ دربار خداوندی میں اپنی حاجتوں کا سوال بھی نہیں کر سکتے۔ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کے جرم میں خداوند تعالےٰ سے ہدایت کا سوال بھی نہیں کر سکتے نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے۔ نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم کے مصداق ہیں۔
کفار بھی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے تھے اور وہاں سے نکالنے کی کوشش کرتے جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہے لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ

مِنْهَا الْاَذَلَّ معززین مدینہ (کفار) محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنے والے پہنچنے والے ذلیلوں کو نکال دیں گے۔ کفار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری دینے والوں کو ذلیل سمجھتے اور خود معززین بنتے اور تم ان سے بھی ترقی کر گئے کہ جو مسلمان دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری دینے والے ہیں ان کو مشرک سمجھتے ہو اور آپ سے عناد رکھنے والوں کو موحد سمجھتے ہو۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن وہابیوں کا حال قیامت میں

۴۔ الفرقان $\frac{19}{3}$ } اَلَّذِیْنَ یُحْشَرُوْنَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ اِلٰی جَهَنَّمَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِیْلًا ○

وہ لوگ منہ کے بل جہنم میں اکٹھے کئے جائیں گے انہی لوگوں کا مکان بھی برا اور راستے سے بہت بھٹکے ہوئے ہیں۔

چونکہ تم لوگ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت زبانی زیادہ کرتے ہو اس لئے اللہ تعالےٰ تمہیں منہ کے بل اوندھے چلا کر جہنم کی طرف بھیجے گا اور اللہ تعالےٰ نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ ان لوگوں کے پاس بھی نہ جانا کیونکہ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا ان کی جائے رہائش مجلس بری ہے اور بری مجلس سے پرہیز لازمی ہے اور ان کے ظاہری حلیوں کو دیکھ کر بھی نہ دھوکہ کھانا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس سے بھی مسلمان کو بچایا ہے وَلَا تُعْجِبْكَ اَجْسَامُهُمْ کیونکہ اضل سبیلا ہیں یہ تو بفرمان خداوندی صراط مستقیم سے بہت دور بھٹکتے پھر رہے ہیں مسلمانو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ یاد رکھو اے وہابیو! دشمنان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عدت

عالیہ میں حاضری دینے والوں کو مشرک اور بدعتی نہ کہو ابن تیمیہ سے آج تک تم مسلمانوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے شرک کے فتویٰ لگا لگا کر روک رہے ہو سوائے تمہارے چند وہابیوں کے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری میں کوئی فرق نہیں آیا اگر ایک وہابی بن کر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم رہتا ہے تو اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو بجائے ایک کے حاضری دینے والے بیسیوں پیدا فرما دیتا ہے بھیج دیتا ہے۔
فقیر اب قرآن کریم سے ثابت کرتا ہے۔ کہ دور دور سے اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور مقامات مقدسہ اور قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

اہل قبور کے لئے سفر کر کے جانا قرآن مجید میں سُنت اللہ ہے

۱۱۔ بنی اسرائیل $\frac{15}{1}$ } سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔

وہ اللہ تعالےٰ پاک ہے جس نے اپنے نذی بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک رات کے وقت سیر کرائی وہی پاک ذات ہے جس نے مسجد اقصیٰ کے چوفیرے کو بابرکت بنا دیا تاکہ ہم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے متبرک آدمی اور مقامات کی زیارت کرائیں بے شک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بڑے سننے والے بہت بڑے جاننے والے ہیں۔

"محل حجو" اس آیۃ کریمہ میں رب العزۃ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج شریف کی ابتدا

فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہلے رات کو مسجد حرام سے سیر کرانے کے لئے مسجد اقصیٰ کی طرف کا سفر شروع کرایا راستے میں لِنُرِیَہٗ مِنْ آیَاتِنَا کے فیصلے کے موافق پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی زیارت کرائی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کے لئے

نسائی شریف ۱/۲۴۲/۲۴۳ اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمة عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالک اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُتِیْتُ لیلۃَ اُسْرِیَ بِیْ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السّلام عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ معراج کی رات مجھے ایک سرخ ٹیلے کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر پہ لایا گیا اس وقت وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرمارہے تھے۔

محمد عمر: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے ۶ سندوں سے اس حدیث شریف کو مرفوع ثابت کیا ہے۔

بتاؤ وہابیو! اللہ تعالےٰ وحدہٗ لاشریک نے اہل قبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر شریف کی طرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سفر کرا کر سیر کرائی اللہ تعالےٰ پر کیا فتویٰ لگاؤ گے۔ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو صاحب قبر کے لئے سفر کر کے تشریف لے جارہے تھے کیا فتویٰ جڑو گے یہ اقرار کرنا پڑے گا کہ قبروں کی طرف سفر کر کے جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

ہے اور سنت اللہ ہے۔ شرک کہنے والا منکر قرآن کریم ہے۔
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسجد اقصیٰ تشریف لے گئے تو وہاں بھی اہل قبور ہی تھے
انبیاء علیہم السلام اہل قبور وہاں جمع تھے من المسجد الحرام کے فرمان سے مسجد
حرام سے سفر کرکے الی المسجد الاقصی منتھی سفر مسجد اقصیٰ فرمایا
جہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کا اجتماع تھا اللہ تعالےٰ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کو بواسطہ جبریل علیہ السلام و دیگر ملائکہ اتنی مسافت طے کرا کر اہل قبور کی
زیارۃ کے لئے گیا تاکہ اہل قبور کی طرف دُور دُور سے سفر کرکے جانا سنت مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ ثابت ہو جائے خداوند تعالےٰ نے فرمایا اُسریٰ
اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ سفر طے کرایا تاکہ اہل قبور کی طرف سفر کرکے جانا سُنت اللہ
بھی ثابت ہو جائے۔

بولو وہابیو تم کہتے ہو کہ ایک نبی اللہ کی طرف دور دور سے سفر کرکے جانا شرک ہے —
اللہ تعالےٰ نے تمہارا خوب شرک توڑا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبروں کی طرف
براق پر اتنی دور سے سفر کرکے سیر کرائی تاکہ ثابت ہو جائے کہ حزب اللہ اہل قبور کی
طرف سفر کرنا خدائی نبوی اور ملکی سفر پاک ہے ہاں البتہ ابلیس کی وہاں تک نہ رسائی
ہے اور نہ ہی ممکن ہے اس لحاظ سے تمہیں دکھ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اب حدیث
مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیتا ہوں۔

مسلم شریف ۱/۹۱ } عن انس بن مالکؓ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اُتیتُ بالبُراق انس بن مالکؓ رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ معراج کی رات میرے لئے براق لایا گیا آگے فرمایا فَرَكِبْتُهٗ میں نے اس پر سواری کی آگے فرمایا حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ براق پر سواری کرکے میں بیت المقدس پہنچا۔ کیوں بئی وہابیو اب بتاؤ اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارت کے لئے براق پر سواری کرکے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا لمبا سفر طے کرانا یعنی تیز سے تیز سواری پر رب العزۃ نے سفر طے کرا کر اپنے مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی اور پھر اہل قبور انبیاء علیہم کی زیارت کرائی پہلے مقامات مقدسہ کی زیارت کا ذکر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں سنیئے۔

معراج شریف کے سفر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدس کی زیارت کرائی گئی

نسائی شریف ۱/۷۸ | قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِطُوْرِ سَيْنَا حَيْثُ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثُمَّ قَالَ انْزِلْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ فَقَالَ اَتَدْرِيْ اَيْنَ صَلَّيْتَ صَلَّيْتَ بِبَيْتِ لَحْمٍ حَيْثُ وُلِدَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اتریئے نماز پڑھیئے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نوافل پڑھے پھر فرمایا کہ جہاں آپ نے نماز پڑھی ہے آپ جانتے ہیں یہ کونسا مقام ہے یہ طور سینا ہے جہاں اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام کی (پھر آپ براق پر سوار ہوئے اور چلے) پھر فرمایا اتریئے نماز پڑھیئے (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اتر کر نوافل ادا کئے) فرمایا فَصَلَّيْتُ پھر آپ نے نماز پڑھی تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا حضور آپ کو

معلوم ہے کہ یہ کونسا مقام ہے جہاں آپ نے نماز پڑھی یہ بیت لحم ہے۔
یہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادۃ ہوئی تھی۔

۱۔ اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مقامات مقدسہ جن میں مولد النبی علیہ السلام بھی شامل ہے ان کی زیارت کے لئے دور دراز سے سفر کرکے جانا سنت ہے

۲۔ مقامات مقدسہ میں نوافل پڑھنے عبادت خداوندی کرنی ثواب ہے اور سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ انہی مقامات مقدسہ کا ذکر فرماتے ہوئے رب العزت نے لَقَدْ رَأٰى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى فرمایا کہ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے معراج شریف کی رات اپنے رب کی بڑی بڑی آیتیں نشانیاں مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

دور دور سے سفر کرکے مقامات مقدسہ کی زیارت کرنے کو شرک کہنا یہ قرآن کریم اور سنت وعمل مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہے۔ اور بہ وہابیوں کا فتویٰ شرک رب العزت اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ عائد ہوا۔ حالانکہ قرآن کریم میں مذکور ہے کہ رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دور سے سواری پر سفر طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرائی جو سنت اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت ملائکہ بھی ثابت ہوئی اور مانعین محض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تعصب کی بنا پر حرام اور شرک کہتے ہیں۔

مقامات مقدسہ کی زیارت کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے بواسطہ جبرئیل علیہ السلام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی جو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے سنئے۔

رب العزت نے سفر بعید طے کرا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام اہل قبور کی زیارت کرائی

مسلم شریف ۱/۹۶ } مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ مجھے تمام انبیاء علیہم السلام کی جماعت کی زیارت کرائی گئی آگے فرمایا فَأَمَمْتُهُمْ میں نے ان کو جماعت کرائی۔

تو ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے تیز سے تیز اور بہترین سواری براق پر سوار کرا کے تمام اہل قبور انبیاء علیہم السلام کی زیارۃ کرائی پھر اللہ تعالےٰ کا فرمان لَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ یقیناً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کے بڑے بڑے نشانات دیکھے اور اس سفر میں وہ مقامات مقدسہ اور انبیاء علیہم السلام تھے۔

او وہابیو! قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ دور دور سے سفر کر کے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کی قبور اور مقامات مقدسہ کی زیارۃ کو جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم وہابی بھی مَاوَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَاءَنَا کی سنت سے اعراض کر کے اسلام، قرآن اور حدیث سے دور افتادہ ہو اکابرین کو ترک کر کے قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق اپنا عقیدہ درست کر لو اور گنبد خضرا اور اہل اللہ کے مقامات مقدسہ کا سفر کر کے پہنچو تا ان کی نگاہ سے تمہارا ایمان درست ہو جائے اور فرمان خداوندی اَوَلَوْ كَانَ اٰبَاءُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ صحیح سمجھ کر اپنے اکابرین سے

نفرت کرو۔

آیات کے لغوی معنی نشانات کے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام بھی چونکہ قدرت خداوندی کے کارخانے کے خواص سے ہیں اس لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام پر آیت کا لفظ استعمال فرمایا یعنی انبیاء علیہم بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت کے خاص نشانات ہیں جس شخص نے رب العزت کا پتہ دریافت کرنا ہو تو اللہ تعالےٰ اپنا نشان انبیاء علیہم السلام کا فرماتا ہے اسی لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی تشریح صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ سے فرمائی اور منعم من اللہ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا کی طرف اشارہ فرمادیا جس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمام مخلوق میں منعم من اللہ اور مقدم انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کو اپنا نشان ظاہر کیا اور فرمایا۔

انبیاء علیہم السلام کا وجود آیت اللہ ہے

مریم $\frac{14}{2}$ } وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا تاکہ ہم حضرت عیسٰی علیہ السلام کو لوگوں کے لئے اپنی نشانی اور اپنی طرف سے رحمت بنادیں۔

تو اس آیۂ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کے وجود کو اپنی قدرت کا نشان بتایا اور آیات اللہ میں شامل فرمایا۔

حضرت عزیز علیہ السلام کو اپنا نشان فرمایا

البقرہ $\frac{3}{35}$ } وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً اے عزیز علیہ السلام اپنے گدھے

کی طرف دیکھئے اور تاکہ ہم تمہیں نشان بنا دیں اس آیۂ مبارکہ میں بھی رب العزت نے عزیر علیہ السلام کے وجود کو آیت کا لفظ استعمال کیا۔

جب ثابت ہوا کہ انبیاء علیہ السلام کا وجود آیت اللّٰہ ہیں خواہ زمین کے اوپر ہوں جیسا کہ حیات دنیوی میں یا آسمانوں پر ہوں یا عالم دنیا و برزخ میں ہوں تمام عالمین میں انبیاء علیہم السلام کا وجود مبارک آیات اللّٰہ ہیں جب نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم کو اللّٰہ تعالےٰ نے مسجد حرام سے سفر عظیم طے کر کے مسجد اقصیٰ پہنچے تو اللّٰہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِيَهُ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو آیات اللّٰہ کی زیارت کرائیں اور آیت اللّٰہ وہاں ایک لاکھ چوبیس ہزار اہل قبور پیغمبر تھے جن میں زندہ بھی تھے اور اہل قبور بھی تو سب کو آیت اللّٰہ فرمایا تو زندہ اور اہل قبور انبیاء علیہم السلام جو ہمیشگی زندگی قبول کر چکے ہیں ان آیات اللّٰہ کی سفر کر کے زیارۃ کرنا سنت مقرر ہو گیا اور اولیاء اللّٰہ کو بھی آیات اللّٰہ میں رب العزت نے شامل فرمایا ہے۔

اصحٰب کہف اولیاء اللّٰہ بھی عجیب آیت اللّٰہ ہیں

الکہف ۱۵/۱ } أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ہ بے شک غار اور تختی والے ہماری عجیب آیتوں سے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ میں اللّٰہ تعالےٰ نے اصحٰب کہف کو اپنے آیات عجیبہ سے فرمایا۔ آگے چل کر اصحاب کہف کے متعلق فرمایا ذٰلِكَ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ یہ اصحاب کہف اللّٰہ تعالےٰ کے نشانوں سے نشانات ہیں۔

الانبیاء ۱۷/۶ } وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَا آيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ہم نے مریم علیہا السلام اور اس کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو ہم نے عالمین کے لئے آیت اللّٰہ بنایا۔

اس آیت کریمہ میں رب العزۃ نے حضرت مریم علیہا السلام جو ولیہ تھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آیات اللہ میں شمار فرمایا اور حضرت مریم علیہ السلام کے جننے کے مقام کی بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیارۃ کرائی اور آپ نے وہاں دو نفل بھی ادا فرمائے۔

تو معراج شریف کی رات میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا لِنُرِيَهٗ مِنْ آيَاتِنَا تاکہ ہم آپ کو اپنے آیات اللہ کی زیارۃ کرائیں آیات اللہ عام ہے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقامات مقدسہ کی زیارہ کو اور انبیاء علیہم السلام اور بعض کی قبر کی بھی زیارۃ کرائے اور آیات قرآنیہ میں اولیاء اللہ بھی آیات اللہ فرمایا کہ وہ بھی اللہ تعالےٰ کی نشانیوں میں شامل ہیں ان کی زیارت کے لیے سفر کر کے جانا بھی سنت ثابت ہو جائے اور جو اولیاء اللہ کا مقام ہوتا ہے وہ بھی آیت اللہ کہلاتا ہے جیسا کہ فرمایا

انبیاء علیہم السلام کا مقام بھی آیت اللہ ہے

ال عمران ۴/۱۰ } فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنٰتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ بیت اللہ میں آیات بینٰت ہیں جن میں ایک آیت بینۃ مقام ابراہیم علیہ السلام ہے یعنی وہ پتھر جس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تعمیر بیت اللہ کے وقت قیام کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جائے قیام والے پتھر کو رب کریم نے آیات بینٰت میں شامل فرمایا جو گنبد خضرا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قیام گاہ ہے جہاں آپ کی بیٹھک ہے جو گنبد خضرا میں شامل ہے آپ کے بیعت کرنے کا مقام ہے وہ بھی گنبد خضرا میں شامل ہے ان مقامات مقدسہ پر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پھرتے رہے جن مقامات کی رب العزت نے قسم کھائی طٰہٰ حضور آپ کے تلووں کے غبار یا مقام کی قسم وہ مقام ابراہیم علیہ السلام

سے زیادہ فوقیت رکھتا ہے وہ بھی بطریق اولیٰ آیات بینٰت میں شامل ہے جو ان کی زیادۃ سے روکے اس جیسا ظالم اور منکر قرآن دُنیا میں کوئی نہیں تو فرمان خداوندی لِنُرِیَهٗ مِنۡ آیٰتِنَا انبیاء علیہم السلام کے مقامات مقدسہ اولیاء اللہ کے مقامات مقدسہ مثلاً مقام حضرت مریم علیہ السلام وغیرھا کی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے مسافت بعید طے کرا کر زیارۃ کرائی تاکہ ان تمام مقامات انبیاء علیہم السلام اور مقامات اولیاء اللہ کی سفر کر کے زیادہ کرنا آیات اللہ کی زیارت بن جائے اور جو ان سے روکے شرک وکفر کے فتوے لگائے گا وہ منکر قرآن ہے۔

آیات الٰہیہ کے منکرین کو گرفت الٰہی

آل عمران ۳/۱۹ } وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ

جو اللہ تعالےٰ کی نشانیوں کا انکار کرے گا تو بے شک اللہ تعالےٰ بہت جلد حساب لینے والا ہے۔

ان آیات اللہ کی زیارت کے منکرین سے اللہ تعالےٰ جلد حساب لے گا جو آخر کتاب میں عرض کروں گا۔

"وہابی" مولوی صاحب تم نے تو اہل قبور انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ اور ان کے مقامات متبرکہ کو آیات اللہ یعنی خداوند تعالےٰ کی قدرت کے نشانات ثابت کر دیئے ہم نے تو آج تک قرآنی جملوں کو ہی آیات سنا تھا۔

"محمد عمر" آیات کو اللہ تعالےٰ نے نو چیزوں پر استعمال فرمایا ہے۔

۱۔ انبیاء علیہم السلام کے وجود کو آیت اللہ فرمایا جیسا کہ قرآن کریم سے پہلے ذکر ہو چکا۔

۲۔ اولیاء اللہ کے وجود بھی آیات اللہ ہیں یہ بھی قرآن کریم سے بیان کیا جا چکا ہے۔
۳۔ انبیاء علیہم السلام کے مقامات بھی آیت اللہ ہیں جیسا کہ قرآن کریم میں مذکور ہوا مقام ابراہیم علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مقام ولادۃ طور سینا جس پہاڑ پہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے ہمکلام ہوئے۔
۴۔ قرآنی جملوں کو بھی آیات کہا گیا جیسا کہ آگے عرض کرتا ہوں۔
۵۔ محض نشان کے معنی میں آیت استعمال ہوا یہ بھی ذکر کرتا ہوں۔
۶۔ قدرت خداوندی پہ بھی اللہ تعالیٰ نے لفظ آیت استعمال فرمایا۔
۷۔ جن پہ عذاب الہٰی نازل ہوا ہو وہ بھی آیات میں شامل ہیں۔
۸۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے جو صادر ہو وہ آیت اللہ میں شامل ہے۔
۹۔ قیامت پہ بھی آیت استعمال کیا گیا۔

زمینوں آسمانوں کے خصوصی مقامات کو آیات کہا گیا

یوسف $\frac{13}{12}$ } وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ اور آسمانوں اور زمین میں کئی نشانیاں ہیں جن پر سے وہ گزرتے ہیں اور وہ اس سے روگردانی کرتے ہیں۔

"محمد عمر" اللہ تعالیٰ نے اس جملہ قرآنیہ میں ثابت کر دیا کہ آسمانوں کے نیچے اور زمین کے اوپر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے کئی متبرکہ مقامات ہیں جن آیات اللہ سے گنبد خضرا بھی روئے زمین کے اعلیٰ آیت بینات سے آیت بینہ ہے جس مقام کا زمین و آسمانوں میں کوئی آیت اللہ میں اس کے مقابلے کی آیت بینہ نہیں گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

کا سرکاری دفتر ہے جس میں ملائکہ ملازم ہیں اور دفتر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منشی ہیں قاصد ہیں۔

اور آسمانوں پر بیت معمور، جنت، لوح، قلم وغیرہم آیات اللہ ہیں۔

آیت کے معنی قرآنی کلمات کے مجموعے کو آیت کہا جاتا ہے

(۱) تِلْكَ آيَاتُ اللّٰهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ تِلْكَ آيَاتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ۔ یہ اللہ تعالےٰ کی آیتیں ہیں۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم ان کو صحیح آپ پر پڑھتے ہیں۔ یہ بیان کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں۔

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں رب العزت نے صرف کلمات خداوندی یعنی کلمات قرآنیہ کا نام آیت مقرر فرمایا یہ قرآن کریم بھی قدرۃ خداوندی کے نشانات سے ایک نشانی ہے کیونکہ باعلان خداوندی اس کی مثل بھی سوائے خداوند تعالےٰ کے کوئی پیش نہیں کر سکتا۔

آیت صرف نشانی کے معنی ہیں

۲۔ البقرۃ ۲/۳۲ } وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ اِنَّ آيَةَ مُلْكِهٖ ان کے نبی (داؤد علیہ السلام) نے ان کو کہا کہ طالوت کے بادشاہ ہونے کی نشانی یہ ہے

"محمد عمر" اس آیۃ کریمہ میں رب کریم نے آیت کے معنی صرف نشانی کے مراد لئے ہیں۔

الذاریات ۲۶/۱ } وَفِي الْاَرْضِ آيَاتٌ لِّلْمُوْقِنِيْنَ اور زمین میں یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

الجاثیہ ۲۵/۱ } اِنَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ بے شک

آسمانوں اور زمین میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔

البقرۃ ۳/۴ } قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْٓ اٰیَۃً قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

زکریا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے لئے کوئی نشان فرما دے اللہ تعالے نے فرمایا تیرا نشان یہ ہے کہ تو لوگوں سے تین دن کلام نہ کر سکے گا سوائے اشارے کے۔

آیت کے معنی قدرۃ خداوندی

۳۔ بنی اسرائیل ۱۵/۲ } وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَالنَّھَارَ اٰیَتَیْنِ رات اور دن کو ہم نے قدرت کی دو نشانیاں بنائی ہیں۔

محمد عمر: اس جملہ قرآنیہ میں اللہ تعالے نے رات اور دن کو اپنی قدرۃ کی نشانیاں بیان فرمایا تو یہ دن اور رات بھی آیات اللہ ہیں جو شخص یہ کہے کہ یہ قدرۃ خداوندی سے نہیں کوئی ان کو تبدیل نہیں کرتا بلکہ خود بخود یہ نظام بدل رہا ہے وہ قدرۃ خداوندی کا منکر ہے۔

رب العزت نے اس آیۃ کریمہ میں اپنی قدرۃ کی دو نشانیاں رات اور دن اپنی مخلوق کو بتائیں تاکہ میری اس قدرۃ کو دیکھ کر میری مخلوق میری توحید کی قائل ہو جائے اور ان کو یقین ہو جائے کہ یہ سوائے خالق کائنات کے اور کوئی نہیں کر سکتا:

معذب من اللہ پر بھی آیت کا لفظ استعمال ہوا

(۴) الفرقان ۱۵/۴ } وَقَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰھُمْ وَ

جَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَاَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ۔
اور نوح علیہ السلام کی قوم نے جب رسولوں کو جھٹلایا ان تمام کو ہم نے غرق کر دیا اور لوگوں کے لئے ان غرق شدہ کو اپنی قدرت کی نشانی بنا دی اور ظالموں کے لئے ہم نے تکلیف دینے والا عذاب تیار کیا ہے ۔

"محل عمل": اس جملہ قرآنیہ میں رب العزت نے معذب من اللہ کو اپنی قدرت کی نشانی فرمایا تاکہ یہ ثابت ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ مکذبین رسل کو تباہ و برباد کر دیتا ہے جو دوسروں کے لئے عبرت ثابت ہوتی ہے یہاں لِلنَّاسِ آيَةً فرمایا یعنی لوگوں کے لئے وہ معذب من اللہ خدائی قدرت کا نشان بن گئے ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم قوم لوط کے مقام سے گزرے تو رو کر اور دوڑ کر تشریف لے گئے تاکہ ثابت ہو جائے کہ خداوند تعالےٰ کے عذاب شدہ مقام سے ڈر کر گزرے اور عقیدہ یہ رکھے کہ یا اللہ مجھے نبی اللہ کے مکذبین میں شامل نہ فرمانا ۔

تو قرآن کریم کی اس آیت مبارکہ میں وحدہٗ لاشریک نے معذب من اللہ کو اپنا نشان بیان فرما کر لفظ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً فرما دیا کہ آیت اللہ سے یہ عذاب شدہ لوگ بھی ایک آیت ہیں یعنی قدرۃ خداوندی کا نشان ہیں ۔

انبیاء علیہم السلام کے معجزات بھی آیات اللہ ہیں

(۵) بنی اسرائیل $\frac{۱۵}{۱۲}$ } وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ ۔
اور یقیناً ہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نو واضح معجزات دیے ۔

(۲) طٰہٰ $\frac{16}{1}$ } وَاضْمُمْ يَدَكَ إِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَيْضَاءَ مِنْ غَيْرِ سُوْءٍ آيَةً أُخْرٰى لِنُرِيَكَ مِنْ آيَاتِنَا الْكُبْرٰى ؏

اور اے موسیٰ علیہ السلام اپنے ہاتھ کو اپنی بغل میں دبائے بغیر کسی بیماری کے چمکتا ہوا نکلے گا۔ یہ میری قدرۃ اور تمہاری نبوۃ کی دوسری نشانی ہے۔ تاکہ ہم آپ کو اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں۔

(۳) طٰہٰ $\frac{16}{2}$ } اِذْهَبْ اَنْتَ وَ اَخُوْكَ بِآيَاتِيْ وَلَا تَنِيَا فِيْ ذِكْرِيْ
اے موسیٰ تم اور تمہارا بھائی ہماری طرف سے معجزات لے جاؤ یہ میری نشانیاں ہیں اور میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔

(۴) طٰہٰ $\frac{16}{12}$ } وَلَقَدْ اَرَيْنٰهُ آيَاتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَاَبٰى۔
اور ہم نے فرعون کو اپنی قدرت کے تمام نشانات۔ (یعنی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو معجزات عطا فرمائے سب دکھائے) فرعون نے جھٹلایا اور انکار کردیا۔

(۵) شعراء $\frac{19}{2}$ } فَاذْهَبَا بِآيَاتِنَا اِنَّا مَعَكُمْ مُسْتَمِعُوْنَ ؏
اے موسیٰ اور ھرون (علیہما السلام) تم دونو میرے نشانات معجزے لے جاؤ ہم تمہارے پاس سننے والے ہیں۔

(۶) ال عمران $\frac{3}{5}$ } وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کا رسول مقرر ہوا ہوں اور تمہارے رب کریم کی طرف

سے نشان لایا ہوں (اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے معجزات کو آیت فرمایا۔

(۷) الاعراف ۸/۱۰ } هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً ۔
حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی اونٹنی تمہارے لئے نشانی ہے۔

صالح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جو معجزہ عطا فرمایا اور ان کی دعا سے پتھر سے اونٹنی کو پیدا فرما دیا اور اپنی قدرت کا اور حضرت صالح علیہ السلام کی صداقت نبوۃ کا نشان مقرر کر دیا۔

یہ تو فقیر نے جملہ معترضہ کے طور پر بیان کر دیا ہے آمدم بر سر مطلب کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت کا معراج کی رات دور سے مسافت طے کرا کر مقامات مقدسہ کی زیارت کرانا جن میں قبور و اہل قبور شامل ہیں سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قرآن کریم سے ثابت ہوا زیارۃ قبور و اہل قبور کے لئے دور سے سفر کر کے جانے کو شرک کہنے والا قرآن مجید کا مکذب ہے اور قبور و اہل قبور و دیگر مقامات مقدسہ آیت اللہ و شعائر اللہ کی طرف دور دور سے سفر کر کے جانے والا اسلامی فریضہ ادا کر رہا ہے اور مثاب من اللہ ہے۔ عاملین میں اجر عظیم کا مستحق ہے مقامات مقدسہ شعائر اللہ سے دور دور سے سفر کر کے برکت حاصل کرنا اسلامی شعائر ہے

اولیاء اللہ کے تلووں کا مقام شعائر اللہ میں داخل ہے

اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا ۔

بے شک صفا اور مروۃ شعائر اللہ سے ہیں تو جس شخص نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر صفا مروہ کا طواف کرنا گناہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیۃ کریمہ میں فریضہ حج ادا کرنے والے کو کہا کہ صفا اور مروہ دونوں پہاڑیاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے ہیں کیونکہ ان دونوں پہاڑیوں پہ اللہ تعالیٰ کی ولیہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قدموں کے تلووں کا مقام ہے۔ خداوند کریم کے نزدیک جب ولی اللہ کے تلووں کی جگہ شعائر اللہ ہیں تو جہاں انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کا وجود مبارک ہو وہ بھلا شعائر اللہ میں کیسے داخل نہیں اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کے مقامات اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ تو ان کی قبروں کے مقامات جہاں ان کے وجود مبارک ہیں وہ بھی شعائر اللہ ہیں۔

بتاؤ بھئی وہابیو تمہیں اس پیپنے کی قسم انصاف سے کہنا کہ اگر صفا اور مروہ ولیہ کے چلنے کا مقام اللہ تعالیٰ کے شعائر ہیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک وما حولہ آسمان تک شعائر میں داخل کیوں نہیں؟ یا فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص دشمنی رکھتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہ اولیاء اللہ شعائر اللہ کی تعظیم کرتے ہیں اور شعائر اللہ کی تعظیم کرنے والے اولیاء اللہ میں شامل ہیں اس آیت کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص شعائر اللہ کا گستاخ ہے ان کو گرانا واجب سمجھتا ہے ان کی جماعت میں کوئی ولی اللہ نہیں ہو سکتا اسی لئے فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ ہی ہے اور نہ ہی ممکن ہے کیونکہ شعائر اللہ کے گستاخ ہیں دشمن

ہیں۔ دوسری آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ان مقدسہ مقامات پر قربان ہونے والوں کو شعائر اللہ فرما دیا۔

(۲) الحج ۵/۱۷ } وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ۔

اور بدنے اونٹ ہم نے تمہارے لئے ان کو اللہ تعالےٰ کی نشانیاں بنادی ہیں اور تمہارے لئے ان میں خیر ہے ان مقامات پر قربان ہونے والے جانور شعائر اللہ ہیں اور انمیں خیر ہے بھلا جو نبی اللہ کا وجود خداوند کریم کے نزدیک آیت اللہ ہے اور شعیرۃ اللہ ہے جو فرقہ ان کو گرانا واجب کہے اور گرائے اور عقیدہ رکھے بھلا اس کا تعلق اللہ تعالےٰ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کیسے ہو سکتا ہے اور آیت اللہ اور شعائر اللہ کا دشمن اسلام میں کیسے داخل ہو سکتا ہے۔ وَاللہ اعلم بالصواب وما علینا الا البلاغ۔

فقیر اب احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دور دور سے سفر کرکے شعائر اللہ آیت اللہ قبور دمومنین اہل قبور کے لئے جانا پیش کرتا ہے۔

قبور کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) مسلم شریف ۱/۳۱۴ } حدثنا ابوبکر بن ابی شیبۃ ومحمد بن عبد اللہ بن نمیر ومحمد بن مثنّی واللفظ لابی بکر وابن نمیر قالوا ثنا محمد بن فضیل عن ابی سنان وھو ضرار بن مُرّۃ عن محارب بن دثار عن ابی بریدہ عن ابیہ قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ = ابی بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ سے میں نے تمہیں منع کیا تھا اب میں تمہیں اجازت دیتا ہوں تم زیارۃ کے لئے جایا کرو۔

۲۔ ابوداؤد ۲/۱۰۵ } حدثنا احمد بن یونس نا معرف بن واصل عن محارب بن دثار عن ابن بریدۃ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا فِيْ زِيَارَتِهَا تَذْكِرَةً

حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا اب تمہیں اجازت ہے قبور کی زیارۃ کیا کرو قبروں کی زیارۃ میں نصیحت ہے۔

(۳) المستدرک ۱/۳۷۷ } حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انبار عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراھیم بن طھمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنُ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب

زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھیں بہاتا ہے
اور آخرت یاد دلاتا ہے اور زیارۃ چھوڑنا نہیں۔

۱۔ اس حدیث میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارۃ کرنے کی ممانعت کو
منسوخ فرما دیا۔

۲۔ اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پہلے قبور کی زیارۃ کرنے کی ممانعت تھی بعد میں
اجازت ہوئی۔

۳۔ قبروں کے پاس دلوں کو نرم کرنا خشوع وخضوع کرنا رونا آخرت کو یاد کرنا یہ لوازمات
زیارت قبور سے ہے سنت ہے شرک و بدعت نہیں جیسا کہ وہابیہ نے کہا ہے۔
او نام کے اہلحدیث کہلانے والو! بتاؤ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہوا کہ میرے ایماندار امتی ایمانداروں کی قبروں
کی زیارۃ کے لیے جائیں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو کہ ایماندار ایماندار مسلمان کی قبر پہ جائے تو
دل نرم ہوتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مومن مومن کی قبر پہ جائے اس کی آنکھیں
روتی ہیں آخرت یاد آتی ہے۔

وہابی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبروں پہ جانا شرک کہتے ہیں۔
وہابی مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے پاس جائے تو مشرک ہو جاتا ہے
وہابی کا دل سخت ہوتا ہے گنہگار ہو کر آتا ہے۔
اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تمہارا اہلحدیث کہلانا صحیح ہے یا نہیں حدیث مصطفیٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کے دشمن ہو یا عامل تم خود سوچو

۴۔ نسائی شریف $\frac{1}{285}$ } اخبرنی محمد بن آدم عن ابن فضیل عن ابی سنان عن محارب بن دثار عن عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا الخ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گذشتہ زمانے میں میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ قبور کے لئے جاؤ۔

(۵) بیہقی شریف $\frac{4}{77}$ } اخبرنا ابو القاسم زید بن جعفر بن محمد علوی بالکوفۃ انبأ ابو جعفر بن رحیم ثنا محمد بن الحسین بن ابی الحسین ثنا ابو حذیفۃ ثنا ابراھیم یعنی ابن طھمان ثنا عمرو بن عامر وعبد الوارث عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ لُحُوْمَ الْاَضَاحِيِّ وَالْاَوْعِيَةَ وَزِيَارَةَ الْقُبُوْرِ ثُمَّ ذَكَرَ اِذْنَهٗ فِيْهَا بِطُوْلِهٖ قَالَ وَكُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ ثُمَّ بَدَا لِیْ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ فَزُوْرُوْا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے گوشت اور سابقہ برتن اور قبروں کی زیارۃ

سے منع فرمایا پھر ان کی اجازت مجھے دی اور بہت زیادہ ذکر کیا اور فرمایا کہ میں تمہیں قبروں کی زیارۃ کرنے سے روکتا تھا پھر میرے لئے اجازت ہو گئی اب تم قبروں کی زیارۃ کو جایا کرو اس لئے کہ قبروں کی زیارۃ دل کو نرم کرتی ہے آنکھ کو رلاتی ہے آخرۃ یاد دلاتی ہے تم ضرور قبروں کی زیارۃ کرو۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوا کہ قبروں کی زیارۃ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے بحکم خداوندی منع فرمایا تھا اور بعد میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو اجازت دے دی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت مسلمہ کو مسلمانوں کی قبروں کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا فرقہ وہابیہ جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صلحاء کی قبور پہ سفر کر کے جانے کو منع کرتا ہے اور شرک کہتا ہے تو وہابی اس امر سے خداوند کریم اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سخت دشمن ثابت ہوا۔

وہابیوں کی کتاب التوحید وغیرہ پڑھ کر ان احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مقابلے میں رکھا جائے تو صاف صاف یقین ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانوں کو سامنے رکھ کر رد لکھا ہے۔ جو مسلمانوں کو ان احادیث مذکورہ بالا سے واضح ہے

(۶) بیہقی شریف ۴/۷۷ } (واخبرنا) ابوعبداللہ الحافظ ثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلیمان (قال و حدثنا) ابوالعباس انبأ محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم قالا انبأ عبداللہ بن وھب قال اخبرنی اسامۃ بن زید ان محمد بن یحیی بن حبان الانصاری اخبرہ ان واسع بن حبان حدثہٗ ان ابا سعید الخدری حَدَّثَہٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَہَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا

فَاِنَّ فِیْھَا عِبْرَۃً الخ :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ اس میں نصیحت ہے۔

(۷) بیہقی شریف ۴/۷۷

(۸) المستدرک ۱/۳۷۵

(واخبرنا) ابو عبد اللہ الحافظ ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکم انبا ابن وھب اخبرنی ابن جریج عن ایوب بن ھانی عن مسروق ابن الاجدع عن عبد اللہ بن مسعود اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنِّیْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ وَاَکْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلَاثٍ وَعَنْ نَبِیْذِ الْاَوْعِیَۃِ اِلَّا فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِی الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ وَکُلُوْا لُحُوْمَ الْاَضَاحِیْ وَ اَبْقُوْا مَا شِئْتُمْ فَاِنَّمَا نَھَیْتُکُمْ عَنْہُ اِذَ الْخَیْرُ قَلِیْلٌ فَوَسَّعَہُ اللہُ عَلَی النَّاسِ اَلَا اَنَّ وِعَاءً لَا یُحَرِّمُ شَیْئًا وَ اِنَّ کُلَّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ ۔

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے اور کھجوروں کے نچوڑنے والے برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ قبور کی زیارۃ کہ نادنیا میں زھد سکھاتا ہے آخرت یاد دلاتا ہے اور قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے

زیادہ کھا لو اور جو چاہو باقی رکھ لو میں نے تمہیں اس سے منع کیا تھا اس وقت خیر لکم تھی اللہ تعالےٰ نے لوگوں کو وسعت دی یعنی مسلمان غریب تھے اب مسلمان امیر ہو گئے ہیں خبردار برتن پلید نہیں ہوتا اور بے شک ہر نشے والی چیز حرام ہے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو پہلے مسلمانوں کی قبروں کے احترام کا پورا پتہ نہ تھا جب آپ نے ان کا احترام کچھ عرصے میں پورا سمجھا دیا تو قبور کی زیارۃ کا حکم دے دیا ایسے ہی پہلے مسلمان غربت کی وجہ سے قربانیاں کم دیتے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کے گوشت کا ذخیرہ ممنوع قرار دے دیا جب مسلمان متمول ہو گئے تو ذخیرے کی اجازت دے دی ایسے ہی مسلمانوں کو پہلے کھجوروں کے باسی اور صحیح منشی اور غیر منشی کی پوری تمیز نہ تھی کیونکہ عرب نشے کا عادی تھا نئے مسلمان ہوئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کے نبیذ کے برتن سے قطعاً ممانعت فرما دی جب عربوں کے دلوں کو نشہ آور چیزوں سے نفرت ہو گئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشہ آور چیزوں کے برتنوں سے ممانعت فرما دی اور فرمایا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے لیکن جس کھجوروں کے عرق میں ابھی نشہ نہ ہو اس کے برتن کو استعمال کرنا جائز ہے۔

(۹) کنز العمال $\frac{۸}{۹۸}$ { زُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ (ابی ہریرۃ)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں کی زیارۃ کرو وہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبور کی زیارۃ سے

منع کرتا ہے وہ عقبیٰ سے منڈر ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۸/۹۸ } زُوْرُوا الْقُبُوْرَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (طص عن زید بن ثابت)

زید بن ثابت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں کی زیارۃ کرو اور منع نہیں کرنا۔

(۱۱) کنز العمال ۸/۹۸ } كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوا الْقُبُوْرَ فَاِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ

(عن ابن مسعود) عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کرو کیونکہ وہ دنیا میں زہد سکھاتی ہیں اور آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۲) کنز العمال ۸/۹۸ } كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اَلَا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن ابن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں پہلے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کرو کیونکہ وہ دل کو نرم کرتا ہے آنکھوں کو رلاتا ہے اور آخرۃ یاد دلاتا ہے اور منع نہیں کرتا۔

(۱۳) کنز العمال ۸/۹۸ } اِنِّیْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا

تُذَکِّرُکُمْ زِیَارَتُهَا خَیْرًا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلے میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم کرتا ہوں کہ زیارۃ کیا کرو ان کی زیارۃ نیکی یاد دلاتی ہے

(۱۴) کنز العمال ۸/۹۸ } نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّ لَکُمْ فِیْهَا عِبْرَةٌ (هب عن ام سلمة)

ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم جاری کرتا ہوں کہ ان کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ تمہارے لئے ان میں نصیحت ہے۔

(۱۳) المستدرک ۱/۳۷۵ } حدثنا ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن عمر البزار ببغداد ثنا محمد بن شاذان الجوهری ثنا زکریا بن عدی ثنا سلام بن سلیم عن یحیی الجابر عن عمر و بن عامر عن انس بن مالک قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم نَهَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُذَکِّرُکُمُ الْمَوْتَ

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا اب حکم دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ موت یاد دلاتی ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا سفر کرکے اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے جانا

۱۴۔ المستدرک ۱/۳۷۵ } اخبرنا ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الصفار ثنا ابو بکر

بن ابی الدنیا ثنا احمد بن عمران الاخنسی ثنا یحیی بن یمان عن سفیان عن علقمۃ بن مرثد عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم قَبْرَ اُمِّہٖ فِیْ اَلْفٍ مُقَنَّعٍ فَلَمْ یُرَ بَاکِیًا اَکْثَرُ مِنْ یَوْمَئِذٍ ۔ ھٰذا حدیث صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک کپڑے سے ڈھانپ کر اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اور بہت روئے ہم نے اس دن جیسا کبھی روتے نہیں دیکھا۔

(۱۵) ترمذی شریف $\frac{1}{125}$ حدثنا محمد بن بشار محمود بن غیلان والحسن بن علی الخلال قالوا ثنا ابوعاصم النبیل ثنا سفیان عن علقمہ بن مرثد عن سلیمان بن بریدہ عن ابیہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ اُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِیْ زِیَارَۃِ قَبْرِ اُمِّہٖ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ =

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضرور میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا تو یقیناً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کی اجازت دی گئی ہے تم اب قبروں کی زیارۃ کیا کرو کیونکہ وہ آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(۱۶) تاریخ کامل لابن اثیر $\frac{1}{25}$ قَالَ ابن اسحٰق وَتُوُفِّیَتْ اُمُّہٗ

آمِنَۃُ وَلَہٗ سِتُّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَ الْمَدِیْنَۃِ کَانَتْ قَدِمَتْ بِہٖ الْمَدِیْنَۃَ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ فَمَاتَتْ وَ ھِیَ رَاجِعَۃٌ ۔

محمد ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالے عنہا کا وصال ہوا تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی اور آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال ابوار مقام میں ہوا جو مکے اور مدینے کے درمیان ہے آپ کی والدہ ماجد بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لیے آئیں تو واپسی پر ان کا وصال مکے اور مدینے کے درمیان ابوار مقام میں ہوگیا اور وہیں دفن کی گئیں

(۱) ابن ہشام ۱/۱۶۹ } قَالَ ابن اسحٰق حدثنی عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم اَنَّ اُمَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمِنَۃَ تُوُفِّیَتْ وَرَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِبْنُ سِتِّ سِنِیْنَ بِالْاَبْوَاءِ بَیْنَ مَکَّۃَ وَالْمَدِیْنَۃِ کَانَتْ قَدْ قَدِمَتْ بِہٖ عَلٰی اَخْوَالِہٖ مِنْ بَنِیْ عَدِیِّ بْنِ النَّجَّارِ تُزِیْرُہٗ اِیَّاھُمْ فَمَاتَتْ وَھِیَ رَاجِعَۃٌ بِہٖ اِلَی الْمَکَّۃِ ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالے عنہا کا انتقال مکے اور مدینے کے درمیان ابوار میں ہوا اس وقت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لیے تشریف لائیں جو بنی نجار قبیلے سے تھے مکے کی

طرف لوٹتے ہوئے ابواء میں ان کا انتقال ہو گیا۔

(۱۸) استیعاب لابن عبد البر ۱ / ۱۳ } فَاَخْرَجَتْهُ آمِنَةُ اِلٰی اَخْوَالِ اَبِیْهِ بَنِی النَّجَّارِ تَزُوْرُهُمْ بِهٖ بَعْدَ سَبْعَ سِنِیْنَ مِنْ عَامِ الْفِیْلِ وَتُوُفِّیَتْ اُمُّهٗ آمِنَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ بِشَهْرٍ بِالْاَبْوَاءِ وَمَعَهَا النَّبِیُّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَقَدِمَتْ بِهٖ اُمُّ اَیْمَنَ مَكَّةَ بَعْدَ مَوْتِ اُمِّهٖ بِخَمْسَةِ اَیَّامٍ۔

مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ رضی اللّٰہ تعالےٰ عنہا بنی نجار کے اپنے خالہ زاد بھائیوں کی ملاقات کے لئے مدینہ طیبہ تشریف لائیں مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی عمر شریف اس وقت چھ برس کی تھی آپ کی والدہ ماجدہ کا وصال عام فیل کے ایک مہینہ بعد ابواء مقام میں ہوا نبی کریم صلے اللّٰہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تھے ام ایمن مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کو والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد پانچ دن میں مکے لے آئیں۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ ابواء مقام جو مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کی قبر شریف کی زیارۃ گاہ ہے مکے شریف سے پانچ منزلیں ہے اور مدینہ طیبہ سے چھ منزلیں ہے تو مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم مکے شریف میں تھے تو پانچ منزلیں مسافت طے کر کے اپنی والدہ ماجدہ کی زیارۃ گاہ پر پہنچتے اور جب مدینہ طیبہ پہنچتے تو چھ منزلیں مسافت طے کر کے تشریف لاتے۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللّٰہ علیہ وسلم صرف اپنی والدہ ماجدہ کی زیارۃ گاہ پر زیارۃ کی نیت سے سفر کر کے تشریف لے جاتے رہے اب تم نے فتویٰ لگا دیا کہ قبروں کی

طرف زیارۃ کے لئے سفر کر کے جانا شرک ہے تو تمہارے فرقے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہوئے بھی شرم نہ کی اور جو فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر شرک کا فتویٰ لگانے سے نہیں ڈرتا اُمت محمدیہ اس کے لئے کیا شئی ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کے بزرگ محدث کا فیصلہ

(۱۹) نیل الاوطار $\frac{4}{117}$ شوکانی } عن بریدۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُوْرُوْهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ (رواہ الترمذی وصححہ)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا تھا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنی والدہ ماجدہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے اجازت دی گئی ہے لہٰذا اب تم بھی قبروں کی زیارۃ کو چلے جایا کرو کیونکہ وہ قبریں آخرۃ یاد دلاتی ہیں۔

(یہ ترمذی شریف کی روایت ہے)

کیوں بھئی وہابیو! اب تو تمہارے بڑے محدث نے حدیث کی دلیل پیش کر کے اقرار کر لیا لیکن تم ٹیڑھے کے ٹیڑھے ہی تمہارے نہ اپنے بڑے پر یقین نہ ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ اور نہ ہی تمہارا خداوند کریم کے قرآن پر ایمان ہے سنیئے تمہارے شوکانی آگے لکھتے ہیں۔

(۲۰) نیل الاوطار $\frac{4}{117}$ } وَهٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ فِيْهَا مَشْرُوْعِيَّةُ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ وَنَسْخُ النَّهْيِ عَنِ الزِّيَارَةِ ۔ اور ان

تمام احادیث میں قبروں کی زیارۃ کے لئے جانا شرعی ثابت ہؤا اور نہ زیارۃ کرنے کی حدیثیں منسوخ ہو گئیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب بتاؤ تمہارا علامہ اور امام الطائفۃ الوہابیہ اس فتوے کی رو سے ایماندار رہا یا نہ تمہارے نزدیک تو علامہ شوکانی بھی مشرک ہی ثابت ہؤا لیکن امام الطائفۃ الوہابیہ کو بھی تسلیم کرنا پڑا کہ قبور کی زیارۃ کے لئے جانا مسنون ہے۔

ہمارا کام کہدینا ہے یارو۔ تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو

اب تمہارے بڑے نے تو تسلیم کر لیا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے قبروں کی زیارۃ کو سفر کر کے جانا ثواب سمجھتے ہو تو فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مطیع ہو ورنہ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا کے مستوجب ہو۔

دشمنان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حال میدان حشر میں

الاحزاب ۲۲/۸ } یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْھُھُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰہَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَکُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝

قیامت کے دن کفار و منافقین کے موںہہ دوزخ میں اُلٹے کئے جائینگے تو وہ چلا اُٹھیں گے۔ افسوس ہم اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم و کی اطاعت کرتے (تو آج ناجی ہوتے) اے ہمارے پروردگار ہم نے اپنے امیروں اور بڑوں کی اطاعت کی تو انہوں نے ہمیں صراط مستقیم سے گمراہ کر دیا۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنے والوں کا حال بیان فرمایا کہ ایسے لوگوں کے مونہہ دوزخ میں اوندھے کئے جائیں گے اور وہ لوگ دوزخ میں پکاریں گے کہ ہمارے مولویوں نے یا اللہ ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے باز رکھا اور ہم تیرے حکم قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِي سے گمراہ رہے۔ تو اس دن کا پچھتانا کام نہ دے گا۔

مسلمانو! آج ہی دشمنان رسالت صلے اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دو اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ کا کفارہ سمجھو اگر اللہ تعالےٰ توفیق دے تو وہاں پہنچنے کی ضرور کوشش کرو اور اسلامی فریضہ سمجھو اور وہاں پہنچکر اپنے گناہوں سے توبہ کرو تاکہ گناہوں کی معافی مل جائے تاکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وَيُزَكِّيْهِمْ فرمان خداوندی کے موافق تمہیں پاک کردیں۔

غیر مقلدین وہابی کو چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ابتدائی اور حقیقی عناد ہے اس لئے دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سفر کرکے جانا بھی گوارہ نہیں کرتے یہ اصول ہے کہ جس سے ناراضگی ہو جب کوئی موقعہ شادی یا غمی کے اجتماع کا ہو تو وہ اپنے خاص رشتہ داروں کو واضح کردیتا ہے کہ فلاں شخص سے میری عداوت ہے اگر تم نے اس کو دعوت دی یا تم اس کے پاس گئے تو میں نہیں آؤں گا میری تمہاری بس۔

ایسے وہابی کہتا ہے کہ اگر کوئی وہابی رسول علیہ السلام کی طرف سفر کرکے گیا تو ہماری جماعت سے خارج ہے۔ دوسری بات ہے کہ اچھے کی صحبت صالح بنادیتی ہے اور بُرے کی صحبت بد بنادیتی ہے اگر کوئی شخص بُرے کی صحبت میں بیٹھے جائے اور تعلق رکھے تو اس کے ورثا اس کو منع کرتے ہیں کہ کیوں اپنی زندگی برباد کرتے ہو اس سے۔

پاس نہ جایا کرو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم جب یہ لوگ اپنے نفسوں پر ظلم کرلیں تو آپ کے دربار میں حاضری دیں دور ہوں یا نزدیک شرق میں ہوں یا غرب میں جنوب میں ہوں یا شمال میں لیکن وہابی دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے منع کرتا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کا ارادہ ہے کہ کوئی پاک نہ ہو جائے یا دشمنی کی بنا پر نہیں جانے دیتا تیسری بات یہ ہے کہ جب کسی کا ارادہ نشے کے استعمال کا ہوتا ہے تو نہ بھنگی یا چرسی یا افیونی کی صحبت میں جانا شروع کر دیتا ہے تو وہ اس کو آہستہ آہستہ نشے کی چاٹ دیتا ہے پھر ذرا ذرا نشے کا استعمال کرا کر پورا نشئی بنا دیتا ہے۔ تو یہ وہابی یہ نجدی یہ غیر مقلد اپنی امت کو دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے منع کرتا ہے تاکہ ایسا نہ ہو کہ کہیں ہمارے فرقے کا آدمی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی روحانیت اور نور سے فیضیاب ہو گیا تو ہمارے کام کا نہ رہ جائیگا کیونکہ اس کے دل سے بغض وعناد جاتا رہے گا۔ تو وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی حقیقی ابتدائی عناد ہے اور اپنے فرقے سے بھی بغض ہے کہ یہ لوگ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مستفیض نہ ہو جائیں ادھر دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے منع کرتا ہے اُدھر ابلیس کو دعوت دیتا ہے۔ بیت الخلاء جاتے وقت اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ نہیں پڑھتا کہ اللہ تعالےٰ کی حفاظت میں نہ ہو جاؤں شیطان مجھ سے دور ہٹ جائے گا بلکہ بسم اللہ پڑھ کر ابلیس کا استقبال کرتا ہے۔ زوال اور غروب کے وقت سورج ابلیس کے سینگوں میں ہوتا ہے ان اوقات میں بھی یہ اس کا استقبال کرتا ہے تو یہ ابلیس کا سجادی ہے اس لئے شیطانی وقت میں شیطانی صحبت کو پسند

کرتا ہے اور رحمانی وقت میں رحمانی عبادت سے محروم ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ مسلمان کا پلہ ابلیس سے چھڑا کر رحمان سے تعلق لگا دیتے ہیں اس لئے یہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں جانے سے ہی منع کرتا ہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ ابلیس اللہ تعالٰے کو اپنی کمزوری کا اظہار کر چکا ہے کہ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ یا اللہ میں ہر آدمی پر اپنی طاقت خرچ کروں گا لیکن تیرے خاص بندوں پر میرا کوئی چارہ گر نہ ہو گا خصوصاً دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں تو ابلیس پہنچ ہی نہیں سکتا تو یہ نجدی وہابی اس لئے بھی دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں جانے سے روکتا ہے اور خود بھی سفر کر کے نہیں جاتا کہ وہاں اس کا پیشوا ابلیس نہیں ہے کہ وہ نہیں جا سکتا تو میں بھی نہیں جا سکتا اور وہابیو بتاؤ ؟ ابلیس بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری سے محروم ہے اور تم بھی محروم تو تمہارا کس پارٹی سے تعلق ہوا تم خود سوچ کر تم کون ہو۔ اب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنا وہابی منع کرتا ہے۔ وہابیوں کی اصل عبارتیں پیش کرتا ہوں تاکہ مسلمانوں کی تسلی ہو جائے اور ان کا حقیقی عناد واضح ہو جائے۔

او مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے چور فرقہ تم تو اپنے فرقے کا نام اہلحدیث رکھ کر مسلمانوں کو خوب دھوکہ دیتے ہو جب حکم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا منسوخ ہو چکا ہو اس کی بھی چوری کرتے ہو حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا الٹا مطلب بیان کر کے اُمت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو گمراہ کرتے ہو افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کا شان نزول اللہ تعالٰے نے قبل از وقت تمہارا نقشہ ہی کھینچ دیا ہے۔

فقیر نے اتنی حدیثیں پیش کیں اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب قبروں کی طرف سفر کرکے جانا خصوصاً مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کرکے جانا سنت ثابت ہو گیا لیکن عورتوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمہاری عورتیں بھی بزرگوں کی قبروں کی طرف جاتی ہیں۔ حالانکہ یہ صاف حرام ہے۔

"محمد عمر" فقیر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا حدیث شریف سے عرض کر دیتا ہوں۔

قبروں میں عورتوں کا جانا اور خشوع وخضوع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نہ روکنا

(۱) بخاری شریف ۱/۱۶۷ ، ۱/۱۷۱ } حدثنا آدم قال حدثنا شعبة قال حدثنا ثابت عن انس بن مالك قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بامرأة عند قبر وهي تبكي فقال اتقي الله واصبري۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت کے قریب سے گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ سے ڈر اور صبر کر۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ منع فرمانے کے بعد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرمایا اسی وقت آپ کے زمانے میں عمل شروع ہو گیا عورتیں اور مرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے قبروں پہ زیارۃ کے لئے جانا شروع کر دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود ایک قبر کے پاس عورت کو روتے ہوئے دیکھا اور اس کو صبر کی تلقین کی۔

وہابی فرقے کا آج منع کرنا یہ حکم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بوجہ مخالفت ہے۔

یہ حدیث بخاری شریف کی ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہے اب تمہارا دل چاہے ایمان لاؤ یا نہ عمل کرو یا ٹھکراؤ ولاَ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ قَدْ تَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ دین میں زبردستی نہیں ہے گمراہی دور ہو چکی ہدایت ظاہر ہو گئی تمہارا کہنا کہ قبور پہ جانا مرد و عورتوں کو حرام و شرک فقیر نے احادیث صحیحہ سے عین ایمان اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری ثابت کر دی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان میں تشریف لے جانا

(۲) المستدرک ۱/۳۷۶ } حدثنا ابو بکر محمد بن اسحٰق الفقیہ انبأ ابو المثنی معاذ بن المثنٰی ثنا محمد بن المنہال الضریر ثنا یزید بن ذریع ثنا بسطام ابن مسلم عن ابی التیاح یزید بن حمید عن عبد اللہ بن ابی ملیکۃ اَنَّ عائِشَۃَ اَقْبَلَتْ ذَاتَ یَوْمٍ مِنَ الْمَقَابِرِ فَقُلْتُ لَہَا یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَیْنَ اَقْبَلْتِ قَالَتْ مِنْ قَبْرِ اَخِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقُلْتُ لَہَا اَلَیْسَ کَانَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نَہٰی عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ قَالَتْ نَعَمْ کَانَ نَہٰی ثُمَّ اَمَرَ بِزِیَارَتِہَا =

عبد اللہ بن ابی ملیکۃ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا قبرستان سے تشریف لائیں میں نے عرض کیا اے ام المومنین کہاں سے آپ تشریف لائی ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے جواب دیا کہ اپنے بھائی عبد الرحمٰن بن ابی بکر کی قبر سے میں نے عرض کیا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبور کی زیارۃ سے منع نہیں فرمایا تھا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے فرمایا کہ ہاں پہلے منع فرمایا تھا پھر قبور کی زیارۃ کا حکم جاری فرما دیا تھا۔

محمد عمر یہ ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا عمل جو امت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سب سے افقہ ہیں اور انہی کا ارشاد ہے کہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا تھا لیکن بعد میں اجازت دے دی قبور کی زیارۃ کے لئے عورتوں کو جانے کا حکم دے دیا میں نے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے آخری حکم پر عمل کیا ہے خلاف نہیں کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا قبرستان تشریف لے جانا

(۳) المستدرک ۱/۳۷۷ } حدثنا ابو حمید احمد بن محمد بن حامد العدل بالطابران ثنا تمیم بن محمد ثنا ابو مصعب الزھری حدثنی محمد بن اسماعیل بن ابی فدیک اخبرنی سلیمان بن داؤد عن جعفر بن محمد عن ابیہ عن علی بن الحسین عن ابیہ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَتْ تَزُوْرُ قَبْرَ عَمِّھَا حَمْزَۃَ کُلَّ جُمُعَۃٍ فَتُصَلِّیْ وَتَبْکِیْ عِنْدَہٗ ھٰذَا الْحَدِیْثُ رُوَاتُہٗ عَنْ آخِرِھِمْ ثِقَاتٌ وَقَدْ اِسْتَقْصَیْتُ فِی الْحَثِّ عَلٰی زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ تَحَرِّیًا لِلْمُشَارَکَۃِ فِی التَّرْغِیْبِ وَلِیَعْلَمَ الشَّحِیْحُ بِذَنْبِہٖ اَنَّھَا سُنَّۃٌ مَسْنُوْنَۃٌ وَصَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ =

حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فاطمہ بنت النبی صلے اللہ علیہ وسلم اپنے چچا حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کی زیارۃ کے لئے ہر جمعہ تشریف لے جاتیں پھر وہاں قبر کے پاس نماز پڑھتیں اور روتیں اس حدیث کے تمام رواۃ صحیح ہیں اور قبروں کی زیارۃ کے لئے لوگوں کو رغبت دلانے کے لئے مجھے یقین ہو گیا اور تاکہ گنہگار کو اپنے گناہوں کا علم ہو جائے کہ قبروں پر جانا سنت ہے وصلے اللہ علی محمد وآلہ اجمعین۔

یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوبہ صاحبزادی جن کا اپنا عمل ہے کیا وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل نہ کرتی تھیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہر جمعے کو اپنے چچا حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر شریف پر جو مدینہ طیبہ سے تین میل ہے مسافت طے کر کے تشریف لے جاتیں اور وہاں فرضی نمازیں اور نوافل قبر کے پاس ادا فرماتیں جس سے ثابت ہوا۔

(۱) کہ قبروں کے پاس نماز پڑھی جائے۔ ان کی طرف سجدہ نہ ہو تو ثواب ہے منع نہیں۔

(۲) عورتوں کا سفر کر کے قبور کی زیارۃ کے لئے جائز ہے بشرطیکہ کوئی عارضہ نہ ہو عارضہ کے وقت تو حج سے بھی عورت پیچھے ہٹ سکتی ہے۔لیٹ ہو سکتی ہے۔

(۳) قبور کے پاس رونا خشوع وخضوع جائز ثابت ہوا۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ بات تو سمجھ میں آگئی کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور کی طرف سفر کر کے جانا صحیح ہے لیکن یہ فرمایئے کہ یہ موجودہ گنبد خضرا تو لوگوں کی مصنوعات ہے بعد میں تعمیر ہوئی ہے اس کا درجہ کیسے بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہو سکتا ہے ؟

"محمد عمر" وہابی نہیں اُس خاص معطر پینے کی قسم ذرا سے انصاف کی نظر سے دیکھنا عرض کرتا ہوں بیت اللہ شریف کی تعمیر پوری ابوجہل اسلام کے رول کا فرنے کی اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو گرانے کا حکم نہیں دیا کیونکہ مقام وہی متبرک تھا جو چیز وہاں لگ گئی گو کافر کے ہی ہاتھ سے لگ گئیں وہ بھی مقام کی وجہ سے بابرکت ہوگئیں جیسا رکن یمانی کو پہلے بھی بوسہ دینا برکت سمجھا جاتا تھا جب بیت اللہ شریف کی تعمیر ہوئی تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین خیر القرون میں سب ابوجہل کی لگی ہوئی انہی پتھروں کو مس کرتے آئے اور متبرک سمجھتے رہے ہیں کسی نے اعتراض نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ مقامات متبرکہ ہے یہ اگر کوئی غیر مسلم بھی تعمیر کردے تو اس مقام کی وجہ سے وہ بھی بابرکت بن جاتی

کنز العمال ۶/۲۴۴ } إِنَّ مَسْحَ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِي يَحُطَّانِ الْخَطَايَا حَطًّا دہم عن ابن عمر

بے شک حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے سے وہ دونوں گناہوں کو پوری طرح مٹا دیتے ہیں۔

بتایئے رکن یمانی جس کی تعمیر ابوجہل نے کی پتھر ابوجہل نے لگائے چھونے سے وہ گناہوں کو مٹاتا ہے ماھو جوابکم فھو جوابنا =

گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تو مسلمانوں کی تعمیر ہے پاک ہاتھوں نے ہر پاک چیز سے تعمیر کیا ہے۔

دوسرا جواب وہابیو یہ تو بتاؤ کہ صفا مروہ اور اس کے مابین آجکل جو کچھ بھی تعمیر ہوا ہے وہ تمہارے نجدی نے تعمیر کیا ہے کیا کبھی تم نے فتویٰ دیا کہ اس میں

دوڑنا یا بابرکت سمجھنا جائز نہیں کیونکہ لبعد کی تعمیر ہے مگر سچ یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ جس کا ایمان چھین لیتا ہے اس کے عقل کو بھی چھین لیتا ہے۔ کیونکہ ارشاد ربّی ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ لَھَادِ الَّذِیْنَ آمَنُوْا۔ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو ہدایت دیتا ہے۔

تیسرا جواب: مسجد نبوی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ چھوٹی تھی لبعد میں ترکوں نے زیادہ بڑھادی جو اب تک اس کو باہر کی حد تک مسجد نبوی کا درجہ ہی حاصل رہا جو ثواب مسجد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حد کا تھا وہی درجہ جو زمین اس میں شامل کی گئی اس کا سمجھا جاتا رہا کسی بادشاہ نے اس ترکوں کی زیادہ کردہ حد کو گرایا نہیں نہ ہی کسی وہابی نے فتویٰ دیا کہ مسجد نبوی کا اصل وہی ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی تعمیر کی حد ہے باقی نہیں لبعد ازاں اب نجدی نے ترکوں کی حد سے بھی زیادہ مسجد نبوی کی توسیع کردی جو مسجد نبوی میں ہی شمار ہوئی کسی وہابی نے فتویٰ شائع نہیں کیا کہ یہ زمین چونکہ لبعد میں بڑھائی گئی ہے لہٰذا یہ مسجد نبوی میں شامل نہیں ہے بلکہ نجدی کی باہر والی دیواروں تک مسجد نبوی سمجھی جاتی ہے۔ لہٰذا گنبد خضرا کی حد تو وہاں تک ہی بڑھائی گئی ہے جہاں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مہمانوں سے ملاقات کرتے تھے یا جس مقام پہ آپ اپنے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بیعت لیتے رہے ان متبرک مقامات کو شامل کرکے اوپر گنبد خضر تعمیر کیا گیا اور لطف کی بات یہ ہے کہ آپ کے گھر مبارک کی اصل عمارت کو ویسے ہی سلامت رکھا گیا جو گنبد خضرا کے اندر اب بھی موجود ہے اس کی وجہ سے جتنی حد گنبد خضرا میں بڑھائی گئی وہ بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ اس کے اندر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں۔

چوتھا جواب اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ اللہ تعالےٰ اور اس کے

فرشتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہر وقت پڑھتے ہی رہتے ہیں جو گنبد خضرا پر نازل ہوتا ہوا اندر دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوتا ہے یعنی گنبد خضرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہے جو درود شریف کی گزرگاہ بنے ہوئے چودہ سو برس گزر چکے ہیں کیا یہ گنبد خضرا منزل درود شریف نہیں جب ہے تو یقیناً بابرکت ہے اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم رکھتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کا شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر اور منبر تک کا مقام جنت ہے

(۱) مجمع الزوائد ۴/۸ } عن ابی ھریرۃ و ابی سعید اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَ مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حَدِیْثُ ابی ھریرۃ فی الصحیح ورواھما احمد ورجالہ رجال الصحیح

ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

(۲) مجمع الزوائد ۴/۸ } وعن جابر بن عبد اللہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ اِلٰی حُجْرَتِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ

رواہ احمد وابو یعلی والبزار وفیہ علی بن زید وفیہ کلام وقد وثق۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

(۳) کنز العمال ۶/۲۴۹ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (ق ت عن ابی ھریرۃ)

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہوگا۔

مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سھل بن سعد انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ فَقُلْتُ مَا التُّرْعَۃُ یَا اَبَا الْعَبَّاسِ قَالَ اَلْبَابُ رواہ احمد والطبرانی فی الکبیر ورجال احمد رجال الصحیح

سھل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا میں نے عرض کیا اے ابو العباس ترعہ کسے کہتے ہیں انہوں نے فرمایا دروازے کو۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روضۃ الجنہ کی روایت

(۴) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابی بکر الصدیق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَۃٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّۃِ۔

ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔ اور میرا یہی منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پر ہوگا۔

روضۃ الجنۃ کے متعلق سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث

(۵) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن سعد بن ابی وقاص اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ رواہ البزاز والطبرانی فی الکبیر ورجالہٗ ثقات ۔

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے

روضۃ الجنۃ کی روایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ

وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الطبرانی فی الکبیر و الاوسط ورجالہٗ ثقات۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میرے گھر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور یہی میرا منبر میرے حوض کوثر پر ہو گا۔

(۷) مجمع الزوائد ۴/۹ } وعن الزبیر بن العوام قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ اِلٰی مِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ رواہ الی فی الاوسط =

زبیر بن عوام رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ میرے گھر سے میرے منبر تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا یہی، منبر قیامت کے دن میرے حوض کوثر پر ہو گا۔

(۸) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ (حم ق ت عن ابی ھریرۃ)

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے ایک باغ ہے۔

(۹) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (حم ق ن عن عبد اللہ بن زید المازنی)

عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۰) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مُصَلَّایَ وَبَیْتِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ (ابو نعیم فی المعرفة عن سعد۔

حضرت سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے محراب اور گھر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

(۱۱) کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَیْنَ مِنْبَرِیْ اِلٰی حُجْرَتِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِّنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ

(حم والشاشی عن جابر)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے منبر سے میرے حجرے تک جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پہ ہوگا۔

(۱۲) بخاری شریف ۲/۱۰۹۰ } حدثنا عمرو بن علی قال حدثنا عبد الرحمٰن بن مهدی قال حدثنا مالك عن خبیب بن عبد الرحمٰن عن حفص بن عاصم عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

اس حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کا منبر شریف اور اس کے درمیان کی تمام جگہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے جنت کے باغوں سے باغ ہے جس شخص کی جنت جانے کی خواہش ہو وہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر مبارک یا منبر شریف اور وما بینہما کی بایمان ویقین زیارۃ کرے وہ یقیناً جنتی ہے کیونکہ یہ قطعہ مبارکہ اسی معہودہ جنت کا ایک حصہ ہے جس کے متعلق رب العزۃ نے ارشاد فرمایا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ الَّذِيْنَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ۔

دوسرا جواب: قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھنا تو نور علی نور ہے لیکن جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار عالیہ میں ایمان ویقین سے حاضر ہو جائے وہ بھی ایسے ہے جیسا کہ اس نے آنکھوں سے زیارۃ کر لی جیسا نابینا اگر قبر شریف کے دربار میں حاضر ہی ہو جائے اس کو قبر شریف نظر آئے یا نہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ آنکھوں والے نے آپ کی قبر شریف کو آنکھوں سے دیکھا کیونکہ وہاں ایمان ویقین سے حاضری شرط ہے۔

جیسا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارہ کرنے والے ایماندار اور عبد اللہ بن ام کلثوم نابینے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحابی ہونے میں دونو یکساں ہیں کبھی کسی نے سوال نہیں کیا کہ عبد اللہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں داخل نہیں کیونکہ نابینا تھا ایمان سے دربار مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور حاضری بینا اور نابینا کی یکساں تھی لہٰذا وہ اصحاب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل تھا ایسے ہی گنبد خضرا جواب مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا گھر مبارک ہے آپ کی موجودگی اور عالمین کا مدالتی مرکز وہی ہے لہٰذا گنبد خضرا کے زائر ایمان وایقان سے حاضری دینے والے

کو خداوند کریم کی طرف سے ثواب و درجہ وہی ملے گا جو زائر قبر شریف کا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت کا بھی ویسے ہی حقدار ہو گا۔

تیسرا جواب نبی اللہ جس مقام پر تشریف فرما ہو اس کا چپہ چپہ بابرکت بن جاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں رب العزۃ نے معراج کی رات میں بیت المقدس کے متعلق فرمایا الذی بارکنا حولہٗ آپ وہاں تشریف لے گئے تو ہم نے اس کے چوفیر کو بابرکت بنا دیا۔

چوتھا جواب بیت اللہ شریف کے متعلق رب العزۃ نے فرمایا ہے۔ اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّۃَ مُبَارَکًا وَّھُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ۔

"وہابی" مولوی صاحب یہ روایتیں جو تم نے اپنے استدلال میں پیش کی ہیں۔ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لے کر آپ کے منبر تک دنیا میں یہ جنت کا ایک حصہ ہے جو اس کی طرف سفر کر کے جانے سے روکتا ہے وہ جنت سے روکتا ہے صحیح ہے لیکن حدیث شریف میں بَیْتِیْ کا لفظ محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے گھر کے درمیان صاحب خانہ تب تک ہی کہلاتا ہے جب تک وہ زندہ ہے جب وہ چھوڑ جاتا ہے یعنی مر جاتا ہے تو وہ مر گیا اب دنیا کا گھر اس کی ملکیت سے نکل گیا تو ریاض الجنۃ بھی تب تک ہی رہا جب تک مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ رہے جب مر گئے تو اب ما بین بیتی کا مصداق نہ رہیگا تو تمہارا یہ استدلال غلط ثابت ہوا کیونکہ روضۃ الجنۃ آپ کی زندگی تک ہی رہا اب نہیں۔

سوال ۷ یہ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مکانات تھے جیسا کہ قرآن کریم میں بیوت النبی سے واضح ہے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ آپ کا کونسا گھر یہاں مراد ہے

کیونکہ آپ نے اس کی تخصیص نہیں فرمائی۔

"محمد عمر" افسوس ہے تم یار اہلحدیث کہلاتے ہو لیکن کسی حدیث سے مس ہی نہیں

جواب اوّل کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نہیں بیان کی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ کا جہاں وصال ہوتا وہیں دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا جہاں وصال ہؤا آپ کا بستر اُٹھا کر وہیں آپ کو دفن کیا گیا تاکہ آپ کے مکان کی ملکیت میں فرق نہ آئے۔

جواب ۲: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کی وصال کے بعد بھی تشریح فرما دی کہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ سے میرا وہی گھر مراد ہے کہ جس میں میری قبر ہو گی جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی صحیح احادیث میں مذکور ہے سُنیئے۔

مجمع الزوائد ۴/۸ } عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰه عَلَیْهِ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ قُلْتُ حدیث ابی ھریرۃ فی الصحیح ورواھما احمد ورجالہ رجال الصحیح۔

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ اور ابوسعیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرا منبر میری حوض پہ ہو گا میں کہتا ہوں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث صحاح میں ہے اور ان کو احمد نے روایت اس کے رجال صحیح ہیں۔

بَابُ مَا يَحْصُلُ لِأُمَّتِهٖ صلى اللہ علیہ وسلم مِنْ اِسْتِغْفَارِهٖ بَعْدَ وَفَاتِهٖ

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت کے لئے اپنے وصال کے بعد بخشش مانگنا۔

مجمع الزوائد ۹/۲۴ کنز العمال ۶/۱۰۲ } عَنْ عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ اللہَ وَمَلَائِكَتَهٗ سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ عَنْ اُمَّتِي السَّلَامُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم حَيَاتِیْ خَيْرٌ لَّكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ وَوَفَاتِیْ خَيْرٌ لَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَىَّ اَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللہَ عَلَيْهِ وَمَا رَأَيْتُ شَرًّا اَسْتَغْفَرْتُ اللہَ لَكُمْ رواہ البزار ورجالہ رجال الصحیح۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ روایت کرتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالٰے اور اس کے فرشتے سیر کرنے والے ہیں جو میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے ہیں۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے حدیث بیان کرتے ہو تم اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے بہتر ہے تمہارے اعمال میرے روبرو پیش کئے جائینگے۔ تمہارے اعمال میں اچھے دیکھوں گا۔ اس پر میں اللہ تعالٰی کی تعریف کروں گا اور جو برے دیکھوں گا تمہارے لئے اللہ تعالٰے سے معافی مانگوں گا۔

کیوں بھئی وہابیو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے بعد از وصال بھی خداوند کریم سے معافی مانگنے کا اعلان فرما دیا ہمیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے

فرمان پر یقین ہے آپ نے فرما دیا اب تم نام کے اہلحدیث کہلانے والو بتاؤ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف پر یقین ہے ؟ تم ایمان لائے ہو ؟ اگر تم سچے اہلحدیث ہو تو کہدو۔

آمَنَّا

اور اب بھی دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سفر کر کے جانے کو حکم خداوندی اور اتباع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم یقین کر کے اعلان کر دو کہ ثواب ہے باعث بخشش و رحمت خداوندی ہے ورنہ بحکم مذکورہ رب العزت جہنم کا ایندھن بن جاؤ گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف والا گھر اور منبر روضۃ الجنۃ ہے

مجمع الزوائد $\frac{4}{6}$ } عن علی بن ابی طالب و ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ =

علی بن ابی طالب اور ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال $\frac{6}{254}$ } مَا بَیْنَ قَبْرِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّۃِ (حم ع ص عن ابی سعید) ذهب والخطیب وابن عساکر عن جابر بن عبد اللہ)

ابوسعید خدری اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَقَوَائِمُ مِنْبَرِيْ رَوَاتِبُ فِي الْجَنَّةِ (ق عن سهل بن سعد)

میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور میرے منبر کے پائے جنت میں۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَلْيُصَلِّ بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ الديلمی (عن عبید الله بن لبید)

حضرت عبید اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو پسند ہو کہ جنت کے باغوں سے کسی باغ میں نماز پڑھے تو وہ میری قبر اور منبر کے درمیان نماز پڑھ لے۔

کنز العمال ۶/۲۵۴ } مَا بَيْنَ قَبْرِيْ وَمِنْبَرِيْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ مِنْبَرِيْ لَعَلٰى حَوْضِيْ (حل عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر اور منبر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے اور بے شک میرا یہی منبر میرے حوض کوثر پر ہے۔

مَابَیْنَ بَیْتِیْ کی تخصیص مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(جواب ۳) مجمع الزوائد ۴/۹ } عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مِنْبَرِیْ عَلٰی تُرْعَةٍ مِنْ تُرَعِ الْجَنَّةِ وَمَا بَیْنَ الْمِنْبَرِ وَبَیْتِ عَائِشَةَ رَوْضَةٌ مِنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ رواہ الطبرانی فی الاوسط وھو حدیث حسن ان شاء اللہ۔

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا منبر جنت کے دروازوں سے ایک دروازے پہ ہوگا اور میرے منبر اور عائشہ کے گھر کا درمیان جنت کے باغوں سے باغ ہے۔

دار قطنی ۲/۲۷۹، ۲۸۰ } حدثنا ابو عبید والقاضی ابو عبد اللہ وابن مخلد قالوا انا محمد بن الولید البشری نا وکیع نا خالد بن ابی خالد وابو عون عن الشعبی والاسود بن میمون عن ھارون ابی قزعۃ عن رجل من ال حاطب قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَنِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ وَمَنْ مَاتَ بِاَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ =

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میرے وصال کے بعد میری زیارۃ کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی اور جو شخص دو حرمین سے یعنی مکہ اور مدینہ طیبہ میں مرا قیامت کے دن امن والوں سے اٹھایا جائے گا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے زندگی کی زیارۃ کا ثواب ملتا ہے

دار قطنی ۲۷۹ } حدثنا عبد اللہ بن محمد بن عبد العزیز نا ابو الربیع الزہرانی نا حفص بن داؤد عن لیث بن ابی سلیم عن مجاہد عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۔

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارۃ کی اس کو ایسا ثواب ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں زیارۃ کی ۔

کنز العمال $\frac{8}{99}$ } مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ (طب ھق عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے حج کی تو میرے وصال کے بعد میری قبر کی بھی زیارۃ کی ایسا ہے جیسا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارۃ کی ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مستحق بن جاتا ہے

دار قطنی $\frac{2}{280}$ } حدثنا القاضی المحاملی نا عبید اللہ بن محمد الوراق

نا موسی بن هلال العبدی عن عبید الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر قال قال رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ =

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو گئی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا

کہ اگر کسی مسلمان کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی ضرورت ہو تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ میری قبر کی زیارت کرے تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو گئی یعنی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا زائر گناہ کے سبب جہنم میں نہیں جا سکتا۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی مسائل حل ہو گئے۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی نیت کر کے سفر کرنا سنت ثابت ہوا۔ وہابیوں کا شرک کا فتویٰ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے باطل ثابت کر دیا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی محض زیارۃ سے ہی آپ کے ایماندار اُمتی کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۳) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارۃ سے آپ کا ایماندار اُمتی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا یقیناً مستحق بن جاتا ہے۔

کنز العمال $\frac{8}{99}$ } مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِیْ (عد هد عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جس شخص نے میری قبر کی زیارۃ کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔
"وہابی" مولوی صاحب سچ بتانا تم بھی مدینہ طیبہ محض محمد علیہ السلام کی خاطر گئے کیا تم نے حضور کی قبر دیکھی ؟
"محمد عمر" مکین جس مکان میں تشریف فرما ہو اس مکان کی زیارۃ قبر کی زیارہ سمجھی جاتی ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
تمہارے شوکانی صاحب جو وہابیہ کے مسلمہ محدث ہیں انہوں نے تمہارے منہ پر طمانچہ رسید کیا سُنو

وہابیوں کے بڑے علامہ شوکانی کی زبانی لاتشد الرحال کا حل

نیل الاوطار ۵/۱۰۱ } قَالَ الْمُتَكَلِّمُوْنَ الْمُحَقِّقُوْنَ مِنْ اَصْحَابِنَا اَنَّ نَبِيَّنَا صلى الله عَلَيْهِ وسلم حَيٌّ بَعْدَ وَفَاتِهٖ حَيٌّ اِنْتَهٰى وَ يُؤَيِّدُ ذَالِكَ مَا ثَبَتَ اَنَّ الشُّهَدَاءَ اَحْيَاءٌ يُرْزَقُوْنَ فِىْ قُبُوْرِهِمْ وَالنَّبِىُّ صلى الله عَلَيْهِ وسلم مِنْهُمْ وَاِذَا ثَبَتَ اَنَّهٗ حَىٌّ فِىْ قَبْرِهٖ كَانَ الْمَجِيْئُ اِلَيْهِ بَعْدَ الْمَوْتِ كَالْمَجِيْئِ اِلَيْهِ قَبْلَهٗ۔

ہمارے ساتھی تمام متکلمین محققین نے کہا ہے کہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم وصال کے بعد بھی زندہ ہیں۔ فقط اور اس کی تائید کی جاتی ہے جو ثابت ہے کہ شہداء اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی زندوں سے ہیں اور جب ثابت ہو گیا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قبر میں زندہ ہیں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد بھی آپ کی طرف آنا ایسا ہے

جیسا کہ قبل از وصال آنا تھا۔

"محمد عمر" علامہ شوکانی نے ثابت کر دیا کہ جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں اور یہ تمام متکلمین محدثین کا متفقہ فیصلہ ہے تو اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کی طرف سفر کر کے جانا ایسا ہے جیسا کہ وصال کے پہلے جانا تھا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانے سے روکنے والا ایسا ہے۔ جیسا کہ ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیاوی میں آپ کی طرف جانے سے بند کرتا ہے اور جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف جانے سے روکتا ہے وہ آپ کی اُمّت سے خارج ہے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے دوزخ کا ایندھن ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لَا تَجْعَلُوا قَبْرِیْ عِیْدًا میری قبر کو عید نہ بنانا۔ جسکا مطلب یہ ہے جیسا کہ عید میں اجتماع جوق در جوق ہو جاتا ہے ایسے نہ کرنا جس کا صاف مطلب ہے کہ نبی علیہ السلام نے سفر کر کے نبی کی قبر کے واسطے جانے سے آپ نے منع فرما دیا۔

"محمد عمر" وہابی صاحب تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اگر تمہارا ہی مطلب لیا جائے تو نماز جنازہ کے لئے بھی بڑے بڑے اجتماعات ہوتے ہیں جو میت کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں بھی جاتے ہیں تو تمہارے اس مطلب سے تو دفن کرنے اور نماز جنازہ کے لئے بھی اجتماعات گناہ ثابت ہوگا لہٰذا تمہارا یہ مطلب غلط ثابت ہوا عید کے لفظ سے کئی مطالب حل ہو گئے۔

(۱) نئے نئے کپڑے فاخرانہ پہن کر نکلا جاتا ہے اور یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ ہم رمضان شریف کے روزے رکھ کر بخشے جا چکے ہیں اب ہم شیطان کو جلانے کے لئے پاک ہو کر نکلتے ہیں۔

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا خاطر اُنہیں نئے کپڑے پہن کر اور یہ نیت سے کہ نہ آنا کہ ہم بخشے جا چکے ہیں یہ غلط ہے بلکہ جس لباس میں ملبوس ہو ویسے ہی آؤ اور بفرمان خداوندی وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوٓا أَنفُسَهُمْ جَآءُوكَ یہ نیت ہے کہ میری قبر پہ آؤ کہ میں از حد گنہگار ہوں اپنے نفس پہ میں نے بہت ظلم کیا ہے اب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام عمر کے گناہ کا اقرار کرنے ہوئے حاضر ہو رہا ہوں اور گناہوں کی معافی کا طلبگار ہوں اور امید ہے کہ حاضر ہوا ہوں کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بھی میرے گناہوں کی سفارش دربار خداوندی میں فرماویں تاکہ میری تمام عمر کے گناہوں کی بخشش ہو جائے تو دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حاضری عید کی حاضری کے برعکس ہو گی کیونکہ عید میں بخشیدہ ہو کر جاتا ہے۔ اور دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں عمر کے گناہ سے گزرشیں ہوتا ہے اور بخشش حاصل کرنے کے لئے جانا قرآنی حکم کے عین موافق ہوتا ہے اسی لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيدًا کہ میری قبر کو عید نہ بناؤ یعنی بفرمان خداوندی سفارش مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور بخشش حاصل کرنے کیلئے آنا۔

عید کا قرآنی فیصلہ

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تم رمضان شریف سے فارغ ہو گئے تم نے بحکم خداوندی فاقے پورے کر کے گناہ بخشوا لئے اب عید کا دن آگیا كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيٓئًا بِمَآ أَسْلَفْتُمْ فِى الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ سیر ہو کر کھاؤ اور پیو جو تم نے خالی دن گزارے ہیں تو عید کا دن خوب کھانے کا ہے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو عام قبرستان میں کھانا کھانے سے منع فرمایا ہے چہ جائیکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس

کھانے کے مزے اڑائے جائیں تو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کہ میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو کھانا کھانے کا مقام تعیش نہ بنانا کیونکہ میری قبر کے پاس آکر تو تمہیں اپنے گناہ سامنے رکھنے چاہییں تاکہ میں تمہارے گناہوں کی سفارش کرا کر بخشش کراؤں میرے پاس آؤ تو گناہ سے پاک ہو کر جاؤ گناہوں کو واپس نہ لے جاؤ اور اگر تم میری قبر کے پاس آکر بھی پیٹ بھرنے میں لگے رہے تو گناہوں کے پاک ہونے سے محروم رہ جاؤ گے ایسے ہی عید الاضحٰی کے دن بھی مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قربانیوں کا گوشت تم خود بھی کھاؤ ہمائی اور مساکین کو بھی کھلاؤ چونکہ یوم عید کھانے کے تعیش کا دن ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنی عمر میں اپنے گھروں اور شہروں میں بہت عید کے دن منا چکے ہو خدا کی مزے کھا چکے ہو میری قبر کو عید نہ بنانا بلکہ اپنی تمام عمر کے گناہوں کی بخشش کا فکر کرنا تاکہ تمہاری زندگی صحیح ہو جائے۔

قرآن کریم سے یوم عید کھانے کا دن ہوتا ہے

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○ (المائدہ ۱۵)

عیسٰی بن مریم علیہ السلام نے فرمایا اے اللہ ہمارے پروردگار ہم پر آسمان سے کھانا اتار ہمارے اوّلین و آخرین کے لئے عید ہو گی اور تیری طرف سے ایک نشانی ہو گی تو ہمیں رزق دے تو رزق دینے والوں کا بہترین رزاق ہے

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ عید کھانا کھانے کے عیش کو کہا گیا تو نبی کریم صلے اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو عید نہ بنانا یعنی میری قبر کو خوراکی عیش کا مقام نہ بنانا بلکہ بفرمان خداوندی اپنے گناہوں کی بخشش اور اپنے گناہوں کے لئے میری سفارش کا مرکز بنانا یہ ہے لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا مطلب جو قرآنی استدلال سے فقیر نے بیان کر دیا تم نے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب غلط سمجھا ہے اور فرقہ وہابیہ تم قرآن وحدیث سے اپنا بیان کردہ مطلب ثابت کرو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ عید سفر کا دن ہے تو ہم سمجھ لیں گے کہ واقعی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے بلکہ عید کے دن تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر سے منع فرمایا ہے تو معلوم ہوا لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ عِیْدًا کا جو تم نے مطلب تفسیر بالرائے سے بیان کیا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی طرف سفر کر کے جانا منع ہے محض جھوٹ اور افترا ہے اور فقیر نے جو عید منانے کا مطلب قرآن کریم سے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے جس کا رد کرنا سوائے مکذب قرآن وحدیث کے کوئی کر سکتا ہی نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۸

وہابی مذہب میں اہل قبور کی تعظیم شرک جلی اور کفر واضح ہے،

کتاب التوحید ۲۲ { مَا وَقَعَ فِیْ هٰذِهِ الْاَزْمِنَةِ وَالْعُصُوْرِ فِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ بِالْعُلَمَاءِ وَالْعُبَّادِ وَالْمَوَالِیْ وَالْاَهَالِیْ

مَعَ اَرْبَابِ الْقُبُوْرِ وَغُلُوِّهِمْ فِیْ تَعْظِیْمِهَا وَالْخُضُوْعِ لَهَا وَالْعُکُوْفِ بِهَا وَالْبِنَاءِ عَلَیْهَا وَاَلْبَاسِهَا بِالثِّیَابِ الْفَاخِرَةِ وَصَرْفِ جُلِّ الْاَکْلِمْ

لَهَا بِالْخُضُوْعِ لَدَيْهَا بِالْمَرَاسِيْمِ وَالْاَعْرَاسِ وَنَحْوِهَا وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ وَلَيْسُوْا فِي الْحَقِيْقَةِ عَلٰى شَيْءٍ اِلَّا عَلَى الذَّنْبِ الْاَكْبَرِ الَّذِيْ لَا يَغْفِرُهُ اللّٰهُ لَهَا اَبَدًا وَالْوِزْرُ الْاَعْظَمُ الَّذِيْ هُوَ الشِّرْكُ الْجَلِيُّ وَالْكُفْرُ الْوَاضِحُ ۔

اس زمانے میں اکثریت مسلمانوں کی علما صوفیائے کرام" متولیان اور مقامی اہل قبور کے ساتھ اور اہل قبور کی تعظیم میں غلو کرنا اور ان کے لئے خضوع کرنا اور ان کے روبرو دوزانو بیٹھنا اور ان پر قبے تعمیر کرنا اور ان پر قیمتی قیمتی کپڑے ڈالنا۔ ۴

"محمد عمر" مسلمانو تم نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عداوۃ وہابی زبان اور تحریر سے سن لی۔

(۱) اس تحریر میں محمد بن عبدالوہاب نجدی دنیائے وہابیت کے سرغنہ نے لکھا ہے کہ اہل قبور کو صدقہ اور ذکر خیر پڑھ کر ثواب پہچانا جو عرس کی رسم ہے یہ گناہ کبیرہ ہے یعنی جتنا زنا کا گناہ ہے اتنا گناہ ہے بلکہ شرک اور کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(۲) یہ بھی لکھا ہے کہ قبور کی تعظیم شرک ہے حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قبور کی تعظیم حکماً فرمائی قبر کے ساتھ ٹیک لگانے قبر کے اوپر پاؤں رکھنے قبر کے اوپر ولیاہ رکھنے سے منع فرمایا۔ لیکن وہابی مذہب کا سرغنہ کہتا ہے کہ قبر کی تعظیم کرنا شرک ہے۔

(۳) قبر کے پاس خشوع سے بیٹھنا وہابی شرک کہتا ہے بیچارہ کشف قبور سے ناواقف ہے اسی لئے اہل قبور کے تعلق سے بھی بے خبر ہے خشوع کر کے قبر کے پاس بیٹھنا صاحب قبر سے تعلق کے متعلق ہے قبر کا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ وہابی کی جہالت ہے مسلمانوں کی قبور کی تعظیم حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کرتا ہوں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم

نوری ملائکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی اپنے پروں سے چوری کرتے ہیں

۱۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۱۷ } قال اسماعیل القاضی حدثنا معاذ بن اسد حدثنا عبد اللہ بن المبارک اخبرنا ابن لهيعة حدثنی خالد بن یزید عن سعید بن ابی هلال عن نبیة ابن وهب اَنَّ كَعْبًا دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ رضی اللہ عنها فَذَكَرُوْا رَسُوْلَ اللّٰه صلی اللہ علیه وسلم فَقَالَ كَعْبٌ مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلَعُ اِلَّا نَزَلَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ حَتّٰى يَحُفُّوْنَ بِالْقَبْرِ يَضْرِبُوْنَ بِاَجْنِحَتِهِمْ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیه وسلم سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِاللَّيْلِ وَسَبْعُوْنَ اَلْفًا بِالنَّهَارِ حَتّٰى اِذَا انْشَقَّتْ عَنْهُ الْاَرْضُ خَرَجَ فِيْ سَبْعِيْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ يَزِفُّوْنَهٗ۔

حضرت کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ ہوا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے کہا کہ ہر فجر کو ستر ہزار فرشتے اُترتے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کا طواف کرتے ہیں اپنے پروں سے قبر شریف کو چوری کرتے ہوئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہ درود شریف پڑھتے ہیں ایسے ہی ستّر ہزار فرشتے رات کو اُترتے ہیں اور ستّر ہزار دن کو حتّٰی کہ قیامت کے دن جب آپ قبر شریف سے اُٹھائے

جائیں گے تو ستر ہزار فرشتوں کی جماعت میں آپ میدان حشر میں نکلیں گے۔

(ا) اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کی تعظیم کرنا اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ کی سنت ہے اور علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عین موافق ہے۔

(ب) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کرنا نوریوں کی سنت ہے ناری تعظیم سے محروم ہے۔

قبور کی تعظیم اور خشوع وخضوع سے قبور کے پاس بیٹھنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

(۲) المستدرک ۴/۵۱۵ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا العباس بن محمد بن حاتم الدوری ثنا ابو عامر عبد الملک بن عمرو العقدی ثنا کثیر بن زید عن داؤد بن ابی صالح قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرُقْبَتِهٖ وَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا تَصْنَعُ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیُّ رضی اللہ تعالےٰ عَنْهُ فَقَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُوْلُ لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهْلُهٗ وَلٰکِنْ ابْکُوْا عَلَیْهِ اِذَا وَلِیَهٗ غَیْرُ اَهْلِهٖ هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ۔

داؤد بن صالح نے کہا کہ ایک دن مروان آیا تو ایک آدمی نے اپنا منہ قبر پر رکھا ہوا تھا مروان نے اس کو گردن سے پکڑا اور کہا کہ تجھے معلوم ہے تو کیا کر رہا ہے اس نے جواب دیا کہ ہاں جب وہ اس آدمی کے قریب ہوا تو وہ ابوایوب انصاری تھا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے خود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے دین پہ نہ رونا جب اس کا والی دیندار ہو لیکن دین پر اس وقت رونا جب اس کا والی بے دین ہو۔

"محمد عمر" (ا) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کی محبت سے قبر پہ منہ رکھ دیا جائے بوسہ لیا جائے تو جائز ہے ایمان و محبت کی علامت ہے۔

(ب) قبر شریف اور اس کے ملحقات کے پاس آنا صاحب قبر کی خدمت میں حاضری ہوتی ہے۔

(ج) قبر کے ساتھ یا چوفیریا اوپر جو شئے لگ جائے مثلاً پتھر یا مٹی یا لوہا یا تانبا وغیرہم ان میں صاحب قبر کی برکت و رحمت یقیناً ہوتی ہے۔

ان احادیث مذکورہ بالا سے یقیناً یہ ثابت ہو گیا کہ قبر کے پاس خشوع خضوع رونا اور قبر کی تعظیم کرنا عین ایمان ہے قبر کے پاس جا کر جس کو یہ چیزیں حاصل نہ ہوں وہ صاحب قبر سے غیر متعلق ہے۔ قبر و حشر اس کو یاد نہیں متکبر ہے ایمان سے خالی ہے کیونکہ قبر کے پاس جانا مقصد وہ پتھر نہیں ہوتے حقیقتہً صاحب قبر کی تعظیم ہوتی ہے کیونکہ اللہ والے قبروں میں قیامت تک صحیح و سلامت رہتے ہیں اور رہیں گے۔

مسلمانوں کی قبر کے پاس خشوع وخضوع اور زاری مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۳) کنز العمال $\frac{8}{98}$ { کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِلَّا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهَا تُرِقُّ الْقَلْبَ وَتُدْمِعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا (ك عن انس)

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے تمہیں پہلے قبور کی زیارۃ سے منع کیا تھا مگر اب زیارۃ کیا کرو کیونکہ قبور کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے۔ آنکھیں بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا ایماندار کی قبر پر جب مسلمان جاتا ہے تو قبر کی زیارت مسلمان کے دلوں کو نرم کرتی ہے مومن مومن کی قبر کی زیارت کرتا ہے۔ تو ایماندار کی آنکھیں روتی ہیں اور قبر کی زیارۃ سے آخرۃ یاد آجاتی ہے۔

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت ہوا مومن کی قبر کے پاس جا کر جس شخص کو رقت طاری نہ ہو رونا نہ آئے صاحب قبر کی محبت میں قبر کے پاس بیٹھکر آخرۃ یاد نہیں آئی موت سے خائف نہیں ہوا قبر کی زیارۃ کر کے مومنین کی قبور کی زیارۃ سے اولیاء اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبور کی زیارۃ کا شوق نہیں بڑھا بلکہ زیارۃ قبور مسلمین کو گناہ و شرک کہے تو ایسا شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں بلکہ خارج از اسلام ہے۔

(۴) المستدرک $\frac{1}{377}$ بیہقی شریف $\frac{4}{77}$ } حدثنا ابو علی الحسین بن علی الحافظ انبأ عبدان الاھوازی ثنا بشر بن معاذ العقدی ثنا عامر بن یساف ثنا ابراہیم

بن طهمان عن یحیی بن عباد عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ اِلَّا فَزُوْرُوْهَا فَاِنَّهٗ يُرِقُّ الْقَلْبَ وَتَدْمَعُ الْعَيْنَ وَتُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَقُوْلُوْا هَجْرًا ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں قبروں کی زیارۃ سے منع کیا کرتا تھا مگر اب حکم کرتا ہوں کہ تم ان کی زیارۃ کو جایا کرو کیونکہ قبروں کی زیارۃ کرنا دل کو نرم کرتا ہے آنکھ کو بہاتا ہے آخرۃ یاد دلاتا ہے اور گناہ نہ کہو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کی قبر شریف کے پاس خشوع وخضوع سے رونا

(۵) حلیۃ لابی نعیم الاصبہانی $\frac{1}{5}$ } حدثنا سعید بن ابی مریم حدثنا نافع بن یزید حدثنی عیاش بن عیاش عن عیسیٰ بن عبد الرحمٰن عن زید بن اسلم عن ابیہ عن ابن عمر قال وجد

عمر بن الخطاب معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قاعدًا قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یبکی ۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ

عنہ نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس بیٹھ کر روتے ہوئے دیکھا۔

"محمد عمر" اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کے پاس صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بیٹھتے اور روتے اب تمہارے وہابیوں کے پیشوا کا فتویٰ ہے کہ گناہ کبیرہ شرک اور کفر ہے تو وہابیوں کے امام نے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ جڑ دیا اب تم سوچو کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے موافق چلنا اسلام ہے یا وہابیوں کا پیشوا سچا ہے؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ کا قبرستان میں رونا

حلیۃ لابی نعیم $\frac{1}{61}$ } حدثنا فاروق الخطابی ثنا ابو مسلم الکشی ثنا علی بن عبد اللہ المدینی ثنا ھشام بن یوسف ثنا عبد اللہ بن بحیر عن ھانیٔ مولی عثمان قَالَ کَانَ عُثْمَانُ اِذَا وَقَفَ عَلیٰ قَبْرٍ بَکیٰ حَتّٰی یُبَلَّ لِحْیَتُہٗ =

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے غلام ھانی نے کہا کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ جب کسی قبر پر ٹھہرتے اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہو جاتی۔

او وہابیو قبروں پر رونا خلفا اربعہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی سنت ہے اب تم سوچو کہ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی سنت پر عمل

پیرا ہو یا نہ ؟

قبر کا بوسہ حدیث شریف سے

(۶) مجمع الزوائد ۴/۲ } عن ابی داود بن ابی صالح قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ یَوْمًا فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعًا وَجْهَهٗ عَلَی الْقَبْرِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا یَصْنَعُ فَاَقْبَلَ عَلَیْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُوْ اَیُّوْبَ فَقَالَ نَعَمْ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَلَمْ اٰتِ الْحَجَرَ وَهُوَ بِتَمَامِهٖ فِیْ کِتَابِ الْخِلَافَةِ۔ رواہ احمد وداود بن ابی صالح قال الذہبی یر وعنہ غیر الولید بن کثیر وروی عنہ کثیر بن زید کما فی المسند ولم یضعفہ احدٌ ۔

ایک دفعہ مروان آیا تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی نے قبر پہ منہ رکھا ہوا ہے اس نے کہا کہ جانتے ہو یہ کیا کر رہا ہے مروان اس کے پاس آگیا تو وہ ابوایوب انصاری تھا اس نے کہا ہاں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ممانعت نہیں دیکھی۔

"محمد عمر" حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص اصحابی تھے جن کے متعلق یہ گمان ہی نہیں ہوسکتا کہ وہ خلاف سنت کریںگے اور نہ ہی کسی اصحابی نے ان کو قبر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ چہرہ رکھنے سے منع کیا مروان نے اعتراض کیا تو وہ ناراض ہوئے کہ میں حق پہ ہوں۔ اب تم سوچو کہ تم ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالےٰ کے دھڑے کے ہو یا مروان کے ؟

او نام کے اہلحدیثو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور لا الہ الا اللہ

مولوی رسول اللہ کا کلمہ ترک کر دو اور سوچو کہ تمہارے مولوی محمد بن عبد الوہاب نجدی کا قبور کے متعلق فیصلہ اور عقیدہ صحیح ہے یا فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھنا فرض ہے۔ یارو وہابیو! تمہارے ملاں تو تمہیں تقریروں رسالوں اخباروں میں لکھتے ہیں۔

پس حدیث مصطفےٰ برجان مسلم داشتن

ثابت ہوتا ہے کہ یہ دعوی تمہارا محض مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہے اور فراڈ ہے۔ حقیقۃً تم محمد بن عبد الوہاب نجدی کے کلمہ گو ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تمہیں کوئی تعلق نہیں۔

محدثین کا قبور کی تعظیم کرنا

۷۔ ابن خلکان ۲/۳۰۹ } وَكَانَ جَدِّی اِذَا وَصَلَ اِلَی مَشْهَدِ الْاُسْتَاذِ لَا يَدْخُلُهُ اِحْتِرَامًا بَلْ كَانَ يُقَبِّلُ عَتَبَةَ الْمَشْهَدِ وَهِیَ مُرْتَفِعَةٌ بِدَرَجَاتٍ وَيَقِفُ سَاعَةً عَلٰی هَيْئَةِ التَّعْظِيْمِ وَالتَّوْقِيْرِ ثُمَّ يَعْبُرُ عَنْهُ كَالْمُوَدِّعِ لِعَظِيْمِ الْهَيْبَةِ وَاِذَا وَصَلَ اِلٰی مَشْهَدِ اَبِی عَمْرٍو اَنَّهٗ كَانَ اَشَدَّ تَعْظِيْمًا لَهٗ وَاِجْلَالًا وَتَوْقِيْرًا وَيَقِفُ اَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِيْنَ =

عمرو بن الصفار جب استاد ابو اسحٰق رحمۃ اللہ کی قبر شریف کے پاس پہنچتے تو احتراماً ان کے احاطے میں داخل نہ ہوتے بلکہ چوکھنڈی کے تھڑے کو بوسہ دیتے اور چوکھنڈی کا تھڑا کئی سیڑھیاں اونچا تھا اور تعظیم و توقیر کی ہیئت کذائیہ

سے کچھ دیر ٹھہرتے پھر اُن پر بہت بڑی ہیبت سے متاثر ہوتے معلوم کیا جاتا اور جب ابو عوانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت گاہ کے پاس پہنچتے تو حد سے زیادہ زیارت گاہ کی تعظیم و توقیر اور بزرگی سمجھتے اور تمام اولیاء اللہ رحمہم اللہ سے زیادہ ابو عوانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر قیام فرماتے۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ انہوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی تعظیم کی اور قبر شریف کے پاس خشوع وخضوع سے بیٹھے اور روتے بھی رہے اور محدثین کا بھی یہی عمل ثابت ہوا اب تم سوچو! کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور محدثین تمہارے نزدیک کافر و مشرک ٹھہرے پھر تمہارے نزدیک تو ابلیس" نمرود" فرعون اور گوبند سنگھ وغیرہم ہی کھرے مسلمان بنے یہ اسلام وہابی فرقے کو ہی مبارک رہے ہمیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین اور محدثین کا عقیدہ اور اعمال اور اسلام منظور و مستحسن ہے۔

قبر پر سبز چیز رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

نسائی شریف $\frac{1}{291}$
بخاری شریف $\frac{1}{182}$

اخبرنا محمد بن قدامة حدثنا جریر عن منصور عن مجاهد عن ابن عباس قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بِحَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ مَكَّةَ اَوِ الْمَدِيْنَةِ سَمِعَ صَوْتَ انسانين يُعَذَّبَانِ فِيْ قُبُوْرِهِمَا

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ ثُمَّ قَالَ بَلٰی کَانَ اَحَدُھُمَا لَا یَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِہٖ وَکَانَ الْاٰخَرُ یَمْشِیْ بِالنَّمِیْمَۃِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِیْدَۃٍ فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ فَوَضَعَ عَلٰی کُلِّ قَبْرٍ مِنْھُمَا کِسْرَۃً فَقِیْلَ لَہٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْکَ لِمَ فَعَلْتَ ھٰذَا قَالَ لَعَلَّہٗ اَنْ یُّخَفَّفَ عَنْھُمَا مَا لَمْ یَیْبَسَا اَوْ اِلٰی اَنْ یَّیْبَسَا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے یا مدینے کے ایک چوکھنڈی کے پاس سے گزرے اپنے دو انسانوں کا آواز سنا جو اپنی قبروں میں عذاب میں گرفتار تھے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب بھی کسی کبیرہ گناہ کی وجہ سے نہیں پھر فرمایا ہاں ایک آدمی پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا اور دوسرا چغل باز تھا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ایک ٹہنی منگائی اس کے دو ٹکڑے کر کے دونوں قبروں پر رکھ دیے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا آپ نے کیوں کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہوں گی ان کو عذاب نہ ہوگا۔

۱۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ قبر پر درخت کی سبز شئی رکھنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

۲۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ سبز تازی چیز قبر کے اوپر رکھنے سے قبر والے کو فائدہ پہنچتا ہے اور رحمت الٰہی کا نزول ہوتا ہے۔

فوٹ: اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ قبر پہ کھجور کی سبز ٹہنی یا خوشبودار پھول رکھنے سے فائدہ پہنچتا ہے تو ضروری ہے کہ قبر والے کو فائدہ پہنچے سے وہ دعا بھی ضرور دیتا ہے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ قبر والے کو تکلیف نہ دو وہ تمہیں تکلیف دے گا جب قبر والا تکلیف دینے سے تکلیف دیتا ہے تو فائدہ پہنچنے سے دعا بھی ضرور دیتا ہے۔

مسلمین مومنین کی قبروں کی بے حرمتی کا گناہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

۹۔ کنز العمال $\frac{5}{87}$ } اِیَّاکُمْ وَالْبَوْلَ عَلَی الْمَقَابِرِ فَاِنَّہٗ یُوْرِثُ الْبَرَصَ (الدیلمی عن انس)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پہ پیشاب کرنے سے پرہیز کرو کیونکہ قبروں پر پیشاب کرنے سے برص کی بیماری ہو جاتی ہے۔

۱۰۔ کنز العمال $\frac{8}{98}$ } لَاَنْ اَطَاَ عَلٰی جَمْرَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَطَاَ عَلٰی قَبْرٍ (خط عن ابی ھریرۃ)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی دہکتے کوئلوں کی آگ پر بیٹھنا بہتر ہے قبر پہ بیٹھنے سے۔

۱۱۔ ابوداؤد $\frac{2}{104}$ مسلم شریف $\frac{1}{312}$ } حدثنا مسدد نا خالد نا سھیل عن ابیہ عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ یَّجْلِسَ اَحَدُکُمْ عَلٰی جَمْرَۃٍ فَتُحْرِقَ ثِیَابَہٗ حَتّٰی تَخْلُصَ

إِلىٰ جِلْدِهٖ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آگ کے کوئلوں پر تمہارا بیٹھنا اور کپڑے جل جائیں بدن جل جائے تو قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے ۔

۱۲۔ ابوداؤد ۲/۱۰۴ مسلم شریف ۱/۳۱۲ } حدثنا ابراهيم بن موسى الرازي انا عيسى نا عبد الرحمٰن يعني ابن يزيد بن جابر عَنْ بُسْرِ بن عبيد الله قَالَ سَمِعْتُ وَاثِلَةَ بْنَ الاَسْقَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ اَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسلم لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور قبروں کی طرف نماز پڑھو۔

۱۳۔ نسائی ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك عن وكيع عن سفيان عن سهيل عن ابيه عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لَاَنْ يَّجْلِسَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَمْرَةٍ حَتّٰى تُحْرِقَ ثِيَابَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّجْلِسَ عَلٰى قَبْرٍ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی قبر پہ بیٹھے تو اس سے بہتر ہے کہ آگ کے انگاروں پہ بیٹھ جائے اور اس کے کپڑے وغیرہ جل جائیں ۔

۱۴۔ نسائی شریف ۱/۲۸۷ } اخبرنا محمد بن عبد الله بن عبد الحكم عن شعيب حدثنا الليث حدثنا خالد عن ابن ابي

هلال عن ابى بكر بن حزم عن النضر بن عبد الله السلمى عن عمر بن حزم عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْعُدُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو۔

نوٹ :۔ ان مذکورہ آٹھ کتب احادیث کی صحیح حدیثوں سے مسلمانوں کی قبروں کی تعظیم ثابت ہوئی۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ مومنین کی قبروں کی بے حرمتی سے بدنی اور ایمانی نقصان ہوتا ہے۔

قبرستان میں جوتوں سمیت چلنے کی ممانعت

۱۵۔ نسائی شریف $\frac{1}{287}$ { اخبرنا محمد بن عبد الله بن المبارك حدثنا وكيع عن الاسود بن شيبان وكان ثقة

عن خالد بن سمير عن بشير بن نهيك ان بشير بن الخصاصية قَالَ كُنْتُ اَمْشِىْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَمَرَّ عَلَى قُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ شَرًّا كَثِيْرًا ثُمَّ مَرَّ عَلَى قُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا فَحَانَتْ مِنْهُ اِلْتِفَاتَةٌ فَرَاٰى رَجُلًا يَمْشِىْ بَيْنَ الْقُبُوْرِ فِىْ نَعْلَيْهِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ اَلْقِهِمَا۔

بشیر کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ شر کثیر سے گزر چکے ہیں پھر آپ مشرکین کی

قبروں سے گزرے تو فرمایا کہ یہ لوگ خیر کثیر سے گزر چکے ہیں اور آپ نے اپنی توجہ ہٹالی پھر ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ قبروں کے درمیان اپنے جوتوں سمیت پھر رہا ہے آپ نے فرمایا کہ او جوتوں والے ان کو اتار دے۔

۱۶۔ ابوداؤد $\frac{۲}{۱۰۴}$ } حدثنا سهل بن بكار نا الاسود بن شيبان عن خالد بن سمير السدوسي عن بشير بن نهيك عن بشير مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فَقَالَ مَا اسْمُكَ فَقَالَ زَحْمٌ قَالَ بَلْ اَنْتَ بَشِيْرٌ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اُمَاشِي رَسُوْلَ الله صلى الله عليه وسلم مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ سَبَقَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَرَّ بِقُبُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ لَقَدْ اَدْرَكَ هٰؤُلَاءِ خَيْرًا كَثِيْرًا ثُمَّ حَانَتْ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظْرَةٌ فَاِذَا رَجُلٌ يَمْشِيْ فِي الْقُبُوْرِ عَلَيْهِ نَعْلَانِ فَقَالَ يَا صَاحِبَ السِّبْتِيَّتَيْنِ وَيْحَكَ اَلْقِ سِبْتِيَّتَيْكَ فَنَظَرَ الرَّجُلُ فَلَمَّا عَرَفَ رَسُوْلَ الله صلى الله عَلَيْهِ وسلم خَلَعَهُمَا فَرَمٰى بِهِمَا۔

زخم بن معبد سے روایت ہے کہ وہ ہجرۃ کر کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف آیا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا نام کیا ہے تو اس نے عرض کیا کہ زحم آپ نے فرمایا بلکہ تو بشیر ہے میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشرکین کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا کہ یہ لوگ کثیر سے گزر چکے ہیں پھر مسلمانوں کی قبروں سے گزرے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے خیر کثیر کو حاصل کیا ہے پھر ذرا دیر ہوئی تو ایک آدمی جوتوں سمیت قبرستان میں جا رہا ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او رجوتوں والے تجھ پر افسوس

سے اپنے جوتے اتار دے تو اس آدمی نے دیکھا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانا تو اس شخص نے جوتے اتار کر پھینک دئے اور قبرستان میں ننگے پاؤں چلا۔

باب ماجاء فی خلع النعلین فی المقابر

قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب ہے

۱۷۔ ابن ماجہ ۱۱۳ | حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع ثنا الاسود بن شیبان عن خالد بن سمیر عن بشیر بن نہیک عن بشر بن الخصاصیة قَالَ بَیْنَا اَنَا اَمْشِی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یا ابْنَ الْخَصَاصِیَةِ مَا تَنْقِمُ عَلَی اللّٰہِ اَصْبَحْتَ تُمَاشِیْ رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَنْقِمُ عَلَی اللّٰہِ شَیْئًا کُلَّ خَیْرٍ قَدْ اٰتَانِیْہِ اللّٰہُ فَمَرَّ عَلٰی مَقَابِرَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ اَدْرَکَ ھٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا وَمَرَّ عَلٰی مَقَابِرِ الْمُشْرِکِیْنَ فَقَالَ سَبَقَ ھٰؤُلَاءِ خَیْرًا کَثِیْرًا قَالَ فَالْتَفَتَ فَرَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ بَیْنَ الْمَقَابِرِ فِیْ نَعْلَیْہِ فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ اَلْقِہِمَا ۔

بشر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابن الخصاصیۃ اللہ تعالےٰ سے کیا بدلہ چاہتا ہے تو صبح صبح ہی اللہ تعالےٰ کے رسول کے ساتھ جا رہا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ تعالےٰ سے کچھ

بدلہ نہیں چاہتا مجھے اللہ تعالےٰ نے کوئی کمی نہیں رہنے دی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا انہوں نے اللہ تعالےٰ سے ہر خیر کثیر پالی ہے پھر مشرکوں کے قبرستان سے گذرے آپ نے فرمایا یہ لوگ خیر کثیر سے تجاوز کر چکے ہیں۔ ابن خصاصہ نے کہا کہ اچانک میری نگاہ ایسے شخص پر پڑی جو مع جوتوں کے قبرستان سے گذر رہا تھا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا او جوتوں والے ان کو اُتار دے۔

ابن ماجہ صحاح کی ایک مسلمہ کتاب حدیث ہے جس نے قبرستان میں جوتے اتار کر چلنے کا باب باندھ کر اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جوتے پہن کر قبرستان میں چلنے والے کو ڈانٹا اور قبرستان میں جوتے اتار کر قبرستان کے احترام سے ننگے پاؤں چلنے کا ارشاد فرمایا اب قبر کا احترام کرنا سب امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو سنت ثابت ہوا اور قبروں کی بے حرمتی کرنے والا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ثابت ہوا۔

فقیر اب اولیاء اللہ کے عرس کا دن منانا اور تقرر عرس احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت کرتا ہے۔

اہل قبور صالحین کا عرس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ترمذی شریف ۱/۱۲۷ حدثنا ابو سلمۃ یحیی بن خلف البصری نا بشر بن المفضل عن عبد الرحمٰن بن اسحٰق عن سعید بن ابی سعید المقبری عن ابی ھریرۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ فَقَالَ اَحَدُکُمْ اَتَاہُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِھِمَا الْمُنْکَرُ وَالْاٰخَرُ النَّکِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَا کَانَ یَقُوْلُ ھُوَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ ھٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَہٗ فِیْہِ ثُمَّ یُقَالُ لَہٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ فَیَقُوْلَانِ نَمْ کَنَوْمَۃِ الْعُرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُہٗ اِلَّا اَحَبُّ اَھْلِہٖ اِلَیْہِ حَتّٰی یَبْعَثَہُ اللّٰہُ مِنْ مَضْجَعِہٖ ذَالِکَ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہاری کسی میت کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے اس کے پاس سیاہ رنگ والے اور بھوری آنکھوں والے دو فرشتے آتے ہیں جن کو منکر اور نکیر کہا جاتا ہے وہ دونو صاحب قبر سے سوال کرتے ہیں کہ اس شخص (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے متعلق دنیا میں تو کیا کہتا تھا وہ جو دنیا میں کہتا تھا جواب دے گا کہ یہ اللہ تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے بندے اور رسول ہیں تو منکر اور نکیر دونو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر اس کی قبر ستر در ستر ہاتھ چوڑی فراخ کر دی جاتی ہے اور اس کی قبر کو اندر سے تمام منور کر دیا جاتا ہے پھر اس کو کہا جاتا ہے کہ تو سو جا تو قبر والا کہتا ہے کہ میرے گھر والوں کو جا کر یہ خبر بتا دو تو دونو فرشتے منکر اور نکیر اس کو کہتے ہیں نَمْ کَنَوْمَۃِ

العَرُوْسِ اُس نئی شادی شدہ دُلہن کی طرح سوجا کہ جس کو اس کے گھر سے زیادہ محبوب کے سوا کوئی بیدار نہیں کرسکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو اپنے اس بستر سے اُٹھائے گا۔

مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث صحاح سے واضح ہوا کہ جو شخص وصال کے بعد قبر میں رکھا جاتا ہے۔ تو منکر نکیر اس سے حساب لیتے ہیں جب مومن حساب میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر پہچان لیتا ہے اور ان کے روبرو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کا اقرار کرلیتا ہے تو منکر اور نکیر دونو فرشتے اس کو نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ کا تحفہ دیتے ہیں۔

مُصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطالب،

(۱) صالحین کے وصال کا دن قبر میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونے کا دن ہوتا ہے۔

(۲) صاحب قبر کے لئے دنیا کی تمام زندگی کامیابی کا دن ہوتا ہے۔

(۳) صاحب قبر مومن کو حساب لینے والے خداوندی ملائکہ کی طرف سے عروس کا سائیفکیٹ ملتا ہے۔

(۴) خداوندی ملائکہ صاحب قبر کو تھپکی سے سلاتے ہیں یہ نہیں کہتے کہ تم مرجاؤ جس سے مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ صالحین اہل قبور اپنی قبروں میں زندہ آرام فرما ہوتے ہیں مردہ نہیں ہوتے جیسا کہ منکرین کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ نے بھی مُصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تائید فرمائی ہے اصحٰب کہف اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم میں فرمایا تَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ اصحٰب کہف آپ جاگتے خیال

کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔ تو صالحین مومنین کا اپنی آرامگاہوں میں آرام سے سونا قرآن وحدیث صحیحہ سے ثابت ہوا۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی ثابت ہوا کہ مومن صالح جب قبر میں کامیابی کا سرٹیفکیٹ حاصل کرلیتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اَرْجِعُ اِلیٰ اَھْلِیْ فَاُخْبِرُھُمْ کہ میرے پچھلوں کو یعنی گھروالے معتقدین مریدین جو ابھی زمین کے اوپر دنیاوی زندگی بسر کر رہے ہیں ان کو میری آج کی کارروائی۔

(ا) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ سے مشرف ہونے۔

(ب) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو توحید ورسالت کا اقرار کرکے کامیاب ہونے۔

(ج) خداوندی حساب لینے والے ملائکہ کا مجھے عروس کا تمغہ عنایت فرمانے۔

(د) مجھے تھپکی دے کر سلانے۔

(ر) موت سے نجات پانے

کی اطلاع دے دو تاکہ میرے متعلق ان کا فکر دور ہو جائے اور وہ لوگ میری کامیابی سے خوش ہوجائیں اور نوافل اور ذکراللہ کرکے خداوندکریم کا شکریہ ادا کریں۔

تو مسلمین مومنین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین رکھتے ہوئے مومن مسلمان صاحب قبر صالح کا وہ زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم والا دن اور دنیاداروں کے روبرو اس تمغہ کا اعلان کرنے کے لئے دن مناتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں اور ذکراللہ اور نوافل وعبادت خداوندی میں مشغول ہوکر رب کریم کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ یا اللہ تیرا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں کہ تو نے ہمارے بزرگ کو یہ شرف بخشا اور عروس کا تمغہ عطا فرمایا اور فرمان خداوندی ہے لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ کہ اگر تم نے شکریہ ادا کیا تو ہم تمہیں اور

زیادہ عطا فرمائیں گے تو صالحین مسلمین مومنین کے اس مقررہ یوم عرس کو مناتے ہوئے
اہل اسلام ذکر اللہ اور نوافل میں مشغول ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکریہ بھی ادا کرتے ہیں جس سے
یوم عرس منانے والے کو یہ امید ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں بھی
کامیابی عطا فرمائے اور قبر میں زیارۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مشرف فرما کر پہچاننے کی
توفیق عطا فرمائے اور توحید و رسالت کے اقرار میں مدد فرمائے تاکہ ہمیں بھی یہ تمغہ عنایت ہو۔
اور صاحب قبر صالح مومن کی طرف سے کچھ صدقہ تقسیم کر کے کچھ پڑھ کر بخشا جاتا ہے تاکہ
صاحب قبر بھی ہمارے لئے دعا خیر فرماوے یہ ہے صالحین مومنین مسلمین کے عرس کا ثبوت جو
فقیر نے ایمانداروں کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کر دیا اور یہ نوری
تمغہ عطا ہونے کا دن مسلمانوں کے واسطے ایام اللہ میں داخل ہے اور خداوند کریم کے نزدیک
اللہ تعالےٰ کے بندوں کا مقام شعائر اللہ میں شامل ہے تو شعائر اللہ کے مقامات پر صاحب
قبر کا عرس کا مقررہ دن حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے جو شخص صاحب قبر کے
عرس کا منکر ہے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ہے اسلام کا دشمن ہے۔

"وہابی" مولوی صاحب عرس کا ثبوت حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو ثابت ہو گیا لیکن ایک دفعہ ہی کافی ہے ہر سال عرس منانا اور قبور صلحاء پر جانا یہ تو اسلام میں بدعت ہے نہ؟

"محمد عمر" ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر مسلمانوں کا جانا وہاں جا کر شب بیداری کرنا
رونا احترام کرنا ذکر اللہ میں مشغول ہونا یہ بھی سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے تم بیچارے
تو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے محروم ہو جب اہل ذکر کی مجلس سے مسلمان
مشرف ہوتا ہے تو ان کی شان و شوکت کی حدیثیں تلاش کر کے ایمان تازہ کرتا ہے اور

عمل کرنے کی طرف راغب ہوتا ہے سنیئے ابن کثیر نے اپنی کتاب البدایۃ والنہایہ میں لکھا ہے کہ ہر سال اللہ کے بندوں کی قبروں پر جانا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

ہر سال صالحین مومنین مسلمین کی قبور پر جانا سُنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے

البدایۃ والنہایۃ ۵/۱۴۶ } وروی البیہقی من حدیث موسیٰ بن یعقوب عن عباد بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ھریرۃ

قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْتِي قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ فَاِذَا اَتَى فُرْضَةَ الشِّعْبِ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُمَرُ بَعْدَ اَبِي بَكْرٍ يَفْعَلُهُ وَكَانَ عُثْمَانُ بَعْدَ عُمَرَ يَفْعَلُهُ قَالَ الْوَاقِدِيُّ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ عَلَيْهِ وسلم يَزُوْرُهُمْ كُلَّ حَوْلٍ فَاِذَا بَلَغَ لُقْرَةَ الشِّعْبِ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ثُمَّ كَانَ اَبُوْبَكْرٍ يَفْعَلُ ذَالِكَ كُلَّ حَوْلٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ وَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَأْتِيْهِمْ فَتَبْكِيْ عِنْدَهُمْ وَتَدْعُوْا لَهُمْ وَكَانَ سَعْدٌ يُسَلِّمُ ثُمَّ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ اَلَا تُسَلِّمُوْنَ عَلٰى قَوْمٍ يَرُدُّوْنَ عَلَيْكُمْ ثُمَّ حَكَى الزِّيَارَةَ نَقُمْ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعَبْدُ اللہ بن عُمَرَ وَاُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عَنْهُمْ =

ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شہداء

کی قبروں پر تشریف لاتے جب ان کے کنارے پر پہنچتے فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار یعنی اے اللہ تعالے کے بندو تم پر سلام ہو جو تم نے صبر کیا ہے اور تمہاری عاقبت بہت اچھی ہے پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ شہداء کی قبور پر تشریف لاتے رہے ایسے ہی ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لاتے رہے ان کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ تشریف لاتے رہے واقدی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شہداء علیہم السلام کی زیارۃ کے لئے ہر سال تشریف لاتے تھے جب ان کی دیوار کے کنارے پہنچتے تو فرماتے السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار پھر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہی وطیرہ ہر سال رہا پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما اسی طرح تشریف لاتے رہے اور اسی پر عمل کرتے رہے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی شہداء علیہم السلام کی قبور پر تشریف لاتیں تو ان کے پاس روتیں اور ان کے لیئے دعا فرماتیں اور حضرت سعد رضی اللہ تعالے عنہ بھی ان کی سلامی کے لئے حاضر ہوتے پھر باقی اصحاب مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی قبروں کی حاضری دیتے پھر فرماتے کہ تم ایسی قوم کی سلامی کے لیئے کیوں نہیں جاتے جو تمہاری طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر ابوسعید ابوہریرۃ، عبداللہ بن عمر اور ام سلمۃ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی شہداء علیہم السلام کی قبور کی زیارہ کے متعلق انہوں نے واقعہ بیان کیا۔

تو اس حدیث شریف شریف سے ثابت ہوا کہ صالحین مسلمین مومنین کی قبور پر ہر سال جانا

عرس منانا دعائیں مانگنی وہاں ذکر اللہ میں مشغول ہونا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماعی مسئلہ ہے اس کے خلاف دنیا کا کوئی وہابی مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان" کسی اصحابی کا فرمان" تابعی تبع تابعی کا قول پیش نہیں کر سکتا۔ وما علینا الا البلاغ المبین۔

صاحب قبر کے لئے دُعا خیر و فاتحہ

مسلم شریف ۲/۳۰۳ } فَاَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ اَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لَهُ يَسْتَغْفِرُ لِي فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدِ بْنِ اَبِي عَامِرٍ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَوْقَ كَثِيْرٍ مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ مِنَ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاسْتَغْفِرْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ وَاَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مُدْخَلًا كَرِيْمًا قَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ اَحَدُهُمَا لِاَبِي عَامِرٍ وَالْاُخْرٰى لِاَبِي مُوْسٰى۔

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے اپنی اور ابو عامر کی ان کو خبر دی ابی عبید بن ابو عامر نے کہا کہ ان کو عرض کرنا کہ میرے لئے دعا فرمائیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی منگا کر وضو کیا پھر آپ نے دونوں ہاتھ اٹھائے فرمایا اے اللہ عبید بن ابی عامر کو معاف کر دے حتیٰ کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی مجھے نظر آئی پھر دعا فرمائی کہ اے اللہ قیامت کے دن اپنی اکثر مخلوق پر یا اکثر لوگوں

پر اس کو فضیلت دنیا میں دی ہیں نے عرض کیا کہ حضور میرے لیئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے بھی معاف فرمائے۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں بھی دعا فرمائی۔ فرمایا اے اللہ عبید اللہ بن قیس کے بھی گناہ معاف فرمادے اور قیامت کے دن جنت نصیب فرما ابو بردہؓ نے کہا کہ ایک دعا آپ نے ابو عامر کے لئے فرمائی اور دوسری ابو موسیٰ رضی اللہ عنہما کے لئے فرمائی۔

"محمد عمر" اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ صاحب قبر کے لئے دعا خیر کرنا جس کو فاتحہ سے تعبیر کیا جاتا ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بدعت نہیں۔ بدعت کہنے والا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر ہے۔

دہابی فرقہ صراحتہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتے ہیں

۷۔ النہج المقبول
مصنفہ مولوی نور الحسن صاحب بن نواب صدیق الحسن ۴۹
} دعا کردن نزد قبر مبارک از برائے خود بدعت است اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو قبر کے پاس یا رسول کہنا اور اپنے لئے دعا کرنا بدعت ہے

"محمد عمر" کیوں بھئی مسلمانو! اب تو تمہاری تسلی ہو گئی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ بالمؤمنین رؤف رحیم" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ایمانداروں کے لئے ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں اگر فرقہ وہابیہ ایماندار ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفقت اور رحم کے قائل نہ ہوں اور فائدہ نہ اٹھائیں تو ان جیسا کون بدقسمت ہے اور حضور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بھی آپ کا اسم پاک یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کو بدعت کہیں تو ثابت ہوا کہ ایسا شخص پکا بدعتی ہے اور ایسا

فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے دلی عناد رکھتا ہے۔ اور عَزِیزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ کا مکذب ہے۔

صالحین مومنین مسلمین اہل قبور کے پاس جاکر نوافل پڑھنے اور دعائیں مانگنی

البدایۃ والنہایۃ ۴/۴۵ } وقال ابن ابی الدنیا حدثنی ابراھیم حدثنی الحکم بن نافع حدثنا العطاف بن خالد حدثنی خالتی قَالَتْ رَکِبْتُ یَوْمًا اِلٰی قُبُوْرِ الشُّھَدَاءِ وَکَانَتْ لَاتَزَالُ تَأْتِیْھِمْ فَنَزَلْتُ عِنْدَ حَمْزَۃَ فَصَلَّیْتُ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَنْ اُصَلِّیَ وَمَا فِی الْوَادِیْ دَاعٍ وَلَا مُجِیْبٌ اِلَّا غُلَامًا قَائِمًا اٰخِذًا بِرَأْسِ دَابَّتِیْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ صَلٰوتِیْ قُلْتُ ھٰکَذَا بِیَدِیْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَدَّ السَّلَامِ عَلَیَّ یَخْرُجُ مِنْ تَحْتِ الْاَرْضِ اَعْرِفُہٗ کَمَا اَعْرِفُ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَنِیْ وَکَمَا اَعْرِفُ اللَّیْلَ وَالنَّھَارَ فَاقْشَعَرَّتْ کُلُّ شَعْرَۃٍ مِنِّیْ۔

عطاف بن خالد فرماتے ہیں کہ میری خالہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے بیان کیا کہ میں ایک دن شہداء علیہم السلام کی قبروں کی طرف اسوار ہوکر گئی چلتی چلتی حضرت حمزہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی قبر کے پاس پہنچی جو اللہ تعالےٰ کا ارادہ تھا میں نے نماز ادا کی اس وادی میں کوئی پکارنے والا یا جواب دینے والا نہ تھا سوائے ایک غلام کے جو میری اسواری کی باگ تھامے ہوئے تھا جب میں نماز سے فارغ ہوئی میں نے ہاتھوں کے اشارے سے

سے شہداء علیہم السلام کو السلام علیکم کہا میری خالہ نے کہا کہ میں نے اپنے
کانوں سے سلام کا جواب سنا جو زمین کے نیچے سے آیا اور میں اس کو ایسے
پہچانتی ہوں جیسا کہ اپنے خالق کو اور جیسا کہ رات کو تو میرے رونگٹے
کھڑے ہو گئے۔

قبر کے پاس پتھر کھڑا کرنا وہابی محدث نے اقرار کر لیا

نیل الاوطار ۴/۹۱ } وَاِبْهَامُ الصَّحَابِیِّ لَا یَضُرُّ وَفِیْهِ دَلِیْلٌ عَلٰی جَوَازِ جَعْلِ عَلَامَةٍ عَلٰی قَبْرِ الْمَیِّتِ کَنَصْبِ
حَجَرٍ اَوْ نَحْوِهَا قَالَ الْاِمَامُ یَحْیٰی فَاَمَّا نَصْبُ حَجَرَیْنِ عَلَی الْمَرْئَةِ وَوَاحِدٍ
عَلَی الرَّجُلِ بِدْعَةٌ قَالَ فِی الْبَحْرِ قُلْتُ لَا بَاْسَ بِهٖ لِقَصْدِ التَّمْیِیْزِ
لِنَصْبِهٖ عَلٰی قَبْرِ ابْنِ مَظْعُوْنٍ۔

اصحابی کا وہم کرنا نقصان نہیں دیتا اس میں میت کی قبر پر کوئی نشانی رکھنے
کی دلیل ہے جیسا کہ پتھر کھڑا کیا جائے یا مثل اس کی امام یحییٰ نے کہا ہے کہ عورت
کی قبر پر دو پتھر کھڑے کرنا اور مرد کی قبر پہ ایک پتھر کھڑا کرنا بدعت ہے بحر میں
لکھا ہے کہ کوئی حرج نہیں تمیز کے لئے ابن مظعون اصحابی کی قبر شریف کے پاس
پتھر گاڑا گیا تھا۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عمل سے ثابت ہوا کہ قبر کے سر کی طرف کتبہ
پتھر کا ہو یا سیمنٹ وغیرہ کا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ہے بدعت نہیں۔
تو صالحین کی قبر کے پاس پہچان کے لئے کتبہ گاڑنا سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ثابت ہوا۔

"وہابی" مولوی صاحب نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تَجعَلُوْا قَبرِیْ وَثنًا یُعبَدُ لہٰذا قبر نبی علیہ السلام کی تعظیم وغیرہ اور خشوع خضوع سے آپ نے روک دیا چہ جائیکہ دوسری قبروں کی تعظیم اور خشوع وخضوع کیا جاوے۔ اسی حدیث کے مطابق ہمارے اہلحدیث اکابرین نے لکھا ہے جیساکہ کتاب التوحید میں محمد بن عبدالوہاب نے لکھا ہے۔

"محمد عمر" جواب اول: فقیر نے احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے قبر کے پاس خشوع وخضوع سے بیٹھنا" قبور کی تعظیم کرنا" آخرۃ کو یاد کرنا، قبور کے پاس رونا ثابت کر دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہ افعال قبر پرستی نہیں بلکہ شعار اسلامی ہے سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور سنت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سنت محدثین ہے "شرک" بدعت اور کفر کہنے والا ہندومت رکھنے والا بت پرست اور وہابی ہے۔

دوسرا جواب:۔ تمہارا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے مطلب کے لئے پیش کرنا غلط ہے تمہارے دعوے کے موافق یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔ تم نے غلط بیانی سے کام لیا ہے یہ تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے مذہب کا رد کیا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو علم غیب تھا کہ آخیر زمانے میں میری امت میں ایک فرقہ ایسا ظاہر ہوگا جو میرا کلمہ پڑھ کر میری قبر کو بت کہیں گے لہٰذا تم وہابی اہل قبور کو انبیاء علیہم السلام ہوں یا اولیاء اللہ من دون اللہ کہتے ہو اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ابلیس اور بتوں کو من دون اللہ کا فتویٰ دیا ہے اور تم وہابی فرقہ اس کا بدلہ لینے کے لئے اللہ تعالےٰ کے مقرب بندوں کو من دون اللہ کا فتویٰ جڑتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ قبروں میں لیٹے ہوئے بت ہیں جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے کہ تمہارے نزدیک قبر النبی صلے اللہ

علیہ وسلم معاذاللہ صنم اکبر ہے تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فیصلہ فرمادیا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کو بت کہہ کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مکذب ثابت ہوئے۔

تیسرا جواب: مطلب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے واضح فرمادیا کہ بعض انبیاء علیہم کی قبروں کی پرستش ہوتی رہی ہے اے میری ایمان دار امت تم قبر کو معبود نہ بنا لینا یعنی جیسا کہ ہیں اب نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہوں وصال کے بعد بھی مجھے نبی اللہ اور رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) ہی تسلیم کرنا معبود نہ سمجھنا۔ کیونکہ صرف اللہ تعالےٰ ہی کا ہے یہ آپ نے اپنی امت مسلمہ کو شرک سے بچنے کا ارشاد فرمایا۔

چوتھا جواب: مطلب یہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا اور بت کی تعریف قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام کو نقل فرماتے ہوئے بیان فرمایا یٰاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْکَ شَیْئًا اے باپ تو اس کی عبادت کیوں کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ ہی تجھ سے کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے۔ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بت کی تین صفات کا بیان فرمایا کہ بت نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ کوئی تکلیف ہٹا سکتا ہے تمہارا غیر مقلد وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نہ سنتے نہ دیکھتے ہیں نہ ہی کوئی تکلیف دور کرسکتے ہیں جیسا کہ عنقریب انشاء اللہ بیان کیا جائے گا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ کہ میری قبر کو معبودیت نہ سمجھنا کہ کافر اس بت کی عبادت کرتا ہے جو نہ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے

اور نہ ہی کوئی تکلیف دور کر سکتا ہے۔ بلکہ میں قبر میں جا کر بھی سنوں گا، دیکھوں گا اپنی امت سے تکلیف بھی دور کروں گا جیسا کہ اب تمہارے سامنے تمام کے آواز کو سنتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے اور میں تمہیں دیکھتا ہوں جہاں بھی تم ہو گے میری نظر میں ہو کیونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک عرش معلےٰ سے تحت الثریٰ کے ذرے ذرے پر ہے جیساکہ فرمان خداوندی ہے وَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُوْلُهٗ وَالْمُؤْمِنُوْنَ عنقریب تمہارے اعمال کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ دیکھیں گے۔ یہ ہے قرآن کریم کے قانون میں نگاہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جو امتی کے ہر اعمال کو ملاحظہ فرماتے ہیں۔ اور ایمانداروں کی تکلیف بھی دور کرتے ہیں۔ جیساکہ فرمان الٰہی قرآن کریم میں موجود ہے بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ایمانداروں کے واسطے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری قبر کو بت نہ بنانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا مصداق اب وہابی مذہب پیدا ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس غیبی اطلاع لَا تَجْعَلُوْا قَبْرِیْ وَثَنًا يُعْبَدُ کی صداقت تمہارے عقیدے سے ہو گئی کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحیح ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث نے وہابی مذہب کا پول نکال کر ان کو منکر حدیث ثابت کر دیا اس حدیث کو تم وہابی ہم پر غلط چسپاں کرتے ہو اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو وہابی مذہب کی جڑ اکھاڑ دی ہے۔

وہابیو اگر کچھ ذرہ ایمان کا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر کو بت نہ کہنا بلکہ بت کہنے والے کو ایمان سے خارج اور مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سمجھنا۔

وہابی عقیدہ نمبر ۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوت ۹

وہابیوں کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ذاتی عناد ہے

۸۔ صراط مستقیم مولوی محمد اسمٰعیل ۸۶ } و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است کہ خیال آں با تعظیم و اجلال بسویدائے دل انسان میچسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آنقدر چسپیدگی مے بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر میبود و ایں تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشود۔

پیروں اور بزرگوں کی طرف خیال رکھنا گو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہوں جتنی دفعہ خیال کریں اپنے گدھے کے خیال سے بھی بہت برا ہے کیونکہ پیر بزرگ، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال تعظیم کی طرف رغبت دلاتے ہیں یعنی انسان کا دل لطف اٹھاتا ہے بخلاف گدھے کے کہ اس کے ساتھ اتنا لگاؤ نہیں ہوتا اور نہ ہی اتنی تعظیم کا خیال ہوتا ہے بلکہ گدھے کا خیال حقارت اور کمتگی کی طرف ہوتا ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم اور بزرگی غیر اللہ کی تعظیم ہے جو نماز میں لحاظ کرنا مقصود بن جاتا ہے اور یہ شرک ہے۔

"محمد عمر" (۱) اس وہابی مسئلہ میں وہابیوں کے مسلم پیشوا نے توہین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک اور صورت بیان کی نماز کا مسئلہ بیان کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال سے گدھے کے خیال کو اچھا کہا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خیال کو بدتر کہا معاذ اللہ جس کا خیال بدتر ہے تو قائل کے نزدیک اس

کی ذات بھی اسی ترازو میں آئیگی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو تمام انبیاء علیہم السلام "ملائکہ" عرش وکرسی بلکہ تمام مخلوق سے بھی افضل ترین ذات ہے آپ کا تصور تمام بہترین مخلوق کے تصورات سے افضل ترین تصور ہے جس کی ذات اور تصور پر ایمان رکھنا عین ایمان ہے اور انکار یا برا سمجھنا عین کفر ہے اس کو خدا وندتا کریم کی بدترین مخلوق سے بھی بدترین عقیدہ رکھنا اس سے بڑا کفر اور کیا ہو سکتا ہے میں تو کہتا ہوں کہ وہابیوں کے اس ایک عقیدے سے ہی وہابیوں کے کفر میں کمی نہیں رہتی ایسا جملہ تو کفار مکہ سے بھی کسی نے استعمال نہیں کیا تو فرقہ وہابیہ اس ایک جملے اور اس جملے کی حمایت سے ہی ابلیس سے کفر میں ترقی کر گئے باقی عقائد باطلہ وہابیہ تو کفر "علی کفر" کا درجہ رکھتے ہیں مسلمانو اب فیصلہ تم پہ ہے کہ تفرقہ باز یہ فرقہ وہابیہ ہے یا ہم مسلمان ؟

فقیر نے فرقہ وہابیہ کے متعلق اپنی کتاب مقیاس حنفیت میں ان پر کفر کے لفظ استعمال کرنے سے اجتناب کیا اور شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ان کے عقائد واہیہ کا حل بیان کیا کہ شاید یہ لوگ اپنی غلطی سمجھ کر قرآن و حدیث پر ایمان لے آئیں لیکن اس قوم نے دیدہ دانستہ جوابات صحیحہ قرآنیہ وحدیثیہ کو سمجھ کر انکار کیا اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی میں فرقہ وہابیہ نے گستاخوں کی برملا حمایت کی بلکہ توحید خداوندی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی گستاخی میں ترقی کر گئے اور تحریراً وتقریراً اپنی اور اپنے بڑوں کی گستاخیوں کا پھر اعادہ کر کے گستاخی کو مدلل اور فرقہ وہابیہ کا عین ایمان بیان کیا تو فقیر کو یقین ہو گیا کہ یہ فرقہ وہابیہ غلطی میں مبتلا نہیں بلکہ ابلیسی حمایت میں اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے پورے دھڑے کی مخالفت میں ابلیس اور سابقہ کفار سے سبقت
لے گئے ہیں اور ان کا اصل مقصد اسلام کو مٹا کر کفر کا افشا ہے اور دن رات اسی دھن
میں لگے ہوئے ہیں اسلام کا اصل مقصد عبادۃ خداوندی اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
اور تربیت اولیاء اللہ میں ترقی کر کے الٰہی مراتب کو حاصل کرنا اور یہ منازل بغیر طہارۃ
نجاست سے اجتناب اور اتقار کے محال ہیں اور فرقہ وہابیہ کی اس طرف توجہ ہی نہیں فرقہ
وہابیہ کے مذہب کی بنیاد ہی اللہ تعالےٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ
اور ایمانداروں کی مخالفت اور گستاخی' نجاست پسندی' طہارۃ سے پہلو تہی' حرام چیزوں کو
اپنی غذا مقرر کرنا' اسلامی شعار کو کفر' شرک اور بدعت کہہ کر مٹانے کی کوشش کرنا اور مختلف سیاسی
جماعتیں مختلف ناموں کے روپ میں تیار کر کے سادے مسلمانوں کو گمراہ کرنا اور جابجا اسلامی درسوں
کے ڈھنگ سے مسلمانوں کے حلال مال کو لوٹ کھسوٹ کر کے اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کے
لئے لائیفک جائیداد تیار کرنا اور مسلمانوں کی ان رقوم سے ہی اپنی درسگاہوں کو اسلام کے
مٹانے کے لئے رصدگاہیں بنانا اور روزانہ صبح شام قرآن کریم اور کتب احادیث کو سامنے
رکھ کر اپنے کفر کی مار سے مسلمانوں پر شرک کفر اور بدعت کی بمباری کرنا مرزائیوں کی طرح سرکاری
عہدیداروں کو اپنے دام فریب میں پھنسا کر اپنے فرقہ کے امدادی بنانا سرکاری کلیدی عہدے
سنبھالنے کی طالب میں خود اور اپنی اولاد کو لگائے رکھنا مثلاً سکولوں کے ماسٹر' کالجوں کی
پروفیسری پولیس کے خاص خاص مقامات مثلاً ایس پی اور تھانیداری وغیرہ عدالتوں کے خاص
خاص کلیدی عہدے مثلاً ڈی سی وغیرہ حکومت کے کلیدی مقامات مثلاً وزارت سیکرٹری
اور مشیر مقرر کرنا مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں اپنے کفر کو اسلام ثابت کرتے ہیں خداوندی عبادت
گاہوں کو انہوں نے اپنے فرقہ وہابیہ کے کفریہ عقائد کے مراکز بنا رکھے ہیں ظاہراً اپنی بھولی

بھالی ھیئت کذائیہ بنا کر اسلام کے راہزن ہیں تندوے کی تاروں کی طرح اپنی وہابیت کے عقائد باطلہ کے متعدی مرض سے تندرست مسلمانوں کو دائم المریض بنا کر قعر جہنم کی تیاری بنا دیتے ہیں۔

مسلمانو خدا را سوچو جس فرقے کا یہ مذکورہ بالا عقیدہ کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال" معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو ثابت ہوا کہ وہابی کا خیال، وہابی کا وجود" وہابی کا ایمان اور وہابی فرقہ اس عقیدے کی بنا پر عند اللہ گدھے سے بھی بدتر ہے او وہابیو! ہمارے مسلک کے ہر مسئلہ کے متعلق فوراً دریافت کرتے ہو کہ کسی صحابی نے ایسا کیا تو ہم بفضلہ تعالے احادیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے یا قرآن کریم سے اس کا حل دکھا دیتے ہیں تمہاری تسلی ہو یا نہ۔ ہم انشاء اللہ عند اللہ جوابدہ نہیں رہ جاتے سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارا یہ مذکورہ بالا عقیدہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے گو ضعیف ہی ہو کسی اصحابی" تابعی" تبع تابعی سلف صالحین سے یہ مسئلہ ثابت ہے؟ والا فتوبوا من هٰذه العقيدة -

اس کے خلاف فقیر تمہیں حدیث صحیح سے تمہارے اس عقیدہ کفریہ کا رد اور اپنے عقیدہ کی تائید دکھا دیتا ہے سنیئے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۱) بخاری شریف $\frac{۲}{۱۰۶۶}$ } فَرَاٰی النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَلْفَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں ہی اپنے پیچھے دیکھا۔

وہابیو! تم تو یار اہلحدیث ہونے کا اعلان کرتے ہو اب بتاؤ کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھا ان کی نماز صحیح ہوئی یا انہوں نے پھر دوبارہ نماز کی ابتدا کی اور اگر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نماز ہوگئی تو ہم مسلمانوں کی بھی نماز صحیح ہو جاتی ہے بلکہ ہم مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں صرف لفظ قُلْ بھی اگر نمازی کی زبان سے نکلے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تصور ذہن میں آنا ضروری ہے جو اس تصور سے چرائے اس کی نماز نماز ہی نہیں کیونکہ فرمان خداوند لَعَلَّكَ تَرْضٰی کے خلاف ہے۔

کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز میں دیکھنا

(۲) بخاری شریف ۲/۶۳۵ } ثُمَّ اُصَلِّیْ قَرِیْبًا مِّنْهُ فَاُسَارِقُهُ النَّظَرَ کعب بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب نماز ادا کرتا تو اپنی نظر نماز میں ہی چرا کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتا۔

بتاؤ وہابیو تمہارا مذہب ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آجائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں آپ کو دیکھتے اب بتاؤ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی نماز درست ہوئی یا نہ؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عقیدہ صحیح تھا یا تمہارا مذہب ان کا صحیح تھا یا تمہارا؟ نماز میں خیال آنے سے زیادہ تعظیم بنتی ہے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ظاہر دیکھ کر تعظیم زیادہ ہو جاتی ہے اور صحابہ کرام نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تعظیماً دیکھتے تھے یا تحقیراً اب فقیر کا ننھا سا بچہ دیکھتے

چیلنج ہے

کہ ایک حدیث دکھا دو یا کسی صحابی کا قول دکھا دو کہ نماز میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال آ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے یا معاذ اللہ گدھے کے خیال سے بدتر ہے تو فقیر ایسے شخص کو

مبلغ ایک صد روپیہ انعام دے گا

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِیْنَ ○

پھر اپنے فاسد اجتہاد سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہو اور غلط عقائد بیان کر کے مسلمانوں کے دل سے محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹانا چاہتے ہو کیا یہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل ہے؟ یا ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور ہیں مسلمانو! ان اسلام کے دشمن عناصر سے اپنے آپ کو اپنے ایمانوں کو اپنی اولاد و نسب کو بچا لو اور عبادۃ خداوندی میں اطاعت و محبت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں سبقت لے جانے کی کوشش کرو اور یہ سبق فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ دربار ولی اللہ سے ہی حاصل ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۲۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۱

وہابی مذہب میں جسم اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) مٹی ہو چکا ہے۔

تقویۃ الایمان ۶۹ } ف یعنی میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

"محمد عمر" اہلحدیث کا دعویٰ کرنے والو ایک حدیث دکھا دو کہ جس میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ "میں بھی ایک دن مرکر مٹی میں ملنے والا ہوں" حالانکہ ابوداؤد شریف کی حدیث ہے حَرَّمَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ عَلَی الْاَرْضِ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

نام کے اہلِ حدیثو! اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ" کیا تم میں کوئی اچھا آدمی نہیں ہے جو یہ فیصلہ کرے کہ اسمٰعیل دہلوی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پہ بہتان کھڑا ہے وہ مَنْ کَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ کے قانون مصطفوی سے جہنمی ہے اس کو چھوڑنا اس کی تعریف کرنا اس کی کتاب جس میں یہ بہتان لکھا ہے وہ قابل قبول نہیں اس کو پڑھنا حرام ہے اس کی قبر کو گرانا ہر مسلمان پہ فرض ہے بیٹھو ا۔

وتُوجروا ۔ اب فقیر اس کا جواب قرآن کریم و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پیش کرتا ہے۔

قرآن کریم میں کہ نبی اللہ کا کھانا سو برس تک خراب نہ ہوا

قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰی طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۔ البقرہ ۳/۳۵

فرشتے نے جواب دیا کہ اے عزیر علیہ السلام آپ یہاں سو برس ٹھہرے ہوا اپنے کھانے اور رس کو دیکھو ان کا مزہ نہیں بدلا۔

کیوں بھئی وہابیو بتاؤ قرآن کریم سے ثابت ہوا کہ سو برس گزر گئے لیکن نبی اللہ کا جس کھانے کو ہاتھ لگا جس رس یعنی انگوروں کے نچوڑ کو ہاتھ لگا وہ خراب نہیں ہوا تو نبی اللہ کا وجود کیسے خراب ہو سکتا ہے۔ فافہم

صالح ایماندار قبر میں بھی زندگی بسر کرتا ہے

مولوی اسمٰعیل دہلوی کے جھوٹ کا جواب قرآن کریم سے

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً وَ لَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ٥

جس شخص نے نیک اعمال کئے مرد ہو یا عورت ایماندار ہو تو ہم ضرور زندگی دیں گے اس کو پاک زندگی اور ضرور اچھا بدلہ دیں گے ہم ان کو جو وہ عمل کرتے رہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا اعمال صالحہ کرنے والے کو اللہ تعالےٰ بہترین زندگی عطا فرماوینگے اور اس کے اعمال کا بدلہ بھی بہت اچھا عطا فرمائیں گے۔

اس آیتہ کریمہ سے کئی مطالب ثابت ہوئے

کہ دنیا میں اعمال صالحہ کرنے والوں کو بعد از وصال زندگی پاک اللہ تعالےٰ عطا فرماتا ہے حقیقتہً یہ ہے کہ انسان جب دنیا سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں جاتا ہے تو اعمال صالحہ کرنے والوں کو اللہ تعالےٰ باغات عطا فرماتا ہے خدام و غلمان اس کی خدمت کے لئے حوریں زوجیت کے لئے جنت کے میوہ جات کھانے کے لئے دودھ اور شربت اور فروٹ کا پانی پینے کے لئے جو انسانی زندگی کے ضروریات ہوتے ہیں اللہ تعالےٰ سب اس کو عطا فرماتا ہے یہ زندگی دنیاوی زندگی سے بھی بہترین اور بالاتر ہوتی ہے عالم برزخ اور عالم دنیا کی سب باتیں سنتا ہے جانتا ہے اب یہ زندگی نہیں تو اور کیا ہے جسم کے ساتھ روح کو تعلق ہوتا ہے بدن کو آرام و تکلیف کا احساس ہوتا ہے سلام شرعی کہا جائے تو سنتا ہے جواب دیتا ہے ان کے جسم کو کوئی شئی خراب نہیں کر سکتی تکلیف نہیں دے سکتی۔ دوزخی کو گرم لہو اور پیپ پینے کو تھوہر کھانے کو ملتا ہے سننے اور جاننے وہ بھی ہیں لیکن جواب نہیں دے سکتے ان کا جسم مٹی اور مٹی کے جانور کھا جاتے ہیں اس لئے کافر مردہ ہے لیکن وہابی چونکہ اپنے اعمال و عقائد سیئہ کی وجہ سے مردہ ہے اس لئے وہ انبیاء علیہم اولیاء اللہ اور مومنین کو مردہ کہتا ہے رب العزۃ سے بدلہ لیتا ہے کہ یا اللہ تو ہمیں مردہ کہتا ہے تو ہم تیرے خالص اعمال صالحہ کرنے والے عہدے دار بندوں کو مردہ کہتے ہیں اللہ تعالےٰ ہر مسلمان کے عقائد صحیح بناوے اور اعمال صالحہ کی توفیق عطا فرماوے اور انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور ایمانداروں کی گستاخی اور لعنت سے بچاوے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے اور وہابی رائج الوقت سیاسی بڑدل سے نجات دے اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابی فرقہ مکذب قرآن ہے جو نبی کریم صلے اللہ علیہ

وسلم کو قبر میں مٹی سمجھتا ہے ۔

زیادہ وضاحت مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حیات ملاحظہ فرمائیں۔

غیر مقلد وہابی اہلحدیث نہیں بلکہ مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

(۱) ابن ماجہ شریف ۱۱۹/۷۷ } حدثنا ابو بکر ابن شیبۃ حدثنا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمُ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ یَعْنِیْ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعے کا دن ہے اسی دن آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی دن میں صور پھونکا جائے گا اسی دن میں کڑک ہوگی اسی دن میں مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارے درود شریف میرے پاس پیش کیے جاتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کے دربار میں ہمارے درود شریف کیسے پیش کیے جائیں گے آپ مٹی ہو جائیں گے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے ۔

(۲) ابوداؤد شریف ۱/۱۴۲ } حدثنا الحسن بن علی نا الحسین بن علی عن عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ عَلَیَّ قَالَ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ تُعْرَضُ صَلٰوتُنَا عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ قَالَ یَقُوْلُوْنَ بَلِیْتَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ =

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے بہترین دنوں سے جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر تم زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ میرے پاس پیش کئے جاتے ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ حضور آپ مٹی ہو جائیں گے۔ تب بھی؟ راوی نے کہا بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جواب دیا تو آپ مٹی ہو جائینگے تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یقینی بات ہے کہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حرام کر دیا ہے۔

(۳) المستدرک ۱/۲۷۸ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب حدثنا ابو جعفر احمد بن عبد الحمید الحارثی ثنا الحسین بن علی الجعفی ثنا عبد الرحمٰن ابن یزید بن جابر عن ابی الاشعث الصنعانی عن اوس بن اوس الثقفی قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ مِنْ اَفْضَلِ اَیَّامِکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فِیْہِ خُلِقَ آدَمُ وَفِیْہِ قُبِضَ وَفِیْہِ النَّفْخَۃُ وَفِیْہِ الصَّعْقَۃُ فَاَکْثِرُوْا عَلَیَّ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْہِ فَاِنَّ صَلٰوتَکُمْ مَعْرُوْضَۃٌ

عَلَیَّ قَالُوْا وَکَیْفَ صَلٰوتُنَا تُعْرَضُ عَلَیْکَ وَقَدْ اَرِمْتَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ ھٰذَا

حدیث صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجاہ =

اوس بن اوس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے تمام دنوں سے افضل دن جمعہ کا ہے اسی میں آدم علیہ السلام پیدا کیے گئے اسی میں آپ کا وصال ہوا اسی میں اسرافیل صور پھونکے گا اسی میں لوگ اُٹھے گے اسی جمعہ کے دن تم مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو بعض نے عرض کیا کہ حضور جب آپ مٹی ہو جائیں گے تو آپ پر ہمارے درود شریف کیسے پیش کیے جائیں گے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو زمین پر حرام کر دیا ہے۔

(۵) ابن ماجہ ۱۱۹ } حدثنا عمرو بن سواد المصری ثنا عبد اللہ بن وھب عن عمرو بن حارث عن سعید بن ابی ھلال عن زید بن ایمن عن عبادۃ بن نسی عن ابی الدرداء قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَکْثِرُوا الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَاِنَّہٗ مَشْھُوْدٌ تَشْھَدُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَاِنَّ اَحَدًا لَنْ یُّصَلِّیَ عَلَیَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَیَّ صَلٰوتُہٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْھَا قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ قَالَ وَبَعْدَ الْمَوْتِ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُّرْزَقُ =

ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعے کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھو کیونکہ اس دن فرشتوں کی

حاضری کا دن ہے اور تم سے کوئی بھی مجھ پر درود پڑھے گا تو اس کا درود مجھ پر پیش کیا جائے گا۔ جب تک کہ درود شریف سے فارغ نہ ہو ابو درداء رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا کہ حضور موت کے بعد بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالےٰ نے زمین پر انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھانا حرام کر دیا ہے اللہ کا نبی زندہ ہے اللہ کی طرف سے رزق دیا جاتا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ تمہارا عقیدہ ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مر کر مٹی میں مل گئے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارا ٹھوس رد فرما دیا کہ جو کہتا ہے جھوٹا ہے نبیوں کے جسموں کو مٹی کھا ہی نہیں سکتی انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی کے لئے حرام کر دیا ہے اب تم بتاؤ کہ تم سچے یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سچے؟ بولو وہابیو

آمنت

اور اپنے ایمانوں کو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق نبی اللہ کو زندہ یقین کر لو اور انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو مٹی میں ملنے والے عقیدے کو کفر سمجھو اور نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بہتان سمجھو۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْن۔

(۶) نسائی شریف $\frac{1}{242}$ اخبرنا محمد بن علی بن حرب قال حدثنا معاذ بن خالد قال اخبرنا حماد بن سلمۃ عن سلیمان التیمی عن ثابت عن انس بن مالکؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اُتِیْتُ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس مجھے لایا گیا ایک سرخ ٹیلے کے قریب حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے

(۷) نسائی شریف ۱/۲۴۲ } عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی قَبْرِ مُوْسٰی علیہ السلام وَھُوَ یُصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ ۔ انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ان دونو حدیثوں سے ثابت ہوا ۔

(۱) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے نماز ادا فرمارہے تھے اب تم بتاؤ ؟ کہ نبی اللہ (معاذ اللہ) مر کر مٹی میں مل جاتا ہے بقول تمہارے یا یہ کہو۔

(ا) معاذ اللہ ثم معاذ اللہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا جیسا کہ تمہارا عقیدہ ہے یا یہ کہو حضور نے نہیں فرمایا ہمارے مولوی اسمٰعیل دہلوی کا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ہے یا یہ کہو۔

(ب) کہ قبر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مٹی کھڑی نماز ادا کر رہی تھی یا یہ کہو کہ

(ج) کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا روح کھڑا نماز پڑھتا تھا تو یہ تمہارے اقوال باطل ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بجسدہ نماز ادا فرمارہے تھے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ۔

(۲) اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نگاہ پاک جیسا کہ زمین کے اوپر بینا تھی ایسے ہی زمین کے نیچے بھی بینا تھی ۔

(۴۳) انبیاء علیہم السلام کا حیات ہونا بھی اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا اور مولوی اسمٰعیل وہابی کا جھوٹ واضح ہو گیا او اہلحدیث کہلانے والے ایسی جھوٹی حدیثیں گھڑ گھڑ کر مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہو جیسی تمہاری من گھڑت حدیثیں ایسی تمہارا اہلحدیث نام۔

ان احادیث مذکورہ بالا کے مطابق تمہارا کہنا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان ثابت ہوا اگر تم فرقہ وہابیہ اپنے بڑے کی یہ عبارت کسی حدیث سے دکھا دو تو فقیر

مبلغات یکصد روپیہ

انعام

دینے کو تیار ہے ورنہ یاد رکھو بفرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ اس مذکورہ قول کا قائل مولوی اسمٰعیل اور اس کے تمام متبعین ابدی ناری ہیں اور جو ان کو ناری نہ سمجھے وہ بھی مکذب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور اسی دھڑے میں ہے۔

وہابی " مولوی صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے نماز ادا کر رہے تھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صحیح ہے ہمارا ایمان صحیح ہو گیا کہ انبیاء علیہ السلام کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی ویسے ہی رہتے ہیں لیکن قبر میں کھڑے نماز کیسے ادا کرتے ہیں یہ مسئلہ میری سمجھ میں نہیں آیا ذرا سمجھا دو۔

محمد عمر " تم بیچاروں نے نام تو اہلحدیث رکھا لیا لیکن اہلحدیث محدثین ہی تھے۔ جو احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم روایت کرتے تھے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم سے باخبر ہوتے تھے اگر نہ علم ہوتا صحیح حدیث مل جاتی تو فوراً اپنے عقیدے سے توبہ کرتے اگر کوئی بدمعاش عبد اللہ یا عبد القادر کہلائے تو وہ اللہ تعالےٰ کے بندے نہیں بن جاتے گو ان کے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ کا بندہ قادر کا بندہ لیکن اپنے اعمال سے بیچارہ معذور ہے مسمیٰ جب تک اسم کے موافق نہ ہو حقیقۃً وہ نام درست نہ ہوگا سنیئے فقیر حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

۸۔ کنز العمال $\frac{8}{88}$ } اَلْقَبْرُ حُفْرَۃٌ مِّنَ النَّارِ اَوْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ
(ق فی کتاب عذاب القبر عن ابن عمر)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبر کی دو قسمیں ہوتی ہیں یا دوزخ کے گڑھوں سے گڑھا بن جاتا ہے یا جنت کے باغوں سے باغ بن جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے ثابت ہوا کہ کافر و منافق کے لیے قبر تنگ ہوتی ہے اور دوزخ کا گڑھا بن جاتی ہے اس کے ورثار خواہ قبر کو کتنا ہی کھلی تیار کیوں نہ کردیں مومن کی قبر جنت کے باغوں سے باغ بن جاتی ہے جو تنگ ہو سکتا ہی نہیں بے شک صاحب قبر سیر کرے پھرے نمازیں پڑھے۔

اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف ریاض الجنۃ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گنبد خضرا میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہر شیٔ مہیا ہوتی ہے گنبد خضرا کے باہر ملائکہ کے دفتر لگے ہوئے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں تمام امت کے اعمال پیش ہوتے ہیں آپ ہر ایک کے اعمال نامے پر دستخط ثبت فرماتے ہیں درود شریف جمع کرتے ہیں مومنین کی حاجت روائی کرتے ہیں تمام دنیا کے منتظمین ابدال کا انتظام سنبھالے ہوئے ہیں تقرر

تباہ کرتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

گنبد خضرا میں سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آذان اقامت کا آواز سنائی دینا

(۹) الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۰ } واخرج ابونعیم عن سعید بن المسیب قال لقد رأیتنی لیالی الحرۃ وما فی مسجد غیری وما یاتی وقت صلوۃ الا سمعت الاذان من القبر۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یقیناً غزوہ حرّہ کی راتوں میں اور میرے سوا مسجد نبوی میں نہ کوئی رہتا تھا اور نہ ہی آتا تھا جب بھی نماز کا وقت ہوتا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے اذان کی آواز میں سنتا۔

(۱۰) الخصائص الکبریٰ ۲/۲۸۱ } واخرج الزبیر بن بکار فی (اخبار المدینۃ) عن سعید بن المسیب قال لم ازل اسمع الاذان والاقامۃ فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام الحرۃ حتی عاد الناس۔

سعید بن مسیب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں غزوہ حرّہ کے دنوں میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف سے ہمیشہ اذان اور تکبیر کی آواز میں سنتا یہانتک کہ لوگ غزوہ حرۃ سے واپس آ گئے۔

کیوں بئی وہابیو تمہارے بڑے مولوی اسمٰعیل دھلوی نے لکھا ہے کہ مر کر مٹی ہو گئے اور گنبد خضرا سے اذان و تکبیر کی آوازیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اپنے کانوں سے سنیں بتاؤ اب تمہارا مولوی اسمٰعیل دھلوی سچا یا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سچے؟

اب تمہاری مرضی جونسا دھڑا چاہو قبول کر لو۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کی ہر قبر میں تشریف لاتے ہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو منکر نکیر صاحب قبر سے دریافت کرتے ہیں۔

بخاری شریف ۱/۱۷۸ } مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ کہ اے صاحب قبر تو اس مرد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق دنیا میں کیا کہتا تھا ویسے اب بھی کہ تو ملائکہ کا ھٰذا الرجل کہنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیوی برزخی جسمانی روحانی زندگی کو ثابت کرتا ہے اور فرقہ وہابیہ کے لئے کمر توڑ جملہ ہے بخاری شریف میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ ہیں یا تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کو جھٹلا دو اور مکذب حدیث بن جاؤ یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیاۃ پر ایمان صحیح کر لو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر دنیا میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا صحابی حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالے عنہ تیس برس کے بعد قبر سے ویسا ہی نکلا

۱۱۔ ابن عساکر ۷/۸۷ } روی الحافظ اَنَّ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ رَأَيْتُ اَبَاهَا فِي الْمَنَامِ فَقَالَ لَهَا يَا بُنَيَّةَ حَوِّلِيْنِي مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ فَقَدْ اَضَرَّ بِي النَّدٰى فَاَخْرَجَتْهُ بَعْدَ ثَلَاثِيْنَ سَنَةً اَوْ نَحْوِهَا وَهُوَ طَرِيٌّ لَمْ يَتَغَيَّرْ مِنْهُ شَيْئٌ فَدُفِنَ فِي الْهِجْرَتَيْنِ بِالْبَصْرَةِ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِنَّهُمْ اِشْتَرَوْا دَارًا مِنْ دُوْرِ اٰلِ اَبِيْ بَكْرٍ فَدَفَنُوْهُ

فِیْهَا رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَرَحِمَہٗ =

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے کہا کہ میں نے اپنے باپ طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خواب میں دیکھا آپ نے فرمایا اے میری بیٹی اس قبر سے مجھے بدل دو مجھے زمین کی سیم نے تکلیف دی ہے میں نے اپنے باپ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو تیس برس کے قریب گزرنے کے بعد نکال لیا اور وہ بالکل تر وتازہ تھے کوئی چیز ان کے وجود سے نہ بدلی تھی پھر بصرے کے ہجرتین میں دفن کیا گیا اور ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے ال ابی بکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مکانوں سے ایک مکان خریدا اور حضرت طلحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو اس میں دفن کر دیا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اہل قبر حضرت طلحہ بن زبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قبر میں زمین کی نمی کی تکلیف پہنچی یعنی زمین کی سیم کا پانی قبر میں آ گیا تو آپ کے جسم کو تکلیف پہنچی تو آپ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو خواب میں فرمادیا تو انہوں نے قبر کھود کر جسم کو تیس برس کے بعد ویسا ہی نکال لیا اور دوسری جگہ دفن کر دیا اصحابی اہل قبر کے جسم کو قبر میں تکلیف کا پہنچنا اور اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرنا ثابت ہوا کیا تم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے اصحابی جیسا بھی نہیں سمجھتے یہ حدیث تمہارے مولوی اسمٰعیل دھلوی کے لئے سر کا بٹہ ہے اور اس حدیث شریف نے مولوی اسمٰعیل دھلوی اور اس کے عقیدت مندوں کو مکذب حدیث ثابت کر دیا۔ اب تم خود سوچ کر دجنہاں نے ٹپنے چلیے جان ثرٹ پہ مثال صادق آتی ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۳

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۲

تحفہ وہابیہ ۶۸ } اگر کوئی حق نہ ماننے والا اور راستی قبول نہ کرنے والا یہ اعتراض کرے کہ تم جو قطعی طور پہ کہتے ہو کہ جو کوئی یوں کہے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ سے شفاعت چاہتا ہوں تو وہ شخص مشرک ہوگا اور ان کا خون مباح ہوگا۔ ایسے لوگوں کو ہم کافر کہتے ہیں۔

"محمد عمر" کیوں بئی وہابیو! اب تم بتاؤ؟ کہ جو مسلمان یا رسول اللہ کہے تم اس پہ فتویٰ دیتے ہو اس کو قتل کردینا چاہیئے اور ایسا شخص کافر ہے۔ تو

(۱) تمہاری اس عبارت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے رسول نہیں صرف ہمارے مسلمانوں کے ہی رسول ہیں۔

(۲) تمہاری اس مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا کہ تمہیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا بغض ہے کہ آپ کا اُمتی اگر یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکارے تو تم اتنا بھی گوارہ نہیں کرسکتے۔ یعنی حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا نام لینا تمہیں پسند نہیں۔

(۳) تم وہابی بشر کہنے کو اسلام سمجھتے ہو اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا کفر سمجھتے ہو تو تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے گستاخ ثابت ہوئے کہ جو کلمہ کفار نے انبیاء علیہم السلام کو توہینا استعمال کیا تم اس کو پسند کرتے ہو اور جو کلمہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تابعین تبع تابعین سلف صالحین نے استعمال کیا تم اس کو کفر سمجھتے ہو۔ لم اکن لا سجد لبشر ابلیس نے بھی کہا تو معلوم ہوا کہ تم وہابی ابلیسی

پارٹی کے ہو اسی لئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے والوں کو قتل کا حکم دیتے ہو اور فتویٰ کفر دیتے ہو اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بشر کہنے والی پارٹی دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرتے ہو اور ان کے پیروکار ہو۔

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن کو حق قبول کرنے والا اور آپ کے محبین کو حق نہ ماننے والا کہتے ہو اتبعوا الباطل کے تابعدار دقبر وحشر میں تمہارا کیا حال ہوگا ؟ سوچو۔

(۵) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ماننے والوں کو مشرک کہتے ہو اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گرانے والے کو اپنا سمجھتے ہو اب تم سوچو کہ تم کس فرقے سے ہو؟ "محمد عمر" بنی وہابیو تمہیں اس خاص پیتبے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ کسی کافر یا مشرک نے کبھی یارسول اللہ کہہ کر پکارا ؟ یا شفاعت کے لئے کسی مشرک نے آپ کو یاد کیا؟ بینوا وتوجروا !

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب تو آپ کی رسالت پہ ایمان رکھنے والا ہی کرسکتا ہے جیسا کہ بیٹا آپ کے باپ کو ابا جی کا خطاب کرے بیٹا ہی ابا جی کا خطاب کر سکتا ہے ایسے ہی معلوم ہوا کہ فرقہ وہابیہ رسالت کا ہی منکر ہے جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ کے خطاب سے مشرک بن جاتا ہے۔ مسلمان مومن اگر یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہتا ہے اس کا ایمان تازہ ہوتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۴

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۳

وہابی شرک و بدعت

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے سے وہابی مشرک بن جاتا ہے

فتویٰ ستاریہ ۳/۹ (سوال ۳۲۹) یا رسول اللہ یا شیخ عبد القادر، یا علی مدد کے نعرے لگانا جائز ہے یا نہیں؟ سائل شاد الحمید حسین جوڑیا بازار کراچی

جواب: (۳۲۹) یا رسول اللہ و یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ و یا علی مدد مشکلکشا وغیرہ نعرے لگانا شرک ہے۔

اس مسئلہ کا تفصیلاً ذکر فقیر کی تصنیف مقیاس توحید میں ملاحظہ فرمادیں لیکن اب فقیر تمہارے ان دونو عقیدوں کا جواب اکٹھا ہی عرض کر دیتا ہے پہلے مختصراً قرآن کریم سے پھر مختصراً صرف ایک حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر تمہارے گھر کے کھاتے تمہارے مسلمہ بزرگ کی زبانی عرض کر دیتا ہے۔ یہ اختصار اسی لئے عرض کرتا ہوں تاکہ کتاب کی طوالت سے قارئین تنگ آکر کتاب سے غفلت نہ کریں۔

قرمان خداوندی اہل قبور کو غائبانہ پکارنا

الزخرف ۲۵/۴ وَاسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ ۝

اور سوال کیجئے جو آپ کے پہلے رسول گزر چکے ہیں کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

کوئی معبود پیدا کیا ہے جس کی وہ عبادت کرتے ہیں۔
اللہ تعالےٰ نے اس آیۃ کریمہ میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ آپ سے پہلے جو رسول گزر چکے ہیں ان سے دریافت فرمایئے کہ رحمٰن کے سوا کوئی معبود ہے جن کی یہ عبادت کرتے ہیں۔
(۱) مَنْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَا تمام رسل اہل قبور ہیں۔
(۲) وَاسْئَلْ اللہ تعالےٰ جل شانہ نے اہل قبور کو غائبانہ پکارنے کا حکم جاری فرمایا اگر مومنین اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو پکارنا سوال کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے معاذ اللہ پکارنے کا حکم جاری فرما کر شرک کا سبق دیا؟
(۳) مسئول عنہ اللہ تعالےٰ حی ہے تو اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ اٰلِهَةً يُّعْبَدُوْنَ حَیّ کے لئے بقول تمہارے معاذ اللہ مردوں کو شہادتی پیش فرمایا؟ نہیں تم نے غلط سمجھا ہے (۱) انبیاء اللہ کو تم نے مردہ سمجھا یہ بھی رب کریم نے جھوٹ ثابت کر دیا (۲) اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا تم نے شرک کہا اللہ تعالےٰ نے یہ حکم جاری فرما کر تمہارے اس شرک کو توڑ دیا اور اہل اللہ انبیاء علیہم السلام اہل قبور کو غائبانہ پکارنا ان سے سوال کرنا عین حکم رب العزت کی تعمیل ثابت ہوئی بلکہ جس کا عقیدہ ہو کہ اہل اللہ انبیاء اللہ اہل قبور کو غائبانہ پکارنا سوال کرنا ناجائز ہے شرک ہے ایسا شخص قرآن کریم کا منکر ہے اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے مکذب قرآن کریم ہے

نوٹ: اس آیت قرآنی سے ثابت ہوا کہ یا رسول اللہ دور سے غائبانہ پکارنا سوال کرنا اطاعت قرآنی ہے۔
(۴) اس آیت کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور انبیاء علیہم السلام دور دور سے

سنتے ہیں

(۵) اس آیۃ کریمہ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اہل قبور سن کر جواب دیتے ہیں جن کو اہل دل سنتے ہیں۔

گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے،

تمہارے بڑے کی تصنیف سے ہیں اہل اللہ کو غائبانہ پکارنا حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

(۱) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۱۳۷ } حدیث عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ قال جاء اعمیٰ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللہِ اُدْعُ اللہَ لِیْ اَنْ یُّعَافِیَنِیْ قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکَ قَالَ فَادْعُہٗ قَالَ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّتَوَضَّأَ وَیُحْسِنَ وُضُوْءَہٗ (زاد النسائی فی بعض طرقہ) فَتَوَضَّأَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ ذَکَرَ فِی السِّتَّۃِ مِثْلَ مَا ذَکَرَہٗ المصنف من قولہ اللھم انی اسألک الخ

(صلوۃ الضر والحاجۃ)

(۲) تحفۃ الذاکرین شوکانی ۳۷ } یَتَوَضَّأُ وَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ یَدْعُوْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ (ت، س، مس)

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی حدیث ہے انہوں نے کہا کہ ایک

نابینا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگئے کہ مجھے معافی دے آنکھیں درست ہو جائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تو چاہے تو میں دعا کروں اور اگر تو صبر کرے تو وہ تیرے لئے بہتر ہوگا نابینے نے عرض کیا اللہ تعالےٰ سے دعا ہی فرما دیجئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کر تو نابینے نے وضو کیا اور دو رکعتیں پڑھیں اور دعا مانگی۔

تحفۃ الذاکرین میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ شوکانی نے لکھا اور باب باندھا کہ (کسی تکلیف اور حاجت کے لئے نماز پڑھنا) اور آگے عثمان بن مَظْعُوْن رضی اللہ تعالےٰ عنہ والی حدیث نقل کی کہ صاحب حاجت یا صاحب تکلیف وضو کرے اور دو رکعتیں پڑھے پھر دعا کرے اے اللہ میں تم سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف متوجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جو رحمت والے نبی ہیں یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اپنے رب کریم کی طرف پیش کرتا ہوں اس حاجت میں تاکہ میری حاجت پوری کی جائے اے اللہ میری ذات میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو میرا سفارشی بنا دے۔

کیوں بئی وہابیو! (۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے غائبانہ پکارنے کا سبق دیا اور دربار خداوندی میں اپنی حاجت کے لئے اپنی ذات کو پیش کرنے کا حکم دیا نابینے نے ایسا ہی کیا تو اس کی آنکھیں درست ہو گئیں تمہارے دونوں عقیدے باطل ثابت ہو گئے (۱) نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو غائبانہ پکارنا (ب) حاجت روائی کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر دربار خداوندی میں اپنا سفارشی پیش کرنا سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہو گئی تمہارا یا رسول اللہ کو شرک کہنا باطل ثابت ہوا لے لو وہابیو!

آمنـــــــ

اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پیش کرتا ہوں۔

(۴) بخاری شریف ۲/۹۷۵ | اِنِّی لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا
مجھے کوئی خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا امتی مشرک نہیں بن سکتا بلکہ وہ شرک کی طرف مائل بھی نہیں ہو سکتا یہ ہے فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

وہابی ہمیں مشرک وکافر کہتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں سینے سے لگاتے ہیں اور ایماندار بناتے ہیں۔ دیکھیں کس کا پلہ بھاری ہے۔

وہابیو! آؤ فقیر تمہارے اس بڑے کی بات سنا دیتا ہے جس نے تمام ہندوستان میں وہابیت کی بنیاد ڈالی اور وہابی فقہ کی تدوین کو سرانجام دیا ان کا نام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ہے اس کی تصنیف نفح الطیب ہے اس میں تحریر فرماتے ہیں اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اپنے صاحب قبور بڑوں سے غائبانہ فریاد کے لئے ندا کرتے ہیں سنیئے

وہابی شرک کا گولہ وہابی شہرپہ

نواب صدیق حسن خاں صاحب وہابی کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو غائبانہ پکار کر حاجت طلب کرنا

(۱) نفح الطیب مصنفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب ۲۱ | از تو میخواہم رسول اللہ مراد خویش را
چشم امیدم بسے گردد بروئے غیر باز

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی مراد میں آپ سے پورا کرانے کا خواہشمند ہوں
اور مجھے امید ہے کہ کسی اور کے سامنے اپنی حاجت لے جانے کی ضرورت نہ پڑیگی
کیوں جی وہابیو نواب صدیق حسن خان صاحب وہابی نے

(ا) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بعد از وصال غائبانہ پکارا۔

(ب) اپنی حاجت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں پیش کی اور کہا کہ آپ ہی میرے حاجت روا ہیں مجھے کسی اور کی طرف جانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔

زور سے کہ دو وہابیو! | آمنّا |

ورنہ نواب صاحب کو بھی کافر و مشرک کہ دو تاکہ ثابت ہوجائے گرو جنہاں دے ٹیڈے چیلے جان شڑپ اگر تمہارے وہابیوں کے سرغنہ پیشوا کافر و مشرک ہیں تو پھر تمہارے کیا ہی کہنے ہیں۔

(۲) نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب۔ نواب صدیق حسن خان صاحب بعو پالی ۱۲

یارسول اللہ زائرا برائے کس چہ کار
بر سر اغیار زو سنگ ترازوئے شما

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زیارت کرنے والے کو کسی سے کیا غرض غیروں کے سر پہ آپ کے ترازو کا بٹہ مار۔

کیوں جی وہابیو! تمہارے نواب صاحب تو فرماتے ہیں کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص آپ کی زیارت کے لئے جاتا ہے اس کو منع کرنے والوں سے کیا غرض اور اگر کوئی آڑے آئے تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ترازو کے بٹے کو اس دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر مار۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے ہندوستان کے بانی مذہب نے مصطفےٰ صلے اللہ

علیہ وسلم کو غائبانہ یا رسول اللہ کہہ کر پکارا اگر بقول تمہارے واقعی یا رسول اللہ پکارنا شرک ہے۔ تمہارا مسلمہ بزرگ پکار رہا ہے تو تمہارے نزدیک وہ بھی مشرک اور جس مذہب کے اکابرین مشرک ہیں متبعین تو بطریق اولیٰ مشرک بنے تو معلوم ہوا کہ وہابی سر سے ہی مشرکوں کا مجسمہ ہیں۔

۳۸:- قسم بشاہ رسالت قسم بشوکت او کہ نیست در سر من جز ہوائے سنت او

رسالت کے بادشاہ آپکے شان کی قسم، میرے سر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سوا کچھ نہیں۔

الکلمة العنبریة فی مدح خیر البریة صلی اللہ علیہ وسلم

۳- نفح الطیب ذکر المنزل والحبیب مصنفہ نواب صدیق حسن خاں ۱۱

یا سیدی یا عروتی و وسیلتی

اے میرے سید اے میرے کنڈل اور میرے وسیلے

و ذریعتی یا مرصدی مولائی

اور اے میرے ذریعے لے میری تاک کی جگہ اے میرے مولے

انت المغیث برحمة وکرامة = فی غمة وغوائل وبلاء

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی رحمت اور بزرگی کے ساتھ فریاد رس ہیں۔ ہر تکلیف اور غموں میں اور مصائب میں۔

ارحم فقیرا جاء بابك راجیا   انت المعین لحرمة الفقراء

آپکے دروازے پر امیدوار محتاج حاضر ہے رحم فرمایئے   آپ ہی محتاجوں کی عزت کے بچانے والے ہیں

احسن الیٰ عبد بحبك لائذ   اوی الیك مخافة الاعداء

بندے پر اپنی گہری محبت سے احسان فرمایئے،   دشمنوں کے خوف سے آپکی طرف پناہ لی ہے پناہ دیجئے

کن انت للمحزون جار اجنة = من هذا البلوی وذی الاوا ء

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہی غمناک کی ڈھال ہیں فریادرسی کرنے والے ہیں ان مصائب اور تکلیف سے۔

يَا اَيُّهَا الشَّمْسُ الرَّفِيْعُ مَكَانَهٗ - هَنَاءَتْ بِنُوْرِكَ سَاحَةُ السَّمَاءِ

اے بہت اونچے مقام والے سورج = آپ کے ہی نور سے زمین و آسمان کا وسیع میدان روشن ہے

اَلِحْ عَلَيَّ عِنَايَةٍ وَعَطُوْفَةٍ = وَاَنِرْ حَنَادِسَ مُهْجَتِي السَّوْدَاءِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہربانی فرماکر مجھ پر روشنی ڈالئے = اور میرے دل کے گہرے اندھیرں کو روشن کر دیجیے۔

۱۴۔ نفح الطیب ۱۱ } وَلَكَ الشَّفَاعَةُ وَالْمَكَانَةُ فِيْ غَدٍ
روزِ حشر بلندی اور شفاعت آپ کے ہی قبضے میں ہو گی۔

وَلَاَنْتَ اَكْرَمُ مَعْشَرِ الشُّفَعَاءِ اور شفارشیوں کی تمام جماعت کے بزرگ آپ ہی ہوں گے۔

وَرُجَاءُ عَبْدِكَ مِنْ جَنَابِكَ سَيِّدِيْ -

آپ کا بندہ نواب آپ کے دربار شریف میں اے میرے سید امید ہے کہ حاضر ہوا ہے

نَيْلُ الشَّفَاعَةِ ذُرْوَةُ الْاٰلَاءِ اے تمام نعمتوں کے مرکز شفاعت حاصل کرنے کیلئے

کیوں بھئی وہابیو! نواب صدیق حسن صاحب دربار مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں اقرار کر رہا ہے کہ نواب آپ کا عبد ہے کیا فتویٰ لگاؤ گے۔

وَعَظِيْمُ رَجْوِيْ اَنْ تَكُوْنَ وَسِيْلَتِيْ -

اور مجھ نواب کو بہت بڑی امید ہے کہ آپ میرے وسیلہ ہوں گے۔

فِيْ عَفْوِ زُلَّاتِيْ بِيَوْمِ جَزَائِيْ

قیامت کے دن میری لغزشوں کی معافی کے لئے
وَسِوَاكَ مَالِيْ فِي الْقِيَامَةِ شَافِعٌ -
اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن آپ کے سوا میرا کوئی شفاعتی نہیں
اَنْتَ الْمُخَلِّصُ لِيْ مِنَ الْبَاسَاءِ - قیامت کے عذابوں سے آپ
ہی مجھے چھڑانے والے ہیں۔
ان مذکورہ اشعار میں غیر مقلدین وہابیوں نام کے اہلحدیثوں کے ہندوستان کے سب
سے بڑے وہابی نے
(۱) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عبد ہونے کا اقرار کیا ہے جس سے شرک کا فتوی
وہابیہ ہم پر عائد ہوتا ہے۔
(۲) یارسول اللہ (صلے اللہ علیک وسلم) سے غائبانہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا۔
(۳) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے اپنے گناہوں اور غیر وہابی کے لئے امداد طلب کی اور
آپ کو اپنا دنیا و عقبیٰ کی جائے پناہ تسلیم کیا۔
(۴) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا شفیع ہونے کا اقرار کیا۔
(۵) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو نور ہونے کا اقرار کیا۔
(۶) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے نور طلب کیا۔
(۷) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وسیلہ ہونے کا اقرار کیا۔
(۸) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کو سفر کر کے جانے کا اقرار کر دیا۔
(۹) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا مولیٰ تسلیم کر لیا۔
(۱۰) مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا فریاد رس بنا لیا۔

(۱۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ تسلیم کر لیا اور وسیلہ تسلیم کیا۔

(۵) نفح الطیب ۶۶ } صَلّٰی عَلَیْکَ اِلٰہُ الْخَلْقِ مَکْرُمَۃً
وَسَلِّمِ الرَّبُّ غُرًّا فَوْقَ اَفْلَاکٖ

نَوَابُ عَبْدُکَ مَوْلٰینَا وَسَیِّدُنَا لَا زَالَ یَنْشُدُ مَدْحًا عِنْدَ اَمْلَاکِ

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق کا الٰہ درود پاک از روئے تحفے کے آپ پر بھیجے علیک وسلم۔

اور پروردگار جو آسمانوں کے اوپر قیام پذیر ہے آپ پر بہترین سلام بھیجے۔ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم نواب آپ کا بندہ ہے اے ہمارے مددگار اور ہمارے سردار دعا فرمایئے کہ نواب آپ کی تعریف کے اشعار تمام ملکوں میں پڑھتا ہی رہے۔

(۱) کہوں نجی وہابیو! اب بتاؤ اب تو تمہارے مسلمہ بڑے وہابی نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اہل قبر پر خطاب کرکے صلوٰۃ وسلام پڑھا۔

(۲) خداوند کریم کو تمام آسمانوں کے اوپر یعنی عرش پر تسلیم کیا تاکہ ثابت ہو جائے کہ میں وہابی اہلحدیث ہوں یہ میرا عقیدہ ہے۔ اور یہ عقیدہ سوائے وہابیوں کے اور کسی کا نہیں۔

(۳) نواب صاحب نے یہ بھی تسلیم کر لیا کہ عبد رسول کہنے میں شرک نہیں ہے۔

(۴) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید و مولیٰ کہنا ثابت کر دیا۔

(۵) نواب صاحب نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کے اشعار پڑھنے ثابت کر دیئے اُن تمام وہابیہ کے اختلافی مسائل کو نواب صدیق حسن خان وہابیوں کے سرنے تسلیم

کرلیا اور اقرار کیا کہ ان کے خلاف عقیدہ رکھنے والے باطل ہیں۔ ورنہ نواب صدیق حسن خان صاحب پر بھی فتویٰ کفر لگادو ور

کیوں بھئی وہابی بم وہابی قلعے پر پڑا یا نہ ؟

نواب صدیق حسن خان صاحب بیچارے نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی مدد طلب کی لیکن کچھ نہ بنا جس کا عقیدہ ہی صحیح نہیں انبیاء اللہ کی استمداد کا قائل ہی نہیں دل کے کھوٹے کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم امداد کیسے کرسکتے ہیں دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہم مانگتے ہیں آپ نے کبھی رد نہیں فرمایا رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔

اَفَحَسِبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ يَّتَّخِذُوْا عِبَادِيْ مِنْ دُوْنِيْٓ اَوْلِيَآءَ اِنَّآ اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ نُزُلًا ۝

کیا کفار کو یقین ہے کہ میرے سوا میرے بندوں کو مددگار بنائیں گے (ہرگز نہیں) کافروں کے لئے ہم نے جہنم تیار کیا ہے۔

کیونکہ بھی اگر وہابی غیر مقلد سچا ہوتا امداد طلب کرتا تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نواب صاحب کی ضرور امداد فرماتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نواب صاحب کی امداد نہ فرمانا یہ ان کے باطل مذہب کی بین دلیل ہے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ دلوں کے حالات سے واقف ہیں بد عقیدگی سے سوال کرنے والوں کو کبھی خیر نہیں ملتا۔ ایک جگہ توہین کرے اور دوسرے وقت میں امداد طلب کرے تو اس سے زیادہ اور کیا منافقت ہو سکتی ہے اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کفار و منافقین کی امداد سے منع فرما دیا ہے لیکن بہر صورت نواب صدیق حسن خان نے اپنی کتاب میں وہابی عقیدے کی جڑ کاٹ دی کَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۨ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا

مِنْ قَرَأَ یہ

نواب صدیق خان نے صاحبِ قبر قاضی شوکانی سے غائبانہ مدد طلب کی

۱۔ نفح الطیب من ذکر المنزل والحبیب مصنف نواب صدیق حسن خاں بھوپالی ۵۷

ہوس ما ست حدیث از لب جاناں مددے
مدد اے طالع صدیق حسن خاں مددے

تو ہماری خواہش ہے محبوب کی زبان سے بات کر کے مدد کرو۔
اے صدیق خان کے نصیب مدد کیجئے۔

"محمل عمر" نواب صدیق حسن نے قاضی شوکانی کو جاناں کا خطاب دیا۔

(۱) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی سے مددے کا خطاب کر کے غائبانہ مدد طلب کی کیوں جی وہابیو تمہارا مسلمہ بزرگ وہابی جس نے قاضی شوکانی صاحب قبر غیراللہ سے غائبانہ مدد طلب کی مولوی نواب صدیق حسن خان صاحب مشرک ہیں یا نہ؟ جن کے مسلمہ بزرگ مشرک ہیں ان کی امت موحد کیسے کہلا سکتے ہیں۔

(۳) نواب صدیق حسن خان نے قاضی شوکانی کو اپنا نصیب قرار دیا بتادیہ نواب صاحب کا دوسرا شرک ہے دوسری بار مددے کہکر پھر قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی تیسرا شرک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نواب صاحب بیچارے سمجھ بیٹھے کہ شاید ہمارے وہابی فرقے میں بھی ولی ہو سکتا ہے۔ حالانکہ قاضی شوکانی صاحب اگر ولی اللہ ہوتے تو یقیناً ہندوستان میں ایک سنی معتقد نظر نہ آتا لیکن خداوند کریم کا فرمان کیسے غلط ہو سکتا ہے بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ وَلَكُمُ الْوَيْلُ مِمَّا تَصِفُونَ (باطل حق پہ غالب

نہیں آسکتا) بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں وہ حق باطل کا بھیجا نکال دیتا ہے پھر وہ مٹ جاتا ہے تمہارے لئے ہلاکت ہے جو تم بیان کرتے ہو۔

وہابی مذہب میں تو کوئی وہابی ولی اللہ ہو سکتا ہی نہیں۔ ایک قاضی شوکانی کو انہوں نے ولی سمجھا لیکن وہ خیال بھی غلط ثابت ہوا آج تک غلبہ بفضلہ تعالےٰ ہمارے مقلدین کا ہی ہے اور انشاء اللہ تعالےٰ ایسے ہی تمام دنیا میں رہیگا اور مقلدین کے دلائل قرآنیہ و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کا ساتھ غالب ہی رہیں گے کیونکہ فرمان الٰہی قائم ودائم ہے فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ یہ حزب اللہ مقلدین کی ہی جماعت ہے جنہوں نے تمام دنیا میں ہر باطل کا مقابلہ کیا اور مغلوب نہ ہوئے اور دشمن کو ہر قسم کے میدان میں پامال کیا اور لوٹے نہ ہوئے غیر مقلدین وہابیوں نے اپنی جماعت کی ہر طرح قربانی کر کے تنظیمیں کیں تبلیغی "تحریری" تقریری اور درسی طور پر بھی پورا زور لگایا لیکن ہر طرح ہی ناکامی کا منہ دیکھا اور ذلت اُٹھائی غیر مقلدین وہابیوں کے زور لگانے میں اب کوئی کمی ہے ؟ سلطان نجد اپنے خزانے سے پاکستان وہندوستان کے وہابی علماء کو گھر بیٹھے ماہانہ تنخواہیں دے رہا ہے جو دیہاتیوں کے مولویوں تک پہنچ رہی ہیں لیکن پھر بھی ہر جگہ شکست کھا رہے ہیں اور شرم کے مارے شکست کا نام فتح کہہ کر بیچارے وہابیوں کو دھوکا دے رہے ہیں کیا کریں بیچارے کا چندہ بند ہوتا ہے۔

(۷) نفح الطیب ۵۷ {
اندریں دور کہ بازار سخن خاموش است
شور سنت مددے نعرہ ایمان مددے
}

اس زمانے میں کہ سنت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا بازار خاموش ہے

اے قاضی شوکانی سنت کا شور ڈالنے والے مدد کرو ایمان کا نعرہ لگانے والے مدد کرو
اس شعر میں بھی نواب صاحب نے دو دفعہ قاضی شوکانی صاحب سے مدد طلب کی
جو مذکورہ بالا عبارت میں مذکور ہے کہ حدیث کا ذکر کم ہو گیا ہے کوئی حدیث بیان ہی
نہیں کرتا اور تم نے شور ڈال ڈال کر سنت کی تبلیغ کی ہے۔ اور ایمان کا نعرہ لگاتے
رہے ہو لہٰذا اب بھی امداد کرو اور ایک دفعہ قبر میں ہی حدیث کا شور ڈال دو اور غیر
مقلدیت کا نعرہ لگا دو تاکہ اب بھی چاروں طرف غیر مقلدین کا چرچا ہو جائے لیکن بیچارے
نواب صاحب کو یہ پتہ نہ تھا کہ ہندوستان کی ایک ریاست کے مالک تو بن گئے لیکن لوگوں
کے ایمانوں کے مالک نہیں بن سکتے بہتیرے مولویوں کی تنخواہیں مقرر کر کے مبلغین
چھوڑے جگہ جگہ درس جاری کرے لیکن ہندوستان میں حضرت داتا گنج بخش صاحب
علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان
باہو رحمۃ اللہ علیہ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ وغیرہم جس ملک میں اتنے اولیاء
اللہ کی موجودگی ہو وہاں شوکانی صاحب بیچارے کی کیا دال گلتی ہر حال نواب
صاحب نے اپنے بڑے کو ہی فریاد کے لئے پکارا کسی ولی اللہ کو نہیں پکارا تاکہ
ہدایت نہ آجائے۔

نفح الطیب ۵۷

حسرت گریہ بر او بار مقلد باقی است
نیست نم در مژہ ام دیدہ گریاں مددے

رونے کا افسوس اس پہ ہے کہ مقلد کا بوجھ باقی ہے = میری رونے والی آنکھوں
کی پلکوں میں نمی بھی نہیں رہی مدد کیجئے۔
مقلدین کے دلائل باہرہ سے نواب صاحب کی ایسی چیخیں نکلیں فرماتے ہیں کہ مجھ پر

مقلدین کے دلائل حقہ کا اتنا بھاری بوجھ پڑ گیا ہے کہ رو رو کر میری آنکھوں میں نمی بھی نہیں رہی
یعنی بڑی تنگی کے وقت میں بیچارے نواب صاحب نے اپنے غیر مقلد وہابی سے فریاد طلب
کی لیکن قاضی صاحب بیچارے بھی مدد نہ کر سکے کاش کسی ولی اللہ صاحب قبر سے ایسے ہی معافی
مانگ لیتے اور روحانیت سے تائب ہو کر مقلد بن جاتے پھر مدد طلب کرتے تو انشاء اللہ ولی اللہ
صاحب قبر نواب صاحب کو ولایت کا لطف چکھا دیتے۔

نفح الطیب ۵۷
انس بار ائے پرستان نتوانم ورزید
وحشت دل طلبم چشم غزالان مددے

رائے پرست مقلدین کی محبت میں قبول نہیں کر سکتا۔ میں دل کی آزادی کا طالب ہوں
اے ہرنوں کی آنکھ والے مدد کر و۔

جتنی زاری اور منت سماجت نواب صاحب نے غیر مقلد سے کی پھر بھی سمجھ نہ آئی کہ جب
قاضی صاحب نے میری مدد نہیں کی اور نہ ہی بیچارے کر سکتے تھے تو بہ ہی کر لیتے لیکن بیدل
اور ولیوں کے منکروں کو ہدایت نصیب ہی نہیں ہوتی پہلے دربار خداوندی سے دلی دعا
کرتے کہ یا اللہ مجھے کسی اپنے خاص ولی اللہ کا راستہ دکھا رب کریم کی اتنی منت سماجت
کرتے تو یقیناً اللہ تعالےٰ کامل ولی کا راہ دکھا کر کامیاب کر دیتا۔

نفح الطیب ۵۷
دل ما از قفس رائے بہ تنگ آمدہ است
ہاں فضائے چمن سنت ماہاں مددے

ہمارا دل اجتہاد کے پنجرے سے تنگ آچکا ہے۔ چمن کی فضاؤں والے چاندوں کی صفت باغ مدد کر
نواب صاحب مقلدین سے تنگ آکر قاضی شوکانی صاحب سے امداد طلب فرماتے ہیں
کہ اے قاضی صاحب تم سنت کے باغ ہو تم سے سنت کی خوشبو آتی ہے اور یہاں میں

مقلدین کے پنجے میں پھنس گیا ہوں پنجہ سخت ہے میں کمزور ہوں زندہ میری کوئی مدد کرنے والا نہیں ہے لہٰذا تم قبر میں ہی میری مدد کرو اور مجھے مقلدین کے غلبے سے نجات دلاؤ۔

نفح الطیب ۵۷ | زمرہ راسئے در افتاد بار باب سنن ؛ شیخ سنت مدد ے قاضی شوکان مدد ے

مقلدوں کی جماعت سے اہلحدیث وہابیوں کو واسطہ پڑ گیا ہے۔ اہلحدیث وہابیوں کے شیخ مدد کر اے قاضی شوکانی مدد کر۔

نواب صدیق حسن کو جو مقلدین سے واسطہ پڑا وہابیت کا کھیت اجڑتا نظر آیا تو وہابیت کے سرغنہ قاضی شوکانی صاحب سے لگے مدد مانگنے کہ تو ہمارا وہابیوں کا بڑا ہے اب مدد کو پہنچ مقلدوں کی جماعت کے دلائل ہم پر امنڈ پڑے ہیں تو ہمارے اہلحدیث وہابیوں کا بزرگ ہے اے قاضی شوکانی مدد کر۔

کیوں جی وہابیو اب بتاؤ کہ یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم کہنا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا وہابی مشرک ہے۔ لیکن اب جو مقلدین کے دلائل قرآنیہ و احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا زور پڑا تو وہابیوں کے سرغنہ کو اپنی پڑی اور مولوی شوکانی سے غائبانہ فریاد و استمداد شروع کر دی کہ اے قاضی شوکانی مقلدین کی جماعت نے ہمارے فرقہ وہابیہ کو بدعتی "مشرک" قرن الشیطین "قبر پرست" نفس پرست بجو گوہ کھانے والے منی سے لبریز نجس فرقہ ثابت کر دیا ہے اب ہماری مدد کر بھلا وہ شخص جو خود تحفۃ الذاکرین میں از روئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اقرار کر چکا ہے کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے غائبانہ یا محمد کہہ کر اور اولیاء اللہ سے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ سے غائبانہ استمداد کا قائل ہے وہ نواب صدیق حسن خان

صاحب کی امداد کیا کر سکتا ہے جیسا کہ اب فقیر نے مقیاس وہابیت سے غیر مقلدین وہابیوں کی قلعی کھول دی ہے کوئی ہے وہابی جو فقیر کے ان دلائل قرآنیہ وحدیثیہ کو رد کر کے اپنے ان عقائد وہابیہ کو حقہ ثابت کر دے رب العزت نے سچ فرمایا ہے۔ وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا ○ حق آجائے تو باطل مٹ جاتا ہے بے شک باطل مٹنے کے قابل ہوتا ہے۔ آگے پھر نواب صاحب کی چیخیں نکلیں اور فرمایا۔

نفح الطیب ۵۷
پشتہا خم شدہ از بار گراں تقلید
سنت خیر البشر حضرت قرآن مددے

ہمارے سب وہابیوں کی پیٹھیں تقلید کے بھاری بوجھ سے ٹیڑھی ہو چکی ہیں۔ نبی کریم (صلے اللہ علیہ وسلم) کی سنت کے پیروکار اور شیخ القرآن ہماری مدد کر۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار کہنا ہی کافی سمجھتا ہوں۔

نفح الطیب ۵۷
گفت نواب غزل در صفت سنت تو
سرور دین صلۂ قبلۂ پاکاں مددے

تیری سنت کی صفت میں نواب نے یہ غزل کہی ہے۔
اے دین کے سردار پاک لوگوں کے صدقے مدد کر۔

یہ ہے وہابی مذہب کا سرغنہ وہابی جس شخص نے نوابی کے بل بوتے پر ہندوستان میں وہابیت کا پرچار کیا اور علمار سوء کو وہابیت کی تبلیغ کرا کرا کر علم دین کے مرکز کو برباد کیا اور جگہ جگہ وہابیت کے پودے لگا دیے جو آج بھی مسلمانوں کو برباد کر رہے ہیں پاکستانی مسلمانوں کو پلید بنا رہے ہے توحید پرستوں کو نفس پرست بنا رہے ہیں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے بعض

مذبذب معتقدین کو پھسلا کر جہنمی بنا رہے ہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایذا مذار امت پر شرک و کفر کے فتوے جڑ جڑ کر ہندو، سکھ، عیسائی ۔ یہودی کمیونسٹ، دہریے اور سوشلزم کو ترقی دے رہے ہیں ۔ ہر باطل مذہب کی ووٹ سے تائید کر کے دنیاوی مال جی بھر کر کما رہے ہیں ۔

بھلا دنیا و عقبیٰ میں اس فرقہ وہابیہ کو خسارہ و ذلت ہے جب تک وہابیت سے تائب ہو کر گوہ کچھوے خاردار چوہے، خنزیر اور کتے وغیرہم سے اجتناب نہ کریں منی سے پاک ہوں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین سے صحیح تائب ہو جائیں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محامد محاسن بیان کرنے لگ جائیں مقامات مقدسہ کا احترام کریں چند برسوں جب ان کی پلیدی دور ہو جائے گی تو اولیاء اللہ انبیاء علیہم اور اللہ تعالےٰ مدد کے لئے تیار ہوں گے اور راہ راست نظر آنے لگ جائے گا شرک و کفر اور بدعت کا سودا ختم ہو جائے گا ۔

آمدم بر اصل موضوع ۔

نواب صدیق حسن خان صاحب کے مذہب نے جب اولیاء اللہ سے مدد کو حرام قرار دیا تو اولیاء اللہ کے دربار سے راندے گئے اب قاضی شوکانی صاحب سے لگے مدد مانگنے بھلا وہ بیچارے خود اپنے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے نواب صاحب کی کیا مدد کر سکتے تھے نواب صاحب کو قاضی شوکانی صاحب بھی اولیاء اللہ کے ماننے والوں کی مار سے نہ بچا سکے خدا کرے کسی کو دلیلوں کی مار نہ پڑے جو فرقہ اولیاء اللہ کا گستاخ ہوتا ہے پھر وہ ایسا مارا مارا پھرتا ہے کہ پناہ ان کی لیتا ہے جو اس کا کچھ سنوار نہیں سکتے حتیٰ کہ دنیا سے بھی خاب و خاسر جاتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت سے بھی دور

نکل جاتا ہے اور شفاعت سے بھی محروم اور سوائے جہنم کے اس کو کوئی ٹھکانہ نہیں ملتا۔
اب ان مذکورہ عبارات پر فقیر وہابی فتوی ہی بیان کر دیتا ہے سنیئے

وہابی قلعے پہ وہابی شرک وکفر کا بم

تذکیر الاخوان حصہ دوم تقویۃ الایمان ۳۴۳	تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔

وہابیوں کے سرغنہ نواب صاحب نے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بہتری مدد طلب کی لیکن مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم بھی صحیح العقیدہ کی امداد کرتے ہیں جو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے دربار شریف کو گرانے کا فتویٰ دے کر اور بیت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک و الحاد کا سبب کہکر پھر امداد طلب کرے بھلا کیسے ممکن ہے آپ تو بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ہیں بفرمان خداوندی اپنی امت کے مومن کی تنگی کے وقت فوراً دادرسی کرتے ہیں کیونکہ آپ کا شان ہے عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ ہے ایمانداروں کی تکلیف آپ کو گوارہ نہیں نواب صاحب دائرہ وہابیت میں ہی بھٹکتے رہے تو نواب صاحب کو پھر ان کے سر پہ وہابی کی چوٹ پڑی جو ان اشعار پر مذکور ہے کہ غیروں سے جو مدد مانگتا ہے وہ مشرک ہے دنیا میں اس جیسا کوئی بد نہیں ایسے شخص کے گلے میں دوزخی رسی ہے لعنت و پھٹکار کا سزاوار ہے۔

کیوں بئی وہابیو! بتاؤ اب کیسی گزری اب تم مشرک و دوزخی فرقہ ثابت ہوئے یا نہ ؟ - اور تمہارے ہی فتوے نے تمہارے مذہب کو برباد کیا یا نہ ؟ تمہارے ہی شرکی بم نے تمہارے ہی چبارے اور عمارت کی صفائی کردی۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیوں اتنا بغض ہے ؟ اور آپ کی اُمت سے کیوں ؟

"محمد عمر" جو عورت خاوند کو چھوڑ کر مغویہ بن کر غیر خاوند کے ساتھ چلی جائے تو وہ ہر صالحہ عورت کو مغویہ کر کے پکارتی ہے پنجابی میں مشہور ہے : کہ اودھل رن نیکاں نوں اودھلے کر کے پکاردی ہے کیوں جو اوہ خود اودھل ہوندی اے ، یہی حال وہابیوں کا ہے چونکہ وہابی فرقہ اسلام سے اغوا ہو کر ہندوؤں کی طرف چلا گیا ہے اور انہوں نے گاندھی کو اپنا نبی تسلیم کر لیا ہے اس لئے ان کو ہر مسلمان مشرک اشد کافر" بد اور لعنتی ہی نظر آتا ہے حالانکہ یہ خود اسلام سے اغوا شدہ ہیں۔ ان وہابیوں سے تو مرزائی اچھے ہیں کیونکہ ایک اپنے جیسے کو تو نبی مانتے ہیں گو بعد میں مرزا صاحب اوتار جے سنگھ بن گیا وہ ان کا دیوانہ پن تھا لیکن یہ فرقہ تو ایسا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں ہندوؤں کے مسلمہ اوتار مسٹر گاندھی جی کو نبی مان چکے ہیں سنیئے

القراءۃ الاعدادیہ	نَبِیٌّ مِثْلُ کو نفشیو	س اَوْمِنْ ذَالِکَ الْعَھْدِ
الجزء الثانی	مسٹر گاندھی کو نفشیوں چین کے نبی کی طرح نبی ہے یا اس زمانے کا نبی خاص ہے	
۲۳۴	قَرِیْبُ الْقَوْلِ وَالْفِعْلِ	مِنَ الْمُنْتَظَرِ الْمَھْدِی

مسٹر گاندھی کا قول و فعل یکساں امام مہدی کا سا معلوم ہوتا تھا۔

شَبِيْهِ الرُّسُلِ فِي الذَّوْدِ عَنِ الْحَقِّ وَفِي الزُّهْدِ

حق اور زہد اور اعمال میں رسولوں کی مشابہ ہے۔

یہ اشعار حجاز میں نجدی کی حکومت سکولوں کے بچوں کو تعلیماً پڑھاتی ہے کیا کسی وہابی نے ان پر فتوی لگایا کہ تم امرت پرست، بت پرست اور اگنی پرست گاندھی کو نبی ماننے کی تعلیم دیتے ہو اور دلواتے ہو یہ کفر و شرک ہے لیکن وہابی سے تو وہابیت کی بنیاد شروع ہوئی اب راتب بھی وہیں سے ملتا ہے ان کو کیسے کہیں یہ ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے مذہب کا سرنامہ جو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نعرے کو شرک و کفر کہتا ہے لیکن امرت پرست، اگنی پرست، وایو پرست اور بت پرستوں کو اپنا نبی سمجھتا ہے۔ اور یا گاندھی کے نعرہ کو سنت وہابیہ سمجھتا ہے اور امام مہدی کا خطاب بھی مسٹر گاندھی کے ہی سر رکھ دیا جس فرقے کا نبی اور امام مہدی مسٹر گاندھی ہو بھلا اس فرقے کا ایمان کیسا ہوگا۔

نجدی وہابی فرقہ یا غاندی پکارنا جائز سمجھتا ہے

القرائۃ الاعدادیۃ الجزء الثانی للسنۃ الرابعۃ السید احمد العجان ۲۳۵

سَلَامُ النِّيْلِ يَا غَانْدِيْ وَهٰذَا الزَّهْرُ مِنْ عِنْدِيْ

اے مسٹر گاندھی دریائے نیل کی طرف سے تمہیں سلام ہو یہ تحفہ تمہیں میری طرف سے ہے۔

کیوں جی وہابیو اب تو تم دریا پرست ثابت ہوئے ہو گاندھی ہندو کو مرنے کے بعد اس کی مڑی سے غائبانہ خطاب کر رہے ہو۔

وہابی ملاؤ ذرا بتاؤ کہ تمہارے پیشوا آغا ہندوؤں کے اوتار مسٹر گاندھی کی تعنیں

پڑھتے ہیں تمہارے نزدیک غیر اللہ ہے یا نہیں ؟ اگر غیر اللہ ہے تو تمام مجازی گاندھی کو ناما نہ پکار کر سلام پڑھنے کی تعلیم دی جاتی ہے کتاب اب نجدی کتابوں میں شائع کیا بارہا ہے تمہارا منہ اور قلم ان کے خلاف اٹھی ؟ کہ یہ شرک ہے نجد یو کیوں شرک کرتے ہو لیکن مسلمان سے رانسب ماتا ہے جب تمہارے بڑے مشرک ہیں تم موحد کیسے کہلا سکتے ہو کیا ہم مسلمان یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا سید عبد القادر کہدیں تو تم بڑ مشرک ؟ نعمتی اور جل مزم مسد کا پٹہ ہمارے گلے ڈالنے کی کوشش کرو اور تم تمہارے بڑے گاندھی کا سلام پڑھیں تو پو نہ مرتد سبحان اللہ کیا نرالا مذہب ہے۔

سَلَامٌ کُلَّمَا صَلَّیْتَ عُرْیَاناً وَفِی اللَّبَدِ
جب تو ننگا اور نمدہ اوڑھ کر نماز ادا کرتا ہے

وَفِیْ زَاوِیَۃِ السِّجْنِ وَفِیْ سِلْسِلَۃِ الْقَیْدِ
ہتھکڑیوں اور قید خانوں میں

مِنَ الْمَائِدَۃِ الْخَضْرَاءِ خُذْ حِذْوَکَ یَا غَانْدِیْ
خدا کی سرسبز زمین کے دستر خوان سے اپنے ہتھالے یا گاندھی

کیوں جی غیر مقلدین دیوبندیو یہ تمہارا اسلام ہے اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ کا کہنا ہمارا شرک ہے ؟ کہ مسٹر گاندھی کی امرت پرستی اگنی پرستی کو توحید کا خطاب کرتے ہو اور خدائی نماز سمجھتے ہو اور یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور یا عباد اللہ کے نعروں کو کفر و شرک کہتے ہو تو لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنِ ہمارا کہنا غلط نہ ہوگا۔ کیونکہ لَا اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ تمہیں ہمارا سنا دینا ہی کافی ہے۔

یہ اشعار نجدی حکومت کی چوتھی جماعت کو تعلیم دی جاتی ہے کہ مسٹر گاندھی ہندوؤں کے اوتار کو نجدیوں کا "نبی مہدی" "بزرگ" یا گاندھی کر کے سلام پڑھو معلوم ہوا کہ وہابی نجدی نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شرک کہا اور کہنے والے کو مشرک کہا اور آپ کے قائم مقام گاندھی جی کو یا گاندھی پکارنا شروع کر دیا کیوں بھئی وہابیو ثابت ہوا کہ نجدی وہابی فرقہ ہندوؤں کے اوتاروں کے پجاری ہیں۔ اسی لئے ہندو کے گھر کی مٹھائی کو کھانا حلال سمجھتے ہیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے صدقہ کیا جائے یا غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف سے خیرات کی جائے تو حرام کہتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب۔

لو وہابیو گاندھی جی کی۔ ـــــــــــــــــــ

اور ہم یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نعرہ لگاتے ہی رہیں گے۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ مٹانا اور مٹانے کو کون کہتے تھے

۲۳ بخاری شریف $\frac{2}{610}$ } حدثنا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن ابی اسحٰق عن البراء قال اِعْتَمَرَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ فَاَبٰی اَھْلُ مَکَّۃَ اَنْ یَّدْعُوْہُ یَدْخُلَ مَکَّۃَ حَتّٰی قَاضَاھُمْ عَلٰی اَنْ یُّقِیْمَ بِھَا ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَلَمَّا کَتَبُوا الْکِتَابَ کَتَبُوْا ھٰذَا مَا قَاضٰی عَلَیْہِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالُوْا لَا نُقِرُّ بِھٰذَا لَوْ نَعْلَمُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ مَا مَنَعْنَاکَ شَیْئًا وَلٰکِنْ اَنْتَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ فَقَالَ اَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاَنَا مُحَمَّدُ

بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِیٍّ اُمْحُ رَسُوْلُ اللّٰہِ قَالَ عَلِیٌّ لَا وَاللّٰہِ لَا اَمْحُوْکَ اَبَدًا فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم الْکِتَابَ وَلَیْسَ یُحْسِنُ یَکْتُبُ فَکَتَبَ هٰذَا مَا قَاضٰی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ لَا یُدْخِلُ مَکَّۃَ السِّلَاحَ اِلَّا السَّیْفَ فِی الْقِرَابِ ۔

براء بن عازب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ذی قعدہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکے والوں نے مکے میں داخل ہونے کی دعا مانگنے سے انکار کر دیا کہ پہلے بعض شرائط پر آپس میں فیصلہ ہوا تین دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکے کے باہر ہی قیام کیا پھر آپس میں جو فیصلہ ہوا مسلمانوں نے یہ تحریر لکھی اس پر ہم نے محمد رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) سے فیصلہ کیا کفار نے کہا کہ ہم محمد کی رسالت کا اقرار ہی نہیں کرتے اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ آپ رسول اللہ ہیں ہم آپ کو کسی شے سے منع نہ کرتے تو صرف محمد بن عبد اللہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ہوں اور محمد بن عبد اللہ بھی پھر (ان کے اصرار پر) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی رسول اللہ کے لفظ کو مٹا دے حضرت علی المرتضےٰ نے فرمایا کہ حضور میں آپ کے اس خطاب کو نہیں مٹا سکتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تحریر لے لی اور آپ نے تحریر چھوٹی نہیں محسوس کی دیہ لکھا، کہ محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سوائے نیام میں بند تلوار کے کسی قسم کا اسلحہ لے کر مکے میں ہمارا کوئی مسلمان داخل نہیں ہو سکتا۔

نوٹ) اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ لفظ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تحریر

سے کفار چڑتے تھے اور تم بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لفظ لکھنے سے چڑتے ہو اب
تم سمجھو کہ تم کون ہو محمد بن عبد اللہ سے تم دونوں کا اتفاق ہے تم سوچ کر تم کون ہو؟
تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ فرمان خداوندی پر ہمارا یقین ہے اور وہابی فرقہ خود سمجھ لے۔

وہابی عقیدہ ۲۵

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۴

غیر مقلد وہابی اختیارات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے کم سمجھتا ہے

تقویۃ الایمان ۴۷ | جو اپنے کاموں کا مختار ہے اس کا نام اللہ ہے محمدؐ یا علیؓ نہیں اور جس کا نام محمدؐ یا علیؓ ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔

"محمد عمر" غیر مقلد وہابی نے اس عبارت سے کھلم کھلا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین
کی ہے مسلمانو سوچو اگر کسی معمولی آدمی کو کہدے کہ تیرا کچھ اختیار نہیں پیچھے ہٹ تو وہ بھی
اس کے گلے لپٹ جائے گا۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلمات اللہ تعالےٰ خالق
نے استعمال نہیں کئے لیکن امتی کہکر یہ وہابی الفاظ استعمال کرتا ہے کیا یہ کلمات بڑا
چھوٹے کو کہہ سکتا ہے یا چھوٹا بڑے کو یہ کلمات بول سکتا ہے تو رب العزت کو ان کے
کہے اس وقت استعمال کرنے چاہیئے تھے جب آپ کے ارشاد کے مطابق چاند
ٹکڑے ہو کر نیچے گرایا گیا سورج کو الٹا پھیرا گیا بقول تمہارے اللہ تعالےٰ کو کہنا چاہیئے
تھا کہ تمہیں کوئی اختیار نہیں یہ میری مرضی پر موقوف ہے کیا یہ کام نہیں ہوسکتا [illegible]
جب اللہ تعالےٰ نے آپ کی مرضی سے سورج کو الٹا پھیر دیا یا نہ مصطفےٰ صلے اللہ
[illegible] کے کہنے سے ٹکڑے [illegible] کے نیچے گرا دیا تو یہ آپ کا اختیار اللہ تعالےٰ کا [illegible]

چاہیئے تھا یا نہیں اللہ تعالیٰ نے اختیار توڑنے کے لئے پیدا کیا بھی وہابیو فقیر ایک بات کہتا ہے کیا مولوی اسمٰعیل نے اس گستاخی سے جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہا ہے، جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں کبھی اپنے باپ عبدالغنی کو منہ پر کہتا کہ جس کا نام عبدالغنی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں اور اگر کہے تو ادھر سے کیا جواب ملے گا اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور کہے گا کہ میں نے اسمٰعیل کو اپنی جائیداد سے لاوارث کر دیا ہے یہ میرا گستاخ ہے تو کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اتنا بھی نہیں کر سکتے کہ اسمٰعیل کہتا ہے "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" لہٰذا ایسا گستاخ میری امت میں شامل نہیں میری امت سے خارج ہے۔ تو کیا اسمٰعیل کو یہ اختیار ہے کہ دربارِ خداوندی میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کے بغیر بخشش کی امید رکھ سکے کلا و حاشا حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ۔

اللہ تعالیٰ فرماتے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَ لَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ٥

اے ایمان والو تمہارا آواز نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے آواز سے کبھی اونچا نہ ہو جائے اور نہ ہی تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اونچی آواز کرنا جیسا کہ تم ایک دوسرے پر کرتے ہو تمہارے تمام اعمال صالحہ مٹ جائیں گے اور تم معلوم نہ کر سکو گے۔

وہابیو! بھلا اس آیتِ کریمہ کو بھی سامنے رکھو اور اپنے مولوی اسمٰعیل صاحب کے اس مذکورہ حوالے "جس کا نام محمد ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں" کا مقابلہ کرکے دیکھو کیا ربّ العزۃ

کے۔ ان مذکورہ حکم کی تعمیل ہے یا صراحتہ نافرمانی ہے مولوی اسمٰعیل صاحب نے تو ایسے صریح کہدیا جیسا کہ انکا کوئی اسلام سے تعلق ہی نہیں انہوں نے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہی نہیں خدا کی قسم اگر تمہارا مولوی اسمٰعیل حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانے میں ہوتا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ضرور فوری قتل کر دیتے اور جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس معاندانہ کلام سے گستاخی کی ہے تم اس کو اپنی جماعت وہابیہ کا بزرگ اور شہید رحمۃ اللہ علیہ سے نوازتے ہو جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ اور مکذب فرقہ ہے اور قرآن کریم کی برملا تکذیب کرتا ہے اب قرآن کریم سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مختار کل ہونا بیان کرتا ہوں سنو!۔

مختار کل کے چند دلائل

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے عالمین کی حکومت عطا فرمائی

(۱) الفرقان ۱/۱۸ } تَبٰرَكَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۔ بابرکت ہے وہ اللہ جس نے حق باطل کے فرق کرنے والی کتاب اپنے بندے (محمد صلے اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمائی تاکہ تمام جہانوں کے لیے حاکم بنیں۔

رب العزت نے تمام مخلوق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرمادی

(۲) الکوثر ۳۰ } اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم نے آپ کو تمام کثرت عطا فرمادی۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالےٰ نے حکم رانی میں اختیار کلی عطا فرمادیا

(۳) المائدہ ۶/۳ } فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْئًا ٥

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر یہ لوگ آپ کے دربار عالیہ میں حاضر ہوں تو آپ ان کے درمیان حکم جاری فرمادیں یا اعراض فرمالیں (اختیار کلی ہے) اور اگر آپ ان سے اعراض فرمادیں تو یہ آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ یہ منکرین آپ کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے تو وہابیوں نے اس کا جواب دیا کہ تیرے نبی کو بھی کوئی اختیار نہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت اور معافی کا اختیار کلی

(۴) النور ۱۸/۸ } فَاْذَنْ لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے جس کو چاہیں آپ اجازت بخشیں اور جس کے لئے چاہیں معافی نامہ پیش کردیں بے شک اللہ تعالےٰ بڑا معاف کرنے والا بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اختیار کلی عطا فرمایا ہے۔

رب کریم کی طرف سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خزائن اللہ پر اختیار کلی

(۵) ص ۲۳/۳ } هٰذَا عَطَاۤؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ ہماری عطا آپ کو بے حساب ہے چاہے آپ باحسان کسی کو عطا فرمادیں چاہے جمع رکھیں (آپ کو اختیار کلی ہے۔

بتاؤ وہابیو؟ تمہارا عقیدہ ہے کہ "محمد کسی چیز کا مختار نہیں" اور اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ کی رسید لکھ دی پھر فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ سے کثرت کی تقسیم کا اختیار کلی عطا فرمایا اور لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا سے تمام عالمین تک کثرت اور عطا کی حد مقرر کر دی اور مذکور قرآن سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمین کے اختیار کلی کا پٹہ لکھ دیا اب تم اپنے عقیدے کو سامنے رکھ کر ان آیات قرآنیہ کے آئینے میں دیکھو کہ تم مکذب قرآن ہو یا نہیں؟ یہ فیصلہ تم پہ چھوڑتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ تم وھڑے بندی کو بالائے طاق رکھ کر لا الٰہ الا اللہ مولوی رسول اللہ کو ترک کر کے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لو اور اسی کو اپنا معمول بناؤ اور اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگو کہ یا اللہ ہمیں قرآن کریم کی شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور شان اولیاء اللہ سمجھنے کی توفیق عطا فرما اور ہر قسم کے گستاخوں اور گستاخیوں سے محفوظ رکھ اور تم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے متعلق قرآن کریم کو مقدم سمجھو اور تا اللہ

کو پس پشت ڈال کر یہودیوں کی سنت سے بچو اور سنت اللہ پر عمل پیرا بن جاؤ اور سابقہ گستاخیوں کی معافی چاہو۔

نوٹ: مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو رب العزت نے قُلْ کا خطاب فرما کر آپ کے حکم کے اجرا کا فیصلہ کر دیا کہ عالمین میں مخلوق کے لئے میرے فیصلے قُلْ سے حکم آپ کا ہی جاری ہو گا۔ جگہ جگہ قرآن کریم میں قُلْ فرمایا کہ آپ حکم جاری فرمایئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور لِلْعَالَمِیْنَ نَذِیْرًا سے آپ کے حکم کی وسعت بیان فرما دی اور تم نے اس خداوندی فرمان سے سر پھیر دیا اور کہ دیا کہ "محمد کسی چیز کا مختار ہی نہیں" بتاؤ وہابیو! فرقہ وہابیہ منکر قرآن ثابت ہوا یا نہ؟ تُوْبُوْا اِلَی اللہِ اَیُّھَا الْفِرْقَۃُ الْوَھَابِیَّۃ۔

کیا نہیں اختیار ہے کہ جس کو چاہو گمراہ بنا دو اور جسے چاہو مسلمان کہدو جس کو چاہو حرام کہ دو اور جس کو چاہو حلال بنا دو گیارھویں شریف کے کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے تو حرام کھوے اور گوہ اور خارپشت کو حلال کہہ کر کھا جاؤ تو تمہیں اختیار کلی ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے سے بھی کم سمجھا ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۶

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۵

وہابی مذہب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ سنوار اور بگاڑ نہیں سکتے

کشف الشبہات ۱۱ مصنفہ محمد بن عبدالوہاب } وَاَنَّ مُحَمَّدًا لَا یَمْلِکُ لِنَفْسِہٖ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا فَضْلًا عَنْ عَبْدِ الْقَادِرِ اَوْ غَیْرِہٖ۔

اور یقیناً محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں چہ جائیکہ عبدالقادر وغیرہ۔

بولو وہابیو! فرمان خداوندی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ کے صاف منکر ہو یا نہیں؟ اور اس سے زیادہ شان اور کیا ہو سکتا ہے کہ جس کے نفس کی ہر طرح کی ذمہ داری نفع و نقصان کی اللہ تعالےٰ کے ذمے ہو جائے وہ تو ہر قسم کے حساب سوال وجواب سے مبرّا ہو گیا کیونکہ جس کا قول و فعل ہی اپنے نفس کی طرف سے نہیں ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے تو حساب وسوال کا کیا۔

"وہابی" کیا نبی اللہ کے دانت مبارک شہید نہ ہوئے اگر آپ اپنے نفس کے مالک ہوتے تو دانت توڑنے والوں کا تختہ الٹ دیتے۔

"محمد عمر"

وہابیوں کا یہ عقیدہ اور کفار ومشرکین کا ایک ہی ہے

(۱) ال عمران ۴/۱۲ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا۔

اے مسلمانو تمہیں اگر نیکی پہنچے تم انہیں برے لگتے ہو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اس کے ساتھ خوش ہوتے ہیں۔

ایسے ہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سراجاً منیرا کا خطاب خداوند کریم طرف سے ہوا تو تمہیں شرک نظر آتا ہے اور اگر دانت مبارک شہید ہوئے تو تم خوش ہوتے ہو کیا فرمان خداوندی تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ کے تم مصداق نہیں؟ اب تم سے فقیر

سوال کرتا ہے کہ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اور بَشِيْرًا نَذِيْرًا ذات مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی صفات لازمی ہیں یا نہیں ان میں آپ اپنے نفس کے مالک ہیں یا نہیں ؟ وہابی چونکہ قرآن کریم کو پس پشت رکھتا ہے اس لئے اس کی عقل بھی الٹی ہے الٹے وہابیوں جس کا ہر قول و فعل اپنا ہی نہیں الٰہی رضا سے متحرک ہے یہ وہ شان ہے جو مخلوق سے سوائے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور کو نصیب ہی نہیں ہوا لیکن وہابی شان کو بھی تنقیص سمجھتا ہے اور اپنے توہین کرنے کو توحید خیال کرتا ہے واہ رے میاں مٹھے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مطہرہ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ نے فیصلہ فرما دیا کہ

اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيْرًا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک آپ پر اللہ تعالےٰ کا فضل بہت بڑا ہے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مشرکین کی بھی جائے پناہ ہیں

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَاَجِرْهُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اگر مشرکوں سے بھی کوئی آپ سے پناہ مانگے تو اس کو آپ پناہ دیجئے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے نقصان کا ذمہ دار تو اللہ تعالےٰ خود ہے فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ انسانوں سے کوئی انسان آپ کو نقصان نہیں پہنچا سکتا آپ بے فکر رہیں میرا ذمہ ہے نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کرنے کی خرابی،

(۱) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ازداج مطہرات کے ساتھ نکاح کیا اگر آپ اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہ تھے تو آپ کا نکاح ہی درست نہیں ہو سکتا کیونکہ فَمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ تم ان کو تم نفع دو اپنی طاقت کے مطابق مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو نفع دیا نہ اگر دیا تو ہم سچے ورنہ تمہارے اس عقیدے نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ تمام عمر ازداج مطہرات کو بے نکاح رکھنے کا الزام لگایا۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر تجارت کی اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک تسلیم نہ کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کی تجارت حلال نہ رہے گی فرقہ وہابیہ نے معاذ اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی کمائی کو حلال نہ سمجھا۔

(۳) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کفار کے ساتھ معاہدے کیئے ان تحریروں پر اپنے دستخط ثبت کیئے اگر آپ کو اپنے نفس کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو معاذ اللہ آپ کا دستخط کرنا جھوٹ ثابت ہو گا کیونکہ تمہارے نزدیک آپ نفع نقصان کے مالک ہی نہیں تو فرقہ وہابیہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مکذب ثابت ہوا۔

(۴) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اگر اپنے نفس کے نفع نقصان کا مالک نہ کہا جائے تو اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کے دست پاک پر بیعت کرنا جھوٹ ثابت ہو گا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا خلاف بیعت کرنے سے مؤاخذہ نہ ہونا چاہیئے تھا تو تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ جھوٹا کہا۔

(۵) اگر آپ کو اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک نہ تسلیم کیا جائے تو تبلیغ خداوندی کا حق کس نے ادا کیا کیونکہ تمہارے مذہب میں تو آپ اپنے نفع نقصان کے مالک ہی نہیں حالانکہ فرمان خداوندی ہے کہ آپ کی تبلیغ کا فائدہ ایماندار کو پہنچتا ہے تو یقینی امر ہے کہ آپ کی تبلیغ کے منکر کو نقصان بھی ضرور ہوتا ہے اور ہوگا اب تم سوچو کہ تم کس دھڑے میں ہو۔

ہر ایماندار مسلمان کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع اور نقصان کے مالک تھے لیکن ہر تتمم کی ذمہ داری اللہ تعالٰے نے اپنے ذمے رکھی ہے۔ اب چند آیتیں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فائدہ دینے کی فقیر عرض کرتا ہے سنیئے۔

"از روئے قرآن کریم مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اپنے اور اپنے متبعین کے نفع و نقصان کے مالک ہیں"

(۱) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا۔

اے ایمان والو تم اپنے نفسوں اور اہل وعیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

محمد عمر: کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ ہر ایمان دار از روئے قانون قرآنی اپنے نفس کے نفع و نقصان کا مالک ہے یا نہ؟ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اب تمہارے مذہب وہابیہ میں معاذ اللہ ایمان دار ہیں یا نہ؟ اگر ہیں تو اپنے نفس کے مالک ہیں مذکورہ آیت خداوندی ثابت کرتی ہے کہ ہر ایماندار اپنے نفس کا مالک ہے بلکہ ارشاد خداوندی ہے وَاَهْلِيكُمْ کہ اپنے اہل وعیال کو بھی عذاب دوزخ سے بچاؤ تو ہر مومن کو رب العزۃ کا حکم جاری ہوا کہ تم اپنے نفسوں کو اور اہل کو بھی دوزخ کی آگ سے بچاؤ نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم کے اہل آپ کے فرمانبردار اُمتی ہیں تو آپ کو بھی حکم خداوندی ہوا کہ آپ اپنے نفس اور امت کو بھی دوزخ کی آگ سے بچا لیجئے اس آیتہ کریمہ کے روسے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوزخ سے اپنی امت کے بچانے کا حکم ہو رہا ہے۔ تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نہ اپنے نفس کے مالک ہیں اور نہ ہی فرمانبردار اُمت کو بچا سکتے ہیں تو اس آیت قرآنیہ کی روسے تم تمام فرقہ وہابیہ قرآن کریم کے مکذب قرآن اور دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثابت ہوئے۔ ایسے ہر ولی اللہ اپنے نفس کو اور اپنے متبعین مریدین کو دوزخ میں نہیں جانے دینگے جو انکار کرے وہ مکذب قرآن حکیم ہے اس آیتہ کریمہ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس اور اپنی امت کے نفع پہنچانے کا ارشاد فرمایا سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ باقی تمام اولیاء اللہ کا اپنے متبعین کو فائدہ پہنچانے کا ثبوت آیت خداوندی نے دے دیا۔ تو انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ بحکم خداوندی اپنے اور اپنے متبعین کے نفسوں کے نفع نقصان کے مالک ہیں ان کو بچاتے ہیں اور بچائیں گے اور منکرین پر شہادت دے کر نقصان پہنچائیں گے۔

(۲) المجادلہ ۲۸/۳ } كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ۝
اللہ تعالےٰ نے تحریری بیان دیا ہے کہ میں اور میرے تمام رسل ضرور غالب ہوں گے بے شک اللہ تعالےٰ زبردست طاقت ور بہت بڑا غلبے والا ہے۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ میرا اور میرے تمام رسولوں کا ہی ہر وقت غلبہ رہے گا۔ جب اللہ تعالےٰ ہر وقت غالب ہے اور اپنے رسولوں کو اس نے ہر وقت غالب ہی رکھنا ہے جو غالب ہوگا وہ یقیناً اپنوں کو فائدہ پہنچائے گا یعنی جو غالب ہوگا وہ ضرور فائدہ دے گا۔

اللہ تعالےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو لکھ کر غلبہ عطا فرمائے اور وہابی فرقہ کہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کچھ کر نہیں سکتے کیونکہ اپنے نفس کے مالک نہیں تو اب ہمارے نزدیک تو کلام خداوندی قابل عمل ہے اس کے مقابلے میں ہم ہر بات کو رد کرتے ہیں لہٰذا قرآن کریم کی مذکورہ آیت کے مقابلے ہم مسلمان وہابی فرقہ کے اس عقیدے کو مردود سمجھتے ہیں۔ نبی اللہ اپنے نفس کا مالک ہوتا ہے۔

(۳) المائدہ ۶/۴ } رَبِّ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے میرے پروردگار میں اپنے نفس اور اپنے بھائی کے نفس کے سوا کسی کے نفس کا مالک نہیں۔

بولو وہابیہ! آمنّا ________

کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام دربار خداوندی میں اقرار کرسکتے ہیں کہ میں اپنے نفس کے نفع اور نقصان کا ذمہ دار ہوں اور اپنے بھائی کے نفع نقصان کا ذمہ دار ہوں اور کسی کا نہیں کیا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تم فرقہ وہابیہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی کم سمجھتے ہو؟

ہرگز نہیں یہ آیت مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے شان اور بے پرواہی کا اظہار کررہی ہے۔ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اللہ تعالےٰ نے اس آیت کریمہ میں آپ کے نفس کی ذمہ داری کو اتار دیا ہے کہ آپ کے کسی کام کی ذمہ داری آپ پہ عائد نہ ہوگی آپ کے نفس کی ذمہ داری کا میں ذمہ دار ہوں اسی لئے فرمایا قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰہُ یعنی آپ جو کچھ بھی کریں آپ کو اختیار کلی ہے آپ سے باز پرس نہ ہوگی آپ کی ذمہ داری مجھ پہ رہی میں خود نمٹوں گا۔ تم وہابی ایسی اُلٹی سمجھ رکھتے ہو کہ مصطفٰے

صلے اللہ علیہ وسلم کے شان کو بھی معاذ اللہ عذاب سمجھتے ہو خداوند کریم تمہیں ہدایت دے۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع قرآن سے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے

(۴) الذاریت ۲۷/۳ } وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ٥
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ وعظ فرمایئے یقیناً آپ کا وعظ فرمانا ایمانداروں کو نفع دیتا ہے۔

او محمدی نفع کا انکار کرنے والوں بتاؤ؟ فرمان خداوندی سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع بخشنا ثابت ہوا یا نہ؟ ہاں البتہ اللہ تعالےٰ نے نفع مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک قید مومنین کی لگادی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع ایمانداروں کو پہنچتا ہے اب تم سوچو کہ تم ایماندار ہو یا نہیں؟ اگر ایماندار ہو تو بفرمان خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع تمہیں بھی ضرور پہنچنا چاہیئے اور اگر نہیں پہنچتا تو تم بفرمان خداوندی ایمان سے خالی ہو۔ اسی لئے تمہارا عقیدہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں یہ تمہارا ایمان سے خالی ہونے کا عین ثبوت ہے۔

وہابیو! اب تو قرآن کریم کے موافق اپنا ایمان درست کر لو اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع کے قائل ہوجاؤ اور یقینی امر ہے۔ بموجب اس آیت کے کہ جس نے آپ سے فائدہ نہیں اُٹھایا اس کو نقصان عظیم ہے۔

(۵) الفتح ۲۶/۱ } اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ
بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں اور کوئی بات نہیں وہ اللہ تعالےٰ سے

بیعت کرتے ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو بتاؤ تم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مسلمان کو بدظن کرتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے نفع و نقصان کے مالک نہیں ہیں یعنی تم اس مقصد کو ظاہر کرتے ہو کہ جو شخص اپنے نفس کے نفع نقصان کے مالک نہیں وہ امت کا ذمہ دار یا بچانے والا کیسے ہو سکتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یقین دلایا کہ تم دشمنوں کی بات نہ سننا بلکہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جس شخص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اس نے اللہ تعالےٰ سے بیعت کی یعنی جیسا کہ تمہیں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ ہے۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے والوں کو ایسے ہی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اسی لئے آگے ارشاد فرمایا یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ بیعت کرنے والوں کے ہاتھ پر اللہ تعالےٰ کا ہاتھ ہے۔ جس کا ہاتھ اللہ تعالےٰ تھام لے وہ کبھی نقصان نہیں اٹھا سکتا ایسے ہی جس نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی یہاں بھی نقصان ممکن نہیں اب اس آیۃ کریمہ میں رب العزت ایمان داروں کو یقین دلاتا ہے کہ اے دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بیعت کرنے والو تمہیں کوئی کھٹکا نہیں کسی قسم کا خطرہ نہیں تمہارا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہو گیا تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے نفس کے مالک نہیں دوسرے کو کیا فائدہ دینگے اب تم سوچو کہ تمہارا مذہب قرآن کریم کے موافق ہے؟ اب تمہارے ملاؤں کا وثوق سے اعتبار کریں یا اللہ تعالےٰ کا۔

وہابیو تم نے اس سے صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی انکار نہیں کیا بلکہ طاقت ربانی کا بھی انکار کر دیا ہے تم نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بے دست و پا کہکر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی عناد اگلا ہے اور منکر خداوند کریم بھی ثابت ہوئے

اور ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ جس شخص کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع پہنچتا ہے اس کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے بھی ضرور نفع پہنچتا ہے۔

(۶) التوبہ ۱۱/۱۶ } لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ ۝ یقیناً محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نفسوں سے پیدا ہوئے تمہاری تکلیف آپ پر گوارہ نہیں تم پر بڑے حریص ہے ایمانداروں کے ساتھ ہر وقت شفقت کرنے والے ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا ذکر فرماتے ہوئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخلوق خداوند کریم کو چار فائدوں کا ذکر فرمایا اور آپ کی چاروں صفات کا ذکر فرمایا۔

(۱) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے خواہ تم کسی زمان و مکان میں ہو۔

(۲) مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تم پر بڑے حریص ہیں کہ تم میری اتباع میں آجاؤ (ب) جہنم کی آگ سے بچ جاؤ (ج) آپ کی تمام امت جنت میں جائے (د) میری امت کی زیادتی ہو کمی نہ رہے۔

(۳) ایمانداروں کے لئے آپ کا نفس ہر وقت شفیق ہے اور ان پر ہر وقت شفقت کرتے رہتے ہیں۔

(۴) ایمانداروں کے لئے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت رحم کرنے والے ہیں۔ آپ کا رحم ہر وقت ہر ساعت ہر مومن پر ہے۔

(۵) جو شخص مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے اس فائدے کا قائل نہیں وہ مکذب قرآن کریم ہے۔

قرآن کریم میں ذات مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ

(۷) الانفال ۹/۴} وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَ اَنْتَ فِيهِمْ

اور اللہ تعالےٰ کے لئے لائق نہیں کہ کفار و منافقین کو عذاب کرے اور آپ بھی ان میں موجود ہوں۔

کیوں بئی وہابیو! اب بتاؤ کہ رب العزت فرماتے کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ کی موجودگی میں کفار و منافقین کو بھی عذاب نہیں کرتا۔

اب تم اپنے عقیدے کو قرآن کریم کی اس مذکورہ آیت کے سامنے کرکے پرکھو کہ کیا وہابیوں کا عقیدہ قرآن کریم کے موافق ہے؟ یاد رکھو جب تک قرآن کریم کے موافق مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع و نقصان کے قائل بن کر اپنا عقیدہ صحیح نہ کرو گے تم اسلام میں کبھی داخل نہیں ہو سکتے تم نے بانیٔ اسلام کی مخالفت کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہابی فرقہ قرآن کریم کے احکام کو اس بے دردی سے ٹھکراتا ہے کہ الامان نجدی اور ہندو کی بات ایسے عذر قبول کرتا ہے جیسا کہ بچہ اور گڑ کو۔ اور ثابت ہوا کہ جو فرقہ یہ عقیدہ رکھے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے نفس کا کوئی فائدہ نہیں وہ مکذب قرآن ہے۔

کیوں وہابیو! بتاؤ؟ قرآنی قانون سے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ ہوا یا ناں اور وہابی فرقہ مکذب قرآن ثابت ہوا یا ناں۔

اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے فائدہ دیا یا ناں اب آگے قرآنی آیت سے فقیر ثابت کرتا ہے کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نقصان بھی دیتے ہیں۔

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکرین کو نقصان دینا قرآن مجید میں

(۷)، الانفال ۹/۲ } وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ٥
یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے کفار کو کنکریاں ماریں وہ آپ کی مار نہ تھی بلکہ اللہ تعالےٰ کی مار تھی۔

کیوں جی وہابی ملاؤں ؟ بتاؤ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد میں کنکریاں پھینکیں جب وہ حملہ آور ہوتے ہیں تو اندھے اگر واپس لوٹتے ہیں تو نظر آتا ہے اب یہ کفار کی آنکھوں کو نقصان کس کے ہاتھ سے پہنچا اور رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں کو ایسا کر دیا گیا اگر کہو کہ نبی علیہ السلام کسی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے تو یہ طاقت خداوندی کا انکار ہے کیونکہ دست مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں کرنٹ خداوندی موجود ہے جس نے کفار کی آنکھوں کو نقصان پہنچایا تو ثابت ہوا کہ کفار کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقصان نہ کرنے کا عقیدہ رکھنے والا قرآن خداوندی کا مکذب ہے

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی مار اللہ تعالےٰ کی مار ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نقصان پہنچانا اللہ تعالےٰ کا نقصان پہنچانا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ آپ نقصان نہیں پہنچا سکتے وہ طاقت خداوندی کا منکر ہے اور جو طاقت خداوندی کا منکر ہے وہ خداوند کریم کا منکر ہے۔

بطن ۲۹/۲ } وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ٥ اور جو شخص اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا

یقیناً وہ ابدی ناری ہے۔
اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ اللہ تعالےٰ کا نافرمان ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا نافرمان ہے وہ ابدی ناری ہے یہ حکم خداوندی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کچھ نقصان نہیں کر سکتے وہ مکذب قرآن ہے کیونکہ آپ کی نافرمانی وگستاخی ابدی دوزخی بنا دیتی ہے جس کی کوئی عبادت نیکی قبول نہیں بلکہ مردود ہے ملاں جی اس سے زیادہ اور کیا بگڑے ؟۔ یہ ہے مختصراً تمہارے اس عقیدے کا رد جو تم کہتے ہو کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ کفار مکہ کو تو کچھ وقت کے لئے اندھا بنا دیا اب تمہیں رحمۃ للعالمین کی رحمت کا کیا قدر نہیں تو نوح علیہ السلام جیسا نبی درکار ہے۔

ایمانداروں کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ احادیث سے

(۱) ابوداؤد شریف ۲/۳۲ } حدثنا قتیبۃ بن سعید ثنا یعقوب یعنی الاسکندرانی عن عمرو عن المطلب عن جابر بن عبد اللہ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الاَضْحٰى فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ مِنْ مِنْبَرِهٖ وَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهٗ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ وَقَالَ بِسْمِ اللہِ وَاللہُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ ۔
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر عیدگاہ میں حاضر ہوا۔

جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبے کو پورا کیا اپنے منبر سے اُترے تو ایک مینڈھا لایا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے ذبح کیا فرمایا بسم اللہ اللہ اکبر یہ قربانی میری طرف سے ہے اور میرے اس اُمتی کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

قیامت کے دن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر امیر کے ساتھ اس کی قربانی کھڑی ہو گی لیکن نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی امت کے ہر غریب و مسکین کے ساتھ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانی کھڑی ہو گی۔

بتاؤ وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فائدہ مسکین اُمتیوں کو ہر وقت پہنچا یا نہ ؟

اور وہابیوں کا عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کسی فائدے یا نفع کے مالک نہیں یہ عقیدہ ازروئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹا ثابت ہوا یا نہ ؟ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکرو دنیا میں تم امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج تمہاری مسجدیں اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے الگ کنوئیں، کھانا، پینا، رشتہ داری، نماز، اوقات نماز، روزہ، اوقات روزہ، کلمہ، اور زکوٰۃ الگ تمہارا وہابیوں کا عقیدہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم نفع کے مالک نہیں لہٰذا قبر میں آپ کی پہچان سے محروم وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی پہچان کر سکتا ہی نہیں کیونکہ دنیا میں تمام عمر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے مخالفت رہی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع نقصان کا وہابی منکر لہٰذا شفاعت سے محروم روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے کا منکر آپ کے درود شریف کا منکر ذکر میلاد شریف کا منکر آپ کی طرف سے کوئی اُمتی صدقہ خیرات کر دے تو وہ کھانا وہابی کے لئے حرام ہو گیا کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنے کا منکر یا رسول اللہ کہنے کا

منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہابی معاذ اللہ مردہ سمجھتا اور کہتا ہے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اختیار کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ جبرائیل علیہ السلام کا شاگرد سمجھتا ہے مسلمان کے کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے تو وہابی کے لئے حرام گوہ" کچھوا" خارپشت اور بجو وہابی کی محبوب خوراک معاذ اللہ۔ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل علیہ السلام سے علمی طاقت میں کم سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو گناہ کبیرہ کا مرتکب اور غلطیوں کا حامل سمجھتا ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبوب شئی کو نگاہ نفرت سے دیکھتا ہے۔ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا فرمان خداوندی کا مکذب سلام کا منکر عزت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا منکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا منکر۔

اللہ تعالےٰ اس فرقہ وہابیہ نجدیہ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے قبر میں بھی فائدہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے محب کو ضرور پہنچے گا وہابی محروم رہیگا حشر میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے بھی نہیں آسکتا کیونکہ مخالف ہے اور جھنڈے تلے آنے سے فائدہ پہنچے گا

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا نفع نقصان دینا

(۲) بخاری شریف $\frac{۲}{۹۴۳}$ بخاری شریف $\frac{۱}{۱۷۳}$ وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ سعد بن ابی وقاص =

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے سعد بن وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو فرمایا
شاید تو پیچھے چھوڑے گا حتیٰ کہ نفع پکڑیں گے تیرے سبب کئی قومیں
اور تیرے سبب دوسرے مخالفین نقصان اٹھائیں گے۔ اے اللہ
میرے اصحاب کی لغزشیں درگزر فرما اور ان کو بدلنے سے بھی بچا۔
کیوں بھئی اہلحدیث بننے کا دعویٰ کرنے والو اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث
ہے تو بخاری شریف کی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے سامنے ہے مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابی کو فرمایا کہ تجھ سے پیچھے آنے والے ایسے پیدا ہوں
گے کہ تیری برکت سے کئی قوموں کو نفع پہنچے گا اور جو مخالفین ہوں گے ان کو تیری
مخالفت کی وجہ سے نقصان پہنچے گا اگر واقعی تمہارا مذہب سچا اہلحدیث ہے تو مذہبی
تقلید کو ترک کرتے ہوئے ایمان درست کر لو گے کہ واقعی اللہ کے بندوں کی برکت
سے نفع پہنچتا ہے اور ان کی مخالفت کی وجہ سے نقصان جب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی امت کے افراد سے بعض افراد کو نفع پہنچتا ہے اور بعض کو نقصان تو آقاو
مولےٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے امت کو کیسے نفع نہیں پہنچ سکتا اور ان کی
مخالفت یا گستاخی سے نقصان کیوں نہیں پہنچ سکتا تو تمہارا یہ عقیدہ کہ مصطفےٰ صلے
اللہ علیہ وسلم کا امت کو کوئی فائدہ نہیں اور نہ ہی آپ نفع پہنچا سکتے ہیں ایسے ہی نہ
آپ کی گستاخی" نافرمانی اور مخالفت نقصان دے سکتی ہے تو یہ قرآن وحدیث مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم کے صراحۃً خلاف ہے اور یہ عقیدہ رکھنے والا دشمن و مبغض مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وسلم ہے اور مخالف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اسلام سے خارج
ہے۔ اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَھْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ =

(۳) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴ ترمذی شریف ۲/۶۶ مستدرک ۲/۳۸۲ ابوداؤد الطیالسی ۲۷۰

حدثنا سلیمٰن بن حرب نا بسطام بن حدیث عن اشعث الحدانی عن انس بن مالکؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ =

انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے بھی میری سفارش ہو گی۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کے کبیرہ گناہ مثلاً زنا چوری اللہ کے سوا سجدہ کرنے والوں کو سفارش کرکے چھڑا لیں گے جہنم سے بچائیں گے اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نفع امت کو ضرور پہنچتا ہے اور پہنچتا رہے گا گو کبیرہ گناہوں کے مرتکب کیوں نہ ہوں اور یقینی امر ہے کہ جس کو آپ نے اپنی شفاعت سے محروم کر دیا وہ کبھی ناجی نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو۔ تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمت کو نفع ونقصان دینا احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا منکر حدیث کا کوئی علاج ہی نہیں۔

(۴) ابوداؤد شریف ۲/۳۰۴

حدثنا مسدد نا یحیٰی عن الحسن بن ذکوان قال نا ابو رجاء قال حدثنی عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ یَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ بِشَفَاعَۃِ مُحَمَّدٍ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم فَیَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ وَیُسَمُّوْنَ الْجَھَنَّمِیِّیْنَ =

عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش کے ساتھ ایک قوم دوزخ سے نکلے گی تو وہ جنت میں داخل کیۓ جائیں گے اور اُن کا نام جہنمیوں کے نام سے پکارا جائیگا۔

یہ ہے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کہ آپ دوزخ سے دوزخیوں کی ایک گنہگار قوم کو نکالیں گے پھر جنت میں ان کو داخل کیا جائے گا بسیں گے جنت میں لیکن ان کو جنت میں بھی جہنمی ہی کہکر پکارا جائے گا۔ جیسا کہ مہاجرین کو خواہ کتنا عرصہ ہی گزر جائے اولاد در اولاد مقیم ہو جائیں لیکن مہاجرین کے نام سے ان کو پکارا جاتا ہے ایسے ہی جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنت میں داخل کیۓ جائیں گے ان کو جنتی لوگ جہنمی کہہ کر ہی پکاریں گے گو وہ جنت میں ہی مقیم ہوں گے کیونکہ وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سفارش سے جنتی ہوں گے پہلے وہ جہنمی ہی تھے۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبل ازوصال اور بعد ازوصال فائدہ دینا:

(۵) جامع صغیر ۲/۱۲۵ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ وَمَمَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ (الحرث عن انس)
انس بن مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری زندگی میں بھی تمہیں میرا فائدہ ہے اور میرے وصال کے بعد بھی تمہیں میرا فائدہ ہے۔

جامع صغیر ۲/۱۲۵ } حَیَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَ یُحَدَّثُ لَکُمْ فَاِذَا
مجمع الزوائد ۹/۲۴ } اَنَا مِتُّ کَانَتْ وَفَاتِیْ خَیْرٌ لَّکُمْ تُعْرَضُ عَلَیَّ

اَعْمَالُكُمْ فَاِنْ رَاَيْتُ خَيْرًا حَمِدْتُ اللّٰهَ وَاِنْ رَاَيْتُ شَرًّا اِسْتَغْفَرْتُ لَكُمْ (ابن سعد عن بکر بن سعد)

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری زندگی بھی تمہارے لئے خیر ہے تم حدیث بیان کرتے ہو اور تمہارے لئے حدیث بیان کی جاتی ہے پھر جب میرا وصال ہو جائے گا میرے وصال کے بعد بھی تمہیں فائدہ ہوگا کیونکہ تمہارے اعمال میرے پاس پیش کیے جائیں گے تو اگر میں نے نیکی دیکھی تو میں اللہ تعالےٰ کی تعریف کروں گا۔ اور اگر میں نے تمہارے بُرے اعمال دیکھے تو تمہارے لئے اللہ تعالےٰ سے معافی مانگوں گا۔

آہ ہا آہ ہا لو لو وہا بیو آمنت

دیکھا میرے محبوب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اب انصاف تم پر ہے۔ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا کے حکم خداوندی کو تسلیم کرتے ہو یا نہیں؟ او اہلحدیث کہلانے والو میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم قبل از وصال اور بعد از وصال نفع ونقصان کے مالک ہوئے یا نہ؟ اب یہ مذکورہ بالا حدیث اور مومن کا عقیدہ ہم نے تو تسلیم کیا ہوا ہے اب تمہارے امتحان کا وقت ہے دیکھتے ہیں کہ مذہب حقہ کو تسلیم کرنے والے ہو تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع اور نقصان کے قائلین بن جاؤ گے تو اہلحدیث کہلا سکتے ہو ورنہ نہیں اگر محض دھڑے بندی کا فرقہ ہے تو سر پھیر دو گے ایسے لوگوں کے لئے رب العزت نے فرمادیا ہے۔ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ - آمِنُوْا اَوْلَا تُؤْمِنُوْا -

مسلمانو! ہوشیار ہو جاؤ اس فرقہ وہابیہ سے بچ جاؤ یہ منکرین توحید لامکانی کو مکانی

سمجھنے والے یہ دشمن رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہ گستاخ خداوند کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ اسلام کے دشمن یہ اولیاء اللہ کو بکواس کرنے والے یہ عیاشی کے موجد یہ سنجاست کے پتلے قرن شیطان کے پجاری یہ رحمانی بابرکت اوقات کو برا سمجھنے والے اور شیطانی وقت کو پسند کرنے والے یہی ہیں فقیر نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نفع ونقصان کی آیتوں اور احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اختصار سے کام لیا ہے۔ تاکہ طوالت کی وجہ سے پڑھنے والے تنگ نہ ہو جائیں۔

تمہیں جہنم کے وسط میں لے جائیں گے اگر اسلام کو پسند کرتے ہو تو اس فرقہ کو پس پشت ڈال کر ذکر اللہ اور ذکر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا وظیفہ بنا لو تاکہ تمہیں بھی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے فائدہ پہنچے۔

کہدو وہابیو!

نعرہ رسالت یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نجات پاؤ گے۔

وہابی عقیدہ ۲۸

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۶

وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سیدنا کہنے کا منکر ہے

فتویٰ ستاریہ ۳/۳۹ } سوال (۲۵۷) درود شریف اصلی کتنے ہیں؟ کسی درود میں لفظ سیدنا ہے یا نہیں؟

جواب: (۳۵۵) . . . عوام میں جو الفاظ مروج ہیں مثلاً اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی

سیدنا و مولانا و حامینا وغیرہ یہ قطعاً ثابت نہیں۔ بلکہ جو درود لوگوں کے من گھڑت ہیں مثلاً درود تاج درود لکھی وغیرہ کے ان میں اس قسم کے الفاظ پائے جاتے ہیں۔

یہ ہے وہابی مذہب فقیر اب حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم سے ثبوت پیش کرتا ہے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سیدنا و مولانا

بخاری شریف ۲/۶۱۰ } وَقَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ اَخُوْنَا وَمَوْلَانَا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو فرمایا تو ہمارا بھائی اور ہمارا مولا ہے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ چھوٹے کو عزت کے خطاب دینے جائز ہیں بڑے کو اعلیٰ خطابات سے نوازنا کیسے منع ہو سکتا ہے۔

خداوند کریم نے آپ کو سید کا خطاب فرمایا

یٰسٓ اے سید صلے اللہ علیک وسلم

تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب قرآن کریم سے ثابت ہوا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو سید کا خطاب خواہ درود شریف میں ہو سنت اللہ ہے۔

نبی کریم سید عالمین صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

حلیۃ لابی نعیم ۱/۶۳ } اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ میں آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کا

سید ہوں۔

منافق کو سید کہنا منع ہے

الترغیب والترہیب ۳/۵۷۹ } عن بریدۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا للمنافق سید فانہ ان یک سید ا فقد اسخطتم ربکم عز وجل رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد صحیح والحاکم ولفظہٗ قال اذا قال الرجل للمنافق یا سید فقد اغضب ربہ وقال صحیح الاسناد۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ منافق کو سید نہ کہو کیونکہ وہ سید نہیں ہے تمہارا پروردگار تم پہ ناراض ہوگا ابوداؤد اور نسائی اور حاکم نے اس حدیث کو بیان کیا ہے حاکم کے یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ جب کوئی آدمی منافق کو یا سید کہتا ہے تو ایسے شخص پہ اس کا پروردگار ناراض ہوجاتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو عجز وانکساری سے اللھم صل علی محمد فرما سکتے ہیں۔ لیکن امت سوائے سید کے کہ نہیں سکتے کیونکہ آپ آدم علیہ السلام کی تمام اولاد کے سید ہیں اب تم سوچو کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہو یا نہیں اگر ہو تو اللھم صل علی سیدنا ومولانا محمد پڑھا لیا کرو ورنہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں۔

مجمع الزوائد ۹/۱۰۴ } عن رباح ابن الحارث قال جاء رھط الی علی بالرحبۃ قالوا السلام علیک یا مولانا فقال کیف اکون مولاکم وانتم قوم عرب قالوا سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم غدیر خم یقول

من کنت مولاہٗ فہذا مولاہٗ قال رباح فلما مضوا تبعتہم فقلت من ہٰؤلاء قالو انفس من الانصار فیہم ابو ایوب انصاری رواہ احمد والطبرانی الا انہ قال قالو سمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کنت مولاہٗ فعلی مولاہٗ۔

رباح بن حارث سے روایت ہے کہ ایک گروہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا مولانا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ میں تمہارا مولا کیسے ہوں حالانکہ تم بھی عربی ہو انہوں نے کہا کہ ہم نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے غدیر خم کے دن سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ جس کا میں مولا ہوں یہ علی بھی اس کا مولا ہے رباح نے کہا جب وہ چلے گئے میں ان کے پیچھے ہو لیا میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا کہ یہ انصار کی جماعت تھی ان میں ابو ایوب انصاری بھی تھے۔

حافظ علی بن ابی بکر ہیثمی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی اس کتاب مجمع الزوائد میں ستائیس ۲۷ سندوں سے بیان کیا ہے۔

المستدرک ۳/۱۳۴ } وَقَالَ ابن عباس وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَاِنَّ مَوْلَاہُ عَلِیٌّ۔

جس شخص کا میں مولا ہوں یقیناً علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بھی اس کے مولےٰ ہیں ان احادیث مذکورہ بالا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا مولا ہونا بھی ثابت ہوا لہٰذا درود شریف میں علاوہ درود شریف کے بھی سیدنا و مولانا محمد پڑھ سکتے ہیں۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا آپ کو مولٰنا کہنا

مجمع الزوائد ۹/۱۰۶ } وعن جریر قال شهدنا الموسم فی حجة الوداع مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فبلغنا مکانا یقال له غدیر خم فنادی اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ فَقَامَ رَسُوْلُ الله صلی الله علیه وسلم وسطنا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ بِمَ تَشْهَدُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالُوْا وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ فَمَنْ وَلِيُّكُمْ قَالُوْا اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَانَا قَالَ مَنْ وَلِيُّكُمْ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهٖ اِلٰی عَضُدِ عَلِيٍّ رضی الله تعالٰی عَنْهُ فَاَقَامَهٗ فَنَزَعَ عَضُدَهٗ فَاَخَذَ بِذَرَاعَيْهِ فَقَالَ مَنْ يَّكُنِ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلَاهُ فَاِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ۔

غدیر خم کے مقام پر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجتماع ہوا اذان ہوئی مہاجرین اور انصار جمع ہو گئے ہمارے درمیان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے فرمایا اے لوگو کس کی شہادت دیتے ہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں لا الہ الا اللہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر کسی کو انہوں نے عرض کیا اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فرمایا تمہارا ولی کونسا ہے انہوں نے عرض کیا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کون ولی ہے پھر آپ نے

علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مولا ہیں یہ علی بھی اس کا مولا ہے یااللہ جو علی المرتضیٰ سے دوستی کرے تو اسے دوست بنالے اور جو شخص اس سے دشمنی کرے تو اس کا دشمن ہو جا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف میں صرف ایک ہی مقام عرض کرتا ہوں کہ اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ مولانا اللہ تعالےٰ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا مولیٰ ہیں۔

اس سے ثابت ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مولا کہنا سنت اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔

وہابی عقیدہ ۲۹

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ۱۷

مرزائی الہاموں کی ابتدا اور جعلی نبوۃ کی بنیاد وہابیوں سے ہوئی

(۱) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی مولفہ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی صہ ۳

اور فرماتے تھے کہ جب میں الہام کو نہ سمجھتا تھا اور توحید سے بخوبی واقف نہ تھا ایک بار میں اپنے دادا محمد شریف کی قبر کے پاس جو اس دیار میں مرجع اور مقبول انام ہے گیا تو القا ہوا الاالہ غیرلہ لیکن اس وقت میں نے غلطی کی اور میں نے خیال کیا کہ یہ ورد مجھ کو وظیفہ کرنے کے لئے سکھایا گیا ہے اب میں نے جان لیا کہ وہ اللہ کی طرف سے الہام تھا کہ میرے سوا دوسروں کی طرف رجوع کرنا عبادت اور استعانت میں شرک ہے اکیلے اللہ کی طرف پوری توجہ چاہیئے قبروں پر اس نیت سے جانا کہ میرا فلاں مطلب حاصل

ہو جاوے توحید میں رخنہ ڈالتا ہے اور کلمہ شہادت یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی کے مخالف ہے۔

مولوی عبدالرحمن لکھوی کو الہام

(۲) سوانح عمری مولوی عبداللہ غزنوی ۹ } مولوی عبدالرحمن بن شیخ محمد بارک اللہ کہ وقت کے عالموں سے مشہور عالم ہیں اور زہد اور تقوی اور صلاحیت میں اپنے زمانے کے امام آپ کی صحبت بابرکت سے فیض حاصل کرنے کے لئے ملک پنجاب سے سفر کرکے ملک غزنی تک جو دو ماہ کی مسافت ہے گئے راستے میں جو انہوں نے مخالفوں سے کچھ کلمات آنجناب کی نسبت سنے تو حیران ہوئے اسی رات ان کو یہ الہام ہوا فو رب السماء والارض انہ لحق مثل ما انکم تنطقون دوسری بار یہ الہام ہوا انہ عندنا لمن المصطفین الاخیار تیسری بار یہ الہام ہوا ان ھو الا عبد انعمنا علیہ

(۳) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی صہ۱ } جنگل کی کسی غار میں اکیلے جاکر چھپ گئے اور کچھ مدت پوشیدہ رہے ان دنوں میں یہ الہام ہوا فقطع دابر القوم الذین ظلموا فالحمد للہ رب العالمین اور یہ شعر بھی الہام ہوا ؎ اے مدعی مپیچ کہ سرپیچ میشوی ۔ من سبزہ دمیدہ زبستان لکیستم ؎
انہی دنوں میں اس کی سلطنت الٹ پلٹ ہوگئی

(۴) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی صہ۱۵ } بارہا مجھ کو الہام ہوا ہے یا عبدی ھذا کتابی وھذا عبادی فاقرء کتابی علی عبادی۔ یعنی اے میرے بندے یہ

میری کتاب ہے اور یہ میرے بندے ہیں پس پڑھ میری کتاب میرے بندوں پر
اور یہ بھی الہام ہوتا ہے ولئن اتبعت اھواءھم لعبد الذی جاءک
من العلم مالک من اللہ من ولی ولا نصیر =

(۵) سوانح عمری مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی ص۲۰ | جو الہام اور خوابیں آپ کو کتاب وسنت پر ثابت رہنے اور خلق اللہ کو کتاب وسنت کی طرف بلانے اور تقویٰ اور توکل اور صبر اور خشیت اور زہد وقناعت وترک ماسوی اللہ
اور انابت اور آپ کے مقام امانت میں پہنچنے اور آپ کی حفظ اور نصر اور مغفرت کے وعدہ پر ہوئے ہیں وہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں تک پہنچتے ہیں ان کے جمع کے لئے ایک بڑی کتاب چاہیئے ۔

مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا دعویٰ کہ حبیب اللہ قندھاری نے خداوند کو دیکھا

(۶) سوانح عمری مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی ۳۵ | فجر کی نماز کے بعد میں نے رب العالمین کو خواب میں دیکھا ۔

کیوں جی وہابیو تم تو کہتے ہو کہ خداوند کریم کا دیدار دنیا میں محال ہے اب تو تمہارے بڑے نے اقرار کر لیا اب اس پر کیا فتویٰ لگاؤ گے ۔ تمہارا بڑا منکر قرآن ہوا یا نہ ؟

(۷) سوانح عمری مولوی عبد اللہ غزنوی ۳۵/۳۶ | اور سکندر پور کے باغ میں جو ہزارہ کے علاقے میں ہے اللہ تعالےٰ کی طرف سے فجر کی نماز کے بعد یہ القا ہوا کہ ایمان کی لذت حاصل نہیں ہوتی جب تک ظالموں کی طرف مائل ہونے
سے پرہیز نہ کیا جائے یعنی اس آیۃ کریمہ کا مضمون الہام ہوا وَلَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ

ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ اور ظالم کی تعریف ان لفظوں سے معلوم کرائی والظالمون هم الذین یخالفون عن امو ربهم ثم لا یتوبون یعنی ظالم وہی ہیں جو اللہ تعالےٰ کے ارشادوں کی مخالفت کرتے ہیں اور باز نہیں آتے اور جن لوگوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیئے ان کو اس مضمون کے ساتھ آگاہ کیا واصبر نفسك مع الذین یدعون ربهم بالغداوة والعشی یریدون وجهه اور فرماتے تھے کہ الہام ہوا فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ثم ان علینا بیانه یعنی جو کچھ الہام ہوتا ہے اس کے لفظ یاد رکھ اور اس کا بیان کرنا اور تفسیر ہمارا ذمہ ہے اور فرماتے تھے الہام ہوا واما من خاف مقام ربه الایة یعنی وہ شخص کہ ڈرا اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے اور یہ الہام ہوا کہ ہمیشہ بدل خود مطالعہ کردہ باش مباداکدورتے از ما سوی بنشیند یعنی ہمیشہ اپنے دل میں جھانکتے رہو ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کدورت بیٹھ جائے اور شہر دہلی میں یہ الہام ہوا ولا تمدن عینيك الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحیوة الدنیا اور مت پھیلا اپنی آنکھیں طرف ان کی کہ فائدہ دیا ہمنے ساتھ اس کے بھانت بھانت لوگوں کو زندگانی دنیا کی تازگی سے اور باغ سکندریہ میں یہ الہام ہوا قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَاَوْلَادِكَ وَاَتْبَاعِكَ قُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِیْنَ یعنی کہدے اپنی بیبیوں اور اولاد اور تابعداروں کو کہ کھڑے ہو جاؤ اللہ کے لئے تابعدار ہو کر اور اس کے اخیر میں یہ الہام ہوا انا حبیبك واخیك فلا تحزن یعنی میں تیرا مددگار ہوں تو غم نہ کھا اور یہ بھی الہام ہوا ما اودعت فی قلبك فان رؤیا المومن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة

یعنی جو تذبہ اور تفکہ قرآن کا تیرے دل میں ہم نے ڈال دیا ہے اس کو مت بھول کیونکہ مومن کا خواب ایک حصہ ہے نبوۃ کے چھیالیس حصول میں سے اور فرماتے تھے دہلی میں یہ الہام ہوا وَلا تطع من اغفلنا قلبہٗ عن ذکرنا وَاتبع ھواہ وکان امرہ فرطا اور فرمانبرداری نہ کر اس شخص کی جو غافل کیا ہم نے اس کے دل کو اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا اپنی خواہش کے اور ہے کام اس کا حد سے بڑھا ہوا یعنی غافلوں کی غفلت میں پیروی نہ کر اور یہ بھی القا ہوا کن فی الناس کاحد من الناس یعنی ہو تو لوگوں میں جیسے دوسرے لوگ ہیں اور القا ہوا اگر وقتے غفلت شد تدارک آں وقت دیگر لازم است یعنی اگر وقت غفلت ہو جاوے تو دوسرے وقت میں اس کا تدارک لازم ہے۔

(۸) سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۳۶ { اور فرماتے تھے تین بار الہام ہوا وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا اور واسطے اللہ کے ہے اوپر لوگوں کے حج کرنا بیت اللہ کا جو طاقت رکھے طرف اس کی راہ کی اور فرماتے تھے الہام ہوا ولسوف یُعطِیکَ ربکَ فترضیٰ یعنی اور البتہ جلدی دے گا تجھ کو رب تیرا پھر تو خوش ہو جاوے گا اور فرماتے تھے الہام ہوا الم نشرح لکَ صدرکَ یعنی کیا نہیں کھولا ہم نے سینہ تیرا =

وہابیہ! تمہیں اس خاص پنبے کی قسم ذرا انصاف سے کہنا کہ تمہارے مولوی محمد عبداللہ صاحب نے پہلے الہاموں کی ابتدا کی اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو راستہ مل گیا کہ اگر یہ الہامی سلسلہ ہو سکتا ہے جاری ہے تو نبوت بھی جاری ہو سکتی ہے

مرزا غلام احمد صاحب نے بعد میں نبوت کا دعویٰ کر دیا تو نبوت کی ابتدا پہلے وہابیت سے ہوئی اب قیامت تک جتنے مرزائی ہوں گے اُن سب کے کفر کا بوجھ وہابیت پر ہے۔ جیسا کہ قابیل نے سب سے پہلے قتل کی ابتدا کی تو رب العزت نے فرمایا فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا قیامت تک جتنے قتل ہوں گے۔ جتنا عذاب ہر قاتل کو ہوگا اتنا ہی ان سب کا عذاب قابیل پر ہوگا۔

او مرزائیت کے بانیو تم فرقہ وہابیہ تو اسلام میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔

خدائی فیصلہ

البقرہ ١/١٩ فَوَيْلٌ لِّلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيهِمْ ثُمَّ يَقُولُونَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيلًا فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ۔

اُن لوگوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے کچھ لکھ لیتے ہیں پھر دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا ہے تاکہ اس کے کچھ پیسے بٹوریں جو ان کے ہاتھوں نے لکھا ہے ان کے لئے ہلاکت ہے اور جو وہ عمل کرتے ہیں وہ بھی ان کے لئے ہلاکت کا باعث ہے۔

اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالےٰ نے ایسے لوگوں کے لئے ویل کا اعلان فرمایا ہے جو خود لکھ کر اعلان کرتے ہیں کہ یہ الہام خداوندی ہے تاکہ ہمارے فرقے کی اشاعت ہو اور میرے الہاموں کی کتابوں کو میرا فرقہ خریدے اور فخر کریں کہ ہمارے فرقے میں بڑا خداوند کریم کی طرف سے الہامی مولوی ہیں تو رب العزت نے ایسے لوگوں کے لئے ہلاکت کی خوش خبری فرمائی تو معلوم

ہوا کہ فرقہ وہابیہ خداوندی ہلاکت کی زد میں پڑا ہوا ہے اور پھر کتاب اللہ کو تغیر و تبدل کرنے والا بھی فرقہ وہابیہ ہے جیسا کہ مذکور ہو چکا اللہ تعالےٰ کی طرف سے عذاب الٰہی کا مستحق بھی فرقہ وہابیہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھی عذاب الٰہی کا مستحق یہی فرقہ وہابیہ نجدیہ موجود ہے ۔

ال عمران ۳/۸ } وَاِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ مِنَ الْكِتٰبِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَيَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۔

اور بے شک بعض ان سے اپنی زبانی لکھ لیتے ہیں تاکہ تم اس کو کتاب اللہ سے یقین کر لو حالانکہ وہ کتاب اللہ سے نہیں ہے اور وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں

اللہ تعالےٰ نے یہ وہابیوں کے الہاموں کا پول نکال دیا اور رب العزت نے واضح فرما دیا کہ یہ یہودیوں کا طریقہ ہے مسلمانوں کا نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم مکمل کتاب ہے اس کے بعد کسی تحریر یا الہام کی ضرورت نہیں فرمان خداوندی ہے ۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ میں نے آج دن سے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ۔

کیوں جی وہابیو کتاب اللہ کی تحریف میں بھی تم سبقت لے گئے اور اپنے ہاتھوں سے لکھ کر خدائی الہاموں کا دعویٰ کر کے تم نے مرزائیوں سے فوقیت حاصل کر لی اب تم سوچو کہ تمہارا فرقہ عند اللہ کیسا ہے اور مرزائیت کے بانی تم ہی ہو یا ناں ۔

وہابی عقیدہ ۳۰

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی عداوۃ ع۱۸

وہابی خداوند تعالےٰ کے اشرف المخلوقات کو تمام کائنات سے حقیر سمجھتا ہے

تقویتہ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی ۱۶ } اور یہ یقین جان لینا چاہیئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

محمد عمرؔ اس مذکورہ بالا عبارت سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کو یقین ہے کہ خدا کے روبرو قوم چمار جو ابوجہل، ابولہب، فرعون وشداد سے کفر میں زیادہ اکفر اور نجاست میں بدتر ہیں انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام، اولیاء اللہ اور ملائکہ ان چماروں سے بھی معاذ اللہ زیادہ ذلیل ہیں ان کا عند اللہ کوئی وقار نہیں اور انبیاء اللہ، شہداء علیہم السلام، اولیاء اللہ اور ملائکہ جن کی عزۃ قرآن کریم میں صراحۃ مذکور ہے ان کی توہین کا ایک نجدی ہے۔

اللہ تعالےٰ کی تمام مخلوق میں عزۃ وقار محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے پھر اولیاء اللہ کا پھر ایمان والوں کا۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) المنٰفقون ۲۸/۱ } وَلِلّٰہِ الْعِزَّۃُ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَلٰکِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥ اللہ تعالےٰ کی عزۃ ہے اور رسول اللہ صلے اللہ

علیہ وسلم کی عزۃ ہے اور ایمان داروں کی عزۃ ہے۔
لیکن منافقین نہیں جانتے او وہابیو اللہ تعالےٰ خالق انبیاء اللہ اور ایماندار ول کو معزز بنا کر ان کی عزۃ کا اعلان کرے اور جن کو رب العزۃ نے تمام مخلوق سے اعلیٰ ترین عزۃ عطا فرمائی وہابی ان کو رب العزۃ کی بد ترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل کہے اور اس کے متبعین اس کو توحید سمجھیں تو یہ اس فرقے کے کفر کی دلیل واضح نہیں تو اور کیا ہے۔ اسی لئے رب العزۃ نے ایسے لوگوں کے متعلق فیصلہ فرمایا وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ لیکن منافقین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی عزۃ نہیں جانتے مولوی اسمٰعیل صاحب بموجب اس آیۃ قرآنی منافق ثابت ہوئے۔
بھلا بتی وہابیو میں ایک مسئلہ تم سے دریافت کرتا ہوں کہ عاص بن وائل سہمی نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ کہا کہ اس کے پیچھے تو نام لینے والا کوئی نہیں تو غیرت خداوندی جوش میں آئی اور فرمایا۔

دوسرا جواب

(۲) اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۔
یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم ہم نے آپ کو کثرت عطا کر دی آپ اپنے رب کریم کی نماز پڑھیئے اور قربانی کیجئے اور آپ کا دشمن وہی ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔
کیوں بتی وہابیو اب بتاؤ عاص نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خسیس کلمہ استعمال کیا تو اللہ تعالےٰ نے شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بالاتر فرماتے ہوئے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم میں نے آپ کو ہر قسم کی کثرت عطا کر دی فضائل میں ساری کائنات

سے کثرت عطا کردی عہد سے ہی امت تمام امتوں سے زیادہ بنادی لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا سے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام عالمین کی حکومت عطا فرمادی وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ سے تمام عالمین کے لئے رحمت مقرر کردیا جو شخص اپنے حاکم "آقاو مولیٰ عالمین کی رحمت کو چمار سے زیادہ ذلیل کہے ثابت ہوا کہ یا تو ایسا شخص عالمین سے خارج ہے یا عالمین میں ذلیل ترین ہے کیونکہ خداوند کریم کی عزیز ترین مخلوق کو جس کی نگاہیں ذلیل ترین نظر آئے ایسا وجود کائنات میں ذلیل ترین ہے۔

عاص نے جب شان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اعتراض کرتے ہوئے آپ کے شان میں ذلت کے اظہار کا کلمہ استعمال کیا تو رب العزۃ نے (۱) عاص کو دشمن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قرار دیا (۲) اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس دشمن رسالت کو خود جواب دیا فرمایا هُوَ الْاَبْتَرُ کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے شان میں ذلیل کلمہ کہنے والا ساری کائنات سے زیادہ ذلیل ترین ہے اور منقطع النسل ہی مرے گا اس کی نسل میں آگے نشو نہیں ہے میرے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خفیف کلمہ استعمال کرنے والا میرے نزدیک میری تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے اب وہابیو تم بتاؤ کہ تمہارے مولوی اسمٰعیل دہلوی نے رب العزۃ کی بڑی مخلوق جس میں انبیاء علیہم السلام اور اولیاء عظام اور ملائکہ بھی شامل ہیں چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہ دیا اس کے الفاظ سے پہلی بات تو یہ ثابت ہوئی کہ اسمٰعیل دہلوی اور اس کے متبعین دشمن تمام انبیاء علیہم السلام' تمام ملائکہ اور اولیاء اللہ اور تمام مومنین ضروری اور یقینی ہیں دوسری بات یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک ذلیل ترین مخلوق سے بھی زیادہ ذلیل ہیں اور قیامت تک جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے حق میں گستاخانہ کلمہ کہے گا وہ رب العزۃ

کے اسی جواب کا مستحق ہے اور جس پر دنیا میں یہ فتویٰ خداوندی ثبت ہوا وہ عالمین میں رسوا اور ابتر ثابت ہوا۔ یہ گستاخانہ الفاظ انبیاء علیہم السلام کے حق میں ابلیس، نمرود، شداد اور فرعون نے بھی استعمال نہیں کئے اور مخلوق کے سب سے بڑے گستاخ کو پیشوا اور رہبر صادق ماننے والے کے متبعین بھی اسی زمرے میں شامل ہیں اور ہوں گے ان سب گستاخان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقتداؤں اور مقتدیوں کا ٹھکانا اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابلیس، نمرود، شداد اور فرعون سے بدتر ہوگا فافہم وتدبّر۔

تیسرا جواب

(۳) اللہ تعالےٰ وحدہ لاشریک نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم آپ اپنے بہت قریبی رشتہ داروں کو عذاب الٰہی سے ڈرایئے تو آپ نے اپنے سب قریبی قبائل کو جمع کرکے احکام الٰہی کی تبلیغ فرمائی تو ابولہب جس کا نام عبد العزیٰ تھا کہنے لگا کہ جس انگلی کے اشارے سے آپ نے ہمیں تبلیغ کی ہے وہی معاذ اللہ ٹوٹ جائے تو ربّ العزۃ نے آپ کی ایک انگلی کو برا سمجھنے کا رد گنتی جوابات سے فرمایا۔

(۱) تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَهَبٍ اے ابولہب تیرے دونو ہاتھ تباہ ہوں۔

(۲) وَتَبَّ ابولہب خود تباہ ہو۔

(۳) وَمَآ اَغْنٰی عَنْهُ مَالُهٗ ابولہب کا مال بھی عذاب الٰہی سے نہ بچا سکے گا۔

(۴) وَمَا كَسَبَ ابولہب کے اعمال بھی نہ بچا سکیں گے۔

(۵) سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ دھکتے ہوئے دوزخ میں داخل ہوگا۔

(۶) وَامْرَأَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ابولہب کی بیوی لکڑہاری ہے جس کا کوئی وقار نہیں۔

(۷) فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ اُس کی گردن میں کھجور کی رسی ڈال کر پھانسی دی گئی۔

رب العزت نے ابولہب کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی کے متعلق گستاخی کا کلمہ کہنے سے اتنی سزائیں سنائیں تو جو شخص آپ کی ذات مطہرہ کا گستاخ ہو بھلا اس کے متعلق تو قعر جہنم کا ٹھکانہ بھی اللہ تعالےٰ کے نزدیک کم ہوگا۔

ابولہب نے تو صرف مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک انگلی سے گستاخانہ کلمہ استعمال کیا جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کے متعلق اس سے بڑھ کر گستاخی کا کلمہ استعمال کرے تو ایسا شخص اللہ تعالےٰ کے نزدیک ابولہب سے بھی زیادہ گستاخ اور سزاوار ہے۔

اب وہابیو لو کہ فرقہ وہابیہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک کفار مکہ سے بھی بدتر ہے یا نہ؟

رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات سے زیادہ عزت بخشی

(۴) یوم میثاق میں رب العزت نے تمام انبیاء علیہم السلام کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابع بنا دیا اور لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ کا حکم ثبت فرما دیا جس کی وضاحت مقیاس نبوت میں بیان ہو چکی ہے۔

(۵) معراج شریف کی رات رب العزت نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ عزت عطا فرمائی جو تمام مخلوقات سے کسی کو حاصل نہیں ہوئی جس کا مفصل واقعہ قرآن کریم میں مذکور ہے ایک جملہ ہی کہدینا ایماندار کے لئے کافی ہے فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو اتنا قرب حاصل ہوا جیساکہ دو کمانوں کے

سرے مل جاتے ہیں یا اس سے بھی زیادہ قریب کانگرسی ملاؤ بتاؤ چمار کو خداوندی قرب حاصل ہے یا ہوا یا ہوگا؟ تمہارا تمام فرقہ وہابیہ چونکہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذلیل ترین گستاخ ہے اسی لئے اللہ تعالےٰ نے اس کو ہر نجس چیز کا حامل بنا دیا ہے بدن نجس، خوراک نجس لباس نجس، مقام نجس، عبادۃ الٰہیہ سے محرومی اور خداوند کریم کے دربار میں راندے ہوئے اللہ تعالےٰ سے دعا بھی نہیں مانگ سکتے اور نہ ہی اس فرقے کی دعا منظور ہوتی ہے اس کی دلیل ان کے چہروں سے عیاں ہے مسلمان ان کو دور سے ہی پہچان لیتے ہیں۔ دنیا میں بھی ان کی مسلمانوں سے علیحدگی قیامت میں بھی یہ فرقہ علیحدہ ہی پہچانا جائے گا اور جہنم میں بھی ان کو رب العزت علیحدہ ہی ڈالے گا۔ کیونکہ رب العزۃ کی قریب ترین مخلوق کی اس فرقہ نے ذلیل ترین گستاخی کی ہے۔ تُوْبُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْ۔

اولیاء اللہ کا شان ربّ العزّت کے نزدیک

(۶) یونس ۱۱ } اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ وَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

خبردار بے شک اللہ تعالےٰ کے اولیاء پر کوئی خوف نہیں اور نہ ہی وہ غمناک ہوں گے اولیاء اللہ مومنین اور خدا سے ڈرنے والے ہوسکتے ہیں ایسے لوگوں کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک ہو اللہ تعالےٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے یہی وہ

بہت بڑا مرتبہ ہے۔ دشمنوں کی نکتہ چینی آپ کو غمناک نہ کرے بے شک تمام عزتیں اللہ کے قبضے میں ہیں۔ وہ بڑا ہی سننے والا بڑا ہی جاننے والا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کا شان بیان فرمایا ہے۔

(۲) اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں کسی قسم کا غم اور خوف نہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی طرف سے درجہ ولایت صحیح العقیدہ ایماندار وں متقیوں کو حاصل ہوتا ہے بدعقیدہ بے ایمان بے حیا گستاخ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی ولی اللہ نہیں بن سکتا جس فرقے جماعت اور مذہب میں ولی اللہ نہیں وہ باطل ہے حق نہیں۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی طرف سے اولیاء اللہ کو دنیا و عقبیٰ میں مبارک کا پیغام ہے۔

(۵) اللہ تعالیٰ کے کلمات بدل نہیں سکتے اللہ تعالیٰ وعدے کا پختہ ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ کے نزدیک درجہ ولایت بہت بڑا عظیم الشان مرتبہ ہے۔

(۷) اولیاء اللہ پر نکتہ چینی کرنے والوں کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔

(۸) انبیاء علیہم السلام اولیاء اللہ اور دیگر مومنین کی عزۃ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے اور کوئی نہ عزۃ دے سکتا ہے نہ چھین سکتا ہے نہ کم کر سکتا ہے۔

(۹) اللہ تعالیٰ ہر دوست و دشمن کی بات فوراً سننے والا ہے اور اسے فوراً معلوم بھی ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو اس آیۃ کریمہ میں تھپکی دی ہے اور دشمنان رسالت و ولایت سے بے فکر رہنے کی تسلی دی کہ یہ منکرین رسالت و ولایت تمہارے مراتب میں فرق نہیں کر سکتے اور نہ ہی ذلت کی طرف لے جا سکتے ہیں کیونکہ تمام کی عزتیں میرے قبضے میں ہیں میں وحدہٗ لاشریک ہوں جب

میں نے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کو عزت دی ہے تو ان کے دشمنوں کو ذلیل بھی میں ہی کروں گا۔

او وہابیو! تمہارا عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ خداوند کریم کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں۔ مولوی اسمٰعیل دہلوی وہابی کا یہ سراسر جھوٹ اور کفر ہے کیونکہ شان خداوندی ہے وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ شان خداوندی نے انبیاء اللہ اور اولیاء اللہ کو عزت و فضیلت عطا فرمائی اولیاء اللہ کو مذکورہ آیت میں ذَالِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ سے اور تمام انبیاء علیہم السلام کو تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ سے عزت بخشی اب ان آیات قرآنیہ کا مکذب مولوی اسمٰعیل دہلوی یہ دعوے کرے کہ وہ خدا کے شان کے سامنے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے تو مولوی اسمٰعیل مکذب قرآن کریم ہے منکر خداوند کریم انبیاء علیہم السلام اور اولیاء اللہ کے شان میں ایسے ذلیل کلمات تو ابوجہل ابولہب ہندو عیسائی نے بھی آج تک استعمال نہیں کیے۔

فقیر نے قرآن کریم سے عزت انبیاء علیہم کا ذکر سنا دیا اور اولیاء اللہ کا شان بھی قرآن کریم سے بیان کر دیا۔ اب بھی اگر کوئی وہابی تسلیم نہ کرے اور مولوی اسمٰعیل دہلوی کو ہی اپنا پیشوا سمجھے تو وہ بھی اسی زمرے میں شامل ہے موت یاد کرو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو عزیز یقین کرو اور ذلیلوں کو ذلیل سمجھو اور خداوند کریم کے عزیزوں کو ذلیل سمجھنے والا اللہ تعالٰی کے نزدیک تمام کائنات سے زیادہ ذلیل ہے۔

مذکورہ آیت خداوندی سے اولیار اللہ کا وجود دنیا میں صحیح اور بہترین ثابت ہوا

اللہ تعالےٰ سے دوستی سچی ہے

هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ - یہاں اللہ تعالےٰ کی دوستی حق سچ ہے۔

قرآن کریم میں اولیار اللہ کا ذکر خیر فرض ہے

مریم ۱۶ } وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اور یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مریم علیہا السلام کا ذکر خیر فرمایئے۔

الکهف ۱۶/۱۱ } يَسْئَلُوْنَكَ عَنْ ذِي الْقَرْنَيْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَيْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا۔

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے فرما دیجئے اسکا ذکر خیر میں تم پر پڑھتا ہوں

اولیار اللہ پر ملائکہ سلام پڑھتے ہیں

سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ

قیامت کے دن اولیار اللہ سے حساب نہیں لیا جائے گا

مَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ

اولیار اللہ سے ایک ذرّے کا بھی حساب نہ لیا جائے گا۔

بولو وہابیو! اللہ تعالےٰ نے انبیار اللہ اور اولیار اللہ سے دوستی کا دعویٰ فرمایا۔ ان کو دنیا میں بے غم و بے خوف قرار دیا ان کے ذکر خیر کو قرآن کریم سے بیان کرنا فرض بنا دیا انبیار علیہم السلام اور اولیار اللہ کو قیامت کے حساب سے ممتاز کر دیا اب فرقہ وہابیہ ان کو معاذ اللہ خداوند کریم کی بدترین مخلوق چمار سے بھی زیادہ ذلیل کہے تو ایسا فرقہ مکذب قرآن کریم منکر خداوند کریم اور دشمن انبیار علیہم السلام اور اولیار اللہ ثابت ہوا۔

اعمال فرقہ وہابیہ

اسلامی نگاہ میں

وہابی عقیدہ ۳۱

وہابی نجاست ۱

وہابیوں کے نزدیک وہابی پاخانہ پاک ہے

عرف الجادی ۱۱} وطہارت پاپوش آلودہ بنجاست ہمیں سودنش بزمین است ولبس وورآں نماز گذاردن وبمسجد درآمدن رواست۔

گندگی سے لبریز جوتے کا زمین سے رگڑنا ہی پاک کر دیتا ہے یہی کافی ہے اور اس میں نماز ادا کرنا اور مسجد میں داخل ہونا جائز ہے۔

وہابیوں کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی مسجد میں پاکیزہ مسلمانوں کو نماز پڑھنا بلکہ داخل ہونا منع ہے تاکہ نجاست غلیظہ سے بچ جائیں۔

فیصلہ خداوندی

التوبۃ ۱۱/۱۶ } وَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْھُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِھِمْ وَمَاتُوْا وَھُمْ کٰفِرُوْنَ ○

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے تو زیادہ کرتی ہے ان کو گندگی بہ گندگی اور وہ کفر کی حالت میں مرتے ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوا کہ جن کے دلوں میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بغض وحسد ہے وہ بیمار ہیں وہ گندگی ہی گندگی کو پسند کرتے ہیں اور گندگی میں ہی تجاوز کرتے ہیں

اور اللہ تعالےٰ پاک لوگوں کو پسند فرماتا ہے لہٰذا ایسے لوگوں کا انجام جہنم ہے کیونکہ جنت میں نہ گندگی ہے نہ ہی نجس شخص وہاں داخل ہو سکتا ہے۔

بتاؤ وہابیو تم گندی چیزوں کو زیادہ پسند کرتے ہو مثلاً ٹٹی منی، خنزیر اور کتے کا معرق پانی ایک تو تم فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَرَضٌ سے دائم المریض ہو دوسرا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عناد سے فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا کے قانون نے وہابیوں کی پلیدی کو زیادہ کیا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ تمہاری جسمانی پلیدی کی دلیل ہے۔ تو فرقہ وہابیہ کی باطنی اور ظاہری پلیدی مل کر دونوں پلیدیوں کا ذکر رب العزة نے قرآن پاک میں فرمادیا فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰی رِجْسِهِمْ یہ محض تمہارا وہابیوں کا ہی حصہ ہے اور تمہیں ہی مبارک رہے۔

التوبه ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ ٥

البتہ مسجد کی بنیاد تقوےٰ پر رکھی گئی ہے زیادہ بہتر ہے کہ ابتدا رسے ہی آپ اس میں کھڑے ہوں اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک ہونے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاک ہونے والوں کو دوست بناتا ہے۔

(۱) اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس مسجد میں پاک لوگ نماز پڑھتے ہوں مسلمانوں کو اس میں نماز پڑھنے کا حکم ہے جو ٹٹی کو پسند کرتے ہیں ٹٹی بھرے جوتوں کو صرف زمین پر رگڑ کر ہی مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں وہ نجس لوگ ہیں ان کی مسجدیں پلید ہیں اور ظاہر ہے کہ جو لوگ ٹٹی بھرے جوتے صرف زمین پر رگڑ کر بمع جوتوں کے مسجد میں داخل ہو جاتے ہیں یقیناً وہ ٹٹی کرکے اپنی دبر کو صرف ڈھیلے سے ہی صاف کرنے کو کافی سمجھتے ہیں۔

کیونکہ جیسا کہ پاخانہ بھرے جوتے زمین پر رگڑنے سے مسجد میں داخل ہو سکتا ہے نماز ادا کر سکتا ہے تو پاخانہ بھری دبر کو بھی زمین پر رگڑنے سے صاف کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں یہ ہے وہابی مذہب کا عمل جس کو وہابی اپنی تطہیر سمجھتا ہے تو فرقہ وہابیہ کی مسجدوں میں مسلمانوں کو جانا نماز پڑھنا جائز نہیں بلکہ حرام ہے ایسے ہی وہابیوں کو مسلمانوں کی مسجدوں میں داخل ہونا منع ہے تاکہ مسلمانوں کی مسجدیں نجاست وہابیہ سے پاک رہیں ورنہ یہ لوگ مسلمانوں کی مسجدوں کو اپنے جوتوں کی ٹٹی سے اور منی بھرے تہمت سے پلید کر دینگے صرف مساجد اللہ میں ٹٹی بھرے جوتوں پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ منی بھرے کپڑوں سے بھی داخل ہو جاتے ہیں کیونکہ فرقہ وہابیہ کے نزدیک منی بھی پاک ہے اسی واسطے اس فرقہ وہابیہ میں کوئی ولی اللہ نہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اللہ تعالٰے پاکیزہ لوگوں کو پسند فرماتا ہے یہ فرقہ وہابیہ پاخانے اور منی کو استعمال کرنے سے پرہیز نہیں کرتا ۔

اب فقیر فرقہ وہابیہ کا منی کے متعلق ان کی کتابوں سے فیصلہ تحریر کرتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۲

وہابی نجاست ۲

وہابیوں کے بدن اور برتن منی سے شرعاً پلید ہیں

(۱) عرف الجادی ۱۰ | منی ہر چند پاک است ۔ منی ہر صورت پاک ہے۔ وہابی مذہب میں منی خواہ ذکر سے نکلے یا فرج سے دخول سے یا بغیر دخول کے احتلام سے نکلے یا مشت زنی سے ہر صورت پاک ہے ۔

(۲) فقہ محمدی کلاں ۱۴ } لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منی پاک ہے۔ (اسی صفحہ پر لکھا ہے) اور صواب یہ ہے کہ دونوں کی منی پاک ہے (یعنی مرد وعورت کی)

(۳) فتوی نذیریہ ۱/۱۹۷ } بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ منی پاک ہے

سبحان اللہ! وہابیوں کا بدن اور کپڑے منی سے گچ وضو یا غسل کئے خنزیر اور گندگی وغیرہ کا معرق پانی ہو ٹٹی بھرے جوتے اور دبر محض مٹی سے صاف ہو وہابی اس ہیئیہ کذائیہ میں دربار خداوندی میں پیش ہونا پسند کرتا ہے۔ ایسے لطف سے تو بھنگی، ہندو، عیسائی، یہودی اور گگڑے بھی محروم ہیں۔

(۴) الروضۃ الندیۃ ۱۳ } وَالْحَقُّ اَنَّ الْاَصْلَ الطَّهَارَةُ۔ حق بات یہ ہے کہ منی کا اصل پاکیزہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہابیوں کے لباس وغیرہ سے بھی پرہیز کریں کیونکہ منی سے لبریز ہوتے ہیں اسی لئے وہابی لوگ اپنی مسجدیں مسلمانوں سے علیحدہ بنا لیتے ہیں کہ کوئی مسلمان یہ اعتراض نہ کرے کہ وہابیوں نے ہماری مسجد پلید کر دی ہے کیونکہ پہلے مسلمانوں کا یہ وطیرہ تھا کہ اُن کی مسجد میں جب کوئی وہابی آگھسنا تو فرش اکھاڑ دیتے کہ اس کی نجاست اینٹوں میں بھی سرایت کر گئی ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے بدن اور کپڑے اس سے نجاست غلیظہ کے حامل ہوتے ہیں نرہا نخہ منی کے مرطوب کپڑوں کو لگا کر اس سے کھانا کھائے گا تو وہابی کا کھانا بھی پلید لہٰذا مسلمانوں کو وہابیوں کے برتاؤ سے پرہیز کرنا فرض ہے۔ جس مذہب میں منی پاک ہے بھلا ان کی عبادت اور نمازوں کا کیا حال تم خود اندازہ لگاؤ۔ نبی کریم

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا تُقْبَلُ الصَّلٰوۃُ اِلَّا بِطُهُوْرٍ یا پاک ہونے کے بغیر نماز قبول نہیں اب تم خود سوچو کہ وہابیوں کا نماز پڑھنا صحیح ہے یا غلط۔

منی کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا آخری فیصلہ

مسند امام احمد حنبل ۶/۲۳۵ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا یزید قال انا عمرو بن میمون قال اخبرنی سلیمان بن یسار قال اخبرتنی عائشۃ اَنَّ رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا اَصَابَ ثَوْبَہُ الْمَنِیُّ غَسَلَ مَا اَصَابَ مِنْ ثَوْبِہٖ ثُمَّ خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَاَنَا اَنْظُرُ اِلٰی بُقْعِہٖ فِیْ ثَوْبِہٖ ذَالِکَ مِنْ اَثَرِ الْغَسْلِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہمیشہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب بھی منی لگتی تو کپڑا دھوتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے آپ کے کپڑے میں دھلے ہوئے کپڑے میں تری کا نشان میں خود دیکھتی۔

قرآنی فیصلہ

(۱) اَلَمْ نَخْلُقْکُّمْ مِنْ مَّاءٍ مَّهِیْنٍ کیا ہم نے تمہیں ذلیل پانی سے پیدا نہیں فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے منی کو ماء مھین لیعنی گندا پانی فرمایا تم کہیں تمام قرآن کریم میں دکھاؤ کہ اللہ تعالےٰ نے ماء طہور (؟) فرمایا ہو ورنہ ہم سمجھیں گے کہ تم منکر قرآن کریم ہو پھر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ تم کھاؤ جو ہم نے تمہیں

پاک رزق دیا ہے قرآن کریم سے یہ بھی ثابت ہوا کہ پاک چیز کو اللہ تعالےٰ نے کھانے کا بھی ارشاد فرمایا ہے وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے تو کھاتے کیوں نہیں مرد کھمن جمع کرو اور کھا کر لطف اٹھاؤ اگر منی نہ کھاؤ تو پھر بھی تم قرآن کریم کے منکر ہو کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے جو تمہیں ہم نے پاک رزق دیا ہے کھالو۔ تو تمہارا منی کو نہ کھانا یہ بھی منی کے پلید ہونے کی دلیل ہے۔ پھر فرمایا یَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ سے سوال کرتے ہیں۔ ان کے لئے کونسی چیز حلال ہے آپ فرمایئے پاک چیزیں تمہارے لئے حلال ہیں اس آیتہ کریمہ سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے پاک چیزیں حلال ہیں۔ مسلمانوں! بلاشک محلے کی منی اکٹھی کر کے محلے کے کسی وہابی کو عطا کر دی محلہ اُر وہابی کو یہی نعمت کافی رہے گی پھر مَا خَرَجَ مِنَ السَّبِيْلَيْنِ جو دو نوراستوں سے نکلے مفسد وضو ہے جس چیز کے نکلنے سے پاکیزگی دور ہو جاتی ہے وہ خود پاک کیسے ہو سکتی ہے اور سنیئے۔

(۲) السجدہ ۲۱/۱ } ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۔
پھر ہم نے انسان کی نسل کو مخلوط گندے پانی سے پیدا کیا۔

اس آیتہ کریمہ میں بھی منی کو گندا پانی کہا گیا۔

انسانی تطہیر قرآن کریم میں

(۳) المائدہ ۶/۲ } مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اللہ تعالٰے کا ارادہ تمہیں تنگ کرنے کا نہیں اور لیکن اللہ تعالے کا ارادہ ہے کہ تمہیں پاک رکھے اور تم پر اپنی نعمت پوری کرے تاکہ تم شکر کرو۔

"محمد عمر" کیوں بنی وہابیو اللہ تعالے ارشاد فرماوے کہ میرا ارادہ ایمانداروں کو پاک رکھنے کا ہے اور تم پاک رہو گے تو تم پر اس کا انعام پورا ہوگا ورنہ تم نعمت خداوندی سے محروم رہ جاؤ گے۔ جب وہابیوں نے نجاست کو پسند کیا تو قرب خداوندی سے محروم رہ گئے کیونکہ خداوند کریم کو طہارت پسند ہے جس فرقے کو نجاست پسند ہے ان میں ایک بھی اللہ والا نہیں بن سکتا۔ تو وہابی کا جیسا کہ باطن عداوۃ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید ہے ایسے ہی وہابی فرقے کا ظاہر بھی پاخانے اور منی سے پلید ہے وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا۔ اور انہیں یقین یہ ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہیں۔

(۴) المدثر ۲۹ } وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ یارسول اللہ صلے اللہ علیک وسلم پلیدی کو ترک کیجئے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے پلیدی کو ترک کرو اور تم پسند کرتے ہو خود سوچو کہ تم کس دھڑے میں ہو۔ بقانون خداوندی تم نے نجاست کو ترک نہیں کیا بلکہ پسند کیا تو ازروئے قرآن کریم تم نجاست پسند منکر قرآن ثابت ہوئے۔ اللہ رب العزۃ نے کفار و مشرکین و منافقین کو پلید فرمایا اور ایسے پلید لوگوں سے اجتناب کا حکم دیا۔

نجس لوگوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۵) التوبۃ ۱۱/۱۲ } فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ

جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔

مسلمانو! کفار و منافقین سے اعراض کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کے اعمال کا بدلہ جہنم ہے ۔

چونکہ وہابی فرقہ بھی نجس ٹٹی اور منی کو پاک سمجھتا ہے نجاست پسند فرقہ ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے پرہیز کرنا اسلامی فریضہ ہے ۔

پلیدی اللہ تعالے نے بے ایمانوں کے لئے پسند فرمائی ہے

(۶)، الانعام ۸/۱۵ } كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ
اسی طرح اللہ تعالے بے ایمان لوگوں کے لئے پلیدی تیار رکھتا ہے ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ نجاست ٹٹی، منی، بجو، گوہ، بیوی کا دودھ، خنزیر اور کتا وغیرہم اللہ تعالے نے بے ایمانوں کے لئے مقرر فرمایا ہے ایماندار ہر پلیدی اور نجاست سے پرہیز کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالے پرہیزگاروں کو پسند فرماتا ہے اور دوست بناتا ہے نجاست کھانے پینے والوں کو نہ پسند فرماتا ہے نہ ہی دوست بناتا ہے اسی لئے وہابیوں سے نہ آج تک کوئی ولی اللہ ہوا اور نہ ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے اور نہ ممکن ہے جب تک توبہ نہ کریں غیر مقلد وہابی نے جب گو، بجو، کچھوا، گھونگا، اور بیوی کا دودھ خنزیر اور کتے اور ٹٹیوں کے معرق پانی سے بھرے ہوئے گلاس اپنے دستر خوان پر چنے تو ہندو، سکھ، بھنگی اور چمار نے بھی اپنی تیار کردہ مٹھائی وہابی کے پاس نذرانہ کر دی تو وہابی نے شکریہ سے اسے بھی شرف قبولیت بخشا اور

جواز کا فتوی صادر فرما کر خود بھی تناول فرمایا اور اپنی امت وہابیہ کو بھی خوب سیر کرایا تو اللہ تعالے نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی جو وہابی کے عین موافق طابق النعل بالنعل ہے سینیے۔

التوبة ۱۱/۱۶ } وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ۔

اور لیکن جن لوگوں کو قلبی مرض ہے اللہ تعالے ایسے لوگوں کو پلیدی ہی پلیدی کا زیادہ انعام فرماتا ہے اور وہ کفر کی حالت میں ہی مرجاتے ہیں۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کے دلوں میں رب العزۃ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، اولیاء اللہ اور مومنین کے حق میں گستاخی بدعقیدگی اور کمزوری کی بیماری نے دائم المرضی اختیار کرلی تو اس کا علاج گوہ گھوسے اور بجو کی خوراک اور پینے کے لئے خنزیر، کتے اور کٹی اور اپنی بیوی کا دودھ بطور رزق مقرر کیا ہوا ہے تو اللہ تعالے کا یہ نجس چیزوں کا چناؤ صرف وہابی فرقہ کے لئے ہی ہے باقی مسلمان ان پسندیدہ وہابیہ کو حرام اور نجس یقین کرتے ہیں کیونکہ اللہ تعالے نے ان چیزوں کو مسلمانوں کے لئے حرام فرمایا ہے۔

وہابی عقیدہ ۳۳

وہابی نجاست کا نمونہ

وہابی کا وضو بھی شرعاً وضو نہیں

فقہ محمدیہ کلاں ۱/۴۹ } اور اسی طرح جائز ہے مسح کرنا صرف پگڑی پر بغیر سر کے۔ وہابی اگر غسل کرتا ہے پلید پانی سے کپڑے پہنتا ہے

تو منی سے لبریز جس سے بدن اور کپڑے دونو پلید پھر وہابی کو اگر وضو کی ضرورت پڑے تو جوہڑ کے پلید پانی سے یا کتا بلہ کنوئیں میں مرا ہوا ہو تو اس پانی سے وضو بناتا ہے وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کا انکار کر کے وضو بناتا ہے اگر پاک پانی سے بھی وضو کرے وہ بھی ناقص لیعنی وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ کی تحریف کر کے پگڑی پر مسح کر کے جان چھڑاتا ہے اور صراحۃً قرآن کریم کی مخالفت کرتا ہے۔ پلید پانی کے استعمال سے تو وضو ہو سکتا ہی نہیں پلید پانی سے جرأت بھی کرتا ہے تو ناکام رہتا ہے۔ پاک پانی سے اگر وضو کرتا ہے تو سر کے مسح کا منکر ہے یا پانی کی پلیدی کی وجہ سے سر پر ہاتھ پھیرنا پسند نہیں کرتا۔

قرآنی فیصلہ

سر کا مسح از روئے فرمان خداوندی وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ فرض ہے تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں وضو میں ایک فرض کو بھی ترک کر دیا تو وضو کالعدم ہے جیسا کہ نماز میں ایک فرض کے ترک سے نماز نماز ہی نہیں عمداً چھوڑے تو ایمان سے گیا ایسے ہی وہابی وضو میں عمداً سر کے مسح کو چھوڑتا ہے بلکہ پگڑی پر کرتا ہے تو منکر قرآن کریم ہے دشمن خداوند کریم ہے باغی ہے جب وضو ہی نہیں تو نماز کیسے درست ہوئی او اہلحدیث کے مدعیو! کیا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا ہے کہ قرآن مجید کو بھی اپنی مرضی سے بدل لیا کرو۔

تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ۔

عقیدہ ۳۴

وہابی نجاست کا نمونہ ۴

وہابی مذہب میں جنبی اذان پڑھ سکتا ہے "

ا۔ عرف الجادی ۲۴ } وجائز است تاذین محدث اگرچہ باطہارت افضل است
جنبی کا اذان پڑھنا جائز ہے اگرچہ طہارت افضل ہے۔

مسلمانو! ثابت ہوا کہ وہابی اذان کہے تو دعا وکلمہ پڑھنا جائز نہیں اور وہابی اذان کا جواب دینا اور درود شریف پڑھنا بھی جائز نہیں کیونکہ پلید کا جواب پاک کیسے دے سکتا ہے۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اذان کہنے والے کا آواز سن کر شیطان ہوا چھوڑتا ہوا بھاگتا ہے لیکن وہابی چونکہ جنبی اذان کہتا ہے اس لئے وہابی جب اذان کہتا ہے تو ابلیس وہابی کی طرف ملاقات کے لئے آتا ہے جیسا کہ آگے انشاء اللہ العزیز ذکر ہوگا۔

اسی لئے اللہ تعالےٰ نے وہابی کے دل میں ڈال دیا کہ اذان کے بعد درود شریف نہ پڑھنا کیونکہ تم جنبی ہو۔

وہابی بلا وضو اذان پڑھتا ہے

(۲) فقہ محمدیہ ۹۷ } بعض اہل علم کہتے ہیں کہ بے وضو اذان کہنا مکروہ نہیں۔

وہابی مذہب میں بلا وضو اذان پڑھنا جائز ہے اس لئے وہابی کی اذان کا جواب

دینا گناہ ہے اسی واسطے وہ بلا وقت اذان پڑھتا ہے وہابی فرقہ اس پر ہی اکتفا نہیں کرتا بلکہ جنبی بھی اذان کہ دیتا ہے سنیئے۔

(۴) فتوی ستاریہ ۱/۸ } سوال (۱۱۸) اگر موذن بغیر وضو اذان دے تو جائز ہے یا نہیں؟ (سائل عبد الغفار از باول حسن پور)۔

جواب (۱۱۸) جائز ہے مگر افضل نہیں جیسا کہ کھڑے ہو کر پانی پینا جائز ہے افضل بیٹھ کر ہے۔

اذان عبادۃ اللہ ہے جو وہابی بے وضو ادا کرتا ہے۔

اہلحدیث کا دعوے کرنے والو یہ ہے تمہارے مولویوں کا مذہب اب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عرض کر دیتا ہوں تاکہ مجھے یقین ہو جائے کہ تم اپنے مولویوں کے حکم کو مقدم سمجھتے ہو یا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو سنیئے۔

حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی نجاست ۱۸ کا فیصلہ

(۱) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا علی بن حجر نا الولید بن مسلم عن معاویۃ بن یحیٰی عن الزھری عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے باوضو ہونے کے کوئی اذان نہ کہے۔

(۲) کنز العمال ۴/۱۴۸ } لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ۔
بے وضو اذان نہ کہی جاوے۔

او اہلحدیث کہلانے والو یہ ہے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور تم دکھاؤ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ بے وضو ہی اذان کہہ دیا کرو۔

اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق

(۳) ترمذی شریف ۱/۲۸ } حدثنا یحیٰی بن موسیٰ نا عبد اللہ بن وھب عن یونس عن ابن شہاب قال قال ابو ھریرۃ لَا یُنَادِی بِالصَّلٰوۃِ اِلَّا مُتَوَضِّئٌ : ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ بغیر وضو کے اذان نہ کہی جائے۔
وہابیو! اہلحدیث نام رکھا لیا اور حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے اتنا عناد کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہر بات میں مخالفت طہارۃ سے پرہیز اور نجاست کو پسند کرتے ہو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم فرماویں کہ بلا وضو اذان نہ پڑھی جائے اور تم وہابی جنبی بھی پڑھ لیتے ہو بتاؤ۔

تمہارا اہلحدیث کہلانا محض مسلمانوں کو دھوکہ دہی ہے یا نہ ؟ کیا اَطِیْعُوا الرسول کا یہی مطلب ہے اور وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اسی کو کہتے ہیں ؟

مسلمانو وہابی فرقہ نے تو عبادۃ خداوندی کو مذاق بنا رکھا ہے ان سے بچ جاؤ۔

وہابی عقیدہ ۳۵

وہابی نجاست کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں سجدہ تلاوت بلا وضو جائز ہے

فتویٰ نذیریہ ۱/۳۴۸ } پس اس حدیث سے جواز سجدہ تلاوت بے وضو نیز ثابت ہوتا ہے

قرآنی فیصلہ

ربّ العزۃ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّھِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا ۔

اللہ کے بندے اپنے رب کے پاس رات گزارتے ہیں سجدہ کرنے والے اور قیام کرنے والے ۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بندہ جب سجدہ کرتا ہے تو دربار خداوندی میں حاضر ہوتا ہے ۔ معلوم ہوا کہ وہابی فرقہ دربار خداوندی میں بھی پاک پیش ہونا پسند نہیں کرتا ابلیس ناپاکی کو زیادہ پسند کرتا ہے پاکیزہ بندے کے قریب نہیں بھٹکتا اب تم سوچو کہ تمہارا مطمح نظر کیا ہے خداوند کریم تک پہنچنا ہوتا تو دربار خداوندی میں باوضو باطہارۃ پیش ہوتے لیکن تم نے طہارۃ کو پسند نہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرقہ وہابیہ سے اعراض فرمایا اور جواب دے دیا کہ وَمَا اَنَا عَلَیْکُمْ بِحَفِیْظٍ تم نے اے وہابیو طہارۃ کو پسند نہیں کیا اس لئے تم اب میری حفاظت میں نہیں ہو تو وہابی نے عرض کیا کہ اے میرے الٰہ اب مجھے کس کے سپرد کیا تو اللہ تعالےٰ نے جواب دیا نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطَانًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ اب میں نے تم پر شیطان مسلّط کر دیا ہے وہی ہر وقت تمہارے پاس رہے گا اسی لئے وہابی شیطان کو حاضر و ناظر سمجھتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ عقیدہ عین قرآن کے موافق ہے یہ نہیں کہتا کہ میں نے رجس کو پسند کیا ہے طہارۃ اور طاہر چیزوں سے گریز کیا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے ہم پر شیطان کو ہر وقت مسلّط کر دیا ہے اسی لئے نماز میں بھی وہابی شیطانی حرکات کا عامل رہتا ہے کبھی داڑھی

میں ہاتھ مارتا ہے کبھی سر کھجلاتا ہے کبھی ٹانگیں کھجلاتا ہے کبھی گردن کو ہاتھ مارتا ہے
نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کے بالکل مخالف ہے
گھوڑے کی طرح ٹانگیں چوڑی رکھتا ہے رکوع وسجود میں تنگ کرتا رہتا ہے کھڑا ہو
کر پھر حد سے زیادہ چوڑی کر لیتا ہے۔ شیطان اس کو عبادۃ میں بھی آرام نہیں کرنے دیتا
سوائے مقلد حنفی کے کیونکہ وہ پاکیزگی کو پسند کرتا ہے سجدہ خداوندی کا ارادہ ہو تو بے وضو
سجدہ نہیں کرتا اذان کہنی ہو تو پاک ہو کر جنبی اور بے وضو اذان کہنے کی جرائت نہیں
کرتا تو ایسے پاک لوگوں پر اللہ تعالےٰ اپنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو نگران کہتا
ہے فرماتا ہے وَلَا تَعْدُ عَیْنَاكَ عَنْھُمْ یہ پاک لوگ میرے ذکر میں صبح وشام مشغول
رہتے ہیں آپ بھی ان کو اپنی نگاہ میں رکھئے ہم سنی بھی سچے ہیں کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ
وسلم کی ہم پر نگرانی ہوتی ہے یہ وہابی لوگ بھی سچے ہیں کیونکہ ان پر شیطان مسلط ہوتا ہے
اسی لئے ان کو اللہ تعالےٰ اپنا نام بھی پاکیزگی میں نہیں کہنے دیتا ہم مسلمان حنفی مقلد بیت الخلاء
یا طہارت خانوں میں بھی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہہ کر
خداوند کریم کی حفاظت میں ہوتے ہیں اور شیطان کو قریب نہیں بھٹکنے دیتے لیکن تم
وہابی فرقہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں میں بھی حدیث مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم
کے خلاف۔ بسم اللہ کہہ کر شیطان کو پاس بلا لیتے ہو تاکہ برہنہ کو اپنی
چھیڑ چھاڑ سے لطف دیتا ہی رہے اذان اور سجدہ تلاوۃ میں تم بے وضو اور جنبی
ادا کر لیتے ہو کہ کہیں رحمت کا فرشتہ ہی قریب نہ آجائے شیطان اذان وسجدہ میں بھی
تمہیں نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ بھی بے وضو اور نجس تم بھی بے وضو اور نجس تم مسجدوں میں
جاتے ہو تو نماز میں شیطان تمہارے ساتھ ہوتا ہے جب کھڑے ہو تو ٹانگوں کے درمیان

قیام پذیر ہوتا ہے۔ اور تم بھی ایسے لطف پذیر ہو کر پہلو کی جانب سے شیطانی گزرگاہ کو بند کرتے ہو لیکن ٹانگوں کے درمیان ہیں شیطان کی جائے پناہ بناتے ہو۔

طہارت خانوں اور بیت الخلاؤں میں بھی شیطان سے تمہاری ملاقات وہابیہ مساجد میں بحالت نماز شیطان سے تمہاری ملاقات سر پر سورج یعنی بوقت دوپہر اور بوقت غروب تمہارا بجابت میں اذان کہہ کر شیطان کو دعوت دے کر شیطانی ملاقات کرنا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تمہاری جماعت کو قرن شیطان کا خطاب فرمانا تمہارے فرقے کی اصلیت کو واضح کرتا ہے۔ ہم اپنی مساجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں اندر رکھ کر اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ پڑھ لیتے ہیں کیونکہ جہاں حضور حاضر و ناظر ہوں ابلیس بیچارے کی کیا مجال کہ ہمارے قریب بھٹکے مسلمانوں کے پاس حضور حاضر و ناظر ہیں کیونکہ فرمان الٰہی ہے وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَاءُ فرقہ وہابیہ کے نزدیک ابلیس حاضر و ناظر تم بھی سچے ہمارے مسلمانوں کے پاس مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہم بھی سچے۔ یہ تو اپنے اپنے دھڑے کی طرفداری کی بات ہے۔

وہابی نجاست ۵ کا حل

بے وضو آدمی کے قریب سے رحمت و مغفرت کا فرشتہ دور بھاگتا ہے

فرمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم با وضو آدمی پر فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں اور اللہ تعالے اسے مغفرت چاہتے ہیں۔

ابو داؤد ۱/۶۴ } حدثنا القعنبی عن مالک عن ابی الزناد عن الاعرج عن

ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اَلْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِیْ مُصَلَّاہُ الَّذِیْ یُصَلِّیْ فِیْہِ مَالَمْ یُحْدِثْ اَوْیَقُوْمُ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے ہر ایک پر جب تک اپنی جائے نماز پر بیٹھا رہتا ہے فرشتے رحمت بھیجتے رہتے ہیں جب تک وضو نہ ٹوٹے یا کھڑا نہ ہوجائے اے اللہ اس شخص کو معاف فرمادے اے اللہ اس پہ رحم فرما۔

کیوں بئی وہابیو ذرا اپنے دھرم کی بات کہنا کہ بے وضو کے نزدیک رحمت الٰہی کے فرشتے بھی قریب نہیں ہوتے دور چلے جاتے ہیں اور اس کے لئے دعا بھی نہیں کرتے اب تم سوچو کہ تم اذان کہنے لگو یا سجدہ تلاوۃ پڑھنے لگو تو رحمت الٰہی کا فرشتہ تمہاری معافی اور رحمت کی طلب کے لئے قریب آنے کا ارادہ رکھتا ہوگا لیکن جب تمہیں بے وضو دیکھتا ہے تو فوراً دور بھاگتا ہوگا۔ یار تم نے اچھا مذہب اہلحدیث قبول کیا کہ بخشش اور رحمت کے فرشتے کو بھی تمہارا املا بھگا دیتا ہے اب تم فیصلہ کرو کہ تم کس دھن میں لگے ہوئے ہو دنیا میں تمہارا یہ حال ہے تو قبر و حشر میں تمہارے ساتھ کیا گزرے گی فافھم وتدبر۔

وہابی عقیدہ ۳۶

وہابیوں کی نجاست ۶

وہابیوں کے کنویں شرعاً پلید ہیں

وہابیوں کے مذہب میں کتا وغیرہ کنویں میں گر جائے تو پانی پلید نہیں

ا۔ فتوی نذیریہ ۲۰۰/۱ } چہ فرمایند علماء دین دریں مسئلہ کہ اگر سگ در چاہ افتاد چہ حکم است بینوا۔ الجواب حکم چاہ مذکور آنست کہ اگر آب ان چاہ از افتادن سگ متغیر نہ شدہ است بلکہ بر حال خود است آں چاہ طاہر است۔

سوال:۔ اس مسئلہ کے متعلق علماء دین کیا فرماتے ہیں کہ اگر کنویں میں کتا گر جائے کیا حکم ہے بیان کرو۔

جواب: ایسے کنویں کا حکم یہ ہے کہ اگر کنویں میں کتا گرنے سے کنویں کے پانی کی رنگت تبدیل نہیں ہوئی بلکہ سفید ہے تو کتے گرے ہوئے والا کنواں پاک ہے۔

نوٹ:۔ مسلمانوں کو لازمی ہے کہ وہابی کنوؤں سے اجتناب کریں تاکہ ان کا بدن کپڑے اور برتن نجاست غلیظ سے پلید نہ ہو جائیں اور نہ ہی وہابیوں کا جھوٹا پانی پیا جائے کیونکہ وہ اور پانی پینے والے ہیں۔ اس کی وضاحت فقیر نے مقیاس صلوۃ میں مدلل بیان کر دی ہے۔

دیہاتوں کے جوہڑ (چھپڑ) وہابیوں کے لئے شراباً طہورا ہے

(۲) معیار الحق
مصنفہ سید نذیر حسین دہلوی وہابی ۱۲۹ } جبکہ ہو پانی بقدر قلتین تو ناپاک نہ ہوگا۔

وہابیوں کے نزدیک دو بڑی مشکیں پانی کتے، بلے، خنزیر وغیرہ گرنے سے پلید نہیں ہوتا بلکہ پانی جاری کا حکم رکھتا ہے۔ اس میں پیشاب بھی ہوتا ہے جیساکہ دیہاتوں کے چھپڑ وہابیوں کے نزدیک پیشاب پاخانہ اس کو پلید نہیں کر سکتا ملاحظہ ہو۔

(۳) معیار الحق ۱۳۲ } ف مراد پانی سے یہاں پانی قلیل ہے (دو بڑی مشکوں سے کم) اگر کثیر ہو (دو بڑی مشکیں ہوں) حکم جاری کا رکھتا ہے اور نجس نہیں ہوتا پیشاب وغیرہ سے۔

دیہاتوں کے چھپڑ جس میں سارے گاؤں کی ٹٹی پیشاب گندگی وغیرہ پڑتی ہے۔ وہابی اسس سے غسل وضو وغیرہ کر لیتا ہے۔ جوہڑ کے پانی میں چونکہ گندگی غالب ہے مسلمانوں کو ایسے پانی سے پرہیز کرنا فرض ہے۔

وہابی کے نزدیک پانی شرط ہے پاکیزگی شرط نہیں پلیدی اسس میں جتنی بھی ہو پاخانہ، پیشاب، خنزیر، کتا اور بلا مردے سب کچھ پانی میں گرنے سے پانی بھی پاک اور اسس میں سب مردار کتے وغیرہ گرنے سے پاک ہو جاتے ہیں پانی کی مقدار کم از کم بڑی دو مشکیں ہوں۔

فرمان خداوندی

البقرہ ۳/۲۶۷ } وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ پاک شی میں تم پلیدی کو نہ ملاؤ۔

بتاؤ وہابیو تم نے کنویں کے پاک پانی میں حرام کو ملایا استعمال کرنے کو حلال اور پاک بنا
لیا کیا یہ قرآن کریم کی ضد نہیں ہے اور تمہارا فیصلہ قرآنی فیصلے کے متضاد ہے یا نہ؟ تم
کنویں میں خنزیر کتا بلا مرا ہوا ملا کر گلا کر حلال کہکر کھا پی جاتے ہو یہ کام صرف وہابی فرقے
کا ہی ہے کہ حرام شی کو حلال میں ملا کر ہضم کر جانا مسلمان کو ایسی نجاست کے قریب جانا حرام ہے
فقیر عرض کرتا ہے کو مسلمانو! بتاؤ کتا اسلام میں پاک ہے یا پلید؟ تم ضرور جواب دو گے کہ
پلید ہے حرام ہے تو جب وہابیوں کے کنویں میں گرے رنگ بو اور مزہ نہیں بدلا تو وہابی
کہتا ہے کہ پاک ہے وہابی بیچارے کا دماغ وعقل گھوبر بجہ اور گوہ وغیرہم خبائث
چیزیں کھا کھا کر خراب ہو چکا ہے۔ اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے
حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو سمجھنے کی اہلیت نہیں رکھتا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ جس پانی کا رنگ بو اور مزہ نہ بدلے وہ پاک ہے وہ صرف اکیلے پانی کی بات
ہے یا اس میں کسی چیز کی ملاوٹ کا ذکر ہے وہ تو صرف اکیلے پانی کا ہی ذکر ہے کہ صرف اکیلا
پانی بغیر کسی ملاوٹ کے رنگ، بو اور مزہ بدلنے سے پلید ہو جاتا ہے کیونکہ اس کا رنگ
بو اور مزہ بدلنا یہ اس امر کی دلیل ہے کہ اس میں کوئی اور چیز سوائے پانی کے مل چکی
ہے جس سے رنگ و بو مزہ بدل چکا ہے لہٰذا پلید ہے نجس عین ہے بھلا ان عقلمندوں
سے کوئی ذی شعور یہ سوال کرے کہ جب پانی صرف رنگ، بو اور مزہ بدلنے سے ہی
نجس ہے تو نجس عین چیز کتا بلا اور خنزیر وغیرہ کی ملاوٹ سے پاک کیسے رہ سکتا ہے
تو ایسا پانی جس میں کتا بلا خنزیر وغیرہم مر جائیں تو ایسا پانی صرف فرقہ وہابیہ غیر مقلدین
کے لئے ہی خصوصی پاک ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ کے لئے تو
ایسا پانی حرام ہے نجس ہے۔

وہابیو! کتا بلا خنزیر مرا ہوا پانی میں ڈال کر کیوں استعمال کرتے ہو سیدھا ہی فتویٰ دے دو کہ کتے اور خنزیر کا گوشت بھی وہابیو کھا لیا کرو کان کو سیدھا ہاتھ لگا ڈالئے ہاتھ سے کیوں پکڑتے ہو شاید کتے بلے خنزیر کو پانی میں گلا کر تمہیں زیادہ لطف آتا ہو۔
ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں بھی پلید ہیں مسلمانوں کو ان سے پانی پینا قطعاً حرام ہے۔

(نوٹ) ایک حدیث ایسی دکھا دو کہ جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ قلتین پانی میں کتا بلا خنزیر وغیرہ مرجائے تو پانی پاک ہی رہتا ہے پی لیا کرو یا وضو کر لیا کرو یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام عمر میں ایسا پانی استعمال فرمایا ہو کہ جس کنویں میں کتا بلا خنزیر مرا ہوا اور آپ نے اس پانی کو استعمال فرمایا ہو تو ایسے شخص کو مبلغات

پانچ روپے نقد انعام

فقیر دے گا۔

کنویں کی پاکیزگی حدیث شریف سے

بخاری شریف $\frac{۲}{۸۲۸}$ | وَقَالَ ابنُ عباس وَفِيْ بَعِيْرٍ تُرَدّٰى فِيْ بِئْرٍ فَذَكَّاهُ مِنْ حَيْثُ قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَرَأَى ذَالِكَ عَلِيٌّ وَابْنُ عُمَرَ وَعَائِشَةُ رضى الله عنهم۔

ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی المرتضیٰ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ فتویٰ ہے کہ جس کنویں سے اونٹ پانی پئیں جتنا ہوسکے اس کو پاک کیا جائے۔

اور یہ فتویٰ حضرت علی المرتضیٰ اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ہے۔

بتاؤ وہابیو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا بھی یہی فتویٰ ہے کہ جس کنوئیں سے اونٹ پانی پیئں اس کو بھی پاک کیا جائے یہ ہے حدیث شریف میں کنووں کے پانی کو پاک کرنے کا حکم تم کہتے ہو کہ کنوئیں سمندر ہیں ان کو پاک کرنے کی ضرورت ہی نہیں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ خُلَفَاءِ الراشدین المھدین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے فافہم

وہابی مذہب میں مردہ انسان بھی حلال ہے

(۴) ۴/۵۳/۵۴ فتوٰی ثنائیہ سوال (۵۰۱) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً دس بارہ سال تھی کنوئیں میں گر کر مر گئی اور مردہ حالت میں باہر نکالی گئی جس کا سر بالکل پھٹا ہوا تھا کنوئیں کی گہرائی تقریباً ۳۵ گز سے ۴۰ گز ہے اس میں تقریباً پانی آٹھ نو فٹ موجود رہتا ہے اس کی صفائی کا حکم کس طرح ہے؟ تقریباً اس لڑکی کی لاش کنوئیں میں دو گھنٹہ رہی۔

جواب (۵۰۱) صورۃ مسؤلہ میں واضح ہو کہ پانی کا مزہ یا بو یا رنگ بدل گیا ہے تو تمام پانی نکالا جائے ورنہ کوئی ضرورت نہیں لقولہ علیہ السلام الماء طھور لا ینجسہ شیئٌ الا ما غلب ریحہ او طعمہ او لونہ ینجسہ تحدث فیہ نیز نبی علیہ السلام کا فرمان ہے اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث یعنی جبکہ دو قلے پانی ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا اب خواہ اس کو کوئی استعمال کرے یا نہیں کرے لیکن

شرعاً وہ ناپاک نہیں

خط میں طوالت تھی اس لئے نہیں لکھا گیا

(۵) فتوی ستاریہ ۴/۱۶۷ جواب (۶۶۸) کنویں میں چوہا وغیرہ گر جائے تو کنواں ناپاک نہ ہوگا کیونکہ آنحضور صلعم کے زمانہ میں مدینہ کے نواح میں بیر بضاعہ تھا جس میں حیض کے کپڑے مردار کے گوشت ہڈیاں گرتی تھیں لوگ اس کنویں سے پانی پیتے تھے آپ کو بھی اس سے پانی دیا جاتا تھا آپ سے اس کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا ان الماء طہور لا ینجسہ شیئ کہ پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز پلید نہیں کرتی ۔ (عبد الستار دہلوی)

سناؤ بھئی وہابیو! اب تو مردہ انسان بھی تمہارے مذہب میں حلال طیب ثابت ہوگیا تمہارے مذہب میں چونکہ بجو حلال بجو مردے خور نے تمہیں بھی مردہ خور بنا دیا چھپے مردے کھوئے گوہ اور بجو جو خبیث شئی ہے وہ تمہارے مذہب نے حلال پاک ہونے کا فتوی دے دیا اب تو تمہیں یار بہاریں ہیں اس بہار سے تو میرے خیال کے مطابق بھنگیوں اور سانسیوں کو بھی محرومی نصیب رہی ہوگی ۔

"وہابی" جب حدیث میں آتا ہے ۔ اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْئٌ تو پھر قلتین بھی پانی ہو تو پاک ہے خواہ اس میں کچھ بھی گر جائے ۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے مسلمہ بزرگ محدث کی زبانی ان دونوں حدیثوں پر روشنی ڈالتا ہے جو تم نے اپنے مذہب کی صداقت کے لئے اور نجاست اور حرام کو حلال بنانے کے لیے استدلال بنایا ہے ۔

وہابی کے اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ کا حل وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار للشوکانی ۱/۳۹ } اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ وَّفِیْ اِسْنَادِہٖ اَبُوْسفیان طَرِیْفُ بْنُ شَھَابٍ وَّھُوَ ضَعِیْفٌ مَتْرُوْکٌ۔

حدیث اَنَّ الْمَاءَ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اس کی سند میں ابوسفیان ظریف بن شہاب ضعیف ہے متروک ہے یعنی اس کی بات قابل اعتبار نہیں ۔

نیل الاوطار ۱/۳۹ } اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْہِ رِیْحُہٗ اَوْطَعْمُہٗ وَفِیْ اِسْنَادِہٖ رُشْدبن سَعْدٍ وَّھُوَ مَتْرُوْکٌ

وقال الدارقطنی لَا یَثْبُتُ ھٰذَا الحدیث وقال النووی اتفق المحدثون عَلٰی تَضْعِیْفِہٖ۔

حدیث اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْئٌ اِلَّا مَا غَلَبَ عَلَیْہِ رِیْحُہٗ اَوْطَعْمُہٗ اس کی سندوں میں رشد بن سعد متروک ہے ۔

کیوں بَنی وہابیو! اب تم بتاؤ کہ جس حدیث کو تم نے اپنے مذہب کا ستون بنایا ہوا ہے وہ تورییت کا ڈھیلہ نکلا اس کے راوی کی بات تو قابل ترک ہے قابل عمل نہیں۔

پانی کی نجاست وہابی امام کی زبانی

نیل الاوطار ۱/۴۰ } وذھب ابن عمر و مجاھد والشافعیۃ والحنفیۃ واحمد بن حنبل واسحٰق ومن اھل البیت الھادی والمؤید

باللّٰہ وابوطالب والناصر اِلٰی اِنَّہٗ یُنَجِّسُ الْقَلِیْلَ بِمَا لَاقَاہُ مِنَ النَّجَاسَۃِ

وَاِنْ لَمْ تَتَغَيَّرْ اَوْصَافُهٗ اِذْ تُسْتَعْمَلُ النَّجَاسَةُ بِاسْتِعْمَالِهٖ وَقَدْ قَالَ تَعَالٰى وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ۔

ابن عمر" مجاہد" تمام شوافع اور تمام احناف، احمد بن حنبل، اسحٰق، اہل بیت سے ہادی مویدؔ باللہ، ابوطالب اور ناصر اسی طرف گئے ہیں کہ تھوڑے پانی میں نجاست پڑ جائے اگرچہ اس کا رنگ، بو، اور مزہ نہ بدلے پلید ہے اور اللہ تعالےٰ نے بھی فرمایا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ اور پلیدی کو چھوڑ دو۔

کیوں جی وہابیو! اب تو تمہارے شوکانی صاحب نے بھی فرما دیا کہ تھوڑے پانی میں نجاست گرنے سے گو رنگ بو اور مزہ نہ بدلے پانی پلید ہو جاتا ہے اور جب اس پانی کو استعمال کیا جائے تو ضروری ہے۔ کہ وہ پلیدی اور حرام شیٔ بھی ساتھ ہی مستعمل ہو گی یعنی جس کنوئیں میں خنزیر یا کتا گرا تم نے اس پانی کو استعمال کیا ضروری ہے۔ کہ خنزیر اور کتا بھی ساتھ ہی کھایا گیا تو ثابت ہوا کہ وہابی کتا اور خنزیر خور ہے۔ بلکہ کتے اور خنزیر کے استعمال کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ اب رہی تمہاری قلتین والی حدیث اس کے متعلق تمہارے امام شوکانی سے لکھتا ہوں۔

نیل الاوطار ۱/۴۲ } وَعَنْ حَدِيْثِ الْقُلَّتَيْنِ بِاَنَّهٗ مُضْطَرِبُ الاسناد والمتن، . . . وَقِيْلَ اَنَّهُمَا مَوْضُوْعَتَانِ۔

اور قلتین والی حدیث کی سند میں اور متن بھی مضطرب ہے اور بعض نے کہا ہے کہ یہ حدیثیں دونو ہی موضوع ہیں۔

کیوں جی وہابیو جب تمہاری دونو موضوع اور متروک السی جالی حدیثیں پر

اعتماد کرنا قرآن کریم اور صحیح احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے روگردانی کرنا یہ صرف اس لئے کہ سنیوں کی مخالفت ہو جائے پاکیزگی رہے یا نہ عبادۃ منظور رہو یا نہ نسل درست ہو یا خراب ایمان رہے یا نہ لیکن یاد رکھو ہمارا کچھ نہیں بگڑتا پلید رہو گے تو تم پلیدی کھاؤ گے تم پلیدی استعمال کروگے تو تمہاری نسل خراب ہوگی ہمارا کچھ نہیں بگڑ سکتا یا نہ تمہارے مذہب کا دارومدار اسلام میں جو حدیث موضوع "منکر" مضطرب ضعیف ہو وہی تمہیں پسندیدہ ہے اور نجاست حقیقی کے ساتھ تو تمہیں بہت انس ہے جس رب العزۃ نے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کہ پلیدی کو چھوڑ دو، فرمایا تمہیں خداوند کریم کے اس حکم سے جس میں نجاست سے پرہیز لازم آئے وہابیوں کو وہ قبول نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تمہارے وہابیوں کی نجاست کا پورا نقشہ قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے سُنیئے

وہابی رجس کا فیصلہ قرآن کریم سے

التوبہ $\frac{11}{16}$ { وَاَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَتْهُمْ رِجْسًا اِلٰى رِجْسِهِمْ وَمَاتُوْا وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ۝

اور لیکن جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے پلیدی ہی پلیدی ان کو زیادہ کرتی ہے اور کفر کی حالت میں وہ مرینگے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بفرمان خداوندی جن کے دلوں میں کفر و نفاق سرائت کر چکا ہے ان پر پلیدی ہی پلیدی ترقی کرتی ہے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو کفر کی حالت میں ہی موت آئے گی ان کو توبہ کا موقع ہی نہ ملے گا کیونکہ پلید ہیں۔

تو اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کا ظاہر و باطن پلید ہے۔ اسی لئے وہ ہر

پلید شئی کو پسند کرتے ہیں۔

وہابی عقیدہ ۳۷

وہابی نجاست ۷

وہابی مذہب میں چوپایوں کا پیشاب پینا جائز ہے

ا۔ فتویٰ ثنائیہ ۱/۵۵۵ } سوال ؟ اونٹ کا پیشاب پینا مریض کے لئے حدیث میں ہے مگر بڑی مکروہ چیز ہے۔ کیسے جائز ہوا ہندو لوگ عورت کو نفاس کی حالت میں گائے کا پیشاب پلاتے ہیں۔ کیا باعث اعتراض نہیں ہے (مسائل مذکور)

جواب! حدیث شریف میں بطور دوائی استعمال کرنا جائز آیا ہے جس کو نفرت ہو وہ نہ پیئے لیکن حلت کا اعتقاد رکھے ایسا ہی گائے بکری کے بول کے متعلق بھی آیا ہے لاباس ببول مالوکل لحمہا (ایضاً)

کیوں بھئی وہابیو تم تو یار پکے ہندو ثابت ہوئے فرق صرف اتنا ہے کہ ہندو گائے کا پیشاب بغیر فتوے کے پی لیتے ہیں تم اپنے ملاؤں سے حلت کا فتویٰ لے کر پیتے ہو ایک فتویٰ میں تو تم ہندوؤں کے برہمن ثابت ہوئے کیونکہ وہ بوقت ضرورت صرف اپنی کسی خاص عورت کو پلاتے ہیں لیکن تمہارا فتویٰ عام ہو گیا کہ گائے بکری یا جس کا گوشت کھانا حلال ہے اس کا پیشاب پینا بھی تمہارے مذہب میں جائز ہوا تمہارے مذہب میں تو گوہ، کچھوا اور بجو وغیرہم حلال ہیں تو تمہارے نزدیک ان کا پیشاب پینا بھی وہابیوں کے لئے سنت ثابت ہوا جب تمہارے مذہب میں جن کا پیشاب پینا حلال ہوا تو ان کا

براز بھی ضرور حلال ثابت ہوا یا رتمہارا مذہب تو ہندو سکھ عیسائی اور سانسیوں سے بھی بدترین ثابت ہوا۔

قرآنی رو سے غیر مقلد وہابی مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا

التوبۃ ۱۱/۱۳ } لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ط فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ ٥

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ اس مسجد میں قیام فرمانے کے زیادہ حقدار ہیں جس کی بنیاد ابتدا سے ہی تقوے پر ہوا اس میں ایسے آدمی ہیں جو پاک رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ پاک رہنے والوں کو دوست بنا لیتا ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جو شخص کتے بلے، خنزیر، ٹٹی کا پانی پینے، غسل کرنے، کپڑے دھونے منی، اور برتن صاف کرنے کے لئے استعمال میں لائے بجو چھپے گوہ اور ہندو چمار وغیرہ کی مٹھائی خوراک پسند کرے ایسا شخص مسلمانوں کی مسجد میں داخل نہیں ہوسکتا کیونکہ مساجد اللہ پاک لوگوں کے لئے رب العزۃ نے تعمیر فرمائی ہیں لہٰذا وہابی کا داخلہ بھی آیۃ مذکورہ بالا کی بنا پر مسلمانوں کی مساجد میں ممنوع ہے۔ اور مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخلہ حرام ہے۔ کیونکہ ارشاد خداوندی ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ ۔ اے مسلمانو تم پلیدی سے بچو۔

وہابی عقیدہ ۳۸

وہابی نجاست ۸

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک گوہ حلال پاک ہے

تفسیر ستاری ضمیمہ (د) ۴۲۶ } ضب یعنی گوہ حلال ہے۔

وہابی گوہ کا فیصلہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے

گوہ کے متعلق محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

(۱) ابوداؤد ۲/۱۷۶ مشکوٰۃ شریف ۳۶۱ } حدثنا محمد بن عوف الطائی ان الحکم بن نافع حدثھم قال نا ابن عیاش عن ضمضم بن زرعۃ عن شریح بن عبید عن ابی راشد الحرانی عن عبد الرحمٰن بن شبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحم الضب۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

(۲) ابن عساکر ۵/۱۱۵ } رواہ ابن عدی واخرج عن عائشۃ انھا قالت نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الضب۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرمایا۔

بولو وہابیو! آمنا

کریا اللہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کھانے سے منع فرما دیا ہے اب ہم گوہ نہیں کھائیں گے۔ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(۳) مسند الدارمی ۲۵۷ نسائی شریف ۲/۱۹۸ } اخبرنا سهل بن حماد ثنا شعبة ثنا الحكم قال سمعت زيد بن وهب يحدث عن البراء بن عازب عن ثابت بن وديعة قال أتى النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بِضَبٍّ فَقَالَ أُمَّةٌ مُسِخَتْ وَاللهُ أَعْلَمُ۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ کھانے کے لئے پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ پہلی اُمتوں سے ایک مسخ شدہ اُمت ہے۔

(۴) ابن ماجہ ۲۴۰ } حدثنا ابوبكر بن ابی شيبة ثنا يحيى ابن واضح عن ابن اسحق عن عبد الكريم بن ابی المخارق عن حبان بن جزء عن خزيمة بن جزء قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَقُولُ فِي الضَّبِّ قَالَ وَمَنْ يَأْكُلُ الضَّبَّ ٥

حضرت خزیمہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے متعلق جناب کا کیا خیال ہے فرمایا گوہ کو کون کھاتا ہے۔

"وہابی" نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے گوہ کو کھایا نہیں اور منع بھی نہیں فرمایا۔

"محمد عمر" بیٹی تم پوری حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں پڑھتے آیئے فقیر تمہیں پوری حدیث سناتا ہے۔

(۵) مسند امام احمد بن حنبل ۶/۱۰۵ } حدثنا عبد اللہ حدثنی ابی ثنا ابو سعید قال ثنا حماد بن مسلمۃ عن حماد عن ابراھیم عن الاسود عن عائشۃ قال اُتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بِضَبٍ فَلَمْ یَاْکُلْہُ وَلَمْ یَنْہَ عَنْہُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَلَا نُطْعِمُہُ الْمَسَاکِیْنَ قَالَ لَا تُطْعِمُوْھُمْ مِمَّا لَا تَاْکُلُوْنَ ۞

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے گوہ پیش کی گئی تو آپ نے اس کو کھایا نہیں اور نہ ہی منع فرمایا میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا ہم یہ گوہ مساکین کو نہ کھلا دیں آپ نے فرمایا ان کو بھی نہ کھلاؤ جو تم نہیں کھاتے۔

(۶) کنز العمال ۷/۴۱ } کَانَ یَکْرَہُ اَنْ یَّاْکُلَ الضَّبَّ (خد عن عائشۃ)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم گوہ کے کھانے کو ہمیشہ برا سمجھتے رہے۔ فقیر نے یہ چند حدیثیں گوہ کی حرمت کے متعلق پیش کیں اب اگر تمہارا مذہب واقعی اہلحدیث ہے تو حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتماد کرکے گوہ کھانا حرام سمجھو اور گوہ کھانا ترک کردو اگر فرقہ بندی مقصود ہے تو بے شک لا الٰہ الا اللہ مولوی رسول پڑھتے رہو۔ اور گوہ کھالو۔

وہابی عقیدہ ۳۹

وہابی نجاست ۹

وہابیہ کے نزدیک کچھوا کو کرا گھونگا کھانا جائز ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۵۵۷، ۵۹۸ } (س) کچھوا کو کرا اور گھونگا حرام ہیں یا حلال؟ از روئے قرآن و حدیث جواب ہو (امیر میاں مظفر پور)

(ج) قرآن و حدیث میں جو چیزیں حرام ہیں ان میں یہ تینوں نہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے ذروني ما ترکتم جب تک شرع تم کو بند نہ کرے تم سوال نہ کیا کرو ان تینوں سے شرع شریف نے بند نہیں کیا لہٰذا حلال ہیں۔

تفسیر ستاری ضمیمہ (د) ۴۲۶ } کچھوا حلال ہے۔

سبحان اللہ وہابی فرقہ جو موحد اور اہلحدیث کہلاتا ہے اور دنیا کی نجس شئی کو اپنی پسندیدہ خوراک بتاتا ہے۔

کیوں جی وہابیو! دیکھا اسی لئے اللہ تعالے نے تمہیں غوث پاک رضی اللہ تعالے عنہ کی طرف سے قرآن پڑھا ہوا کھانا پاک گوشت پاک کھیر پلید گوہ بجو اور کچھوے کھانے والوں اور مرے ہوئے کتے کے گلے سڑے گوشت کا عرق پانی پینے والوں کے پلید اندر کیسے جانے دے۔

ثابت ہوا غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ہیں مسلمانوں کو استعمال کرنا حرام ہے۔ ان کی تفصیل مقیاس مناظرہ میں حصہ اول میں ملاحظہ ہو۔

وہابی عقیدہ ۱۴۰

وہابی نجاست ۱۰

عرف الجادی ۱۰} گوشت اسپ حلال است گھوڑے کا گوشت حلال ہے۔
کیوں بئی وہابیو! اب بتاؤ کہ بجو، گوہ، کچھوے، گھوڑے اور کتے وغیرہ کا تم نے لطف اٹھایا کسی وقت گیارھویں شریف کا حلوہ بھی کھا کر دیکھو اور فیصلہ کرو کہ لطف کس کا زیادہ ہے مگر جس پیٹ میں کچھوے، کوکرے، گھوڑے گوہ کا گوشت اور کتے بلے اور خنزیر کا گلا سڑا پانی ہو اس کے اندر رب کریم حلوا جس میں پاک گھی سوجی اور پاک ہی پانی سے پاک مسلمان کے پاک ہاتھوں نے تیار کیا ہو۔ کیسے داخل ہونے دیتا ہے حکیم اور ڈاکٹر بیمار انتوں والے مریض پر صحیح گوشت اور حلوے وغیرہ کو حرام کر دیتا ہے کیونکہ مرض بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے ایسے اللہ تعالےٰ ان پر گیارھویں شریف، میلاد شریف اور شب براۃ کا حلوہ حرام بنا دیا ہے "تاکہ ان کے پلید پیٹوں میں پاک شی نہ جائے اور کہیں یہ تندرست نہ ہو جائیں کیونکہ اس کا مقصد دشمن خداوند دشمن رسالت و اولیاء اللہ کو فزادھم اللہ مرضا میں ترقی دیتا ہے۔ فاھم

وہابی عقیدہ ۱۴۱

وہابی نجاست ۱۱

وہابیہ کے نزدیک بجو کھانا جائز ہے

عرف الجادی ۲۳۵} وابن ابی عمار گفتہ جابر را گفتم گفتار یعنی بجو صید است بجو شکار ہے۔

وہابیو اب فقیر تم سے سوال کرتا ہے کہ بجو ایسا نجس جانور ہے جو مردے کھاتا ہے کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کھایا یا بجو کھانے کا حکم دیا کسی اصحابی نے تابعی، تبع تابعی نے یا ائمہ مجتہدین سے کسی نے کھایا ہو یا حکم دیا ہو اگر دکھاوو تو فقیر تمہیں مبلغات پانچ روپے نقد انعام دے گا۔

وان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

فتوی ستاریہ ۲/۲۱ } سوال (۲۷۷) ایک شخص بنام منشی کہتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بجو کے متعلق فرمایا ہے کہ بجو حلال ہے جو شخص بجو کا کھانا حلال نہ جانے وہ منافق بے دین ہے اس کی امامت ہرگز جائز نہیں دوسرا شخص بنام محمد کہتا ہے کہ بجو کا کھانا حلال نہیں ہاں شکار جائز ہے اور بجو کے حلال نہ جاننے والے کو منافق و بے دین کہنا جائز نہیں بلکہ تشدد ہے دونوں میں سے کس کا قول صحیح ہے؟ (سائل حاجی محمد صاحب بہاولپوری)

جواب (۲۷۷) منشی کا قول صحیح اور موافق حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے بجو گو طبعاً مکروہ ممنوع ہے مگر شرعاً ممنوع نہیں۔

وہابی بجو کا حل قرآن کریم سے

(۱) المائدہ ۶/۷ } اَفَحُکْمَ الْجَاھِلِیَّۃِ یَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰہِ حُکْمًا لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ۔

کیا جاھلیۃ کا فیصلہ چاہتے ہیں اللہ تعالےٰ سے زیادہ بہترین فیصلہ کرنے والا

اور کون ہے یقین کرنے والوں کے لئے تو اللہ تعالیٰ ہی سب سے اچھا ہے

(۲) المائدہ ۱۳/۱۴ } قُلْ لَّا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِيثِ فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥

فرما دیجئے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خبیث اور پاک دونو یکساں نہیں ہو سکتے گو خبث کی زیادتی تمہیں اچھی معلوم ہو اے عقل مندو اللہ تعالیٰ سے ڈرو تاکہ تم عذاب الٰہی سے بچ سکو۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ خبیث چیز خبیث چیزوں کے استعمال کرنے والے ترقی بھی کر جائیں تو تعجب نہ کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مسلمانو اگر عقلمند ہو تو متقی بن جاؤ اور خبیث اشیاء اور خبیث آدمیوں سے بچ جاؤ تو تمہاری نجات ہوگی اللہ رب العزت نے یہ ایسے لوگوں کے لئے حکم جاری فرمایا کہ جو خبثاء سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کے بنیادی وقار پر متعجب ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خبیث اور پاک یکساں نہیں ہو سکتے جس کھانے پر قرآن کریم پڑھا جائے وہ پاک کھانا اور بجو، گوہ، چھوا، کتا، خنزیر اور مردہ کبھی یکساں نہیں ہو سکتے۔ مسلمان چونکہ پاک ہے اس لئے مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے پلید چیزوں اور پلیدی کھانے والوں سے اجتناب کا حکم جاری فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک رجس کو پسند کرنے والے عقل سے بھی کورے ہیں،

(۳) یونس ۱۱/۱۱ } وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تُؤْمِنَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَجْعَلُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ۔

اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی آدمی ایمان نہیں لا سکتا اور بے عقل لوگوں پر

اللہ تعالےٰ پلیدی تیار کرتا ہے۔

اس آیتہ کریمہ سے ثابت ہوا کہ رجس چیزیں بے عقل لوگ کھاتے ہیں اور بے عقل رب العزۃ کے نزدیک، کافر ہے۔ اب تم سوچو کہ تم کون ہو۔

رجس چیزوں کو استعمال کرنیوالوں سے مسلمانوں کو اجتناب کا حکم خداوندی

(۴) التوبة ۱۱/۱۲ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاۤءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

منافقین اور کفار سے اے مسلمانو تم بائیکاٹ کر دو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

وہابی فرقے کے اعمال چونکہ عند اللہ برے ہیں نیکی نہیں ہے عقیدہ بھی توحید رسالت کے خلاف اعمال سیۂ میں اور حرام چیزیں کھانے اور استعمال کرنے میں چوہڑے اور چماروں سے بڑھ چکے ہیں لہٰذا اللہ تعالےٰ کے نزدیک یہ فرقہ رجس ہے اور اللہ تعالےٰ نے اس قانون کے روسے مسلمانوں کو وہابیوں سے بائیکاٹ کا حکم نافذ فرمایا کیونکہ فرقہ وہابیہ عند اللہ جہنمی ہے اور جو شخص ان سے میل ملاقات کسی قسم کا بھی کرے گا وہ بھی انہی کے ساتھ جہنم میں جائیگا کیونکہ جہنم میں ناپاک لوگوں کو پہنچایا جائیگا اور نہ ہی وہاں پاکیزگی ہے جنت میں نہ رجس ہے اور نہ ہی نجس منی استعمال کرنے والوں کو بجو، گوہ، کچھوا کھانے والوں کو جنت میں گنجائش ہوگی بتاؤ وہابیو جنت میں نہ انسان کی منی ہوگی نہ ہی جنتی عورتوں کو حیض و نفاس آئیگا معلوم ہوا کہ یہ سب پلید چیزیں ہیں اسی لئے جنت ان سے پاک ہے اور جو لوگ منی سے لبریز ہیں حیض و نفاس اور مردوں

گندگی کے کنوؤں کا پانی پیتے ہیں آج لوگ پلیدی کی بنا پر جنت سے محروم ہی رہیں گے۔

وہابی عمل ۴۲

وہابی نجاست ۱۲

وہابی مذہب میں ہندوؤں کے گھر کی خوراک حلال پاک ہے

فتوی ستاریہ ۱/۸۱ } سوال (۱۲۶) اہل ہنود کی بنی ہوئی مٹھائی اور روٹی کھانی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۱۲۶) اہل ہنود وغیرہ کفار کی تیار کردہ شئی صرف کافر ہونے کی وجہ سے حرام نہیں ہوئی تاوقتیکہ اس پر غیر اللہ کا نام نہ آئے لہٰذا جائز و درست ہے۔

ہندو کے گھر کی شئی کا خدائی فیصلہ

(۱) التوبۃ ۱۰/۴ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ = اے ایمان والو اور کوئی بات نہیں مشرکین نجس ہیں۔

اللہ جل شانہٗ نے اس آیۃ کریمہ میں ایمان والوں کو خطاب فرمایا کہ تمہارے لئے مشرکین بت پرست سورج پرست درخت پرست پلید ہیں اب وہابی ان کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال سمجھتے ہیں شاید یہ یا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے خطاب خداوندی میں شامل نہ ہوں

(۲) المائدۃ ۶/۹ } یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَکُمْ ھُزُوًا وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ مِنْ قَبْلِکُمْ وَالْکُفَّارَ اَوْلِیَآءَ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝

اے ایمان والو جو تمہارے دین کو پہلے اہل کتاب سے مذاق سمجھتے ہیں۔ ان کو اور منکرین کفار کو دوست نہ بناؤ اگر ایماندار ہو تو اللہ تعالےٰ سے ڈرو۔
کیوں بئی وہابیو! دیکھا جنس کو ہمجنس مل گیا تو فوراً وہابی نے ہندو کے گھر کی مٹھائی و روٹی وغیرہ الحمدللہ کہہ کر درست کر دی لیکن گیارھویں والے ولی اللہ اور بارھویں والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا صدقہ اور جس کھانے پر قرآن پڑھا جائے وہ چونکہ وہابی کے ہم جنسوں کی شیئی نہیں ہے وہابی کے لئے حرام ہے۔

(۳) ال عمران ۳/۳ { لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكَافِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذَالِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْئٍ ۝

ایمان والے کافروں سے میل جول نہ بنائیں سوائے ایمان والوں کے اور جو شخص یہ کام کرے گا اللہ تعالےٰ کی طرف سے وہ بد مذہب ہے۔
کیوں بئی وہابیو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ بت پرست کافروں سے برتاؤ نہ کرو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ملنے والوں سے برتاؤ رکھو اور جس نے کفار سے برتاؤ رکھا اور ایمان والوں سے انقطاع کیا وہ خداوند کریم کے نزدیک بدمذہب ہے اب تم سوچ کر تم کون ہو؟

مشرکین کی خوردنی چیزیں استعمال کرنے والوں سے مسلمانوں بچ جاؤ

(۴) التوبہ ۱۱/۱۲ { فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

اے مسلمانو کفار و منافقین سے بائیکاٹ کرو کیونکہ وہ پلید ہیں اور ان کا ٹھکانا

جہنم ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے نزدیک چونکہ دین صرف اسلام ہی ہے اور اسلام کے اصولوں پر عمل کرنے والوں کو پسند کرتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

ال عمران ۳/۷ } وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ تعالےٰ ایمان والوں کا دوست ہے۔

منافق کافر اللہ تعالےٰ کو پسند ہی نہیں اسی لئے کافر سے اللہ تعالےٰ متنفر ہے لہٰذا کافر کے ساتھ تعلق رکھنے والے سے بھی رب العزت کو نفرت ہے اور ایماندار ہر بُرائی اور بُری چیز سے پرہیز کرتا ہے اور ایسے ایماندار کا لقب اللہ تعالےٰ نے متقی رکھا ہے جیسا کہ

ال عمران ۳/۸ } فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ۔
یقیناً اللہ تعالےٰ متقین کو دوست بناتا ہے۔

لہٰذا اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ بُرائی سے بچنے والا ہر رجس شئی سے پرہیز کرنے والے کو اللہ تعالےٰ پسند فرماتا ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ جس شخص کو رجس چیزوں سے پرہیز نہیں وہ خداوند کریم کا دشمن ہے۔

وہابیو اللہ جب فرماتا ہے لکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ایمان والوں کو دوست بناتا ہے محبت کرتا ہے سارے قرآن کریم میں یہ کہیں مذکور نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو کہ اللہ تعالےٰ کفار و بت پرستوں کو دوست رکھتا ہے یا محبت کرتا ہے لیکن تم وہابی ایسے ہو کہ اولیاء اللہ اور انبیاء اللہ کو بُرا سمجھتے ہو ان کی گستاخی اور توہین کرتے ہو جس کھانے پر قرآن حکیم پڑھا جائے تم اس کو حرام سمجھتے ہو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم

کی تعریف کی جائے ان کے شان کی مجلس قائم کی جائے ان کے میلاد شریف کا ذکر پاک کیا جائے تم اس کو حرام کہتے ہو ہندوؤں کے گھر کی روٹی مٹھائیاں حلال کہتے ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہابی مذہب جو شہر حران بت پرستوں کا مرکز رہا ہے اور وہابیہ کا مرگٹ بھی حران ہے کیونکہ وہابیت کے تمام مابہ النزاعی مسائل کا موجد بھی ابن تیمیہ حرانی ہی ہے۔ تو داناؤں نے سچ فرمایا ہے کند بجنس باہمجنس پرواز۔ تم اپنے ہمجنسوں کو فوری حق پر کر دیتے ہو بات سچی ہو یا جھوٹی۔ کیونکہ کافر کی غذا کا اثر ہے۔

احناف کا فتویٰ ہندو کی شئی کے متعلق

کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۷ } وَقَدْ رُوِیَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیہ وَسَلَّمْ سُئِلَ عَنِ الشُّرْبِ فِی اَوَانِ الْمَجُوْسِ.

فَقَالَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا مِنْهَا بُدًّا فَاغْسِلُوْهَا ثُمَّ اشْرِبُوْا فِیْهَا وَاِنَّمَا اَمَرَ بِهٖ لِاَنَّ ذَبَائِحَهُمْ کَالْمَیْتَةِ وَاَوَانِیْهِمْ۔

روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے آتش پرستوں کے برتنوں میں پینے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیا کہ اگر تمہیں اس کے سوا کوئی اور برتن نہ ملے تو اس کو دھو کر استعمال کر و پھر اس میں پیو اور یہ اس لئے حکم کیا گیا ہے کہ ان کا ذبیحہ اور ان کے برتن مردار کی طرح ہیں۔

کیوں جی وہابیو تمہیں تمہارے نجدی کی قسم ذرا انصاف سے بتانا کہ [illegible] تم [illegible] اور مشرک کہتے ہو وہ عبادت میں سب سے بالاتر اتقا میں تم سے کہیں زیادہ کافر کے

برتن استعمال کرنے کو حرام کہیں لیکن تم کفار کے گھر کی پکی ہوئی چیز حلال طیب کہتے ہو اور اپنے آپ کو پکے موحد اور اہلحدیث کہلاتے ہو کیا یہ کاغذ کے پھولوں کی مثال تم پر صحیح چسپاں نہیں؟ دوزخ کی آگ سے ڈرو۔

وہابی فرقے کو نجس چیزوں سے انس و محبت ہے اور احناف کو پاکیزہ چیزیں محبوب ہیں اب تم سوچو کہ کونسا فرقہ اسلام میں بہترین ہے۔

مذکورہ بالا وہابی فرقہ کے معمولات عامہ سے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ کے کنویں کتے بلّے وغیرہ گرنے سے ہر وقت پلید رہتے ہیں منی سے کپڑے بدن اور تمام اشیاء مستعملہ پلید اور حقیقتہً وہابیہ بغض مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے پلید تو یہ بھی رب العزۃ کی طرف سے عتاب خاص ہے اور فضل خداوندی سے محرومی کی دلیل ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

النور ۱۸/۳ } وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكٰى مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اَبَدًا وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

اور اگر تم پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت نہ ہو تو تم سے کبھی کوئی بھی پاک نہ ہو لیکن اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے پاک کرتا ہے اور اللہ تعالےٰ بڑا سننے والا بڑا جاننے والا ہے۔

اس آیۂ کریمہ میں رب العزۃ نے واضح فرما دیا کہ جس پر اللہ تعالےٰ کا فضل اور رحمت ہو وہ پاکیزہ ہو سکتا ہے جو پاکیزگی سے اجتناب کرتا ہے نجاست کو پسند کرتا ہے وہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور رحمت سے محروم ہے۔

مُسلمانوں کی پسندیدہ چیزیں وہابیوں کی زبانی،

وہابی مسلمانوں کے گلچھڑے کو ترستا ہے

فتوی ستاریہ ۲/۱۲۵ } م فاتحہ خوانی کے لیئے حلوہ، مٹھائی، کھیر اور وہ شیی جس میں شکر پڑی ہوئی ہو کیونکہ مومن میٹھے ہیں اور میٹھی چیزوں کو پسند کرتے ہیں اسی طرح گوشت پر فاتحہ دینا ہے اور میٹھے نئے پھل اور شہد شربت، دودھ، پلاؤ، زردہ غرض کہ جتنی اچھی اور لذیذ چیزیں ہیں سب پر فاتحہ درست ہے لیکن یہ چیزیں سب سے بہتر ہیں۔

ناظرین دیکھا آپ نے فاتحہ خوانی میں یہ گلچھڑے اڑائے جاتے ہیں بھلا جب پلاؤ اور زردہ دودھ اور پھل کھانے کو ملے تو پھر کون بدعت کو چھوڑے قیامت کو دیکھا جائیگا جو کچھ ہوگا۔ بنار فاسد کی فاسد پر ہوتی ہے جب ہیئتہ کذائیہ فاتحہ خوانی ہی ثابت نہیں تو اشیار مذکورہ کا تقرر وتعیین کہاں سے ثابت ہوگیا سب ڈھکوسلے بازی اور من سازی کی باتیں ہیں فاتحہ خوانی کیا ہے من پروری کی ایک خاص مشین ہے۔

فتوی ستاریہ ۲/۱۴۴ } ہم اہلحدیث ایصال ثواب کے قائل وعامل ہیں مردوں کی طرف سے اپنی وسعت کے مطابق بغیر قیود وشروط مخترعہ کے بغیر تعیین وقت یوم کے بغیر کسی مخصوص شیی کے تقرر کے بنا دیتے لیتے ہیں۔ مردوں کی طرف سے اگر زندے کچھ خرچ کریں تو برابر اس کا ثواب مردوں کو پہنچتا ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۳

وہابی نجاست ۱۳۱

وہابی خوراک اور لطف

(۱) عرف الجادی ۱۳۰ } اِرْضَاعُ کبیر بنا بر تجویز نظر جائز است
غیر عورت کا دودھ بڑے آدمی کو پلانا جائز ہے
تاکہ اس کے پیٹ وغیرہ کو دیکھ سکے۔

روضۃ الندیہ مصنفہ نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۲۳۶ } وَیَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْکَبِیْرِ وَلَوْ کَانَ ذَا لِحْیَۃٍ لِتَجْوِیْزِ النَّظَرِ۔
اور غیر عورت کا بڑے آدمی کو دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس مرد کو اس عورت کا دیکھنا جائز ہو جائے۔

(۲) نزول الابرار ۲/۷۷ } وَیَجُوْزُ اِرْضَاعُ الْکَبِیْرِ وَلَوْ کَانَ ذَا لِحْیَۃٍ لِتَجْوِیْزِ النَّظَرِ خلافاً للجمہور۔
اور بڑے آدمی کو غیر عورت کا دودھ پلانا جائز ہے اگرچہ داڑھی والا ہو تاکہ اس عورت کو دیکھنا جائز ہو جائے
جمہور محدثین اس کے مخالف ہیں۔

(۳) النہج المقبول من شرائع الرسول نور الحسن بن صدیق الحسن ۶۱ } وجائز است ارضاع کلاں سال اگرچہ ریش بروئت داشتہ باشد از برائے تجویز نظر۔

بڑے آدمی کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے گو منہ پر داڑھی رکھتا ہو۔

کیوں جی وہابیو! یار مذہب تو تمہارا ہے عجیب عجیب لطف اُٹھاتے ہو۔
پہلی بات تو یہ ہے کہ بھلا داڑھی والا آدمی جب کسی غیر جوان عورت کا پستان منہ میں ڈالے گا تو دونوں کی شہوت اُٹھے گی یا نہیں؟ کیونکہ عورت کے پستان اور پیٹ ننگے ہوں گے تو منہ میں ڈالے گا جوان عورت کو تو مرد ہاتھ لگائے دونوں شہوت سے بے قابو ہو جاتے ہیں چہ جائیکہ جوان عورت کے پیٹ اور پستان ننگے کر کے غیر جوان مرد اپنے منہ میں ڈال کر پستانوں کا دودھ پیئے جوان عورت کے ننگے بدن کو جوان مرد کا ہاتھ بھی ضرور لگے گا یہ ممکن ہی نہیں کہ بغیر ہاتھ لگائے پستان منہ میں ڈالے پھر ایک ہاتھ اور لمبی داڑھی جب جوان عورت کے پیٹ پر دودھ پینے سے حرکت میں آئے گی تو اُس کی پیمائش کہاں تک ہو گی وہاں داڑھی والے کی داڑھی زیر ناف ہوتی ہے تو عورت کے پستانوں سے پیمائش کی جائے تو تم سوچ لو کہ عین صراط مستقیم پر ہوتی ہوئی کہاں پہنچی تو وہابی صاحب نے تگنا لطف اُٹھایا اور یہ تو مزے کا مقدمۃ الجیش ہے اور بیوی کا خاوند بھی ملا جی پر اعتراض نہیں کر سکتا کہ کیا کر رہے ہو کیونکہ مقامات تو داڑھی سے ڈھک چکے ہیں اور اگر کوئی متقدی غیرت کا مارا بول بھی اُٹھے کہ ملاں جی کیا کر رہے ہے تو ملا جی فوراً جواب دیں گے کہ کیا تم اہلحدیث نہیں ہیں میں حدیث پر عمل کر رہا ہوں اور دودھ پینے کی میعاد بھی مقرر نہیں کہ کتنی دیر پیئے اور دن میں کتنی بار پیئے۔

کیوں جی اہلحدیث دوستو! بتاؤ اللہ تعالےٰ غیر کے گھر میں داخل ہونے کی ممانعت فرمائے۔ لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا بغیر اجازت

کے تم کسی کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہابی صاحب غیر عورت کا دودھ پینے کے جواز پر فتویٰ دیتے ہیں اور پھر یہ بھی قید نہیں کہ خاوند کی اجازت سے دودھ پی سکتا ہے۔ ورنہ نہیں اللہ تعالےٰ نے تو آنے والے کے لئے یہ قید بھی لگائی ہے کہ وَ اِنْ قِیْلَ لَکُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ کوئی مرد گھر میں نہیں ہے تو تم بغیر ناراضگی کے واپس چلے جاؤ لیکن وہابی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر دودھ پینے کے لئے جاؤ تو جائز ہے اجازت کی کوئی قید نہیں فقیر حیران تھا کہ وہابی اتنی لمبی داڑھی کیوں رکھتے ہیں لیکن جب ان کا یہ مسئلہ دیکھا تو فلسفہ سمجھ میں آگیا اور ان کی عورتوں کا زیادہ مساجد میں جانا اور ان کے ملاؤں کے پاس جانے کا فلسفہ بھی سمجھ میں نہیں آتا تھا جب سے یہ مسئلہ دیکھا تو تسلی ہوگئی کہ یہ تو چمک پتھر کی کشش ہے فَافْھَمْ

وہابی کی لمبی داڑھی والی سنت دولڑکا ج بنا گئی پردے کا پردہ اور سنت کی سنت۔ حالانکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے یا اللَّمْسُ زِنَاءٌ غیر عورت کو چھونے سے بھی زنا ہے لیکن وہابی مقام شہوۃ کو منہ میں ڈالے تو سنت سمجھتا ہے یہ ہے آج کل کے اہلحدیث کا مذہب۔

چونکہ وہابیوں کو دودھ پینے اور پلانے کا لطف مجبور کرتا ہے اگر وہابی اور وہابیہ کو وہ لطف یاد آجائے تو وہابی نے فتویٰ دے دیا کہ جب اپنی بیوی کے علاوہ غیر عورت کا دودھ پی سکتا ہے تو اپنی کا بھی پی لے تو مضائقہ نہیں سنیئے

وہابی عقیدہ ۴۴

وہابی نجاست ۱۴

وہابی مذہب میں مرد اپنی بیوی کا دودھ پی سکتا ہے

فتوی نذیریہ ۲/۳۹۶ مولفہ سید نذیر حسین صاحب دھلوی وہابی

سوال: ایک شخص زوجہ اپنی سے ہم خلوت تھا اور غلیان شہوت بوقت مجامعت کے زوجہ اپنی سے مساس کرتے ہوئے پستان منہ میں لے گیا اور زوجہ اس کی طفل یکسالہ کو دودھ پلاتی تھی اس شخص کے حلق کے اندر ایک بار یا کہ دو بار دودھ چلا گیا آیا وہ شخص زوجہ اپنی کا فرزند رضاعی ہو گیا یا کہ شوہر رہا اور اس فعل کے باعث سے زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی یا کہ نہ رہی۔ سوال دیگر یہ کہ مدت رضاعت کی آیا خورد سالی میں ہے یا کہ جوانی میں رہیگی اور عورت کا دودھ اگر کسی زخم میں یا کہ ذکر کے سوراخ میں یا کان میں بجہت کہنے طبیب کے ڈالا جائے تو اس کا کیا حکم ہے بینوا وتوجروا۔

الجواب:۔ وہ شخص اپنی زوجہ کے دودھ پینے کی وجہ سے اپنی زوجہ کا فرزند رضاعی نہیں ہو گیا بلکہ وہ علیٰ حالہٖ شوہر رہا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح میں داخل رہی اس وجہ سے کہ مدت رضاعت میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور بعد مدت کے ثابت نہیں ہوتی اور مدت رضاعت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ڈھائی برس ہے صاحبین اور علماء جمہور کے نزدیک دو برس ہے اور کسی زخم یا سوراخ ذکر یا کان میں عورت کا دودھ ڈالنے سے حرمت رضاعت

ثابت نہیں ہوتی وَاللہ اعلم بالصواب حررہٗ السید شریف حسین عفی عنہ۔

(سید محمد نذیر حسین)

کیوں جی! اب تو وہابی مذہب کا پول نکل آیا کہ جب آدمی اپنی بیوی کا دودھ پی لے تو بیوی حرام نہیں اور اس کی صحبت میں فرق نہیں آتا تو غیر عورت جو ان کا اگر دودھ پی لے تو کونسی حرمت آجائیگی اپنی عورت کا بھی دودھ اس نے اسی لئے پیا کہ اس کو وہ لطف جو غیر عورت کے دودھ پینے سے آتا تھا وہ نہ آیا اب تم سوچو کہ وہابی مذہب کیا سنت پر عمل کر کے صراط مستقیم پر داڑھی زن ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

وہابی نماز بھی لطف کے لئے پڑھتا ہے۔ ایک وہابی نظر کے جائز بنانے کے لئے داڑھی والے کو دودھ پینے کا جواز لکھ دیا دوسرے وہابی نے اپنی بیوی کے دودھ پینے سے غیر عورت کا لطف اُٹھانے کا فتوی دے دیا۔

فتوی ثنائیہ ۲/۱۲۴ } س: ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت سے کیا ابھی اس کے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے اور اس نے اس کی بھٹنی کو بھی منہ سے چوسا جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہو گئی اور مرد اس سے واصل ہو گیا تو کیا یہ درست ہو سکتا ہے عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہیگا؟

ج۔ صورت مسؤلہ میں نکاح فسخ نہ ہو گا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ۱۳ ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء)

خدائی فیصلہ

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ ۔ مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔

ثابت ہوا کہ دودھ پلانا ماں کا فعل ہے اور دودھ پینے والا از روئے قرآن کریم بیٹا ہے

النساء ۴/۴ } وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں۔

اب فیصلہ تم پر ہے کہ بچہ تو ماں کا دودھ پی سکتا ہے قرآن کریم سے ثابت ہو گیا کیونکہ بچہ شہوت انسانی سے مبرا ہے اور داڑھی والا مجسمہ شہوت کا پتلا ہے جو جوان عورت کو مس کرنے سے ہی تیزی میں گرم ہو جاتا ہے اور جو شخص دودھ پیتے پینے وقت صرف کرے گا تو شہوت کی کتنی پاور بڑھ جائیگی اور جانبین کہاں تک متحرک ہو جائیں گے؟

النساء ۴/۱ } وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔
خبیث کو طیب سے نہ تبدیل کرو۔

غوث الاعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صدقے کو حرام کہنے والو دیکھا میرے اللہ تعالےٰ نے تمہیں کیسی کیسی خوراکیں عطا فرمائیں۔ اور خداوندی حلال کو تمہارے حرام کرنے سے تمہیں کیا کیا سزائیں ملیں اور کیسی کیسی حرام چیزیں تمہارے نصیب ہوئیں یہ تمہارے پاک چیزوں کو حرام کرنے کا نتیجہ ہے۔

وہابی عقیدہ ۴۵

وہابی نجاست ۱۵

وہابیوں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر حرام کھانے کا بہتان لگایا

وہابی مذہب میں چوری کا مال حلال ہے

عرف الجادی ۱۰ } واکل شیی ماکول مغصوب از ارض کفار حرام نیست

آنحضرت صلعم پنیرے را کہ از بلاد نصارے آمدہ بود بخورد و از بزار مغانہ یہودیہ خیبر تناول کرد۔

کفار کی زمین سے چھینی ہوئی کھانے کی چیزیں حرام نہیں ہیں آنحضرت صلعم نے نصاریٰ کے شہروں سے پنیر آیا ہوا کھایا۔

کیوں جی! گیارھویں شریف کا کھانا اور مٹھائی وغیرہ تمہیں خداوند کریم اسی لئے نہیں کھانے دیتا وہابی کے دل میں ڈالتا ہے تم کہدو کہ بڑے پیر کی گیارھویں کا کھانا حرام ہے۔ پلید پیٹ میں پاک شے کیسے جانے دے۔ عیسائیوں کی چربی کی ہوئی چیزیں حلال ہیں وہابی مذہب نے چوری کا مال بھی حلال کردیا اب تو تمہارا مذہب پوتر ہو گیا۔

فیصلہ قرآنی

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَۃُ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا۔

چوری کرنے والا آدمی ہو یا عورت دونو کو چوری کی سزا دونو کے ہاتھ کاٹ دو۔

وہاں مذہب میں آزادی ہے کہ عیسائی' ہندو' سکھ' کمیونسٹ سے چھین کر کھالے تو حرام نہیں وہابی نے بڑے داؤ سے مسلمانوں کا مال کھانا حلال بنایا پہلے مقلدین پر کفر کا فتویٰ لگایا کہ کُلُّ مُقَلِّدٍ کَافِرٌ" ہر مقلد کافر ہے پھر لکھ دیا کہ کافر کے گھر سے کھانے والی چیز چھین کر کھالے تو جائز ہے۔ یعنی وہابی غیر مقلد کے نزدیک حنفیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیزیں چھین کر کھا جاؤ جائز ہے گو گیارھویں کا کھانا کیوں نہ ہو یہ ثابت ہوا کہ وہابی مذہب حلال کھانا جانتا ہی نہیں اب کافر اور چوری کا مال بھی حلال کر دیا سبحان اللہ کیسا

پاک مذہب ہے۔

غیر مقلد وہابی کے نزدیک منی پاک ہے اس سے اس کا جسم، کپڑے، مسجد اور مسجد کی چٹائیاں پلید ہیں۔ غیر مقلدین وہابیوں کے کنویں پلید ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا کرنے والا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہے کیونکہ وہابی مذہب میں حرامزادے کو امام مقرر کرتے ہیں۔

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک غوث پاک رضی اللہ عنہ کی طرف سے نیاز پکائی جائے تو اس کا کھانا حرام ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں کے گھر کی پکی ہوئی چیز حرام ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کی اذان کے بعد کلمہ طیبہ و دعا راذان پڑھنا گناہ بلکہ لاحول پڑھے کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جُنبی ہو منی سے لتھڑا ہوا تو یقیناً ہے۔

"مُسلمان" مولوی صاحب وہابی نماز کا تو بڑا پابند ہے گو پوری تمام نہیں پڑھتا۔

"مُحمّد عمر" بئی وہابیوں کے کنویں "کھڑے پانی" بدن اور کپڑے کی نجاست اور چوری کا مال تو فقیر نے ان کی کتب سے سنادی اب ان کی نماز خوانی کا پُر لطف شوق مسلمانوں کے سامنے آئیگا تو وہابیت کی اصل شکل قرآن و احادیث صحیحہ کے شیشے میں نظر آجائے گی۔

مسلمانو! وہابیوں کی توحید اپنی موحد کہلا کر خداوند کریم کے لئے صفات حادثہ کو منسوب کرنا جو ذات خداوندی کے برعکس ہے اہلحدیث نام رکھا کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کو پس پشت ڈالنا اور اپنے اختراعی مسائل کو اپنا معمول بنانا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی معصومیت کے خلاف متہم کرکے ان کو اپنے سے کمتر ثابت کرنا مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی عیب جوئی کرنا عبادۃ خداوندی سے مسلمانوں کو بدعت کہکر غافل کرنا نوافل اور سنن کو ترک کرکے مساجد میں لہو ولعب کا مشغلہ بنانا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے مسلمانوں کو متنفر کرنا دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہٹا کر دنیاوی کاموں کو ترقی دینا طہارۃ سے مسلمانوں کو محفوظ رکھ کر نجاست کا عادی بنانا پاک خوراک سے اجتناب کرکے پلید اور حرام کو استعمال کرنا اسلام سے نفرت اور کفر کو پسند کرنا مسلمانوں کو کافر ومشرک بدعتی کہنا مسلمان کی اشیاء کو حرام بتانا اور کافر ومشرک کی اشیاء کو پسند کرنا مسلمانوں میں دھڑے بندی بنا کر تفرقہ بازی پیدا کرنا یہ ان کے اقوال وافعال سے واضح ہے جو بیان ہو چکا اب ان کی نماز کے مسائل عرض کرتا ہوں جس سے مسلمانوں کو ان کی ظاہری نمازوں کا حال واضح ہو جائے گا۔

○

وہابی نماز کے مسائل

وہابی نماز اسلامی نماز سے جداگانہ ہے

○

وہابی عقیدہ ۲۸۶

وہابیوں کی مسجدیں مسلمانوں سے ممتاز ہیں'

وہابی مذہب میں مساجد میں محراب بنانا بدعت ہے'

فتوی ثنائیہ ۱/۶۴۳ } سوال (۰۰) زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب بنانا ناجائز ہے اور عمر کہتا ہے کہ جائز ہے جواب طلب امر یہ ہے کہ قولین میں سے کونسا قول صحیح اور قابل قبول ہے ؟ (عبد الودود قصبہ جھالو)

جواب (۰۰) بیشک مساجد میں محراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے۔

قرآن مجید

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا

جب زکریا علیہ السلام حضرت مریم علیہا السلام کے پاس محراب میں تشریف لائے اس کے پاس رزق موجود تھا۔

ثابت ہوا کہ محراب سابقہ انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں بھی ہوتا تھا جن کو انبیاء علیہم السلام استعمال کرتے تھے آج جو شخص محراب مسجد کی مخالفت کرتا ہے وہ دشمن قرآن کریم ہے اور مساجد اللہ کا مخرب ہے اس مذکورہ بالا وہابیوں کے حوالہ سے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی مسجدیں بھی مسلمانوں کی مسجدوں سے مختلف ہیں۔ اور کتاب اللہ کے خلاف ہیں۔

وہابی عقیدہ ۷۴

وہابی مذہب میں شب بیداری اور نوافل بدعت ہیں'

فتوی ستاریہ 1/67 } سوال (۸۱) شب برات یعنی ۱۴ تاریخ شعبان کو اکثر عورتیں مرد نفلیات رات بھر پڑھتے ہیں اس کا ثبوت شریعت محمدیہ میں ہے یا نہیں ؟ (سائل مذکور)

جواب (۸۱) شب برات کو رات بھر نفلیات وغیرہ پڑھنا بدعت ہے اور اپنی جانب سے دین اکمل کے اندر زیادتی کرنی ہے جو کہ شرعاً ممنوع ہے۔

مُسلمانو! سن لو یہ ہے وہابی مذہب جن کا یہ عقیدہ ہے کہ نوافل جو محض خدائی عبادت ہے جس میں غیراللہ' نبی اللہ' ولی اللہ کو کوئی دخیل نہیں وہابی اس کو بھی بدعت سمجھتا ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب عبادۃ خداوندی میں بعد المشرقین میں پڑا ہوا ہے۔ جس مذہب کو عبادۃ خداوندی بھی بدعت کہکر خدا شامل نہ ہونے دے اس مذہب سے زیادہ بدنصیب اور کون ہوسکتا ہے

خدائی فیصلہ

(۱) الحشر 28/3 } وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

اور تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کو بھلا دیا اللہ تعالےٰ نے ان کے نفسوں کو بھلا دیا۔ یہی لوگ بدکار ہیں۔

اس آیۂ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ذکر اللہ کو ترک کرنے والا اجتناب کرنے والا اللہ تعالےٰ کے نزدیک فاسق ہے بدکار ہے۔ صالح کہلانے کا حقدار نہیں۔

(۲) الصّٰفّٰت 23/1 } فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ مجھے قسم

ہے ذکر پڑھنے والوں کی ۔

او وہابیو! اللہ تعالےٰ اپنے ذکر کرنے والے فرشتوں کی قسم کھاکر حلفیہ بیان دیا کہ وہ ٹھیک ہیں اور تم ان کو بدعتی کہو تو ثابت ہوا کہ تمہارا مذہب لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِص سے علیحدہ ہے کیونکہ جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کرنے والا نوافل میں مشغول ہے وہ اللہ تعالےٰ کی طرف جا رہا ہے ۔ خصوصًا شب براَت جس رات میں مخلوق کا ایک سالہ حساب لکھا جا رہا ہے اس رات اللہ تعالےٰ کے بندے نوافل میں مشغول ہوتے ہیں تاکہ ہمارے اعمالنامے میں یہ لکھا جائے کہ ہم خداوند کریم کی طرف جارہے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ۔

(۳) الصّٰفّٰت ۲۳/۳ { وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنے رب کی طرف جا رہا ہوں جو مجھے جلدی ہدایت دے گا ۔

تو ثابت ہوا کہ جو عبادۃ خداوندی میں مشغول ہے وہ خداوند کریم کی طرف جا رہا ہے اور وہابی اس کا خداوندی راستہ روکے ہوئے اس کو روکتا ہے اب تم سوچو کہ تم کون ہو ۔

(۴) فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ (۵) وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ (۶) وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔

ابلیس نے کہا تھا کہ قَالَ فَبِعِزَّتِکَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ تیری عزت کی قسم میں ان تمام کو تیرے راستے سے بھٹکاؤں گا ابلیس کا ٹھیکہ اب تم وہابیوں نے نے لے رکھا ہے کہ عبادۃ خداوندی نوافل وغیرہم کو بھی بدعت کہکر ابلیس کا ٹھیکہ پورا کررہے ہو ۔

وہابیو! یار تمہاری وہابی جماعت میں تو سارے ابلیسی اعمال سے بھرپور ہیں اللہ والوں کی ایک بات بھی تم میں نہیں۔

اسی لئے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمہیں قریب نہیں بھٹکنے دیتے فرمان خداوندی ہے

(۷) فَاَعْرِضْ عَمَّنْ تَوَلّٰی عَنْ ذِکْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰاهُ وَکَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ہ

یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو شخص ہمارے ذکر سے روگردانی کرتا ہے وہ اپنی خواہشات کے تابع ہے اس کا کام زیادتی کرتا ہے آپ ایسے شخص سے توجہ ہٹا لیجئے:

(۸) ال عمران ۴/۱۲ } وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّکْفَرُوْهُ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالْمُتَّقِیْنَ ہ
اور جو نیک کام تم کرو گے وہ ہرگز ضائع نہ کیا جائیگا اور اللہ تعالےٰ ڈرنے والوں کو جاننے والا ہے۔

کیوں بھئی وہابیو! ۱۴ شعبان کے نوافل کو تم کہتے ہو بدعت اور ممنوع ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جو نیکی جس دن بھی تم کرو گے اللہ تعالےٰ کے ہاں کبھی ضائع نہیں ہو سکتی لیکن وہابی کہتا ہے کہ تم نے چودھویں شعبان کو عبادۃ خداوندی ادا کی ہے یہ منحوس تاریخ ہے لہذا بدعت ہے ممنوع ہے خداوند کریم کو وہابی فرقہ نے اپنے قبضے میں سمجھ رکھا ہے جس کو ہمارا فرقہ کہے رب کریم ثواب دے گا ورنہ نہیں سبحان اللہ یہ ہے وہابی مذہب جن کو خدا کی عبادت بھی بدعت نظر آتی ہے۔ بتاؤ وہابیو تمہاری نگاہ خراب ہے یا عبادت الٰہی ممنوع ہے؟

وہابی عقیدہ ۸۰۴

وہابی مذہب میں مرد کے لئے چاندی پہننا جائز ہے

فتوی ثنائیہ ۳/۱۱ } سوال (۳۲۵) ایک شخص چاندی کے بٹن پہنتا ہے۔

بکر کہتا ہے مرد کو چاندی کے بٹن ناجائز ہیں زید کہتا ہے کوئی حرج نہیں۔

(ڈوڈو جیوری عارف والہ)

جواب (۵۳۳) زید کا قول صحیح ہے مرد چاندی کے بٹن پہن سکتا ہے مشکوۃ شریف میں ہے عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالعبوا بها۔

کیوں بھئی وہابیو! بتاؤ چاندی کے بٹن پہن کر نماز میں وہابی امام کھڑا ہو اور قیام وقعود میں چاندی کے بٹنوں کا چھنکار پڑتا ہو تو وہابیوں کی نماز میں امتیازی صورت مسلمانوں سے کیسے پوشیدہ رہ سکتی ہے میرے خیال میں تو وہابیوں کو تکبیر کہنے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ چاندی کے بٹنوں کا چھنکار ہی کافی ہے۔ دوسری بات وہابی مذہب میں عورت بھی مرد کے ساتھ نماز میں کھڑی ہو سکتی ہے۔ تو چاندی کا استعمال اس لئے جائز کہا کہ عورت خوبصورت بٹن دیکھ کر ہی فریفتہ ہو جائے فافہم

وہابی نماز کا نمونہ

وہابی مذہب سنت عیسائیت اور یہودیت کا تابعدار ہے

وہابی ننگے سر نماز پڑھنا افضل جانتا ہے

فتوی ستاریہ ۱/۹۳ سوال (۶۸) اگر ننگے سر نماز ہو جاتی ہے تو مابین ٹوپی اوڑھنے والے اور نہ اوڑھنے والے کے کچھ فرق ہے یا نہیں یعنی ثواب دونوں کو برابر ملے گا یا کم و بیش؟

جواب (۶۸) جس وقت لوگ ننگے سر نماز پڑھنے کو معیوب سمجھیں اور پڑھنے والوں

کو روکیں تو واقعی یہی افضل ہے کہ برہنہ سر پڑھے تاکہ لوگوں کو مسئلہ سے واقفیت ہو جائے۔

"محمد عمر" مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے سوائے حج کے تمام عمر ننگے سر نماز ادا نہیں فرمائی ایک حدیث دکھا دو تو پانچ روپے نقد انعام حاصل کرو۔

عیسائی اور یہودی بھی اپنے مذہب کے مطابق عبادت کے وقت سر سے ننگا ہوتا ہے اور وہابی بھی اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا تابعدار ہے یا عیسائیت اور یہودیت کا؟ اس کی تفصیل مقیاس صلوٰۃ میں ملاحظہ ہو۔

غیر مقلدین وہابیوں کا نماز میں استغراق

فتویٰ ثنائیہ ۱/۳۶۵ (س) نماز کی حالت میں کوئی سلام کرے تو جواب دینا چاہیئے یا نہیں؟
(ج) حدیث شریف میں آیا ہے اِنَّ فی الصلوٰۃ لَشُغُلاً یعنی نماز میں مشغل ہوتا ہے اس لیے سلام کے جواب میں صرف ہاتھ اٹھا دینا آیا ہے (۴م ۲ جمادی الاول)

(نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے ہاتھ سے سلام کا جواب دینے کا جواب)

مسلم شریف ۱/۱۸۱ حدثنی القاسم بن زکریا قال نا عبید اللہ بن موسیٰ عن اسرائیل عن فرات یعنی القزاز عن عبید اللہ عن جابر بن سمرۃ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْنَا بِاَیْدِیْنَا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ فنظر الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا شَانُکُمْ تُشِیْرُوْنَ بِاَیْدِیْکُمْ کَاَنَّھَا اَذْنَابُ خَیْلٍ شُمُسٍ اِذَا سَلَّمَ اَحَدُکُمْ فَلْیَلْتَفِتْ اِلٰی صَاحِبِہٖ وَلَا یُوْمِیْ بِیَدِہٖ۔

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی جب ہم سلام پھیرتے تو اپنے ہاتھوں سے اشارے کرتے ہو جیسا کہ تیز گھوڑے اپنی دمیں ہلاتے ہیں جب بھی تمہارا کوئی سلام کہے تو اپنے ساتھی کی طرف توجہ کرے ہاتھ سے اشارہ نہ کرے،

کیوں بھئی وہابیو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نماز کے سلام کے وقت ہاتھ کے اشارے کو ممنوع فرمایا اور تم داخل نماز کے سلام کہنے والے کے جواب میں ہاتھ کے اشارے کو جائز کہتے ہو اب تم سوچو کہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے موافق ہے یا مخالف اور داخل نماز کا فعل نماز کا مفسد ہے یا نہیں؟

وہابی نماز کا نمونہ ۲

وہابی ناف ننگا ہو تو اس کی نماز میں کوئی خلل نہیں

فتوی ستاریہ ۳/۱ } سوال (۳۳۶) ناف کھل جانے سے نماز ہو جاتی ہے یا نہیں ایک صاحب کہتے ہیں کہ ناف کھلنے سے نماز نہیں ہوتی۔

(عبدالکریم عارف والا)

جواب (۳۳۶) حدیث میں لیس علی عاتقہ شیئٌ مونڈھے کھل جانے سے نماز نہیں ہوتی ناف کا ذکر نہیں ہے مدعی کو دلیل پیش کرنی چاہیئے ہاں اگر ناف سے نیچے تہ بند ہو جائے تو اسے اونچا کرے۔

مسلمانو شریعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں ناف سے گھٹنوں تک فرض ہے،

اور جس کا فرج ننگا ہو نماز ہو سکتی ہے یا نہیں ؟

وہابی نماز کا نمونہ ۳۰

وہابن عورت امام بن سکتی ہے

عرف الجادی ۳۷	وزن را میرسد کہ امامت زن کند اور عورت کو حق پہنچتا ہے کہ عورت امامت کرے۔
فقہ محمدیہ وطریقہ احمدیہ حصہ اوّل ۶۷	بوڑھا مرد اور غلام اگر عورت کے پیچھے نماز پڑھے تو جائز ہے وہابیہ عورت بحیثیت امام جب پہلے سجدے

جائے اور مرد پیچھے خوب لطف اٹھاتا ہوگا۔

مسلمانو! اب تم سوچو کہ جس قوم کے مرد عورتوں کے مقتدی ہوں ان کے مذہب کا کیا حال ہوگا یہ بات بھی فقیر تمہیں آگے بیان کریگا۔

قرآن کریم

اَلرِّجَالُ قَوّٰامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰہُ بَعْضَھُمْ عَلٰی بَعْضٍ

مرد حاکم ہیں عورتوں پر اللہ تعالٰے نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

لیکن وہابی مذہب میں عورتیں مردوں پر حاکم ہیں جو قرآن کریم کے برعکس ہے۔

وہابی نماز کا نمونہ ۴

حرامزادہ کو وہابی مذہب میں امام الوہابین کا مرتبہ حاصل ہوجاتا ہے

مجموعۃ الفتاویٰ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۴۹	سوال - امامت ولدالزنا چہ حکم دارد الجواب امامت ولدالزنا نزد جمہور صحیح است

سوال حرامزادے کی امامت کا کیا حکم ہے۔

جواب - حرامزادے کی امامت جمہور (وہابیوں) کے نزدیک صحیح ہے۔

"محمل عمی" کیوں جی وہابی صاحب جبراً زنا ساس اپنے نطفے کی لڑکی اور بہو وغیرہم سے تمہارے مذہب وہابین میں جو پیدا ہو اس عبارۃ مذکورہ بالا امام الوہابین کے فتویٰ کے مطابق وہ امام الوہابین بن جاتا ہے۔ سبحان اللہ۔

ایسے امام تمہیں کو مبارک ہوں لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْنُ

وہابی نماز کا نمونہ ۵

وہابی مذہب میں مرد عورتیں اکٹھے نماز پڑھ سکتے ہیں

فقہ محمدی کلاں ۱۵۷	ف اور اسی طرح اگر عورت مردوں کے ساتھ کھڑی ہو جاوے تو جمہور علماء کے نزدیک اس کی نماز بھی نہیں ٹوٹتی اور حنفیہ کہتے

ہیں کہ اگر عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جاوے تو مرد کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور عورت کی نماز نہیں ٹوٹتی لیکن یہ قیاس مع الفارق ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی مسجدوں میں کیا عجیب لطف ہوتا ہے مسلمان بچوں کے مدارس میں مخلوط تعلیم سے بیخ پا ہوتے ہیں یہاں وہابی مخلوط نماز پر عجیب لطف اٹھاتا ہے کہ عورتیں اور مرد اکٹھے نماز پڑھتے ہیں مرد اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے اور عورتیں اپنی ٹانگیں چوڑی کر کے ٹخنے سے ٹخنیں ملاتیں ہونگے۔ لیکن وہابی امام بیچارہ اس لطف سے محروم رہ کر ترستا ہوگا کہ ہائے میں بدقسمت اکیلا کھڑا ہوں میرے ساتھ کسی عورت کا ٹخنہ نہیں۔

چونکہ وہابی مذہب میں وہابیہ اور وہابی اکٹھے ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر پاؤں چوڑے کر کے نماز پڑھتے ہیں اسی لئے انہوں نے مرد کی منی اور عورت کے رحم کے پانی کو بھی پاک بنا دیا ہے تاکہ اگر عورت مرد کے ٹخنے ٹکرانے سے پاؤں چوڑے رکھنے سے عورت کا پانی مسجد کی چٹائی پہ بہہ جائے یا مرد کی منی بہہ جائے تو پاکیزگی میں فرق نہ آئے۔

"وہابی" مولوی صاحب کیا ہمارے مذہب میں عورت کے رحم کا پانی پاک ہے؟

"محمد عمر" ہاں جناب! تمہاری کتاب سے دکھا دیتا ہوں سنیئے

وہابیہ عورت کی فرج کی رطوبت پاک ہے

فقہ محمدی کلاں ۲۳ | جب بچہ عورت کے فرج سے باہر نکلے اور اس پہ فرج کی رطوبت ہو تو وہ بھی پاک ہے۔

فقہ محمدی کلاں ۱۳ | عورت کے شرمگاہ کی رطوبت بھی پاک ہے۔
اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرد اور عورتیں اکٹھے نماز پڑھ رہے ہوں عورت کی رطوبت نکلے تو مرد اپنے تہمت سے بے شک صاف کر دے۔ یہ آسانی ہو گئی۔ دوسری وجہ یہ ہے کیونکہ وہابیہ عورت جماعت بھی کرا سکتی ہے اس لئے تاکہ امام صاحبہ کی فرج کی رطوبت کو پاک کر دیا تاکہ امامت میں فرق نہ آئے۔

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں عورتوں کو ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلىٰ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ جو تم پر پڑھا گیا ہے اے عورتوں تم اپنے گھروں میں ذکر کرو۔ کیا عورتوں کو مردوں کے شانہ بشانہ مساجد میں کھڑا کرنا قرآن کریم پر عمل ہے نفس امارہ کو درست کرنے کے لئے مساجد مقرر کی گئیں اور نماز سکھائی گئی یا نفس پرستی کے لئے مساجد اللہ مقرر کی گئی ہیں پھر جب کوئی مسلمان اعتراض کرتا ہے کہ غیر عورت کے ساتھ شانہ بشانہ ٹخنے سے ٹخنہ کندھوں سے کندھا ملا کر کھڑے ہونا خصوصًا جب عورتیں اور مرد ٹیڈی ہوں بدن پر فٹ کپڑے پہن کر اکٹھے کھڑے ہوں کیا لطف میں خلا ہو سکتا ہے تو وہابی جلدی سے اپنے منہ میں ٹیڈی لپتان لگا ڈال لیتا ہے نہیں جی میرے لئے اس کا دیکھنا جائز ہے جب وہابی ٹیڈی لپتان کو ننگے پیٹ پر مع گز داڑھی کے منہ لگاتا ہوگا تو کیا زیر ناف داڑھی کے بال نہ پہنچتے ہونگے شرم کرو یہ عبادۃ ہو رہی ہے یا شہوۃ پوری کی جاتی ہے مسجد ہے یا زنا باغ ہے اسی لئے اندھیرے میں یا دوپہر کے وقت اذانیں دیتے ہو خداوند کریم تو ان اوقات میں غیر کو ان کے گھروں میں جانے کی اجازت نہیں دیتا اور تم گھر والوں کو مسجد میں بلا لیتے ہو قرآن کریم کے صراحتًا خلاف ہے۔

خدائی فیصلہ

(۱) الاحزاب ۲۲/۴ } وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ
اے مسلمہ عورتو تم اپنے گھروں میں قرار پکڑو

اس آیتہ کریمہ میں رب العزت نے اسلام والی مستورات کے لئے اپنے اپنے گھروں میں ٹکے رہنے کا حکم جاری فرمایا ہے۔

(۲) الاحزاب ۲۲/۴ } وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ آیَاتِ اللّٰہِ وَالْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ۝

اور اے مسلمہ عورتو اللہ تعالےٰ کی آیتوں اور حکمت سے جو تمہارے سامنے پڑھی جاتی ہیں اپنے گھروں میں ذکر کرو بے شک اللہ تعالےٰ بڑا مہربان خبردار ہے۔
اس آیتہ کریمہ میں بھی رب العزت نے عورتوں کو تاکید فرمائی کہ اپنے گھروں میں اللہ تعالےٰ کی آیتیں پڑھو اور دانائی گھر بیٹھی سیکھو اللہ تعالےٰ نے یہ سب کچھ جانتے ہوئے کیا ہے۔

وہابی اپنی عورتوں کو مسجدوں میں بلا کر ٹخنے سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے نماز ادا کرتا ہے اب تم سوچو قرآن کریم کے موافق ہے یا خلاف ؟

(۳) النور ۱۸/۴ } وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَھُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِھِنَّ =
اور عورتیں سوائے اپنے خاوندوں کے کسی کے لئے اپنی زینت نہ ظاہر کریں۔

کیوں جی وہابیہ بتاؤ پازیب والے پاؤں عورت جب مرد کے ٹخنے سے ملائیگی اور

کندھے سے کندھا ملے گا تو بتاؤ فوت شہوانی سے طرفین کا کیا حشر ہو گا۔

فرمان خداوندی ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَ الۡمُنۡکَرِ نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔ یہ ہے خدائی نماز کا نمونہ لیکن وہابی نماز برائی اور بے حیائی کا درس دیتی ہے جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرما لیا۔

(۴) النور ۱۸/۷ } وَاِذَا بَلَغَ الۡاَطۡفَالُ مِنۡکُمُ الۡحُلُمَ فَلۡیَسۡتَاۡذِنُوۡا کَمَا اسۡتَاۡذَنَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ ؕ وَ اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝

تم سے جب لڑکے بالغ ہو جائیں تو جیسا کہ پہلے بڑے آدمی اجازت لے کر آتے ہیں وہ بھی اجازت لے کر آئیں اللہ تعالے تمہارے لئے اپنی آیتیں ایسے ہی بیان فرماتا ہے اللہ تعالے بڑا جاننے والا بڑا حکمت والا ہے۔

اللہ تعالے عورتوں کے گھروں میں بالغ بچوں کو داخل ہونے سے منع فرماتا ہے تاکہ بے حیائی بند ہو جائے لیکن وہابی نے مسجدوں کو بے حیائی کا مرکز بنایا ہوا ہے جیسا کہ بیان ہو چکا ہے۔

عورتوں کا فیصلہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

المستدرک ۱/۲۰۹ } حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب انبا محمد بن عبد اللہ بن عبد الحکیم انبا ابن وھب انبا عمرو بن الحارث ان دراجا ابا السمح حدثہ عن السائب مولی ام سلمۃ عن ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم خَیْرُ مَسَاجِدَ النِّسَاءِ قَعْرُ بُیُوْتِہِنَّ ۔

ام سلمہ زوج النبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے لیئے مساجد سے بہترین جگہ ان کے گھروں کا اندر ہے۔

کہدو وہابیو! آمنا

وہابی نماز کا نمونہ ۶

فقہ محمدی کلاں ۶۹ } اور اسی طرح اگر منی اتر کر ذکر کے درمیان آوے اور وہ شخص نماز کے اندر ہو وہ اپنے ذکر کو کپڑے کے اوپر سے پکڑ رکھے اور منی باہر نہ نکلے یہانتک کہ سلام پھیرے تو اس کی نماز درست ہو جاتی ہے کہ وہ ہمیشہ پاک ہے یہانتک کہ منی باہر نکلے اور عورت کا حکم بھی مانند مرد کی ہے۔

مسلمانو! اب سناؤ وہابی کی نماز نرالا تماشہ ہے یا نہیں؟

عبادت ہے یا وہابی تفیئر مسجد ہے یا چڑیا گھر؟

وہابی نماز میں ذکر پکڑے نماز پڑھ رہا ہو تو دیکھنے والا کیا کہے گا کہ داڑھی والا مشت زنی کر رہا ہے یا نماز ادا کر رہا ہے بھلا مرد نے نماز میں ذکر پکڑ لیا تو عورت کیا کرے گی ہاتھ اندر رکھے گی جب مرد عورت اکٹھے ایک صف میں کھڑے ہوں عورت نے اندر ہاتھ رکھا ہو اور مرد نے ذکر پکڑا ہوا ہو وہابی جماعت ادا ہو رہی ہو ماشاءاللہ وہابی نمازیوں کو دیکھ دیکھ کر ابلیس بھی مذاق اڑاتا ہوگا کہ یہ کام مجھ سے

نہیں ہو سکتا جو وہابی کر رہا ہے وہ بھی رات کو بستر پہ ملاقات کرتا ہے لیکن وہابی مسجدوں میں نمازی حالت میں سب کچھ کر گذرتا ہے وجہ صرف یہ ہے چونکہ وہابیہ عورتیں بھی مساجد میں وہابیوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ بٹخنہ کھڑی ہو سکتی ہیں تو منی ذکر میں کیوں نہ اُترے تو جب اُتر آوے تو وہابی ملاں نے فتویٰ صادر فرما دیا کہ کوئی حرج نہیں ذکر کپڑے کے اُوپر سے پکڑ رکھے تاکہ منی باہر نہ نکلے ایسے قیام میں رکوع و سجود میں ذکر ہاتھ میں رکھے شانہ بشانہ عورتیں کھڑی ہوں اور وہابی ذکر پکڑے عورت اندر ہاتھ رکھ کر رکوع سجدہ کر رہی ہو وہابی مسجدوں میں وہابی کیا لطف اُٹھاتے ہوں گے میرے خیال میں وہابی مسجدوں نے تھیٹروں کو اسی لیے فیل کر رکھا ہے کہ مساجد کو تھیٹر سے احسن طریقے پر استعمال کیا جاتا ہے سلام پھیر کر اپنے تہمت یا پاجامے ہی ڈال کر حل لے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے باہر جانے کی ضرورت ہی نہیں یہ ہے وہابی نماز کا نمونہ ۱۶ میرے خیال میں تھیٹر والوں کو پہلے وہابیوں کی مساجد میں تعلیم حاصل کر لی چاہیئے تاکہ بہترین تجربے سے فائدہ زیادہ اُٹھائیں اور جن لڑکوں اور لڑکیوں کو کافی تنخواہ دے کر بلاتے ہیں اور ان کے فوٹو لیتے ہیں اگر وہابی مساجد سے فوٹو گیری کا مفت فائدہ اُٹھائیں تو بلا خرچ ہی عجیب سینما تیار ہو جائے یہ ہے وہابی فرقے کا نماز میں خشوع کرنا یہ فرقہ اُسْکُنُوْا فِی الصَّلٰوۃِ کا نمونہ خاص ہیں۔

مسلمانوں تمہیں وہابیوں کے خورد و نوش، وضو، نماز کا کچھ صحیح صحیح علم ان کی کتابوں سے ہو گیا اب سنیئے کہ یہ افعال ان سے کیوں سرزد ہوتے ہیں یہ ان کے اختیار میں نہیں ہے ان کی فطرت ہی انسانی طبقہ سے نرالی ہے۔

وہابی نماز کا نمونہ ۷

وہابی امام قوم کے بچے بھی کھلائے اور امامت کا فریضہ بھی ادا کرے

فقہ محمدی کلاں ۱۴۶ } اور اسی طرح جائز ہے کرنا تھوڑے فعل کا نماز میں اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی اور اسی طرح جائز ہے کرنا بہت فعلوں کا نماز میں جبکہ متفرق ہوں اور پے در پے نہ ہوں اور یہی ہے مذہب امام شافعی وغیرہ کا کہ لڑکے اور لڑکی کا نماز میں اُٹھانا درست ہے برابر ہے کہ فرض نماز ہو یا نفل ہو اور برابر ہے کہ امام ہو یا مقتدی یا اکیلا اور اسی طرح جائز ہے نماز میں اُٹھانا ہر جانور پاک کا پرندے اور بکری وغیرہ سے۔

کیوں بئی تم تو کہتے ہو وہابی بڑے نمازی ہوتے ہیں نمازی ہیں یا آیا؟ وہابی تو ایک کام میں دوہرا کاج کرتے ہیں ایک وقت میں خدا کی نماز بھی ادا کر لی اور آیا کی ڈیوٹی بھی بھگت لی۔

اور وہابی مذہب میں عورت مرد کے ساتھ کھڑی بھی ہو سکتی ہیں بچے بھی اُٹھا سکتے ہیں وہابی نماز فاسد بھی نہیں ہوتی ثابت ہوا کہ وہابی مرد عورت اکٹھے کھڑے کھڑے کا دل چاہے کہ بڑے داڑھی والے آدمی جوان عورتوں کا دودھ بھی پی لیں تو وہابی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر دودھ پیتے پیتے نماز میں منی اُتر آئی وہ آلہ تناسل کو ہاتھ میں پکڑ رکھے اور نماز بھی پڑھتا رہے وہابی نماز میں کوئی فرق نہیں آتا تو اس سے یہ مسئلہ بھی ثابت ہوا کہ اگر عورت کو منی اُتر آئے تو وہ اپنا دوپٹہ جلدی سے آگے اندر

کرے تاکہ کہیں منی نہ بہ جائے نماز کے بعد کپڑا نکال لے وہابی کی نماز کیا لطف کی ہوتی ہے جماعت ہو رہی ہے مرد اپنے ذکر پکڑے ہوئے نماز پڑھ رہے ہیں عورت اپنی اندام نہانی میں کپڑا رکھے اوپر ہاتھ رکھا ہوا ہے کہ کہیں منی نہ بہ جائے

فقیر کو یہ بات شاق گزرتی ہے کہ کالج کے لڑکے وہابی مذہب کو کیوں پسند کرتے ہیں ثابت ہوا کہ اس وہابی لکھاری کو وہ پسند کرتے ہوں گے کالج کے لڑکوں کی تعداد وہابی مساجد میں بکثرت ہوتی ہے

نماز میں سکون کا فیصلہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

نماز میں بغیر نماز کی حرکت کرنا یہودی سنت ہے

کنز العمال ۴/۱۱۲ } اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَسْكُنْ اَطْرَافُهُ وَلَا يَتَمَيَّلُ كَمَا يَتَمَيَّلُ الْيَهُوْدُ فَاِنَّ تَسْكِيْنَ الْاَطْرَافِ فِي الصَّلٰوةِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ (عد حل عن ابی بکرۃ

ابو بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روائت کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے کوئی بھی جب نماز کے لئے کھڑا ہو تو چاہیئے کہ وہ اپنے ہاتھ پاؤں بلکہ تمام پہلوؤں کو سکون سے رکھے اور یہودیوں کی طرح اِدھر اُدھر نہ کرتا رہے کیونکہ نماز اپنے ہاتھوں پاؤں کو سکون سے رکھ کر نماز کی تکمیل کرے تو نماز مکمل ہے۔

یعنی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو اِدھر اُدھر کرتے رہنا یہودیوں کی سنت ہے جس نے ایسا کیا اس کی نماز ناقص ہے مکمل نہیں اور وہ

یہودی ہے مسلمان نہیں اب تم سوچو کہ تم کون ہو؟

وہابی نماز کا نمونہ ۸

عرف الجادی ۲۲ | وگریستن مشروع اگرچہ باواز باشد و ح وبسط کف بجواب سلام حمل و وضع اطفال خردسال در سجدہ و قیام در حالت امامت وقتل مار وکژدم عمل کثیر نیست واحادیث وارده دریں اعمال در نماز بصحت رسیدہ۔

رونا گو باواز بلند ہو اوہ ہو اوہ ہو کھانسنا اور سلام کے جواب میں ہاتھ آگے بڑھانا اور چھوٹے بچوں کا سجدے میں رکھ دینا اور اٹھانا حالت امامت میں سانپ اور بچھو کو مار ڈالنا زیادہ عمل نہیں ہے اور نماز میں یہ اعمال کرنا صحیح حدیثوں میں آیا ہے۔

"محمد عمر": کیوں جی وہابیو بناؤ؟ مذہب تو یار تمہارا ہے امام وہابیوں کی امامت بھی کرائے بچوں کے کھلانے کا کام بھی دے امام اور مقتدی دونوں کی نماز بھی وہابی مذہب میں صحیح ہو جائے ان مذکورہ تینوں نمونوں کا فیصلہ اکٹھا ہی عرض کر دیتا ہوں۔

خدائی فیصلہ

۱۸/۱ } وَالَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ایماندار لوگ اپنی نماز میں خشوع دیکسوئی، کرنے والے ہیں۔ آگے اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ مومنین لوگ لغویات یا کام سے اعراض کرنے والے ہیں۔

کیوں جی وہابیو سچ سچ بتانا تمہارے شیخ نجدی کی قسم بچے کو کھلانا مرکے

واسطے لغویات میں داخل ہے یا نہیں اور تمہاری نماز لغویات یعنی بچے کھلانے سے درست ہے تم خود فیصلہ کر لو کہ تمہارا مذہب تمہاری نماز محض لغویات ہے عبادۃ نہیں۔

نابالغ بچے کو امام مقرر کیا جائے تو وہابیہ کے نزدیک جائز ہے

عرف الجادی ۳۷ } وصحیح است امامت طفل نابالغ = اور نابالغ بچے کی امامت صحیح ہے۔

وہابی نماز میں سلام کر سکتا ہے

فتوی ثنائیہ ۱/۳۲۳ } حالت نماز میں سلام کرنا جائز ہے صحابہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہاتھ سے اشارہ کرتے جواب نہ دینے کی پوچھنے پر فرمایا ان فی الصلوٰۃ لشغلا مگر سلام نہ کرنے کو منع نہیں فرمایا اللہ اعلم (اہلحدیث امرتسر ص ۱۳ ۲۵ اگست ۱۹۳۹ء)

وہابی نماز کا نمونہ ۹

فتوی ثنائیہ ۱/۳۳۷ } س: کوئی شخص عورتوں کو عید گاہ میں لے جانے کی کوشش کرے تو اس کی مخالفت کرنی جائز ہے۔ یا نہیں؟

ج: ہرگز مخالفت جائز نہیں۔

"محمد عمر": وہابنیں بن ٹھن کر خوشبو لگا کر عید گاہ میں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرتی ہوئی بازار میں نکلیں تو جائز منع نہ کیا جائے لیکن میلاد شریف میں صرف

ہر دوہی جلوس نکالیں تو گناہ سبحان اللہ ۔

فیصلہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

ابوداؤد شریف ۱/۹ } حدثنا القعنبی عن مالک عن یحیی بن سعید عن عمرۃ بنت عبدالرحمٰن انھا اخبرتہ ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ لَوْ اَدْرَکَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْل قَالَ فَقُلْتُ لعمرۃ اَمُنِعَتْ نساء بنی اسرائیل قَالَتْ نعم ۔

وہابی کا مختصر نقشہ

وہابیوں کو جب نفسانی شہوت غلبہ کرتی ہے تو نماز کا وقت ہو یا نہ فوراً اذان کہنا شروع کر دیتے ہیں ۔ عموماً بے وقتی کو زیادہ مقدم سمجھتے ہیں ۔ مثلاً صبح سخت اندھیرے میں ظہر دوپہر کے وقت عشا کو بھی سخت اندھیرے میں پسند کرتے ہیں ۔ جلدی میں بلا وضو اور جنبی اذان دوہری پڑھتے ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھ جائیں کہ ایک اذان وہابیوں کے لئے اور دوسری وہابیات کے لئے دونو بھوک فوراً پہنچ جاتے ہیں وہابی کنوئیں کتے بلے وغیرہ گرنے سے خوب مطہر نہار ہوتے ہیں اس معرق پانی سے وضو بناتے ہیں وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ حکم خداوندی کے بجائے جلدی میں پگڑی پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے پاؤں

دھونے سے چونکہ وقت زیادہ ضائع ہونا تھا جرابوں پر ہی مسح کر لیا جاتا ہے اور وہابی لباس و بدن بھی منی سے بربرنہ ہوتا ہے بغیر سنتیں پڑھے جماعت کھڑی ہو جاتی ہے عورتیں اور مرد خوب چوڑی چوڑی ٹانگیں ٹخنے سے ٹخنے ملا کر کھڑے ہو جاتے ہیں جو قوت شہوانی کی وضاحت کرتی ہے سینہ تان کر ان کا کھڑا ہونا قُوْمُوْا لِلّٰہِ قَانِتِیْنَ کا عکس نقیض نتیجہ نکلتا ہے۔ وہابیوں کی تو نماز عبادۃ ہی نہیں کیونکہ عبادۃ کا لفظی مطلب ہے غایۃ تذلل یعنی دربار خداوندی میں نہایت عجز اب مسلمانو تم ان کی ہیئت قیامیہ کو ملاحظہ فرماؤ کہ واقعی وہ صورہ عجز و انکسار ہے یا متکبرانہ اور فاخرانہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ان کو دربار خداوندی سے جواب ملتا ہے ثابت ہوا کہ وہابیوں کی ہیئت قیامیہ یہ عبادۃ پر دال نہیں ہے بلکہ بازیگری کا عجب کھیل و تماشہ ہے فقیر تو کہا کرتا ہے کہ شادیوں میں بجائے کھیل تماشہ کے وہابیوں کو نماز پڑھا دی کافی ہے۔ مساجد کو تو ان لوگوں نے ایک مظنہ شہوت اور چڑیا گھر بنا رکھا ہے۔ وہابی عورت کی اقتدا میں نماز بھی پڑھ لیتا ہے امام بنے تو بچوں کو کھلونے کا کام بھی دیتا ہے اور جماعت وہابیہ میں فرق بھی نہیں آنے دیتا اگر نماز کے دوران ذکر میں منی آجائے تو نماز کے ارکان بھی پورے کرتا رہتا ہے اور ہاتھ میں ذکر بھی پکڑے رکھتا ہے بعد از فراغت نماز اپنے کپڑوں سے منی مل لیتا ہے کیونکہ وہابی مذہب میں منی پاک ہے۔ وہابیات اپنی فروج کو نماز میں ہاتھوں سے دبا رکھتی ہیں تاکہ منی نہ بہ جائے۔ وہابی فرقہ نے تو نماز میں بازی گر کا کمال حاصل کر لیا ہے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا۔

غیر مقلدین وہابیوں کی نسل دنیائے

اسلام

سے خارج ہے

وہابیت کا طلوع دنیا میں کیسے ہوتا ہے؟

وہابیوں کی پہلی نسل

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح جائز ہے

(۱) عرف الجادی مصنفہ نور الحسن بن نواب صدیق حسن خان بھوپالی ۱۰۹

ونیست وجہ از برائے منع نکاح با دختریکہ ایں کس با مادرش زنا کردہ زیرا کہ تحریم محارم محرمات لبشرع است وشرع بتحریم بنت شرعی آمدہ وایں دختر بنت شرعی نیست تا داخل باشد زیر قولہ تعالےٰ وبناتکم ونتوان گفت کہ اسم بنت لاحق مخلوقہ بمار اوست زیرا کہ ایں طوق اگر لبشرع است پس باطل است و اگر مراد آنست کہ غیر شرعی است پس مضر ما نیست چہ اگرچہ مخلوق از آب اوست لیکن ایں آب نہ آبے است کہ بدان طوق نسب ثابت شدہ بلکہ آبے است کہ صاحب او را جز حجر حاصل دیگر نیست

مرد کو جو لکھا تو جو بیٹی اس کی ماں سے زنا کرنے سے پیدا ہوئی اس بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کی ممانعت کی کوئی وجہ نہیں ہے اس لئے کہ محرمات کا ذی محرم کے لئے حرام ہونا شرعی ہے شرعی بیٹی کی حرمت آئی ہے اور یہ شرعی بیٹی نہیں ہے تاکہ حکم الٰہی وَبَنَاتُکُمْ کے ماتحت آئے اور یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ بیٹی کا نام اس کے مخلوقہ پانی سے لاحق ہے اگر اس کو شرعی سے تشریح کی جائے تو غلط ہے اور اگر اس کو غیر شرعی کہا جائے تو ہمارے خلاف نہیں ہے اگرچہ وہ لڑکی اسی کے نطفے سے پیدا ہوئی ہے لیکن یہ نطفہ نطفہ نہیں ہے کہ اس طرق سے نسب ثابت ہوئی ہو بلکہ وہ ایسا نطفہ ہے کہ سوائے پتھر کے

کچھ حاصل نہیں ہوا ۔

"محمد عمر" : وہابی صاحب! بھلا یہ بتاؤ کہ زانی کو سوائے پتھر کے یعنی رجم کے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوا لیکن جو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہوئی ہے وہ حرامزدی ہوگی یا حلالی اگر وہ حلالی ہے تو وہابیہ اور اگر حرامزدی ہے تو غیر کے نطفے ہونے کی وجہ سے ہے جب حرامزدی کہلائے گی تو لڑکی کو خطاب حرامزادی کا ملا غیریت کے نطفے کا اثر باقی رہا یا نہ ؟ یا یہ کہدو کہ جب تک نطفہ نطفہ رہا زانی کا رہا جب پیدائش سے لڑکی تیار ہوگئی تو حقیقت بدلنے سے حرامی کا اثر بھی جاتا رہا اب حلال زادی بن گئی پھر بھی وہابیہ کیونکہ حنفی مذہب میں تو حرامزادے کی سات پشتوں تک برتاؤ جائز نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ حرامزادی لڑکی کی نسب ظاہرا صاحب نطفے کی طرف نہیں تاکہ والدین کی بے عزتی کا باعث نہ بنے حقیقتہً وہ اسی زانی کا نطفہ ہے اور لڑکی بھی اسی زانی کی ہے جیسا کہ کوئی شخص کسی غیر کی زمین میں بیج بو دے جیسا کہ شاہ ایران یا ملکہ برطانیہ یا سعود نجدی ہمارے گورنر یہ وس میں آم کا پودا لگائے ملکیت ہماری حکومت کی ہوگی لیکن پودے کی نسب ہمیشہ لگانے والے کی طرف ہی کی جائیگی پودے کی ملکیت صاحب زمین کی ہی ہوگی اور اس کو فخریہ دوسرے لگانے والے کی طرف منسوب کیا جاوے گا ایسے ہی عورت جس میں نطفہ زانی کا ہے لڑکی ناکح کی کہلائے گی کیونکہ اس کے ساتھ اس کا نکاح صرف شرفا ناکح کی طرف منسوب ہوگی حقیقتہً لڑکی زانی ہی کی ہے ۔

"وہابی" لڑکی تو شریعت کے لحاظ سے ہوتی ہے نہ کہ نطفے سے جب نکاح شرعی نہیں ہوا تو مزنیہ اس کی بیوی نہیں تو اس کے نطفے کا اعتبار کیسے ہوگا گو لڑکی اسی

کے نطفے کی ہے چونکہ تعلق شرعی نہیں لہٰذا اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح شرعی جائز ہوگا۔
"محمد عمر": وہابی صاحب ہیرا پھیری کر کے اپنی لڑکی کا لطف نہیں چھوڑ سکتا ماں
وہابن سے زنا کا لطف اٹھایا اور حرام کا لطف زیادہ لطیف معلوم ہوتا ہوگا اس لئے
اپنے لطف پر اپنی نسل کو قربان کرتا ہے ساری نسل ہی حرامزادی بنا دیتا ہے اچھا بئی
یہ تو بتاؤ کہ ایک خاندان سکھ، عیسائی یا ہندو وغیرہم اسلام قبول کرتا ہے اب بتاؤ اس
سابقہ کافر نو مسلم کی لڑکی جوان ہے لیکن شرعی نکاح پیدا شدہ نہیں کیا بعد از قبول
اسلام تم اس باپ بیٹی کا نکاح کر دو گے ؟ ہرگز نہیں! ثابت ہوا کہ نطفے کا اعتبار
ہے جس آدمی کا نطفہ ہے اس سے لڑکی پیدا ہوگی تو مذہب اسلام میں اس کے نطفے
کی لڑکی سے نکاح حرام ہوگا اور جو اس سے پیدا ہوگا وہ حرامزادہ ہی کہلائیگا ہاں !
جس آدمی نے اپنی لڑکی سے نکاح کیا وہ وہابی ہے لڑکی بھی وہابن ہی ہوگی وہابی باپ
نے اپنی وہابن لڑکی سے نکاح کر لیا تو نکاح خان اور گواہاں بھی وہابی ہی ہوں گے اور
جو باپ بیٹی سے اولاد پیدا ہوگی وہ بھی وہابی سبحان اللہ دنیا میں وہابیوں کی کیا نسل پلید ہے
جس سے مسلمانوں کو رشتہ داری حرام ہے۔

آدمی کا نطفہ عورت کے رحم میں پڑا جب عورت نے جنا تو لڑکی پیدا ہوئی جس آدمی کے
نطفے سے اپنی لڑکی جوان ہوئی تو اس کے ساتھ نطفے والے کا وہابی نے نکاح پڑھ دیا لوگ
اس کو بیٹی کا خاوند کہیں گے وہابیہ یا وہابی پیدا ہوگا بھلا اس کو کیا کہا جاوے گا۔ یہ
ہے وہابی کی پہلی نسل۔

چیلنج

یکصد روپیہ انعام اس وہابی کو دیا جائے گا۔

جو قرآن، حدیث، صحابہ کرام، تابعین اور تابعین سے ثابت کرکے ایک جزئیہ دکھا دے کہ کسی نے اپنی مزنیہ کی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کیا ہو ورنہ سارے مسلمان وہابیوں کو کیوں جہنم کی آگ میں لے جا رہے ہو۔ غیر مقلدین وہابیوں کے مقتدیوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے مذہب کے مولویوں پر زور دیں کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوے کرتے ہو اور حدیث شریف میں جو مسئلہ مذکور نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہو اب ہمیں یہ جزئیہ دکھاؤ کہ جس شخص نے کسی عورت سے زنا کیا ہو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو تو جوان ہونے پر اس کی ماں کا زانی اس کے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے اور اس کی اولاد بھی کورے وہابی حلالی پیدا ہوئے یا حرامی؟ اگر یہ جزئیہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ دکھا سکیں تو اپنے مولویوں کو مجبور کرو کہ یا تو اس مسئلہ سے توبہ کرو یا ہم وہابیت سے تائب ہوتے ہیں کیونکہ ہمارے اس مسئلہ کی بنا پر لوگ ہمیں دھی داخصم، طعن دیتے ہیں ہم دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں۔ کہلاتے ہیں اہلحدیث اور نسل ایسی پلید پیدا ہو یہ بڑی شرم کی بات ہے۔ دوسروں پر فوراً بدعت اور شرک کا فتویٰ کہ یہ مسئلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لہٰذا بدعت ہے شرک ہے اور خود دنیائے حدیث سے کوسوں دور نکل جائیں پھر بھی اہلحدیث کہلائیں تو یہ کوئی عقلمند تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

قرآنی فیصلہ ۲

النساء ۴/۲۳ { وَبَنَاتُكُمْ قرآنی فیصلہ ہے کہ تمہاری بیٹیاں تم پر حرام ہیں کفر کی حالت میں بیٹی پیدا ہو یا اسلامی حالت میں جماع سے یا زنا سے ہر

صورت اپنے نطفے کی لڑکی سے بفرمان خداوندی نکاح کرنا حرام ہے۔ نکاح خواں گواہاں کا نکاح بھی باطل ہوگیا اور ان دونو سے اولاد حرامی ہوگی۔

(۲) فتوی نذیریہ ۲/۱۷۶ } "سوال" کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے باغوائے نفس امارہ ایک عورت سے زنا کیا بعد اس کے مزنیہ کی لڑکی سے نکاح کیا اور بعد نکاح کے بھی دونو سے وطی کی تو نکاح درست ہوا یا نہیں بر تقدیر عدم جواز صورۃ نباہ کی ہے یا نہیں بینوا وتوجروا۔ الجواب نکاح مذکورہ درست ہوا اس لئے کہ یہ عورت ان عورتوں میں سے نہیں جن سے نکاح حرام ہے۔

(۳) نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِامْرَءَةٍ تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا وَبِنْتُهَا = اور اگر کسی شخص نے زنا کیا کسی عورت سے اس مرد کے لئے اس مزنیہ کی ماں اور بیٹی جائز ہے۔

پہلے زمانے میں مشہور تھا کہ گھوڑی مر جائے تو اس کی بچی پر زین ڈال لیا جائے تو جائز ہے یا نہیں یہ کسی وہابی کا ہی مسئلہ ہے سنی یہ کام نہیں کرسکتا۔

ایک وہابی نے ایک عورت سے زنا کیا اس سے لڑکی پیدا ہوگئی مزنیہ نے لڑکی کی پرورش کرکے جوان ہونے پر اپنے زانی کو دے دی کہ تم اپنی لڑکی لے جاؤ اس کو کوئی لیتا۔ یار کھتا نہیں تو اس کے زانی نے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر لیا حنفی یا عام مسلمان تو اس سے نکاح کر نہیں سکتا وہابی ہی پڑھیگا گواہان بھی وہابی ہی ہوں گے تو شرعاً نکاح خواں گواہان وغیرہم کے نکاح فاسد ہوگئے اب باپ اور بیٹی کے اکٹھے ہونے سے جو اولاد پیدا ہوگی یقیناً وہ وہابی ہیں۔

قرآنی فیصلہ ۳

پشت کے نطفے کا اعتبار قرآن کریم سے

الاعراف ۹/۲۲ } وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا ۔

یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب آپ کے پروردگار نے حضرت آدم علیہ السلام کی پشتوں کی اولاد سے ان کی نسل نکالی اور انہی پر ان کو گواہ بنایا کہ کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں سب نے عرض کیا ہاں ہم نے گواہی دی ۔

اس آیت خداوندی میں اللہ تعالےٰ نے من بنی آدم من ظھورھم ذریتھم جو آدم علیہ السلام کی پشتوں سے اولاد تھی ان کا ذکر فرمایا یعنی مردوں کی پشتوں سے جو نطفے منتقل ہوتے ہیں ان کا اعتبار کیا من ظھورھم ذریتھم نے تمہارے وہابی مذہب کا قلع قمع کر دیا یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی مرد کی پشت میں جو نطفہ منتقل ہو کر عورت کی رحم میں اترتا ہے اسی کا اعتبار ہے ۔

قرآنی فیصلہ ۴

دوسری دلیل قرآنی ۔

النساء ۴/۴ } وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ اور تمہارے صلبی

بیٹوں کی بیویاں تم پر حرام ہیں۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی اللہ تعالےٰ نے صلبی بیٹے کی جورو کو حرام کیا یعنی صلب کا لحاظ کیا۔

مسئلہ (۱)

تیسری قرانی دلیل

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے زنا کیا اس سے اس کے نطفے کا لڑکا پیدا ہوا اس لڑکے کی آگے شادی ہو گئی اب اس حرامی لڑکے نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں تو قرآن کریم کے لحاظ سے وہ مطلقہ عورت اس کے طلاق کے باپ زانی پر حرام ہے وہ نکاح نہیں کرسکتا کیونکہ حکم خداوندی وَحَلَائِلُ اَبْنَائِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ کے قانون خداوندی کی زد میں ہے لیکن تمہارے مصنوعہ وہابی قانون کے مطابق حلال ہے تو از روئے قرآن کریم تمہارا فرقہ وہابیہ مکذب قرآن ثابت ہوا اور قرآن کی قرآنی تفسیر سے ثابت ہو گیا کہ زانی کے نطفے کا اعتبار ضرور ہے تو زانی کے نطفے سے جو لڑکی پیدا ہوئی ہے اس کا باپ وہی ہے جس کا وہ نطفہ ہے لیکن اس کی نسبت مجازاً اس کی والدہ کے خاوند حقیقی کی طرف ہو گی اور سات پشتوں تک حلالی اس کو اپنے نکاح میں نہیں لا سکتا اب اگر اس لڑکی کو جس کا وہ نطفہ ہے۔ اس مرد نے اس لڑکی سے نکاح کر لیا تو از روئے قرآن کریم باپ نے بیٹی سے نکاح کیا کیونکہ اسی کے نطفے کی لڑکی ہے۔

مسئلہ (۲)

چوتھی قرانی دلیل

بتاؤ وہابیہ کسی عورت نے کسی لڑکی کو دودھ پلایا اب اس مرضعہ یعنی دودھ پلانے والی کا خاوند اس کی عورت کے دودھ پینے والی کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ ہرگز نہیں کیونکہ وہ اس کا رضاعی باپ ہے اگر رضاعی باپ بیٹی سے جس نے صرف اس کی

بیوی کا دودھ پیا ہے نکاح نہیں کرسکتا تو مرد اپنی مزنیہ اپنے نطفے کی لڑکی سے کیسے نکاح کرسکتا ہے۔

تو قرآنی دلائل سے ثابت ہوا کہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کرسکتا حرام ہے اس کی اولاد حرامی

قرآنی فیصلہ ۵

السجدہ ۲۱/۱ } ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۝
پھر ہم نے اس کی نسل کو گندے پانی ملے ہوئے سے پیدا کیا۔

اس آیۃ کریمہ میں بھی رب العزۃ نے نطفے سے نسل کو فرمایا ثابت ہوا کہ اس آیۃ قرانیہ کے روسے بھی نطفے سے نسل کا اعتبار کیا گیا۔

کیوں جی وہابیو تم کہتے ہو کہ نسل قطرے والے کی نہیں اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ نسل میں قطرے کا اعتبار ہے اب تم سوچ کر تم قرآن کریم کے قائل ہو یا منکر

وہابیوں کی دوسری نسل

وہابی باپ بیٹے کی مشترک عورت

(۱) نزل الابرار ۲/۲۸ مصنفہ وحید الزمان حیدر آبادی } وَلَوْ جَامَعَ اَحَدٌ زَوْجَةَ اَبِيْهِ سَوَاءٌ كَانَ بَالِغًا اَوْ غَيْرَ بَالِغٍ صَغِيْرًا اَوْ مُرَاهِقًا لَمْ تَحْرُمْ عَلٰى اَبِيْهِ لِمَا قَدَّمْنَا اَنَّ حُرْمَةَ الْمُصَاهَرَةِ لَا تَثْبُتُ بِالزِّنَا ۔

اور اگر کسی شخص نے اپنے باپ کی بیوی سے جماع کیا بالغ ہو یا نابالغ چھوٹا ہو یا ہیجڑا اس کے باپ پہ وہ عورت حرام نہ ہو گی جیساکہ حرمۃ مصاہرہ میں ہم بیان کر چکے ہیں زنا سے حرمت ثابت نہیں ہوتی اور اس سے جو لڑکی یا لڑکا پیدا ہو گا وہابی یا دہابیہ۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴/۴ } حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ ۔
تمہاری مائیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔

النساء ۴/۳ } وَلَا تَنْكِحُوا مَا نَكَحَ آبَاؤُكُمْ
جس کے ساتھ تمہارے باپ دادے نے نکاح کیا ہے تم نکاح نہ کرنا

وہابیوں کے مذہب میں باپ بیٹے کی مشترکہ عورت ہو سکتی ہے

(ب) نزل الابرار ۲/۲۱ } فَلَوْ زَنَا بِامْرَأَةٍ تَحِلُّ لَهُ أُمُّهَا وَبِنْتُهَا وَكَذَا لِكَ لَوْ زَنَا ابْنُهُ بِامْرَأَةٍ تَحِلُّ لِأَبِيهِ وَكَذَالِكَ لَوْ زَنَا أَبُوهُ بِامْرَأَةٍ فَتَحِلُّ لِابْنِهِ خِلَافًا لِلْجُمْهُورِ

اگر کسی نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس زانی کے لئے حلال ہے اور اسی طرح اگر کسی کے بیٹے نے ایک عورت کے ساتھ زنا کیا تو وہی عورت باپ کے لئے بھی حلال ہے اور اسی طرح اگر اس کے باپ نے کسی عورت سے زنا کیا تو وہی عورت بیٹے کے لئے بھی حلال

ہے یہ مسلک جمہور محدثین کے خلاف ہے۔

قرآنی فیصلہ

وامھات نساء کم۔ تمہاری عورتوں کی مائیں تمہارے لیے حرام ہیں۔

وہابی کی تیسری (۳) نسل

وہابی اگر ماں یا بہن سے زنا کرے تو لطف کے بدلے مہر مثل دے

نزل الابرار ۲/۳۱ } وَلَوْ دَخَلَ بِالْمُحَرَّمَۃِ فَلَهَا مَهْرُ الْمِثْلِ۔
اگر کسی شخص نے محرمات (یعنی ماں بہن بیٹی) سے زنا کیا تو اس کو حق مہر بھی دینا پڑے گا۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم غیر مقلد وہابی کو اپنی ماں بہن کے دخول کرنے سے لطف آتا ہے پھر ماں بہن سے لطف اٹھانے سے مہر مثل کی رقم بھی ادا کرے تاکہ ماں بہن سے جو اس کے نطفے کا بچہ پیدا ہوگا وہ صحیح وہابی بن جائے کیونکہ مہر مثل دیا ہوا ہے کیوں جی یہ ہے نسل وہابین جس میں اور کسی مذہب کا حصہ نہیں آریہ سناتن دھرمی" سکھ عیسائی اور کمیونسٹ وغیرہ بھی اس سے مبرا ہیں ماں اپنے سگے بیٹے یا بہن اپنے سگے بھائی سے زنا کرے تو صرف زانی بیٹے اور بھائی کو حق مہر جو باپ یا بہنوئی نے دیا ہے ادا کرے اور وہابی نسل مضبوط ہو جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ یہ حرامی ہے بلکہ وہ پکا وہابی ہے۔

وہابی کی چوتھی نسل

سسر نے اگر بہو سے جماع کیا تو بیٹے پر حرام نہیں

نزل الابرار $\frac{2}{28}$ } وَكَذَالِكَ لَوْ جَامَعَ زَوْجَةَ اِبْنِهٖ لَا تُحَرَّمُ عَلٰی اِبْنِهٖ اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنے بیٹے کی بیوی سے جماع کیا اس کے بیٹے پر عورت حرام نہیں ہو گی۔

(۱) کوئی آدمی اگر اپنی بہو سے زنا کرے تو وہابی کہتا ہے اس نے جماع کیا۔

(۲) جب بہو سے سسر نے زنا کیا تو وہابی مذہب میں لڑکے پر وہ عورت حرام نہیں ہوئی بلکہ بلاشک بیٹا بھی اس کو استعمال کرتا رہے۔

(نوٹ) وہابی صاحب بھلا یہ تو بتاؤ کہ جب سسر نے اپنی بہو سے زنا کیا تو اس سے کون پیدا ہو گا؟ وہابی یا وہابن کیونکہ اور کسی مذہب میں تو وہ داخل ہو سکتا ہی نہیں یا نہ کسی مذہب میں اس کا جواز ہے تمہارے وہابیوں کے سرغنہ سید نذیر حسین صاحب دھلوی کا فتویٰ سنا دیتا ہوں۔

فتوی نذیریہ $\frac{2}{\frac{150}{46}}$ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنے لڑکے کی بیوی سے جبراً زنا کیا آیا وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح میں رہی یا نہیں اور وہ عورت خاوند سے کس قدر مہر لینے کی مستحق ہو گی۔ بینوا وتوجروا۔

الجواب حنابلہ اور حنفیہ و مالکیہ کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے نکل گئی اور اس کو مہر مثل دینا پڑے گا اور مہر مثل کے معنی یہ ہیں کہ اس عورت کی ہمجنس

عورتوں میں جس قدر رکم سے کم مہر کا رواج ہو دلوایا جائے لیکن شافعیہ اور اہلحدیث کے نزدیک وہ عورت اپنے خاوند کے نکاح سے باہر نہیں ہوئی صرف زنا کرنے والے پر گناہ ہوا اور اس عورت کو گناہ کچھ نہیں۔ اس لئے کہ وہ مجبور تھی اور حرام کرنے سے حلال چیز حرام نہیں ہوتی۔

فتوی ستاریہ $\frac{1}{117}$ فتوی ستاریہ $\frac{2}{118}$ } سوال (۱۹۹) زید نے اپنے لڑکے حقیقی کی منکوحہ سے زنا کیا اب اس کے لڑکے کا نکاح قرآن وحدیث کی رو سے ہے یا نہیں دیگر زید سے سلام کلام اور اس کے گھر کا کھانا پینا جائز ہے یا نہیں زید نے اپنے گناہ سے توبہ کر لی ہے اور نمازی پکا ہے شیطان کے پھندے میں آگیا اور گناہ ہو گیا۔ (سائل مولوی عبدالرحمٰن خان ضلع حصار)

جواب (۱۹۹) زید اور اس کے لڑکے کی منکوحہ پر حد شرعی رجم ہے زید کے زنا کرنے کی وجہ سے اس کے لڑکے پر اس کی منکوحہ حرام نہیں ہوئی نکاح قائم ہے۔

قرآنی فیصلہ

النساء $\frac{4}{4}$ } وَحَلَائِلُ اَبْنَاءِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ جو تمہاری پشتوں سے بیٹے ہوئے ان کی بیویاں تم پر حرام ہیں۔

وہابیو! اب تم بتاؤ کہ ایسی وہابن جس سے سسر نے زنا کیا اب اس سے جو وہابی پیدا ہو گا۔ بتاؤ اس بیوی مزنیہ وہابیہ کے پیٹ سے وہ اس کے خاوند کا بھائی بھی ہوا کیونکہ اس کے باپ کا نطفہ ہے اور بیٹا بھی کیونکہ تمہارے نزدیک اس کا نکاح باقی ہے تو اس کو دوہرا فائدہ ہوا بھائی اور بیٹا تو دو کا وارث بنا کیونکہ بھائی

بھی اور بیٹ بھی تو ایک ہی رحم سے دو ہرا رشتہ ثابت ہو گیا۔

وھابیو یا تم تو حیوانات کی جنس بن گئے جیسا کہ ان میں ایک مونث پہ باپ بیٹا دونوں یکساں ہیں ایسے ہی تمہارے مذہب میں بھی یکساں ہیں۔

وہابی کی پانچویں نسل

وہابی کے نزدیک ساس سے جماع

نزل الابرار $\frac{2}{28}$ } وَكَذٰلِكَ لَوْ جَامَعَ اُمَّ امْرَءَتِهٖ لَا تُحَرَّمُ عَلَيْهِ اِمْرَءَتُهٗ۔

اور اسی طرح اگر کسی شخص نے اپنی ساس سے جماع کیا اس پر اس کی عورت حرام نہیں ہوتی۔

(۱) وہابی کے اس مسئلہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ وہابیوں میں ساس سے جماع ہوتا ہے زنا نہیں۔

(۲) وہابیوں کے نزدیک ساس سے جماع کرنے والے پر عورت حرام نہیں ہوتی بلاشک دونو کو استعمال کرتا رہے جو اس سے پیدا ہوگا وہ وہابی یا وہابیہ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ کرنا کیسا ہے؟

قرآنی فیصلہ

النساء $\frac{4}{4}$ } وامھات نساءِ کُمْ اے مسلمانو تمہارے لئے تمہاری عورتوں کی ماؤں سے نکاح کرنا حرام ہے۔

اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جس سے نکاح کرنا حرام ہے اس سے صحبت کرنا ہر حالت میں حرام ہے۔

وہابی کی چھٹی نسل

وہابیوں کے مذہب میں اپنی سگی نانی اور دادی سے نکاح جائز ہے

کتاب التوحید والسنۃ مؤلفہ مولوی عبد الاحد خانپوری دہلی ۳، ۲ } (مولوی ثناء اللہ امرتسری نے) دادی اور نانی کے ساتھ نکاح کرنے کو مباح اور جائز کر دیا سوتیلے بھانجہ کی پوتی سے نکاح جائز کر دیا اپنی اخبار (اہلحدیث) مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۳۰ھ میں سگی نانی اور دادی کو وہابی نواسا اور پوتا نکاح کر کے اپنے گھر علی الاعلان آباد کر سکتا ہے اور اس سے جو اولاد ہو وہ اصل غیر مقلد وہابی ہوگا کیونکہ اور کسی مذہب میں اس کی گنجائش ہی نہیں۔

وہ واہ وہابیوں کی عجیب نسل ہے۔

کیوں بھئی مسلمانوں ہم اہلسنت وجماعت سچ کہتے ہیں کہ غیر مقلد وہابی سے رشتہ ناطہ حرام ہے اب تو تمہیں تسلی ہو گئی یا دنیائے وہابیت کو کہو جواب دیں کہ یہ ہمارا اور ہمارے اکابرین کا مسلک نہیں ہے۔

النساء ۴ } حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهٰتُكُمْ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں۔

لفظ ام والدہ پر بھی بولا جاتا ہے والدہ کی والدہ اوپر تک سب پر لفظ ام استعمال ہوتا ہے ایسے ہی ام والدہ پر دادی پر اوپر تک لفظ استعمال ہوتا ہے۔

مفردات راغب ۲۱ } الام باذاء الاب وھی الوالاۃ القریبۃ التی ولدتہ والبعیدۃ التی ولدت من ولدتہ

ماں باپ کے مقابلے میں اور وہ والدہ قریبہ ہے جس نے اسے جنا اور بعیدہ بھی جسے اس کی والدہ کو جنا۔

ثابت ہوا کہ ام ماں اور باپ دونو جانب سے تمام ماؤں پر بولا جاتا ہے جس نے نانی اور دادی کے ساتھ نکاح جائز کر دیا تو ماں کے ساتھ اس نے نکاح حلال کر دیا پہلے سنا کرتے تھے کہ فلاں نانی دا خصم دادی دا خصم لیکن جب سے وہابیوں کی کتابیں پڑھیں اور تعلقات بنے تو پتہ چلا کہ واقعی نانی اور دادی کے خصم بھی دنیا میں پائے جاتے ہیں۔ اور وہ صرف ایک وہابی فرقہ ہے ورنہ ان کے علاوہ بھنگی اور سانسی بھی ایسا فعل نہیں کر سکتے۔

وہابی کی ساتویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے مذہب میں کنجری بازی جائز ہے

نزل الابرار مصنفہ وحید الزمان ۲/۳ } وَكَذَالِكَ بعض اصحابنا فی نکاح المتعۃ فجوزوھا لانہٗ کان ثابتا جائزا فی الشریعۃ کما ذکرہٗ فی کتابہ فَمَا استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن

قراءۃ ابی بن کعب وابن مسعود فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى یدل صراحۃ علی اباحۃ المتعۃ فالاباحۃ قطعیۃ لکونہ قد وقع الاجماع علیہ التحریم ظنی۔

اور اسی طرح ہمارے بعض اصحاب کے نزدیک نکاح متعہ جائز ہے اس لئے کہ متعہ پہلے شریعت میں جائز و ثابت ہے رجیسا کہ اللہ کی کتاب سے ثابت ہے فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ قراءۃ ابی بن کعب اور عبد اللہ بن مسعودؓ کی فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى تک دلالت کرتی ہے متعہ کے مباح ہونے پر تو اباحت قطعی ہے اور کیونکہ اس پر وہابیوں کا اجماع وہابیوں میں یقینی ہے اور حرمت ظنی ہے ۔

(نوٹ) مسلمانو اب تم فیصلہ کر لو کہ پیسے دے کر کچھ وقت کے لئے عورت سے صحبت کی پھر اس کے بعد وہ دوسرے کے پاس گئی جتنوں کے پاس بعد میں وہ گئی جتنے بچے پیدا ہوں گے وہ وہابی یا وہابیہ ۔ اب تم سوچو کہ وہابی سے رشتہ ناطہ میل جول جائز ہے یا نہیں ؟

(نوٹ ۲) کیوں بئی وہابیو! تمہارے حافظ جی تو کہا کرتے ہیں کہ کنجریاں سب گیارھویں پکاتی ہیں اور تمہارے اکثر ملاں بھی سٹیجوں پر للکار للکار کر کہتے ہیں اور اُس وقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے کنجروں کے دلال اعلان کر رہے ہیں حالانکہ کوئی کنجری میرے خیال میں کبھی نمازیں پڑھ لیتی ہوگی کوئی روزہ بھی شاید رکھ ہی لیتی ہوگی لیکن قربانی کے بڑے بڑے دنبے تو کنجر بازاروں میں سجا بنا کر لئے پھرتے ہیں کیا قربانی کو حرام کر دو گے نماز روزہ بند کر دو گے؟ نہیں ان کی نیکی میں فرق نہیں آئے گا گو ان کے اعمال عاملین بد ترین ہی کیوں نہ ہوں ایسے ہی کنجریاں اگر گیارھویں کا کھانا پکائیں تو نفس گیارھویں حرام نہیں ہو سکتی کیونکہ وہ کار خیر ہے البتہ فاعل کے فعل بد کرداری کی وجہ سے گیارھویں کے مسئلہ پہ کوئی حرامت لازم نہیں آتی کنجری

کی کمائی کا کھانا حرام ہے خواہ گیارھویں کا ہو یا خدا واسطے کیوں نہ ہو۔
اب تمہارے علماء نے تو کنجری بازی کا فتویٰ ہی تحریراً ثبت فرما دیا تو تمہارے مذہب میں کنجر بازی جائز ثابت ہے تو یہ پیشہ وہابی مذہب کو مبارک ہو پھر کنجریاں تو میرے خیال سے فرج میں عطر کا پھنبہ نہ رکھتی ہوں گی لیکن وہابی ملاؤں نے تو گاہکی بڑھانے کے لئے اپنی وہابنوں کو حیض سے فراغت کے بعد عطر کا پھنبہ رکھنے کا اعلان بھی کر دیا جو انشاء اللہ العزیز اس کا ذکر آئیگا۔
اس حوالہ وہابیہ سے ثابت ہوا کہ یہ مذکورہ فرقہ تو سارے کا سارا ہی فرقہ وہابیت میں پکا ثابت ہوا سبحان اللہ کیا مستونہ مذہب ہے؟

وہابی فرقہ فرج پرست ہے

فقہ محمدیہ حصہ اوّل ۳۲ } حائض حیض سے پاک ہو کر جب غسل کرے تب دھجی یا روئی کے ساتھ خوشبو لگا کر شرمگاہ کے اندر رکھ لے۔

مسلمانو! وہابیہ عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرکے اور خوشبودار روئی یا کپڑے کا ٹکڑا اپنی شرمگاہ میں رکھے تو یہ سب گاہکی کی زیادتی کے علامات سے نہیں ہے؟ ادھر تم نے کنجری بازی کو جائز کہ دیا ہے ادھر سودا عام کرنے کے لئے فرج میں خوشبودار پھنبے رکھنے کا حکم صادر فرما دیا اب فیصلہ تم پر ہے کہ وہابی مذہب فرج پرست ثابت ہوا یا نہ؟ اور کیا یہ سنت مہاراجوں مہاجنوں کی نہیں ہے؟ مہاجن بھائی فرج پرستی تو کرتے ہیں جیسا کہ ان کے بتوں سے عیاں ہے شاید ان کے مذہب میں بھی فرج میں خوشبو کا پھنبہ رکھنا نہ ہوگا ہم احناف اگر کسی بزرگ کی قبر پر خوشبودار کپڑا بچھا دیں تو تم فوراً ہم پر قبر پرستی کا فتویٰ جڑ دیتے ہو لیکن تم تو یار فرج پرستی میں ہندوؤں

سے بھی تجاوز کر جاؤ تو مضائقہ نہیں اسی لئے تم جس کھانے پر قرآن مجید پڑھا جائے نہیں کھا سکتے۔ انبیاء علیہم السلام کی طرف سے مسنون طریقہ پر صدقہ کیا جائے یا اولیاء اللہ کی طرف سے نیاز تقسیم کی جائے تو وہ تمہارے اندر نہیں جا سکتا تمہارے لئے حرام اور باقی مسلمانوں کے حلال پاک تمہارے لئے ہندو کے گھر کی پکی ہوئی چیز مبارک حلال طیب مومن کے لئے حرام رجس اور خبیث ہوتی ہے۔ یہ تمہاری فرج پرستی اور ہندو پرستی کا نتیجہ ہے۔

او اہلحدیث بھائیو! آؤ اس فرج پرست مذہب کو ترک کر کے اولیاء اللہ سے اپنا رابطہ قائم کرو اور ان نفس پرست خواہشات کو ترک کر کے خدائی عبادت میں ترقی کرنے کے لئے سنی مذہب میں شامل ہو جاؤ۔

"مسلمان" مولوی صاحب وہابیوں میں اتنی زیادہ شہوت پرستی کیوں ہے؟

"محمد عمر" ان کے اکثر اقوال و اعمال ہی کا دار و مدار ہی نفسانی شہوۃ پر ہے۔ مثلاً زیر ناف بال ان کی عورتیں استرے سے مونڈتی ہیں یہ وہابی مذہب کا فتوی ہے سنیئے۔

وہابن کو زیر ناف بال استرے سے مونڈنے کا حکم

فتوی ستاریہ ۳/۷۰ } سوال (۴۰۲) کیا عورتیں زیر ناف کے بال استرے سے لے سکتی ہے میں نے سنا ہے کہ جو عورت استرہ استعمال کرے گی اس کی میت اتنی بھاری ہو جائے گی کہ اس کا جنازہ اُٹھایا نہیں جا سکے گا۔ اس لئے عورتوں کو صرف پاؤڈر سے ہی صفائی کرنی چاہیئے شرعاً کیا حکم ہے؟ (محمد دین ریاستی)

جواب - د (۴۰۲) عورتیں مردوں کی طرح استرہ استعمال کر سکتی ہیں یہ محض وہم اور شیطانی ڈھکوسلہ ہے کہ استرہ کے استعمال کرنے سے عورت کا جنازہ بھاری ہو جاتا ہے یہ خیال سراسر لغو اور باطل ہے استرہ بال صفا کرنے کا ایک اوزار ہے اور مقصود صفائی اور پاکیزگی ہے۔

کیوں وہابی صاحب اس مسئلہ میں تو یار تم نے سب کمپنیوں کو بھی مات کر دیا پھر اپنی شرافت کا ڈھنڈورا تمام دنیائے اسلام میں پیٹتے ہو کچھ خدا کا خوف کرو وہابی کمپنی اسلام کے باقی سب مخالفین فرقوں سے لطف میں ترقی کر گئی ہے۔

عورت استرے سے زیر ناف بال صاف کرے فرج کے اندر عطر کا پنبہ رکھے اگر مسجد میں مردوں کے شانہ بشانہ ٹخنہ سے ٹخنہ ملا کر ٹانگیں چوڑی کر کے کھڑی ہو اور اگر فرج میں منی اتر آئے تو نماز میں آگے ہاتھ یا کپڑے سے رکاوٹ بنا لے نماز میں فرق نہ آئے گا۔

وہابی کی آٹھویں نسل

تین وہابی اور ایک وہابن

نزل الابرار ۲/۷۵ } وَاِذَا اشْتَرَكَ ثَلٰثَةٌ فِیْ وَطِیِٔ اَمَۃٍ فِیْ طُہْرٍ مَلَکُہَا كُلٌّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ فِیْہِ فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ وَادَّعُوْہُ جَمِیْعًا فَیُقْرَعُ بَیْنَھُمْ وَمَنِ اسْتَحَقَّہٗ بِالْقُرْعَۃِ فَعَلَیْہِ لِلْاٰخَرِیْنَ ثُلُثَا الدِّیَۃِ =

جب ایک مشترکہ مملوکہ لونڈی کے ایک ہی طہر میں تین آدمیوں نے صحبت کی اس کو

بچہ پیدا ہوا تینوں نے بچے کا دعویٰ کیا تو ان کے درمیان قرعہ ڈالا جائیگا قرعہ نے جس کو مستحق بنا دیا وہ مستحق ہے اور اس پر دوسروں کو حصہ ادا کرنا ہوگا۔

(نوٹ) جو اس سے پیدا ہوگا وہ بچہ وہابی ہی کہلائیگا۔

قرآنی فیصلہ

النساء ۴ } وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اور خاوندوں والیاں عورتیں تم پر حرام کی گئی ہیں۔ اسلام میں خاوند ایک ہی ہے لیکن وہابی مذہب میں تین تین کی مشترکہ بن سکتی ہے

وہابی کی نویں نسل

غیر مقلدین وہابیوں کے نزدیک تین طلاقوں سے ایک ہی طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بلا نکاح رجوع کر سکتا ہے

(۱) عرف الجادی ۱۲۱ } از ادلہ متقدمہ ظاہر است کہ سہ طلاق بیک لفظ یا الفاظ در یک مجلس بدون تخلل رجعت یک طلاق باشد اگرچہ بدعی بود۔

سابقہ دلائل سے ظاہر ہے کہ تینوں طلاقیں ایک ہی لفظ سے یا کئی الفاظ سے ایک مجلس میں بغیر حیض کے رجوع کرے طلاق ایک ہی واقع ہوگی اگرچہ طلاق بدعتی ہوگی۔ کسی شخص نے اگر ایک وقت میں تین طلاقیں دے دیں تو رجوع کرے کوئی حرج نہیں اور اس سے جو پیدا ہوگا وہابی اصلی ہوگا۔

(۲) فقہ محمدی ۲/۱۱۱ } اور جس نے اکٹھی تین طلاقیں دے دیں تو تین شمار میں نہ ہونگی۔

ایک رجعی ہو گی

(۳) فقہ محمدی کلاں ۸۹ } تین طلاقیں ایک دفعہ دے دینی یعنی کہنا کہ میں نے تجھ کو تین طلاقیں دیں حرام اور منع ہیں اور اسی طرح تین طلاقیں ایک مجلس میں دینی بھی حرام ہیں لیکن اگر ایک بار تین طلاقیں دے دیوے تو فقط ایک طلاق رجعی پڑ جائیگی جس میں رجوع حلال ہے یا نکاح کرنے کی اس میں کوئی حاجت نہیں۔

اگر کوئی شخص اپنی عورت کو تین طلاقیں دے مفتی وہابی نے رجوع کا فتویٰ دے دیا اس نے رجوع کر لیا مفتی کا نکاح ٹوٹ گیا اس سے جو بیٹا پیدا ہوگا وہابی جس نے تین طلاقیں دے کر پھر رجوع کر لیا جو اس سے پیدائش ہوا وہ وہابی یا وہابن ارجع۔

(۴) فتویٰ نذیریہ ۲/۱۷۹ } سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ زید نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں بیک جلسہ دیں پس یہ طلاق بائن ہوئی یا رجعی بینوا وتوجروا

الجواب یہ طلاق رجعی ہوئی اس واسطے کہ ایک جلسہ میں تین طلاق دینے سے صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے۔

(۵) فتویٰ ستاریہ ۱/۷۰ } سوال (۹۳) درمیان زید اور ہندہ کے کچھ تکرار ہوگئی زید نے مجلس واحد میں ہندہ کو تین طلاقیں دیدیں بعدہٗ دونوں رضامند ہو گئے چاہتے ہیں کہ رجوع کر لیں اس میں شریعت کیا فیصلہ دیتی ہے (سائل عبدالکریم از دہلی)

جواب (۹۳) زید ہندہ سے بخوشی رجوع کر سکتا ہے۔

یہ مذکورہ مسئلہ غیر مقلدین وہابیوں نے عیسائیوں سے لیا ہے عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مریم علیہا السلام اور خداوند کریم یعنی اقانیم ثلثہ ایک خداوند ہے

یعنی عیسائی انیس سو برس سے آجتک یہ نہیں سمجھ سکے کہ گنتی میں تین اعداد ایک ہیں یا تین علیحٰدہ علیحٰدہ حالانکہ تین کی گنتی ایک نہیں ہوسکتی اور ایک تین نہیں ہوسکتے کیونکہ اگر ایک ہے تو تین نہیں اور اگر تین ہیں تو ایک نہیں وہابی مذہب بھی چونکہ عیسائیت سے نکلا ہے اس لئے یہ وہابی بھی کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان بیک وقت اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو ایک ہی ہوگی لہٰذا بلا نکاح اور دوسرے خاوند سے نکاح کرنے کے رجوع کرسکتا ہے کیونکہ بیک وقت تین طلاق کہنے سے ایک ہی واقع ہوگی۔ سبحان اللہ

وہابیو! تم بھی عیسائی چکر میں گھر گئے ان کی سمجھ ونگہ میں بھی تین ایک نظر آتا ہے اور تمہیں بھی تین ایک ہی نظر آنے لگا۔

مختصراً اس کے متعلق احادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کے اور آپ کے خلفاء الراشدین المہدین و دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے عرض کرتا ہوں سُنیئے۔

تین طلاقوں کے متعلق قرآنی فیصلہ

البقرہ $\frac{۲}{۲۹}$ } فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ
پھر اگر مرد نے عورت کو طلاق دی تو اس مرد کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے جبتک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

یہ حکم خداوندی اس شخص کے لئے ہے کہ جس نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دے دیں پھر جب تک عدۃ گزرنے کے بعد کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے پاس واپس (سابقہ) نکاح میں نہیں آسکتی اگر کوئی شخص ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے دے تو

اس طلاق کی بیوی اس کے لئے حرام ہو جاتی تھی یہ تو ہے قرآنی فیصلہ جس میں ہر ماہ بعد طلاق دینے کا ذکر ہی نہیں ہر ماہ طلاق دے یا اکٹھی ایک ہی دفعہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کی آسانی کے لئے فرمایا میں تمہیں آسان صورت بتاتا ہوں کہ جس کا ارادہ اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ہو اس کی بیوی جب حیض سے پاک ہو تو ایک طلاق دے یہ طلاق رجعی ہوگی یعنی ایک طلاق کہنے کے بعد بلا کسی سزا کے اپنی عورت سے رجوع کر سکتا ہے اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہو تو رجوع نہ کرے اور دوسری دفعہ حیض سے پاک ہونے کے بعد دوسری طلاق دے دوسری طلاق دینے کے بعد وہ اس خاوند کے لئے بائنہ ہو جائے گی یعنی وہ خاوند پھر ویسے ہی رجوع نہیں کر سکتا بلکہ دوبارہ نکاح کر کے بغیر عدۃ کے رجوع کر سکتا ہے اور اگر اس کا ارادہ فیصلے کا ہی ہو تو دوسری طلاق دینے کے بعد کچھ نہ کرے بلکہ تیسرے حیض سے فارغ ہونے کے بعد پھر تیسری طلاق دے تو اس خاوند کے لئے وہ عورت مطلقہ مغلظہ ہو جائے گی وہ قطعی حرام ہو گئی اب بعد ازاں اگر اس خاوند کا ارادہ رجوع کا ہو تو عدۃ گزرنے کے بعد پھر کسی اور خاوند سے نکاح کرے پھر وہ دوسرا خاوند ایسے ہی تین طلاقیں دے پھر عدۃ گزرنے کے بعد اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر کے اس کی منکوحہ بن سکتی ہے ورنہ نہیں تو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ تجویز محض مسلمان کو اس مصیبت سے بچنے کے لئے ہر طہر یا ہر مہینے میں ایک طلاق کی آسانی کی اجازت فرما دی کیونکہ ایک ہی دفعہ تین طلاق دینے سے تو رجوع کی کوئی گنجائش ہی نہ رہ جاتی تھی یہاں تک کہ دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے یہ نہیں کہ ایک دفعہ تین طلاقیں دینے سے بھی خاوند رجوع کر سکتا ہے جیسا کہ وہابیہ کا عقیدہ ہے اگر ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے رجوع کرنا باقی رہتا تو آپ کو تین ماہ یا تین طہر سے مقید کرنے کی کیا ضرورت

تھی اب رہا یہ کہ ایک دفعہ ہی تین طلاق کہنے سے عورت حرام ہوتی ہے یا نہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اصحاب مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلے عرض کرتا ہوں۔

باب من طلق ثلاثا فی مجلس واحد

باب ہے جس شخص نے ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیں

(۱) ابن ماجہ ۱۴۷ } حدثنا محمد بن رمح انبأ اللیث بن سعد عن اسحاق بن ابی فروہ عن ابی الزناد عن عامر الشعبی قال قالت لفاطمہ بنت قیس حَدِّثِیْنِیْ عَنْ طَلَاقِکِ قَالَتْ طَلَّقَنِیْ زَوْجِیْ ثَلَاثًا وَّهُوَ خَارِجٌ اِلَی الْیَمَنِ فَاَجَازَ ذَالِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم۔

عامر شعبی سے روایت ہے اس نے کہا کہ میں نے فاطمہ بنت قیس سے اس کی طلاق کے متعلق سوال کیا تو اس نے جواب دیا کہ میرے خاوند نے یمن سے (ایک ہی دفعہ) تین طلاقیں لکھ بھیجیں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان کو جائز قرار دیا۔

کیوں بھئی وہابیو! یہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقیں کہنے یا لکھنے سے تین طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں اور یہ فیصلہ عین قرآن کریم کی آیت فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ کے موافق ہے اور اس حدیث شریف کی تائید دوسرے مقام سے بھی عرض کرتا ہوں سنیئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا فیصلہ کہ ایک دفعہ تین طلاق واقع ہوتی ہیں

(۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نیسابوری نا یوسف بن سعید وابو حمید قال نا حجاج عن ابن جریج اخبرنی عطا اخبرنی عبدالرحمٰن بن عاصم بن ثابت اَنَّ فاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ اُخْتَ الضَّحَّاکِ بْنِ قَیْسٍ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا کَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ مَخْزُوْمٍ فَاَخْبَرَتْہُ اَنَّہٗ طَلَّقَھَا ثَلٰثًا وَخَرَجَ اِلٰی بَعْضِ الْمَغَازِیْ ۔

فاطمہ بنت قیس ضحاک کی ہمشیرہ نے خبر دی کہ وہ بنی مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھی اس کو خبر ملی کہ اس کے خاوند نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں دے کر کسی غزوے میں چلا گیا ہے ۔

یہ طلاق مغلظہ ایک ہی دفعہ تین طلاق کہنے سے واقع ہوئیں اس کی تشریح آگے اسی کتاب حدیث دار قطنی میں مذکور ہے ۔ ملاحظہ ہو ۔

(۳) دار قطنی ۲/۴۳۰ } قال و نا سلمۃ بن ابی سلمۃ عن ابیہ ان حفص بن المغیرۃ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ فَاطِمَۃَ بِنْتِ قَیْسٍ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللہ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم ثَلٰثَ تَطْلِیْقَاتٍ فِیْ کَلِمَۃٍ وَاحِدَۃٍ فَاَبَانَھَا مِنْہُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَابَ ذَالِکَ عَلَیْہِ ۔

حفص بن مغیرہ نے اپنی عورت فاطمہ بنت قیس کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک بار ہی تین طلاقیں کہہ دیں تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

نے اس سے جدائی کا حکم جاری فرمایا اور حفص بن مغیرہ کے ایک بار ہی تین
طلاق دینے کو معیوب نہیں سمجھا ۔

کیوں بیّ وہابیو! ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے صحیح قرار دیا اب تم رجعی کہو تو کیا یہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں ہے ۔ اور تم جو ایک بار تین طلاقوں کو رجعی کہتے ہو اب بتاؤ کہ مفتی و گواہان کا نکاح بھی فاسد ہوا وہ بھی تمام عمر حرام کرنے میں رہے اور اولاد بھی بے نکاحی سے اور جس کو رجوع کا حکم دیا وہ بھی حرام اس سے جو اولاد پیدا ہوئی وہ بھی وہابی یہ ہے وہابی کی نویں نسل وہابیہ ۔

(۴) بیہقی شریف $\frac{7}{329}$ $\frac{}{330}$ } اخبرنا ابو بکر بن الحارث الفقیہ انا علی بن عمر الحافظ انا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا محمد بن عبد الملک بن زنجویہ نا نعیم ابن حماد عن ابن المبارک عن محمد بن راشد نا سلمہ بن ابی سلمہ عن ابیہ اَنَّہٗ ذُکِرَ عِنْدَہٗ اَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّۃٍ مَکْرُوْہٌ فَقَالَ طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ الْمُغِیْرَۃِ فَاطِمَۃَ بِنْتَ قَیْسٍ بِکَلِمَۃٍ وَّاحِدَۃٍ ثَلَاثًا فَلَمْ یَبْلُغْنَا اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَابَ ذَالِکَ عَلَیْہِ وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اِمْرَءَتَہٗ ثَلَاثًا فَلَمْ یُعِبْ ذَالِکَ عَلَیْہِ اَحَدٌ وَکَذَالِکَ رواہ شیبان بن فروخ عن محمد بن راشد۔

حفص بن عمرو بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو ایک ہی کلمے سے تین طلاقیں دے دیں ہمیں یہ بات نہیں پہنچی کہ مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا منایا ہو ۔ ۔ ۔ ۔ اور عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اس پر کسی نے ان کو برا نہیں منایا اور اسی طرح

شیبان بن فروخ نے محمد بن راشد سے روایت کی ہے۔

(۵) احکام الاحکام ۲/۶۲ لابن اشیر الحلبی } عن فاطمة بنت قيس ان ابا عمرو بن حفص طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ وَفِي رِوَايَةٍ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَارْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلَهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ وَفِي لَفْظٍ وَلَا سُكْنٰى فَامَرَهَا اَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ اِمْرَءَةٌ يَغْشَاهَا اَصْحَابِي اِعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ اُمِّ كَلْثُومٍ فَاِنَّهُ رَجُلٌ اَعْمٰى تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ فَاِذَا حَلَلْتِ فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ اَبِي سُفْيَانَ وَاَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم اَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوْكٌ لَا مَالَ لَهُ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ۔

قَوْلُهُ طَلَّقَهَا اَلْبَتَّةَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ حِكَايَةَ اللَّفْظِ الَّذِيْ اَوْقَعَ بِهِ الطَّلَاقَ وَقَوْلُهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا تَعْبِيْرٌ عَمَّا وَقَعَ مِنَ الطَّلَاقِ بِلَفْظِ الْبَتَّةِ وَهٰذَا عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يَجْعَلُ لَفْظَ الْبَتَّةِ لِلطَّلَاقِ الثَّلَاثِ وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ اللَّفْظُ الَّذِيْ وَقَعَ بِهِ الطَّلَاقُ هُوَ الطَّلَاقُ الثَّلَاثُ كَمَا جَاءَ فِي الرِّوَايَةِ الْاُخْرٰى وَيَكُوْنُ قَوْلُهُ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ تَعْبِيْرًا عَمَّا وَقَعَ مِنَ الطَّلَاقِ بِلَفْظِ الطَّلَاقِ ثَلَاثًا وَهٰذَا يَتَمَسَّكُ بِهِ مَنْ يَرٰى جَوَازَ

اِیْقَاعُ الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ دَفْعَةً وَّاحِدَةً لِعَدَمِ الْاِنْكَارِ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم اِلَّا اَنَّهٗ يَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا اَىْ اَوْقَعَ طَلْقَةً يُتِمُّ بِهَا الثَّلٰثُ وَقَدْ جَاءَ ذَالِكَ فِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ اٰخِرُ ثَلَاثَ تَطْلِيْقَاتٍ۔

فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے کہ اس کے خاوند عمرو بن حفص نے اس کو فوری تین طلاقیں دے دیں اور وہ مسافر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن حفص نے فاطمہ بنت قیس کو تین طلاقیں مغلظہ دیں اور فاطمہ کی طرف تھوڑا سا سامان دے کر اپنا وکیل بھیجا تو فاطمہ بنت قیس عمرو بن حفص سے ناراض ہو گئیں۔ عمرو بن حفص نے جواب دیا کہ خدا کی قسم مجھ پر تیرا کوئی حق نہیں بنتا تو فاطمہ بنت قیس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ واقعی اس پر تیرے لئے کوئی حق نہیں بنتا نہ نفقہ نہ سکنیٰ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حکم دیا کہ تو ام شریک کے گھر عدۃ کے دن گزار پھر آپ نے فرمایا کہ اس نے میرے اصحاب کو فریفتہ بنا لیا ہے تو عبد اللہ ابن ام کلثوم کے گھر عدۃ گزار وہ نابینا ہے۔ اپنی زیبائش کے کپڑے اتار دے بعد از عدۃ مجھ سے اجازت لینا فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ جب عدۃ گزر گئی تو میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ معاویہ بن ابی سفیان اور ابوجہم مجھے نکاح کے پیغام بھیجتے ہیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوجہم ہر وقت لاٹھی تیار رکھتا ہے اور معاویہ بن ابی سفیان غریب ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں تو اسامۃ بن زید سے نکاح کر لے فاطمہ بنت قیس نے کہا

کہ میں نے خدا کا بُرا منایا آپ نے مجھے پھر فرمایا اسامہ سے نکاح کرے آپ کے فرمان کے موافق میں نے اسامہ سے نکاح کر لیا اس میں اللہ تعالےٰ نے بہتری کر دی اور فاطمہ بنت قیس مالدار ہو گئی۔

اب مذکورہ حدیث شریف کی تشریح ابن اشیر حلبی کی زبانی

ابن اشیر حلبی مصنف نے کہا ہے کہ فاطمہ کا قول طلاق البتہ کا مطلب یہ ہے کہ جس سے فوری طلاق واقع ہو جاتی ہے اور تین طلاقوں سے مراد کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور یہ مطلب اس شخص کے لئے ہے جو ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کے وقوع کا قائل ہے اور طلاق واقع ہونے کا مطلب ہے کہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی ہو گئیں جیسا کہ دوسرا روایت میں بھی مذکور ہے۔ اور طلاق البتہ کا مطلب ہے کہ فوری تین طلاقیں واقع ہو گئیں اور اسی حدیث سے ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کے وقوع کی دلیل لیتے ہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حفص کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دینے کو بُرا نہیں سمجھا اور نہ ہی ایک دفعہ تین طلاقوں کے مغلظہ ہونے کو بند کر کے رجعت کا حکم فرمایا بلکہ ایک ہی دفعہ تین طلاقیں دینے کو برقرار رکھ کر عدۃ کا حکم جاری فرما دیا اور پھر تین طلاقوں کے وقوع سے کیا مراد ہو گی؟ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ طلاق مغلظہ واقع ہو گئی کہ جس سے فوری تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ اور دوسری روایتوں میں تین طلاقوں کا ایک ہی دفعہ واقع ہونے کا ذکر آیا ہے۔

(۶) مجمع الزوائد $\frac{۴}{۳۳۸}$ } عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنہ قَالَ طَلَّقَ جَدِّی اِمْرَأَۃً لَهُ أَلْفَ تَطْلِيقَةٍ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّی اللہ علیہ وسلم

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ اَمَا اتَّقَى اللّٰهَ جَدُّكَ اَمَّا ثَلٰثَةٌ فَلَهُ وَاَمَّا تِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فَعُدْوَانٌ وَظُلْمٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

عبادۃ بن صامت رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے دادا نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کہ دی ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سے مسئلہ دریافت کیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ تیرے دادا کو خدا سے خوف نہیں آتا تین تو صحیح ہو گئیں لیکن نو سو ستانویں ۹۹۷ ظلم میں شمار ہو گئیں اللہ تعالےٰ چاہے اس کو عذاب کرے چاہے معاف فرما دے۔

اس حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا کہ ایک دفعہ ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے۔

خلیفہ دوم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ایک ہی دفعہ عورت حرام ہونے کا فتویٰ

(۲) موطا امام مالک ۲۰۰ } مالكٌ انه بلغهٗ اِنَّهٗ كتب الى عمر بن الخطاب من العراق اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِامْرَءَتِهٖ حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى عَامِلِهٖ اَنْ مُرْهُ اَنْ يُّوَافِيَنِيْ بِمَكَّةَ فِي الْمَوْسِمِ فَبَيْنَا عُمَرُ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ اِذْ لَقِيَهُ الرَّجُلُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ فَقَالَ اَنَا الرَّجُلُ الَّذِيْ اُمِرْتَ اَنْ اُجْلَبَ عَلَيْكَ فَقَالَ عُمَرُ اَسْئَلُكَ بِرَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ مَا اَرَدْتَ بِقَوْلِكَ حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوِ اسْتَحْلَفْتَنِيْ فِيْ غَيْرِ هٰذَا الْمَوْضِعِ

مَاصَدَقْتَنِیْ اَرَدْتُ بِذٰلِکَ الْفِرَاقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ھُوَ مَا اَرَدْتَ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرف عراق سے ایک آدمی نے لکھا کہ اس نے اپنی عورت کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تیری رسی تیری گردن پہ ہے تو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنے عامل کی طرف لکھا کہ اس کو حکم دے کہ حج کے موقعہ پہ مجھے مکے میں ملے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ مکے میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے وہی عراقی آدمی ان کو ملا اور اس نے سلام کہا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے اس نے جواب دیا کہ میں وہی آدمی ہوں کہ جس کو آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں آپ سے مکے میں ملاقات کروں حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ تجھے اس بیت اللہ کے رب کی قسم سے میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی بیوی کو تیرا کہنا کہ تیری رسی تیری گردن پر ہے اس سے تیرا کیا ارادہ تھا اس عراقی آدمی نے جواب دیا کہ جب آپ نے مجھ سے بیت اللہ میں حلفیہ دریافت کیا ہے اگر اس کے علاوہ آپ دریافت کرتے تو میں کبھی سچی بات نہ کہتا اب جھوٹ نہیں بولوں گا میرا ارادہ تین طلاقیں دے کر علیحدہ کرنے کا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا تو نے جو ارادہ کیا وہی ہو گیا یعنی تین طلاقیں ایک ہی دفعہ واقع ہو گئیں۔

کیوں نئی وہابیو کیا تم نے قرآن وحدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا خلیفہ دوم امیر المومنین اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین

سنے زیادہ سمجھا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ تین طلاقیں اکٹھی ایک ہی مجلس میں واقع ہونے کا فیصلہ بیت اللہ میں کھڑے ہو کر کر رہے ہیں ہمارے نزدیک تم جھوٹے حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا فیصلہ کہ ایک ہی دفعہ تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے یہی۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا دوسرا فیصلہ کہ ایکبار تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے۔

(۸) بیہقی شریف ۷/۳۳۴ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا محمد بن عبید اللہ المنادی نا وھب بن جریر نا شعبۃ عن سلمۃ بن کھیل عن زید بن وھب ان بطالا کان بالمدینۃ فطلق امرأتہ الفا فرفع ذالک الی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال انما کنت العب فعلاہ عمر رضی اللہ عنہ بالدرۃ وقال ان کان لیکفیک ثلاث۔

زید بن وہب سے روایت ہے کہ ابطال مدینے میں رہتا تھا اس نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہدی یہ واقعہ حضرت عمر رضؓ کے پاس پہنچا اس نے کہا کہ میں تو مذاق کرتا تھا تو حضرت عمر رضؓ نے درے کا چوکا مارا اور کہا کہ تجھے تین طلاق دینا ہی کافی تھا

(۹) کنز العمال ۵/۱۶۱ } عن زید بن وھب قال طلق رجل من اھل المدینۃ امرأتہ الفا فلقیہ عمر فقال اطلقتھا الفا قال انما کنت العب فعلاہ بالدرۃ وقال انما یکفیک من ذالک ثلث (عب وابن شاھین فی السنۃ ق)

زید بن وہب سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ کے ایک آدمی نے اپنی بیوی کو

ایک ہزار طلاق کہدی اس کو حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ ملے فرمایا کیا تو نے اپنی بیوی کو ہزار طلاق کہی ہے اس نے جواب دیا میں تو مذاق کرتا تھا آپ نے اس کو درہ مارا اور فرمایا کہ ہزار سے تمہیں تین ہی کافی ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو! او خلفاء راشدین کی اطاعت کے دعویدارو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اعدل الاصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فیصلہ ہے کہ ایک ہی مجلس میں ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہ دینے سے عورت حرام ہو جاتی ہے اب تم سوچ لو کہ تمہارے غیر مقلدین مولوی جن کی مخالفت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی برملا ہے وہ سچے ہیں یا خلفاء الراشدین المھدیین سچے ہیں۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلفاء راشدین المھدیین نے قرآن کریم اور کلام مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ سمجھا ہے یا تمہارے مُلّاؤں نے؟

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰؓ کا فتویٰ ایک ہی مجلس میں حرمت کا

(۱۰) کنز العمال $\frac{5}{161}$ } عن ابن تیمی عن ابیہ ان علیا و زید افرقا بین رجل و امرأتہ قَالَ ھِیَ عَلَیَّ حَرَامٌ۔

ابن تیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت زید رضی اللہ تعالےٰ عنہما حرام ہونے کا فتویٰ دینے اور جدائی کا حکم فرما دیتے جو شخص یہ کہ دیتا کہ تو اے بیوی مجھ پہ حرام ہے۔

یہ ہے خلیفہ چہارم مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا فتویٰ کہ ایک ہی مجلس میں فوری تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

(۱۱) کنز العمال $\frac{5}{161}$ } عن عامر اَنَّ عَلِیًّا قَالَ فِی الرَّجُلِ جَعَلَ اِمْرَءَتَهٗ عَلَیْهِ حَرَامًا قَالَ حَرُمَتْ عَلَیْهِ کَمَا حَرَّمَ اِسْرَائِیْلُ عَلٰی نَفْسِهٖ لَحْمَ الْجَمَلِ فَحُرِّمَ عَلَیْهِ (عبد بن حمید)

حضرت عامر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی المرتضیٰؓ سے جب کوئی ایسے شخص کے متعلق سوال کرتا کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو کہ دیا کہ تو مجھ پر حرام ہے تو فتوی دیتے کہ وہ عورت اس شخص پر تین طلاقوں سے حرام ہوگئی جیساکہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے نفس پر اونٹ کا گوشت حرام کرلیا تو اللہ تعالےٰ نے بھی حرام کر دیا۔

(۱۲) کنز العمال $\frac{5}{161}$ } عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهٗ قَالَ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِامْرَءَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ قَالَ هِیَ ثَلَاثٌ (عب)

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ آپ اس آدمی کے متعلق فتوی دیتے جو اپنی بیوی کو کہتا کہ تو مجھ پہ حرام ہے کہ وہ تین طلاقوں سے اس پہ حرام ہوگئی۔

کیوں بئی وہابیو! اب بتاؤ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہوئیں یا نہ؟ اور یہ فتوی مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے کا ہے۔

(۱۳) مؤطا امام مالک ۲۰۰ } مالك اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَقُوْلُ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ لِامْرَءَتِهٖ اَنْتِ عَلَیَّ حَرَامٌ اَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِیْقَاتٍ۔

حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ایسے آدمی کے متعلق فرمایا کرتے تھے جس نے

اپنی عورت کو کہا کہ تو مجھ پر حرام ہے کہ وہ تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی واقع ہو گئیں۔

(۱۴) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابن صاعد نا محمد بن ذبنور نا فضیل بن عیاض عن الاعمش عن حبیب بن ابی ثابت قال جاء رجل الیٰ علی بن ابی طالب فقال انی طلقت امرأتی الفا قال علی یحرمها علیک ثلث۔

ایک آدمی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق دی ہے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ وہ عورت تین طلاقوں سے حرام ہو گئی۔ یعنی باقی تمہارا کہنا فضول گیا تو اس حدیث سے بھی ثابت ہوا کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما کا عقیدہ کہ ایک دفعہ تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں

(۱۵) دار قطنی ۲/۴۳۳ } نا ابو محمد بن صاعد نا بحر بن نصر الخولانی بمصر نا یحییٰ بن حسان نا منصور بن ابی الاسود عن مسلم الاعور الملائی عن سعید بن جبیر و مجاہد عن ابن عباس انہ سئل عن رجل طلق امرأتہ عدد النجوم فقال اخطا السنۃ حرمت علیہ امرأتہ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں آپ نے

فرمایا کہ اس نے سنت کے خلاف کیا ہے لیکن پھر بھی اس پر اس کی عورت حرام ہو گئی کیونکہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں ۔

(۱۶) دارقطنی ۲/۴۳۳ } نا ابو عبید القاسم بن اسماعیل نا احمد بن محمد بن سعید الصیدفی ابو عبد اللہ نا محمد بن کثیر نا مسلم الاعور عن سعید بن جبیر عن ابن عبّاسٍ اَنَّ رَجُلاً طَلَّقَ اِمْرَءَتَهٗ عَدَدَ النُّجُوْمِ فَقَالَ اَخْطَاءَ السُّنَّةَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ اِمْرَءَتُهٗ ۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو ستاروں کی گنتی جتنی طلاقیں دے دیں کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی گو خلاف سنت ہے کیونکہ اگر وہ موافق سنت ہر ماہ یا ہر طہر میں طلاق دیتا تو گنجائش ہو سکتی تھی کیونکہ پہلی طلاق کے بعد وہ بلا عذر رجوع کر سکتا تھا دوسری کے بعد نکاح سے رجوع کر سکتا تھا اس میں گنجائش تھی لیکن اس نے اکٹھی ہی طلاقیں دے دی ہیں اس لئے اب اس پر وہ عورت حرام ہو گئی کوئی گنجائش نہیں ثابت ہوا کہ ایک بار ہی تین طلاقوں کا وقوع ہو جاتا ہے یعنی عورت حرام ہو جاتی ہے لیکن سنت طریقے کے خلاف ہے کیونکہ اس میں گنجائش ہوتی ہے ۔ اکٹھی تین طلاقیں کہنے سے کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی

(۱۷) بیہقی ۷/۳۳۷ } (و) اخبرنا (ابو عبد اللہ الحافظ و عبید بن محمد بن محمد بن مهدی قالا نا ابو العباس محمد بن یعقوب نا یحییٰ بن ابی طالب انا عبد الوهاب بن عطا انا ابن جریج عن عبد الحمید

بن رافع عن عطا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِی مِائَةً
قَالَ تَاخُذُ ثَلَاثًا وَتَدَعُ سَبْعًا وَتِسْعِیْنَ ۔
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ سے سوال کیا گیا کہ میں نے اپنی عورت کو
ایک سو طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تنانوے چھوڑ دے اور تین سے
کام ہو گیا وہی فیصلہ ہو گیا۔
یعنی سو طلاق ایک دفعہ کہنے سے تینوں طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی
فضول گئیں ۔

مَاجَاءَ فِی الْبَتَّۃ

ایک ہی دفعہ طلاق کے وقوع کا بیان

(۱۸) موطا امام مالک ۱۹۹ } مالکٌ انہ بلغہ قال لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِیْ مِائَةَ تَطْلِیْقَةٍ فَمَاذَا
تَرٰی عَلَیَّ فَقَالَ لَهٗ ابْنُ عَبَّاسٍ طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَ سَبْعٌ
وَتِسْعُوْنَ اِتَّخَذْتَ بِهَا اٰیَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۔
ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ کو ایک شخص نے سوال کیا کہ میں نے اپنی عورت
کو ایک سو طلاق کردی ہے میرے متعلق کیا حکم ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ
تعالے عنہ نے فرمایا تین طلاقوں سے وہ مغلظ ہو گئی اور ستانویں طلاقیں
لیکر تو نے اللہ تعالے کی آیتوں سے مذاق کیا ہے۔

(۱۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابوبکر نا یوسف بن سعید نا حجاج نا شعبہ عن الحمید الاعرج و ابن ابی نجیح عن مجاھد

عن ابْنِ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ مِائَةً قَالَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ اِمْرَأَتَكَ لم تَتَّقِ اللّٰه فَيَجْعَلُ لَكَ مَخْرَجًا ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے سوال کیا گیا ایسے آدمی کے متعلق کہ جس نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق دی اس نے کہا کہ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور اپنی عورت کو حرام کر دیا ہے تو اللہ تعالےٰ سے نہیں ڈرتا کہ تیرے لیے وہ کوئی نکلنے کا راستہ بنا دیتا ۔

(۲۰) دار قطنی ۲/۴۳۰ } قال ونا ابن المبارک انا سفیٰن عن عمر بن مرہ عن سعید بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عباس فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِیْ اَلْفًا قَالَ اِمَّا ثَلٰثٌ فَتُحَرِّمُ عَلَيْكَ اِمْرَأَتُكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اِتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاق دی ہے آپ نے فرمایا تینوں طلاقوں سے تیری بیوی تجھ پر حرام ہو گئی اور باقی گناہ ہے جو تو نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں سے مذاق کیا ہے ۔

(۲۱) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر النیساپوری نا ابو الازھر نا عبدالرزاق انا ابن جریج اخبرنی عکرمۃ بن خالد عن سعید بن جبیر عن ابن عباس اَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ اِمْرَأَتَهُ اَلْفًا فَقَالَ يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ ثَلٰثٌ وَتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَسَبْعًا وَّتِسْعِيْنَ ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

اپنی عورت کو ایک ہزار طلاق کہدی آپ نے فرمایا کہ تین طلاقوں سے کام پورا ہوگیا اور نوسو ستانویں لغو گئیں ۔

(۲۲) دار قطنی ۲/۴۳۰ } نا ابو بکر نا ابو حمید المصیصی نا حجاج نا شعبہ اخبرنی عمرو بن مرۃ قال سمعت ماھان یسئا ل سَعِیْدُ بْنُ جُبَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ ثَلٰثًا فَقَالَ سَعِیْدٌ مِثْلَ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ مِائَۃً فَقَالَ ثَلٰثٌ یُحَرِّمُ عَلَیْکَ اِمْرَءَتَکَ وَسَائِرُھُنَّ وِزْرًا اِتَّخَذْتَ آیَاتِ اللّٰہِ ھُزُوًا ۔

سعید بن جبیر رضی اللہ تعالےٰ سے سوال کیا گیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں تو سعید رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح فتوی دیا کہ ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک سو طلاق کہدی تو آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے تیری عورت تجھ پر حرام ہوگئی باقی کا گناہ تیرے سر پر رہا کہ تو نے اللہ تعالےٰ کی آیتوں کو مذاق بنایا ۔

ایک ہی مجلس میں تین طلاقوں کا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا فتوی

(۲۳) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ اخبرنی محمد بن احمد بن بابویہ نا محمد بن غالب نا عبید اللہ بن معاذ نا ابی نا شعبہ عن طارق بن عبد الرحمٰن قال سمعت قیس بن ابی حازم قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ اِلْمُغِیْرَۃَ بْنَ شُعْبَۃَ وَاَنَا شَاھِدٌ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ مِائَۃً قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ وَسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ فَضْلٌ ۔

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو سو طلاق کہدی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے جواب دیا کہ تین طلاقوں سے حرام ہوگئی ستانویں فالتو گئیں۔

(۲۴) موطا امام مالک ۲۰۰ } مَالِكٌ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ يَقُوْلُ فِي الرَّجُلِ يَقُوْلُ لِامْرَءَتِهٖ بَرَأْتِ مِنِّيْ وَبَرَأْتُ مِنْكَ اَنَّهَا ثَلٰثُ تَطْلِيْقَاتٍ بِمَنْزِلَةِ الْبَتَّةِ۔

امام مالک رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ابن شہاب سے سنا ایسے آدمی کے متعلق فرماتے تھے جو اپنی بیوی کو کہتا ہے تو میری طرف سے علیحدہ ہے اور میں تجھ سے علیحدہ ہوں یہ کلمات فوری تینوں طلاقوں کے قائم مقام ہے۔

اس سے ثابت ہوا کہ ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا عقیدہ بھی فوری ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقوں کے وقوع پر تھا۔

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ عنہما کا فیصلہ کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں مغلظہ ہوتی ہیں

(۲۵) دار قطنی ۲/۴۳۷ } نا احمد بن محمد بن زیاد القطان نا ابراهیم ابن محمد نا ابراهیم بن محمد بن الهیثم صاحب المطعام نا محمد بن حمید نا سلمة بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراهیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن غفلة قال كانت عائشة الخثعمية عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رضی اللہ عنہ فَلَمَّا اُصِيْبَ عَلِيٌّ وَبُوْيِعَ

الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ قَالَتْ لِتَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ بِقَتْلِ عَلِيٍّ وَتُظْهِرِيْنَ الشَّمَاتَةَ إِذْهَبِيْ فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِسَاجِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ مُتْعَةً وَبَقِيَّةٍ بَقِيَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا فَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰى وَقَالَ لَوْلَا أَنِّيْ سَمِعْتُ جَدِّيْ أَوْ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثًا مُبْهَمَةً أَوْ ثَلٰثًا عِنْدَ الْأَقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَرَاجَعْتُهَا۔

عائشۃ خثعمیۃ حسن بن علیؓ کے پاس تھی جب حضرت علی المرتضیٰؓ شہید کئے گئے اور حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو عائشہ خثعمیۃ نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو خلافت کی مبارکباد دی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے۔ چلی جا تجھے میں نے تینوں طلاقیں دے دیں عائشہ خثعمیۃ نے میلے کچیلے کپڑے پہن لئے اور عدۃ کے دن گزار لئے تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عائشۃ خثعمیۃ کو دس ہزار حق مہر اور خرچہ وغیرہ بھیج دیا عائشۃ خثعمیۃ نے اعتراض کیا کہ محبوبہ بیوی کی طلاق کا خرچ تھوڑا ہے جب حضرت حسنؓ کو عائشۃ خثعمیۃ کی بات پہنچی تو روئے اور فرمایا کہ اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا فرمایا کہ میرے باپ نے میرے نانا سے حدیث بیان فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو یک لخت تین طلاقیں دے دیں یا تین حیضوں کے بعد تین طلاقیں دیں اس کے لئے وہ مطلقہ

عورت حلال نہیں ہے حتّٰی کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اگر یہ حرمت نہ ہوتی تو
میں ضرور عائشہ خثعمیۃ سے رجوع کر لیتا۔

کیوں بئی وہابیو! بتاؤ حضرت حسن بن علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنی بیوی کو ایک دفعہ ہی تین طلاقیں دے کر حرام کر دی اور اس پہ قرآنی آیت بیان فرمائی اور مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی فیصلہ سنا دیا جس سے ثابت ہوا کہ ایک ہی مجلس میں ایک دفعہ ہی تین مغلظہ طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں جو اس کے بعد رجوع کرے یا فتوی دے وہ شرعًا حرام ہے وہابی فرقہ رجوع کر لیتا ہے اب تم سوچو کہ تمہارے وہابی کیسے پیدا ہوتے ہیں؟

(۲۶) بیہقی شریف ۷/۳۳۶ } اخبرنا ابو الحسن علی بن احمد بن عبدان انا احمد بن عبید الصفار نا ابراھیم بن محمد الواسطی نا محمد بن حمید الرازی نا سلمۃ بن الفضل عن عمرو بن ابی قیس عن ابراھیم بن عبد الاعلی عن سوید بن غفلۃ قال کانت عائشہ الخثعمیہ عند الحسن بن علی رضی اللہ فَلَمَّا قُتِلَ عَلِیٌّ رضی اللہ عنہ قَالَتْ لِتُهْنِئُكَ الْخِلَافَةَ قَالَ بِقَتْلِ عَلِيٍّ تُظْهِرِيْنَ الشَّمَاتَةَ اِذْهَبِيْ فَاَنْتِ طَالِقٌ يَعْنِيْ ثَلَاثًا قَالَ فَتَلَفَّعَتْ بِثِيَابِهَا وَقَعَدَتْ حَتّٰى قَضَتْ عِدَّتَهَا فَبَعَثَ اِلَيْهَا بِبَقِيَّةٍ بَقِيَتْ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا وَعَشَرَةِ آلَافٍ صَدَقَةً فَلَمَّا جَاءَهَا الرَّسُوْلُ قَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ، فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكٰى ثُمَّ قَالَ لَوْ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ جَدِّيْ اَوْ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ اَنَّهُ سَمِعَ جَدِّيْ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاَقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ

تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ لَسُرِّ جْعَتُهَا (وَكَنَّ اِلَيَّ) روی عن
عمران بن مسلم و ابراهيم بن عبد الاعلى عن سويد بن غفلة -
عائشہ خثعمیۃ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے نکاح میں تھی جب
حضرت علی المرتضیٰ شہید کئے گئے تو عائشۃ خثعمیۃ نے کہا کہ اے
حسن تمہیں خلافت کی مبارک ہو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ
تو میرے باپ حضرت علی المرتضیٰ کے قتل کی خوشی کا اظہار کرتی ہے چلی جا میں
نے تجھے تینوں طلاقیں دے دیں اس نے کپڑے تبدیل کر لئے اور عدت
بیٹھ گئی عدۃ پوری ہوئی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس کے حق مہر
کا بقیہ اور دس ہزار نذرانہ قاصد کے ہاتھ عائشہ خثعمیۃ کو بھیج دئے
جب قاصد اس کے پاس رقم لے کر پہنچا تو عائشہ خثعمیۃ نے کہا محبوب
کی جُدائی پر خرچہ کم ہے جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو اس کی یہ بات
پہنچی تو رو پڑے پھر فرمایا اگر میں نے اپنے نانا سے نہ سنا ہوتا یا میرے باپ
نے مجھے یہ حدیث نہ سنائی ہوتی کہ میں نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے
فرماتے تھے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر حیض کے بعد دے
دیں یا تینوں طلاقیں ایک دفعہ ہی دے دیں تو اس کے لئے حلال نہیں ہے
حتیٰ کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے ، تو میں عائشہ خثعمیۃ کی طرف
رجوع کر لیتا ۔ یہ ہے حضرت حسنؓ کے واقعہ کی دوسری حدیث اب تیسری
حدیث عرض کرتا ہوں ۔

(۲۷) دار قطنی ، $\frac{۲}{۴۳۴}$ } نا احمد بن محمد بن سعید نا یحیی بن اسماعیل الجویری

نا حسین بن اسماعیل الجریری نا یونس بن بکیر نا عمرو بن شمر عن عمران بن مسلم و ابراهیم بن عبد الاعلی عن سوید ابن عفلة قال لَمَّا مَاتَ عَلِیٌّ رضی الله تعالےٰ عنہ جَاءَتْ عَائِشَةُ بنت خلیفه الخثعمية اِمْرَأَةُ الْحَسَنِ بن عَلِیٍّ فَقَالَتْ لَهُ لِتَهْنِئُكَ الْاِمَارَةُ فَقَالَ لَهَا اَتُهَنِّئِيْنِي بِمَوْتِ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنْطَلِقِيْ فَاَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا وَقَالَتْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اُرِدْ اِلَّا خَيْرًا فَبَعَثَ اِلَيْهَا بِمُتْعَةٍ عَشَرَةِ آلَافٍ وَبَقِيَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا بَكَتْ وَقَالَتْ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ مِنْ حَبِيْبٍ مُفَارِقٍ فَاَخْبَرَهُ الرَّسُوْلُ فَبَكٰى وَقَالَ لَوْلَا اَنِّيْ اَبَنْتُ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا وَلٰكِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیہ وسلم يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ ثَلٰثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةٌ اَوْ عِنْدَ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيْقَةٌ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيْعًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ۔

جب حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ شہید کئے گئے تو عائشہ بنت خلیفہ خثعمیہ حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما کی بیوی حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس آئی اور امارۃ کے انتخاب کی مبارک پیش کی تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ میرے باپ امیر المؤمنین حضرت علی المرتضیٰ کی موت کی مبارک پیش کرتی ہے چلی جا تو مطلقہ ہے تو اس نے اپنے کپڑے اتار دیے اور کہا کہ یا اللہ میں نے اچھے ارادے سے کہا تھا تو حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے دس ہزار نذرانہ اور حق مہر کا بقیہ

عائشہ خثعمیۃ کو بھیجا جب اس کے سامنے رقم رکھی گئی رو پڑی اور کہنے لگی کہ محبوبہ کی جدائی کا نذرانہ تھوڑا ہے قاصد نے آکر حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اطلاع دی تو آپ بھی رو پڑے اور فرمایا کہ اگر میں نے مغلظہ طلاق نہ دی ہوتی تو اس کی طرف رجوع کر لیتا لیکن میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تھے جس آدمی نے اپنی بیوی کو تینوں طلاقیں ہر طہر میں یا ہر مہینے میں دیں یا تینوں طلاقیں اکٹھی دے دیں تو اس کے لئے وہ حلال نہیں جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

کیوں بھئی وہابیو! حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان فرمائی ہے کہ تینوں طلاقیں اکٹھی ایک ہی دفعہ کہنے سے فوری واقعہ ہو جاتی ہیں تو جب تک غیر خاوند سے نکاح نہ کرے اوّل کے لئے جائز نہیں اور جو شخص بغیر غیر خاوند کے نکاح کے رجوع کرے تو حرام ہے اب تمہاری مرضی ایمان لاؤ یا نہ۔

(۲۸) بیہقی شریف $\frac{۷}{۳۳۲}$ { اخبرنا ابو عبد الرحمٰن السلمی انا علی بن عمر الحافظ نا الحسین والقاسم ابنا اسماعیل المحاملی قالا نا ابو السائب مسلم بن جنادہ نا حفص بن غیاث عن الاعمش۔ فذکرہٗ۔ ونحن و نحن ھٰکذا نَسْتَحِبُّ اَنْ یُّفْعَلَ (وقد روینا) ایضًا عن عبد اللہ بن مسعود اَنَّہٗ جعل العدوان فی الزیادۃ علی الثلاث واللہ اعلم (وھو فیما) رواہ یوسف القاضی عن عمر بن مرزوق عن شعبۃ عن الاعمش عن مسروق قال سأل رجل لعبد اللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ مِائَۃً قَالَ

بَانَتْ بِثَلَاثٍ وَسَائِرُ ذَالِكَ عُدْوَانٌ -

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی نے سوال کیا کہ ایک آدمی نے اپنی عورت کو تین طلاقیں دیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں سے عورت حرام ہو گئی باقی زیادتی ہے۔

(۲۹) دار قطنی ۲/۴۳۰ } حدثنا ابو احمد محمد بن ابراھیم الجرجانی نا عمران بن موسیٰ بن مجاشع السختیانی نا شیبان ابن فروخ نا محمد بن راشد عن سلمة بن ابی سلمة بن عبد الرحمن عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف طَلَّقَ اِمْرَءَتَهٗ تُمَاضَرَ بِنْتِ الْاَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ وَهِيَ اُمُّ اَبِي سَلْمَةَ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ فِيْ كَلِمَةٍ وَّاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِهٖ عَابَ ذَالِكَ -

عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ ام ابی سلمۃ کو ایک ہی کلمے میں تینوں طلاقیں دیں ہمیں کسی اصحاب سے یہ اطلاع نہیں ملی کہ کسی نے اس کو معیوب سمجھا ہو۔

(۳۰) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ اِمْرَءَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيْقَةً اَوْ طَلَّقَ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (قط فی الافراد والدیلمی عن الحسن بن علی) -

حضرت حسن بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو ہر طہر کے وقت طلاق دی یا ہر طہر کے سرے پہ طلاق دی یا ایک

ہی دفعہ تین طلاقیں دے دیں اس کے لئے حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۱) دار قطنی ۲/۴۳۸ } نا عبداللہ بن محمد بن عبد العزیز نا داؤد بن رشید نا ابو حفص الابار عن عطاء بن السائب عن الحسن عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلٰثًا لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ۔

حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو کہا جگہ خالی کر دے " تو بری ہے" تو فارغ ہے" تو علیحدہ ہے تو حرام ہے تین طلاقیں واقع ہو گئیں اس کے لئے وہ عورت حلال نہیں ہے حتیٰ کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

(۳۲) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ اَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (طب عن الحسن بن علی)

طبرانی نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب کسی آدمی نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند پر وہ حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۳) کنز العمال ۵/۱۵۸ } اَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا عِنْدَ الْاِقْرَاءِ اَوْ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً لَمْ تَحِلَّ لَهٗ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (ق عن السید الحسن ابن عساکر عنہ عن ابیہ)

ابن عساکر نے حضرت حسن رضی اللہ تعالےٰ سے روایت بیان کی ہے کہ جس شخص نے اپنی عورت کو حیض کے بعد تین طلاقیں مبہم یعنی اکٹھی دے دیں تو جب تک وہ غیر خاوند سے نکاح نہ کرے پہلے خاوند کے لئے حلال نہیں ہو سکتی۔

(۳۴) بیہقی ۷/۳۳۲ } اخبرنا ابو عبد اللہ الحافظ نا ابو العباس بن یعقوب نا یحیی بن ابی طالب انا عبد الوہاب بن عطا انا حمید بن واقع بن سحبان اَنَّ رَجُلاً اَتٰی عِمْرَانَ بن حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ وھو فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ رَجُلٌ طَلَّقَ اِمْرَءَتَہٗ ثَلَاثًا وَھُوَ فِیْ مَجْلِسٍ قَالَ اَثِمَ بِرَبِّہٖ وَحُرِّمَتْ عَلَيْہِ اِمْرَءَتُہٗ۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابی عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کسی شخص نے مسجد میں دریافت کیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں ایک ہی مجلس میں دیں عمران بن حصین رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے حکم دیا کہ اپنے رب کا گنہگار رہے اس کی عورت اس پر حرام ہو گئی۔

(۳۵) کنز العمال ۵/۱۹۲ } عن جبیب بن ابی ثابت عن بعض اصحابہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی عَلِیٍّ فَقَالَ طَلَّقْتُ اِمْرَءَتِیْ اَلْفًا قَالَ ثَلَاثٌ تُحَرِّمُھَا عَلَيْکَ وَاقْسِمْ سَائِرَھَا بَيْنَ نِسَائِکَ۔

(ق) بعض اصحاب علی المرتضٰی رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے کہ ایک آدمی علی المرتضٰی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا کہ میں نے اپنی عورت کو ہزار طلاقیں دی ہیں آپ نے فرمایا تین طلاقوں نے عورت تجھ پر حرام کر دی اور باقی تمام عورتوں میں تقسیم کرے۔

(۳۶) کنز العمال ۵/۱۶۲ } عن الشعبی قَالَ قال عَلِیٌّ اَلْخَلِیَّۃُ اَلْبَرِیَّۃُ وَالْبَتَّۃُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ اِذَا نَوٰی فَھُوَ بِمَنْزِلَۃِ الثَّالِثِ ۔

(ت) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا علیحدہ ہو جا، دور ہو جا، فوری طلاق، جدا ہو جا، جب کہنے والے نے تین طلاقوں کی نیت کی تو تینوں ہی واقع ہو گئیں ۔

اسلام کے ائمہ اربعہ کا اتفاقی عقیدہ ایک دفعہ تین طلاقوں کے وقوع پر

(۳۷) مسلم مع نووی ۱/۴۷۸ } واختلف العلماء فیمن قَالَ لِامْرَأَتِہٖ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثًا فَقَالَ الشَّافِعِیُّ وَمَالِکٌ وَاَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَاَحْمَدُ وَجَمَاھِیْرُ الْعُلَمَاءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یَقَعُ الثَّلَاثُ وَقَالَ طَاؤُسٌ وَبَعْضُ اَھْلِ الظَّاھِرِ لَا یَقَعُ بِذَالِکَ اِلَّا وَاحِدَۃٌ ۔

کسی شخص نے اپنی بیوی کو ایک ہی دفعہ تین طلاقیں کہہ دیں تو اس میں بعض کا اختلاف ہے امام شافعی، امام مالک، ابوحنیفہ اور امام احمد بن حنبل رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تمام جمہور علماء سلف وخلف کا عقیدہ یہی ہے کہ تین طلاقیں اکٹھی واقع ہو گئیں لیکن طاؤس اور بعض ظاہر بین نے کہا ہے کہ نہیں ایک ہی ہوتی ہے۔ ان احادیث صحیحہ مذکورہ اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فیصلے کے موافق اس مسلمہ محدث کی زبانی ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ ایک دفعہ ایک ہی مجلس میں تینوں طلاقیں کہنے سے تینوں طلاقیں مغلظہ واقع ہو جاتی ہیں

اور یک لخت وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے۔

"وہابی" مرسی صاحب تم نے تو اکٹھی تین طلاقوں کے وقوع کی حدیثیں بیان کر کے انبار لگا دیے لیکن اس کے خلاف رکانہ کی حدیث ہے کہ آپ نے رکانہ کو رجوع کا حکم دے دیا۔

"محمد عمر" بھئی وہابی صاحب پہلے لوگ شراب پی لیتے تھے لیکن بعد میں اس کی حرمت نازل ہو گئی ایسے ہی پہلے طلاق رجعی ہی تھی خواہ ایک کہے یا دو یا تین لیکن بعد میں مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے حرمت کا حکم جاری فرما دیا جیسا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے ثابت ہوا آپ نے خود ایک دفعہ تین طلاقوں سے عورتوں کو حرام کر دیا اور کئی واقعات آپ کے زمانے میں ہوئے اور آپ نے حرمت کا فتویٰ دیا آپ کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ و اکابرین صحابہ کرام رضوان اللہ کے فیصلے فقیر نے لکھ دیے وہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف کبھی عمل نہیں کر سکتے تھے۔

رکانہ بن عبد یزید نے اپنی عورت سہیمہ کو طلاق دی تو آپ نے یک لخت طلاق سے رجوع کرا دیا یہ سابقہ عمل ہے۔

وہابیوں کی دسویں نسل

وہابیوں کے نزدیک کسی نے زنا بالجبر کیا تو جائز ہے

عرف الجادی ۲۸۰ } ہر کہ مکرہ شد بر زنا اور ا زنا جائز است و حد غیر واجب چہ احکام شرعیہ مقید با اختیار است۔

جو شخص زنا پہ مجبور ہو جائے اس کو زنا جائز ہے اس پہ حد واجب نہیں کیونکہ

احکامات شرعیہ اختیار سے مقید ہیں۔

کیوں جی وہابیو! اب بتاؤ جبر و زنا سے جو پیدا ہوگا وہ وہابی کہلائے گا یا نہ؟

لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا ۝ اے مسلمانو تم زنا کے قریب نہ جاؤ کیونکہ وہ بے حیائی اور بُرا طریقہ ہے۔

زنا بالجبر ہو یا برضا زنا زنا ہی ہوگا اصل میں فرق نہیں ہو سکتا۔ نہ زنا کے فحش ہونے میں کوئی فرق اور نہ ہی برائی میں کوئی کمی۔ تم نے تو متعہ اور زنا کی بھی حد توڑ دی اور وہابی شریعت میں زنا کی حد بھی معاف ہے۔ فافہم

گیارھویں وہابی نسل

فقہ محمدیہ ۶۵ } اور اگر سارا حشفہ غائب نہ ہو یعنی بلکہ بعض غائب ہو اور بعض باہر رہے تو اس کے ساتھ کوئی حکم متعلق نہیں ہوتا یعنی نہ اس پر غسل واجب ہوتا ہے اور نہ کوئی اور حکم اس کے ساتھ متعلق ہوتا ہے۔

"محمد عمر" کیوں جی وہابی صاحب اگر کچھ حشفہ کسی وہابی مرد کا کسی غیر عورت وہابن کی فرج میں داخل ہوا اور انزال ہو گیا وہابی شریعت میں تو نہ اس پہ حد زنا ہے اور نہ غسل شرعی وہابی مذہب میں لیکن اگر بچہ پیدا ہو گیا تو وہ اصل وہابی ہوگا یا نہ؟

فقہ محمدیہ ۶۵ } اجماع ہے سب علماء وہابین کا اس پر کہ اگر مرد اپنے ذکر کو عورت کے ختنے کی جگہ پہ رکھے اور اس کے اندر داخل نہ کرے تو نہانا واجب نہیں ہوتا نہ مرد پہ اور نہ عورت پر۔

کیوں جی وہابی صاحب اب تو لطف اُٹھاؤ اور غسل کی ضرورت بھی نہ رہی بن غسل

کے ہی پاک ہے۔

وہابی مہتابی

وہابی مذہب میں عیاشی کی اجازت ہے

نزل الابرار ۲/۲۸ } وَلَوْ اَیْقَظَ زَوْجَتَہٗ اَوْ اَیْقَظَتْہُ ھِیَ لِجِمَاعِھَا فَمَسَّتْ یَدُہٗ بِنْتَھَا الْمُشْتَھَاۃَ سَوَاءٌ کَانَ مِنْہُ اَوْ مِنْ غَیْرِہٖ اَوْ مَسَّتْ یَدُھَا اِبْنَہٗ سَوَاءٌ کَانَ مِنْھَا اَوْ مِنْ غَیْرِھَا لَا تَحْرُمُ الْاُمُّ عَلَیْہِ خِلَافًا لِلْاَحْنَافِ وَاسْوَاءٌ فِیْ ذَالِکَ الْعَمْدُ وَالنِّسْیَانُ وَالْخَطَاءُ وَالْاِکْرَاہُ۔

اور اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو جگایا یا بیوی نے اپنے خاوند کو جگایا خاوند نے اپنی بیوی سے جماع کیا پھر اس آدمی کی بیوی جس سے اس نے جماع کیا ہے اس کی بیٹی شہوۃ زدہ نے اپنے باپ کو چھوا اسی خاوند سے بیٹی ہے یا کسی دوسرے خاوند سے یا عورت نے اپنے بیٹے کو چھوا اسی خاوند سے ہو یا کسی اور خاوند سے (تو وہ عورت اس پر حرام نہیں ہوگی) اس کا نتیجہ اگلی عبارت میں لکھا ہے سنیے۔

وہابی پٹاخہ

نزل الابرار ۲/۲۸ وحید الزمان } وَلَوْ قَبَّلَ اُمَّ امْرَءَتِہٖ بِشَھْوَۃٍ اَوْ بِلَا شَھْوَۃٍ اَوْ فِیْ مَوْضِعٍ کَانَ لَمْ تَحْرُمْ عَلَیْہِ امْرَءَتُہٗ خِلَافًا

لِلْاَحْنَافِ وَكَذَا اِذَا لَوْ مَسَّهَا اَوْ عَانَقَهَا اَوْ قَرَصَهَا اَوْ عَضَّهَا۔

اور کسی شخص نے شہوۃ سے اپنی ساس کا بوسہ لیا شہوۃ یا بلا شہوۃ یا کسی اور جگہ کا بوسہ لیا اس کی عورت اس پر حرام نہ ہوگی احناف اس کے خلاف ہیں۔ اسی طرح اگر آدمی نے ساس کا بوسہ لیا یا معانقہ کر لیا یا ساس کو کھرچا یا کاٹا تو اس کی عورت اس پر حرام ہوگی۔

نوٹ: اس عبارت سے معلوم ہوا کہ بوسہ بازی میں بیوی اور ساس یکساں ہیں اس کے نکاح میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

ایسے ہی بیوی اور ساس سے سینہ لگا کر ملنے اور نوچنے اور دانتوں سے کاٹنے میں یکساں ہیں خواہ ساس کی کسی جگہ کو نوچے یا کسی جگہ بوسہ بازی کرے یا دانتوں سے کاٹ بھی لے تو اس کی عورت وہابی مذہب میں حرام نہ ہوگی وہابی نواب صاحب خود تحریر فرماتے ہیں کہ احناف کے نزدیک ساس سے ایسے افعال کرنے والے کا نکاح بھی گیا اور اس کی عورت بھی اس پر حرام ہو گئی لیکن وہابی مذہب تو یار عجیب ہے بیوی اور ساس کا اس مذہب میں کوئی فرق ہی نہیں۔

ساس کے متعلق قرآنی فیصلہ

نساء ۴ ﴿ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہاری عورتوں کی مائیں بھی تم پر حرام کی گئی ہیں۔

وہابی ٹوٹکہ

فقہ محمدی کلاں ۲/۵ ﴿ نکاح اور شادیوں میں نابالغہ لڑکیوں کا گانا جائز ہے بشرطیکہ

اس میں فحش اور جھوٹ نہ ہو جب کوئی عورت خاوند کے پاس بیاہی جائے تو مستحب ہے کہ اس کے ساتھ کسی گانے والی کو بھیجا جائے جو اس کے ساتھ یہ شعر پڑھتی جائے۔

شعر اَتَيْنَاكُمْ اَتَيْنَاكُمْ فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ

ہم تمہارے پاس آئی ہیں ہم تمہارے پاس آئی ہیں اللہ تعالےٰ ہمیں بھی زندہ رکھے اور تمہیں بھی زندہ رکھے۔

وَلَوْ لَا حِنْطَةُ السَّمْرَاءُ لَمْ نَسْمِنْ عَذَارَاكُمْ

اور اگر گندم سرخ رنگ کی نہ ہوتی تو تمہاری کنواریاں موٹی نہ ہوتیں۔

نزول الابرار ۲/۳، وحید الزمان حیدرآبادی
وَلَا بَاسَ بِالْغِنَاءِ وَالْمَزَامِيْرِ فِيْ زِوَاجٍ اَوْ خِتَانٍ اَوْ نَحْوِهِمَا مِنْ مَرَاسِمِ الْفَرْحِ بِشَرْطِ اَنْ لَا يَكُوْنَ الْمُغَنِّي اِمْرَءَةً اَجْنَبِيَّةً مُشْتَهَاةً اَوْ اَمْرَدَ صَبِيْحَ الْوَجْهِ اِمَّا لَوْ غَنَتْ جَارِيَةٌ مِنَ الْجَوَارِيْ اَوْ غَنِيَ رَجُلٌ شَابٌّ اَوْ شَيْخٌ فَلَا بَاسَ بِهٖ . . . وَمِنْ اَصْحَابِنَا مَنْ مَنَعَ عَنْهُ وَالَّذِيْ يَشْتَدُّ فِيْهِ وَهُوَ مُخْطِئٌ اَوْضَالٌّ

نکاح اور ختنوں میں یا اس کے علاوہ خوشیوں کے مواقع پہ گانا اور باجے بجانا جائز ہے بشرطیکہ عورت اجنبیہ شہوۃ کے قابل یا ہیجڑا خوبرو نہ ہو اگر لونڈی جوان یا بوڑھا گائیں تو کوئی حرج نہیں اور ہمارے بعض دوست منع کرتے ہیں اور اس میں سختی کرتے ہیں وہ گنہگار ہیں گمراہ ہیں۔

وہابی علم کی زبانی یہ بھی ثابت ہوا کہ مساجد میں دف رمضان شریف کے روزہ افطار کرنے کے لئے بجائی جائے تو خوشی کا وقت ہے جائز ہے۔

وہابی مذہب میں نابالغ لڑکیوں کا گانا اس لیے جائز کیا گیا کہ اگر سننے والے وہابی کو شہوۃ غالب ہو جائے تو مضائقہ نہیں کسی وہابن سے زبردستی زنا کرے تو جائز ہے اس پر کوئی حد نہیں اور جو اس سے پیدا ہو گا وہ وہابی ہی کہلائے گا۔ فافہم وتب عن ھذا المذھب۔

فتوی ثنائیہ ۲/۹۱ } نکاح میں دف بجانا مشروع بلکہ نکاح کا اعلان دف کے ذریعہ سے مستحب معلوم ہوتا ہے۔

ملاحظہ ہو مشکوٰۃ ۲۷۳ عن عائشہ . . . واضربوا علیہ بالدف

کہدو وہابیو آمین

اور خوشیوں میں باجے اور گانے دف وغیرہم شروع کر دو۔

وہابن اگر کسی صورت سے سیر نہ ہو تو وہابی مذہب میں ایک اور طریقہ بھی رائج ہے سنیئے

وہابی پھلجھڑی

نزول الابرار ۲/۵۷ } اِمَّا لَوْ جَامَعَ اَجْنَبِیَّۃً بِالطَّرِیْقِ الْغَیْرِ الْمُعْتَادِ اَوْ بِالْحَجَرِ اَوِ الْحَدِیْدِ اَوِ الْخَشَبَۃِ وَهَلَكَتْ فَعَلَیْهِ اَرْشُ الْجِنَایَۃِ وَلَا مَهْرَ وَلَا عَقْرَ وَقِیْلَ یَجِبُ الْعَقْرُ اَیْضًا كَمَا فِی الْمَعْلُوْطَۃِ بِهَا۔

اگر کسی آدمی نے کسی اجنبیہ عورت کے ساتھ خلاف عادت جماع کیا یعنی دبر زنی کی فرج میں پتھر لوہا یا لکڑی گھسیڑ دی عورت مر گئی تو اس پر قتل کی

چھٹی ہے نہ زنا کا حق مہر۔ بعض نے کہا ہے کہ زنا کا حق مہر دینا پڑے گا۔
جیسا کہ جس نے غیر عورت کے ساتھ غیر آدمی نے دبر زنی کی تو زنا کا حق مہر
دینا پڑتا ہے۔

وہابی مسئلہ

کہ اگر کسی شخص نے کسی غیر عورت اجنبیہ کے ساتھ دبر زنی کی یا اجنبیہ کی فرج میں پتھر یا لکڑی
داخل کر دی اور عورت ہلاک ہو گئی تو ایسے شخص پر کوئی سزا نہیں۔
بالفرض اگر زن وہابیہ کا کوئی اور چارہ نہ چلے تو نگاہ سے ہی گزارہ کر سکتی ہے۔

وہابی مہتابی

نزل الابرار ۲/۷۴ } وَيَجُوزُ لِلْمَرْءَةِ النَّظْرُ إِلَى الرِّجَالِ الْأَجَانِبِ
وَحَدِيثُ أَفَعَمِيَا وَإِنَّ أَنْتُمَا مَحْمُولٌ عَلَى أَنَّهُ
خَاصٌّ بِأَزْوَاجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَذَالِكَ يَجُوزُ لِلرَّجُلِ النَّظْرُ
إِلَى فَرْجِ امْرَءَتِهِ وَحَدِيثُ يُوْرِثُ الطَّمْسَ أَوِ الْفِشَاءَ ضَعِيفٌ۔

اور عورت کو غیر آدمیوں کو دیکھنا جائز ہے اور حدیث کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم
نے اپنی عورتوں کو فرمایا عبداللہ بن ام کلثوم تو اندھا ہے کیا تم بھی اندھی ہو یہ
صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے لیے تخصیص ہے اور
اسی طرح آدمی کے لئے بھی جائز ہے اپنی عورت کی فرج کو دیکھنا اور جو نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی عورت کی شرمگاہ کو دیکھنے والا ڈرتا نہیں کہ

اللہ تعالیٰ اس کو اندھا کر دے یا اس کی آنکھوں پر پردہ آجائے۔

نوٹ :- وہابی ان سب عیشوں سے اسلام کو غیر مسلموں کے سامنے بدنام کرتا ہے اور غیر مسلموں کو یہ ظاہر کرتا ہے کہ ہم اہلحدیث ہیں اسلام اصل مذہب ہمارا ہی ہے جو قرآن و حدیث مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے براہ راست ماننے والے ہیں باقی سب غیروں کے ماننے والے ہیں لیکن غیر بیچارے کیا سمجھیں کہ داڑھی کے پردے میں یہ کیا کچھ کرتے ہیں حالانکہ جب تک اولیاء اللہ کا دامن نہ لیا جائے انسان اپنی عقل سے بھٹکتا ہے اور اس کو ابلیس راہ مستقیم پر چلنے ہی نہیں دیتا اور اولیاء اللہ اور انبیاء علیہم السلام کی حد میں ابلیس آ نہیں سکتا کیونکہ رب العزت کا وعدہ ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اے ابلیس میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہوگا۔ لہٰذا اولیاء اللہ کے دامن پکڑنے سے انسان نبی اللہ تک پہنچ سکتا ہے اور اطاعت مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خداوند کریم تک پہنچا دیتی ہے فافہم عیشوں سے خداوند کریم نہیں ملتا۔

وہابیوں کو چیلنج

اور انعام

جو وہابی ان مذکورہ نسلوں کا ثبوت قرآن اور حدیث سے صراحۃً دکھا دے گا یا یہ ثابت کرے کہ اصحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بھی ان دسوں امورات سے کسی پر عمل کیا تو اس کو فقیر مبلغات یکصد روپیہ انعام دیگا۔

وہابی چونکہ عیاشی میں غیر مسلموں سے بھی ترقی کر چکا ہے جب اس کو کوئی عورت میسر نہ ہو تو عیاشی میں اس کی زندگی اس کی قوۃ شہوانی کو بھڑکاتی ہے اخیر بیچارہ

نہ نہیں سکتا پھر مشت زنی پر اُتر آتا ہے۔ سنیئے وہابی کتب سے عرض کرتا ہوں۔
کسی نے صحیح کہا ہے۔

بازند نجدیاں دروں کوچہ ہائے زن
مہتاب وڈٹکہ وپٹاخہ دپھلجڑی،

وہابی تطہیر

فقہ محمدیہ کلاں ۱/۲۷ } جماع کے بعد نہانا فی الفور واجب نہیں بلکہ واجب ہوتا ہے نہانا وقت نماز کے۔

وہابی چونکہ دن رات اپنی عورت سے مشغول رہتا ہے اگر عورت سے موقعہ نہ ملا تو کنجری بازی سے فائدہ اُٹھالیا اگر وہ بھی چارہ نہ چلا تو مشت زنی سے گزارہ کر لیا۔ سامی کو لپٹ گیا اس لئے وہابی بیچارے کو شہوۃ ہر وقت مجبور رکھتی ہے تو جنابت کے غسل میں ڈھیل دے دی۔

وہابن کی حقیقی طہارۃ

فتوی ثنائیہ ۲/۱۳۶ } س - ایک عورت اپنے خاوند کے گھر سے چوری سے کسی غیر آدمی کے ساتھ چلی جاتی ہے تین ماہ کے بعد واپس لائی گئی کیا اس عورت کا نکاح پہلے خاوند سے دوبارہ کرنا چاہیئے یا نہیں ؟

ج - اغوا شدہ عورت کا نکاح خاوند سے بحال رہتا ہے اگر وہ واپس خاوند کے گھر لائی جائے تو نکاح جدید کی ضرورت نہیں اللہ اعلم! (اہلحدیث امرتسر ص ۱۳ ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء

اس سے پیدا ہوا تو پکا غیر مقلد وہابی اب تم سوچو کہ تم کون ہو ؟

وہابی فرقے میں مشت زنی واجب ہے

وہابی مہتابی

(۱) عرف الجادی ۲/۲۰ } بالجملہ استنزال منی بکف وبچیزے از جمادات نزد دعائے حاجت مباح است ولاسیما چوں فاعل خاشی ازوقوع درفتنہ یا معصیت کہ اقل احوالش نظر بازلیست باشد کہ دریں حین مندوب است بلکہ گاہے واجب گردد۔

حاصل کلام کا یہ ہے کہ مشت زنی یا کسی سخت چیز سے رگڑ کر منی بہانا قوۃ شہوانی کے وقت مباح ہے خاص کر جب فاعل کو گناہ میں پڑنے کا خطرہ ہو کیونکہ اس کی نگاہ نے اس کو مجبور کردیا ہو تو اس وقت مباح بلکہ کبھی واجب بھی ہو جاتی ہے۔

محمد عمر جب وہابی سے مشت زنی کی دلیل طلب کی جاتی ہے کہ تم اہلحدیث ہونے کا دعوی رکھتے ہو اور اپنے آپ کو قرآن وحدیث پر براہ راست عمل کرنے کے مدعی ہو ذرا اپنے مذہب کی مشت زنی کے وجوب کی دلیل قرآن سے دکھاؤ تو وہ فوراً (معاذاللہ) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر تہمت لگاتا ہے حالانکہ کسی اصحابی نے نہ مشت زنی کی ہے اور نہ ہی مشت زنی کا فتوی دیا ہے اب وہابی ٹوٹکہ سنا دیتا ہوں ثابت ہوتا ہے کہ وہابی کی قوت باہ بڑی طاقتور ہے منکوحہ سے تجاوز کر کے اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح کر لیتا ہے پھر بھی قوت شہوانی غالب ہے تو پھر ساس سے صحبت کرتا ہے پھر بہو کے ساتھ پھر نانی دادی سے بھی نکاح کر لیتا ہے کئی اوروں سے تجاوز کرکے پھر بھی پورا نہیں ہوتا تو کہتا ہے مشت زنی بھی واجب ہے معلوم ہوا کہ وہابی مذہب میں دنیا کی کوئی ایسی برائی

نہیں جو اس مذہب میں داخل نہ ہوا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہابی مذہب میں پر سو دا ملتا ہے کنواری مل جاتی ہے نہ ملے تو اس سے ہمبستری کر کے اس کی اولاد نکال لے اور نکاح کرے متعہ کرے وہابی اپنے مسلک سے کسی کو خارج نہیں کرتا۔

وہابی بہتان
مشت زنی کے متعلق وہابی ٹوٹکہ

عرف الجادی ۲۰۷ } بعض اہل علم نقل ایں استمناء از صحابہ نزد غیبت از اہل خود کردہ اند و در مثل ایں کار حرجے نیست بلکہ ہمچو استخراج دیگر فضلات موذیہ بدن است ۔

مشت زنی کو بعض اہل علم نے صحابہ سے نقل کیا ہے کہ جب مرد اپنی بیوی سے غائب ہو دوسرے فضلات موذیہ کی طرح اس کو بدن سے نکال دیا جائے تو مشت زنی میں کوئی حرج بھی نہیں ۔

محمد عمر: یہ تھا وہابی ٹوٹکہ وہابی صاحب! قرآن وحدیث کا نام لے کر مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو کیا یہ قرآن وحدیث پر عمل ہے کہیں قرآن وحدیث سے دکھا سکتے ہو ؟ منی کو تم نے پاک کہہ دیا ہے تاکہ مساجد میں مشت زنی کر لی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں اسی لئے وہابی مسجدوں میں مسلمانوں کی نماز حرام ہے ۔

ہم مسلمان اگر قرآن وحدیث صحیحہ پر عمل کرتے ہوئے میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم منائیں اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادۃ باسعادت کا ذکر خیر قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کریں نوافل پڑھیں اولیاء اللہ کی خدمت میں حاضر ہو کر ذکر اللہ سکھیں بیس رکعت

نزاویح پڑھیں شبینہ پڑھیں درود شریف بکثرت پڑھیں کنویں پاک رکھیں پاک پانی سے غسل و وضو بنائیں مرد عورت منی سے بغیر دھوئے کپڑے نہ پہنیں حلال، پاک کھائیں اور حلال پاک بہترین مِمَّا تُحِبُّوْنَ سے خرچ کر کے اپنے اکابرین اور بزرگان دین کو اس کا ثواب پہنچائیں۔

تو تم ہم پر شرک و بدعت اور کفر کے فتوے جڑ دو تم قرآن کریم کے معانی بدلو قرآن کریم کو چٹائیوں پر رکھ کر بے ادبی کرو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کرو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مشت زنی سے متہم کرو کچھوے، گوہ اور بجو سے پیٹ بھرو کتے بلے اور خنزیر کا معرق پانی پیو اور اسی سے وضو اور غسل بناؤ منی سے اپنے کپڑے، بدن، چٹائیاں اور مسجدوں کے فرش گندے رکھو۔ نانی، دادی اور بیٹی سے نکاح کرو ساس، بہو سے جماع کر کے نسل وہابین کو ترقی دو کنواری عورتوں سے منع کر کے فتویٰ دے کر لطف اٹھاؤ مشت زنی کرو اور کراؤ تاکہ وہابی نامرد ہو جائیں اور وہابی ملاؤں کا کام بنے وہابی ملاؤں نے اسی لئے منی کو پاک کہہ دیا ہے تاکہ کپڑا بھی نہ بدلنے کی ضرورت پڑے تمہارا مذہب تو یار ہندو سے بدتر ہے یہ تمہاری توحید ہے کچھ خدا کا خوف کرو نوافل، دعا شب بیداری اپنا وطیرہ بناؤ اور یہ امور پاک رہنے اور حلال پاک کھانے اور برائی سے پرہیز کرنے پر مبنی ہیں اللہ تعالےٰ تمہیں ہدایت دے اور نیکی کی توفیق دے اور وہابی مذہب سے نجات دے تم نے تو غیر مسلم مذاہب کے روبرو اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔

غیر مقلد وہابی کی قربانی مرغا

فتویٰ ستاریہ ۲/۲۷ } (سوال نمبر ۲۹۰) معروض آنکہ زمانہ حال میں چیزوں کی گرانی حد سے بڑھ گئی ہے اس وجہ سے امسال قربانی کا جانور پندرہ بیس روپے سے کم ملنا دشوار ہے۔ بندہ نے سنا تھا کہ پہلے کسی صحیفہ میں یہ مضمون نکل چکا ہے کہ مرغ کی قربانی بھی جائز ہے فرمان نبوی الدین یسر اور فرمان الٰہی ما جعل علیکم فی الدین من حرج کے عموم کے ماتحت اگر آپ مرغ کی قربانی جائز سمجھتے ہوں تو بندہ کی تحقیق کرادیں۔　　(از مولوی محمد صاحب) ضلع فیروز پور)

جواب (۲۹۰) شرعاً مرغ کی قربانی جائز ہے۔

وہابیو آؤ انعام حاصل کرو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا کسی اصحابی نے عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مرغا قربانی دیا ہو دکھادو　تو فقیر ایسے شخص کو مبلغات

دس روپے نقد انعام

پیش کرے گا۔

یہ فرقہ صرف اہلحدیث نام رکھا کر سابقہ اصل حدیث مصطفےٰ کے رفقاۃ کو بدنام کر کے دھوکہ دے رہے ہیں حقیقتہً یہ فرقہ سیاسی ہے اور خداوند کریم اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ اور اسلام کا دشمن ہے۔

وہابیوں کا جنازہ مسجد میں

فتویٰ ستاریہ ۲/۲۴ } سوال (۲۸۱) مفصل طور سے درج فرمادیں کہ آیا مسجد میں نماز

جنازہ پڑھنی جائز ہے یا نہیں ؟

جواب (۲۸۱) کتاب وسنت کی رو سے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنا جائز و درست بلکہ مسنون ہے۔

محمد عمر: بنی وہابیو ہم نے تو کتاب اللہ کو اپنا معمول بنایا ہوا ہے جیسا کہ تم نے ملاحظہ فرما لیا بعد ازاں مسئلہ حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہیں تو ہم نے مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم دیکھی تو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرما دیا کہ مسجد میں نماز جنازہ پڑھنے والے کا جنازہ نہیں ہوتا لہٰذا ہم تو مسجد میں جنازہ نہیں پڑھتے جنازگاہیں ہمارے سینوں نے مستقل علیحدہ بنائی ہوئی ہیں فقیر تمہیں بھی حدیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سنا دیتا ہے۔

ابوداؤد شریف ۲/۹۸ } حدثنا مسدد نا یحییٰ عن ابن ابی ذئب حدثنی صالح مولی التوأمہ عن ابی ھریرہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَا شَیْئَ لَہٗ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی جنازہ نہیں ہوا اور نہ ہی پڑھنے والے کو کوئی ثواب ملا۔

ابن ماجہ ۱۱۰ } حدثنا علی بن محمد ثنا وکیع عن ابن ابی ذئب عن صالح مولی التوأمۃ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فِی الْمَسْجِدِ فَلَیْسَ لَہٗ شَیْئٌ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے جنازے پر مسجد میں نماز پڑھی اس کی نماز جنازہ نہیں ہوئی۔

کیوں جی وہابیو تمہارے تو جنازے بھی گئے تمہارے ملاں تمہیں بغیر جنازے اور بغیر دعا کے ہی دفن کر دیتے ہیں تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ جنازے کے بعد دعا نہیں مانگتے انہیں یقین ہے کہ نماز جنازہ ہی نہیں ہوئی تو دعا کس لئے اور صرف دعا ہی رب العزت سے مانگ دیں کہ یا اللہ ہماری میت کے گناہ معاف فرمائے لیکن تمہارے ملاؤں کو یقین ہے کہ ہماری تمام عمر تو شرک اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی نجاست کھانے اور استعمال کرنے میں گزری ہے یہ بخشش کے قابل ہی نہیں اور انہیں یہ بھی یقین ہے کہ ہم توحید ورسالت و ولایت کے منکرین ہیں۔ اور فرمان خداوندی ہیں کہ وَمَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فی ضلٰل کہ اللہ تعالےٰ کفار کی دعا ردی کی ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔ ہمارے دعا مانگنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں کیونکہ نامنظور ہے ۔ وہابیو تمہاری تو زندگی تمہارے ملاؤں نے برباد کر دی اب بھی وقت ہے بچ جاؤ اور وہابیت سے توبہ کر لو۔ وَمَا علینا الا البلاغ المبین ۔

وہابی فرقے کی
مختصر تاریخ

وہابیت اور سلاطین اسلامیہ

وہابی فرقے کی ابتدا اسلام میں

درر کامنہ ۱۴۴ لابن حجر عسقلانی
احمد بن عبد الحلیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن ابی القاسم بن تیمیۃ الحرانی ثم الدمشقی الحنبلی تقی الدین ابو العباس بن شہاب الدین بن مجد الدین

ولا فی عاشر ربیع الاول ۶۶۱ھ۔ احمد بن عبد الحلیم المعروف ابن تیمیہ حرانی ثم الدمشقی حنبلی کنیت ابو العباس ابتدا ربیع الاول ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا۔

ابن تیمیۃ نے فتویٰ حمویۃ لکھا جس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے متعلق بہت زیادتیاں لکھیں جس سے مسلمان بہت مخالف ہو گئے۔

الدرر الکامنۃ ۱۴۵
وَاَوَّلُ مَا اَنْکَرُوْہُ عَلَیْہِ مِنْ مَقَالَاتِہٖ فِیْ شَہْرِ رَبِیْعِ الْاَوَّلِ ۶۹۸ھ قَامَ عَلَیْہِ جَمَاعَۃٌ مِّنَ الْفُقَہَاءِ ابن تیمیہ کی پہلے تھوڑی باتوں کا لوگوں نے ربیع الاول ۶۹۸ھ میں انکار شروع کیا اور ابن تیمیہ کے

بِسَبَبِ الْفَتْوٰی الْحَمَوِیَّۃِ وَبَحَثُوْا مَعَہٗ وَمَنَعَ مِنَ الْکَلَامِ ثُمَّ حَضَرَ مَعَ الْقَاضِیْ امام الدین فتویٰ حمویہ لکھنے کی وجہ سے فقہاء کی ایک جماعت اس کے مقابلے کے لئے کھڑی ہو گئی۔ اور ابن تیمیہ کے ساتھ مناظرے شروع ہو گئے اور

القزوینی فَانْتَصَرَ لَہٗ وَقَالَ ہُوَ وَاَخُوْہُ جلال الدین مَنْ قَالَ عَنِ

الشَیخ تقی الدین ابن تیمیہ بند ہو گیا پھر قاضی امام الدین کے ساتھ حاضر ہوا قاضی نے
اس کی مدد کی قاضی اور اس کے بھائی جلال الدین نے اعلان کیا کہ جس نے تقی الدین کی طرف سے
شَیْئًا عَزَّرْنَاہُ ثُمَّ طُلِبَ ثَانِیْ مَرَّۃً فِیْ سَنَۃِ ۷۰۵ھ اِلیٰ
مِصْرَ فَتَعَصَّبَ عَلَیْہِ کچھ کہا ہم اس کو سزا دیں گے پھر دوبارہ ۷۰۵ھ میں
عدالت میں بلایا گیا۔

بَیْبَرَسْ الْجَاشَنْکِیْر وَانْتَصَرَ لَہٗ سَلَارُ ثُمَّ آلَ اَمْرُہٗ اَنْ حُبِسَ
فِیْ خَزَانَۃِ الْبُنُوْدِ مُدَّۃً ثُمَّ نُقِلَ فِیْ صَفَرِ سَنَۃِ ۷۰۹ھ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ
ثُمَّ اُخْرِجَ عَنْہُ وَاُعِیْدَ اِلَی الْقَاہِرَۃِ پھر صفر ۷۰۹ھ میں اسکندریہ
میں منتقل کیا گیا پھر وہاں سے نکال کر قاہرہ لوٹایا گیا پھر اسکندریہ لایا گیا۔

ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی الْاِسْکَنْدَرِیَّۃِ ثُمَّ حَضَرَ النَّاصِرُ مِنَ الْکَرْکِ فَاَطْلَقَہٗ
وَوَصَلَ اِلیٰ دِمَشْقَ پھر ناصر کے روبرو کرک میں پیش کیا گیا تو اس نے ابن تیمیہ کو بری کر دیا
فِیْ آخِرِ سَنَۃِ ۷۱۲ھ وَکَانَ السَّبَبُ فِیْ ھٰذِہِ الْمِحْنَۃِ مَرْسُوْمُ السُّلْطَانِ
وَرَدَ عَلَی النَّائِبِ اور ۷۱۲ھ کے آخر میں دمشق جا پہنچا۔

بِاِمْتِحَانِہٖ فِیْ مُعْتَقَدِہٖ لَمَّا وَقَعَ اِلَیْہِ مِنْ اُمُوْرٍ تُنْکَرُ فِیْ ذٰلِکَ فَعُقِدَ لَہٗ
مَجْلِسٌ فِیْ ابن تیمیہ کے عقائد کے اظہار کے لئے بادشاہ کے نائب کے روبرو پیش کیا گیا جب
ابن تیمیہ نے پھر غلط مسائل بیان کئے تو اس کے لئے سات رجب کو ایک مجلس منعقد کی
سَابِعِ رَجَبٍ وَسُئِلَ عَنْ عَقِیْدَتِہٖ فَاَمْلٰی مِنْہَا شَیْئًا ثُمَّ اَحْضَرُوا الْعَقِیْدَۃَ
اَلَّتِیْ تُعْرَفُ گئی اور اس کا عقیدہ دریافت کیا گیا ابن تیمیہ نے ان مسائل سے کچھ تحریر کر دیے
پھر انہوں نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو پیش کیا وہ جو واسطیہ میں مشہور تھا۔

بِالْوَاسِطِيَّةِ فَقُرِئَ مِنْهَا وَبَحَثُوْا فِيْ مَوَاضِعَ ثُمَّ اجْتَمَعُوْا فِيْ ثَانِيْ عَشَرَةَ وَقَرَّرُوْا الصَّفِيَّ يَبْحَثُ مَعَهُ ثُمَّ اَخَّرُوْهُ وَقَدَّمُوْا الْكَمَالَ الزَّمْلَكَانِيَّ ثُمَّ انْفَصَلَ الْاَمْرُ عَلٰى اَنَّهُ شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَنَّهُ شَافِعِيُّ الْمُعْتَقَدِ ۔

ابن تیمیہ کی کتاب عقیدہ واسطیہ سے ابن تیمیہ کے عقائد کو بیان کیا گیا اور کئی مقامات پر مناظرے ہوئے پھر بارہ رجب کو اجتماع ہوا اور انہوں نے صیفی ہندی کو ابن تیمیہ سے مناظرے کے لئے تیار کیا پھر لوگوں نے اس کو پیچھے ہٹا کر کمال زملکانی کو آگے کیا پھر حاکم نے فیصلہ دیا کہ ابن تیمیہ خود اقرار کرتا ہے کہ وہ امام شافعی کا مقلد ہے۔

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ غیر مقلدیت کے دلائل پیش کرتے رہے اس وقت غیر مقلد کوئی نہ تھا اخیر ابن تیمیہ نے شکست کھا کر اقرار کیا کہ میں امام شافعی کا معتقد ہوں یا تقیہ کیا کیونکہ ابن تیمیہ پہلا غیر مقلد تھا اس سے پہلے سب مقلدین تھے۔

الدرالکامنہ ۱/۱۵۵ ابن حجر عسقلانی

وَاُطْلِقَ اِبْنُ تَيْمِيَّةَ اِلَى الشَّامِ وَافْتَرَقَ النَّاسُ فِيْهِ شِيَعًا فَمِنْهُمْ مَنْ نَسَبَهُ اِلَى التَّجْسِيْمِ لِمَا ذَكَرَ فِي الْعَقِيْدَةِ الْحَمَوِيَّةِ وَالْوَاسِطِيَّةِ وَغَيْرِهِمَا مِنْ ذٰلِكَ كَقَوْلِهِ اِنَّ الْيَدَ وَالْقَدَمَ وَالسَّاقَ وَالْوَجْهَ صِفَاتٌ حَقِيْقِيَّةٌ لِلّٰهِ وَاِنَّهُ مُسْتَوٍ عَلَى الْعَرْشِ بِذَاتِهِ فَقِيْلَ لَهُ يَلْزَمُ مِنْ ذٰلِكَ التَّحَيُّزُ وَالْاِنْقِسَامُ فَقَالَ اِنَّا لَا اُسَلِّمُ اَنَّ التَّحَيُّزَ وَالْاِنْقِسَامَ مِنْ خَوَاصِّ الْاَجْسَامِ فَاُلْزِمَ بِاَنَّهُ يَقُوْلُ

بِنَحْیِیْزٍ فِی ذَاتِ اللّٰہِ وَمِنْھُمْ مَنْ یَنْسِبُہٗ اِلَی الزَّنْدَقَۃِ لِقَوْلِہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لَا یُسْتَغَاثُ بِہٖ وَاِنَّ فِی ذَالِکَ تَنْقِیْصًا وَمَنْعًا مِنْ تَعْظِیْمِ النَّبِیِّ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وَکَانَ اَشَدَّ النَّاسِ عَلَیْہِ فِی ذَالِکَ النُّوْرُ الْبَکْرِیُّ فَاِنَّہٗ لَمَّا عُقِدَ لَہُ الْمَجْلِسُ بِسَبَبِ ذَالِکَ قَالَ بَعْضُ الْحَاضِرِیْنَ یُعَزَّرُ فَقَالَ الْبَکْرِیُّ لَا مَعْنٰی لِھٰذَا الْقَوْلِ فَاِنَّہٗ اِنْ کَانَ تَنْقِیْصًا یُقْتَلُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ تَنْقِیْصًا لَا یُعَزَّرُ وَمِنْھُمْ مَنْ یَنْسِبُہٗ اِلَی النِّفَاقِ لِقَوْلِہٖ فِی عَلِیٍّ مَا تَقَدَّمَ وَلِقَوْلِہٖ اَنَّہٗ کَانَ مَخْذُوْلًا حَیْثُ مَا تَوَجَّہَ وَاِنَّہٗ حَاوَلَ الْخِلَافَۃَ مِرَارًا فَلَمْ یَنَلْھَا وَاِنَّمَا قَاتَلَ لِلرِّیَاسَۃِ لَا لِلدِّیَانَۃِ وَلِقَوْلِہٖ اَنَّہٗ کَانَ یُحِبُّ الرِّیَاسَۃَ وَاَنَّ عُثْمَانَ کَانَ یُحِبُّ الْمَالَ وَلِقَوْلِہٖ اَبُوْ بَکْرٍ اَسْلَمَ شَیْخًا یَدْرِیْ مَا یَقُوْلُ وَعَلِیٌّ اَسْلَمَ صَبِیًّا وَالصَّبِیُّ لَا یَصِحُّ اِسْلَامُہٗ عَلٰی قَوْلٍ وَبِکَلَامِہٖ فِی قِصَّۃِ خِطْبَۃِ بِنْتِ اَبِیْ جَھْلٍ وَمَاتَ وَمَا نَسِیَھَا مِنَ الثَّنَاءِ عَلِیٍّ وَقِصَّۃِ اَبِی الْعَاصِ ابْنِ الرَّبِیْعِ وَمَا یُؤْخَذُ مِنْ مَفْھُوْمِھَا فَاِنَّہٗ شَنَعَ فِی ذَالِکَ فَاَلْزَمُوْہُ بِالنِّفَاقِ لِقَوْلِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

ابن تیمیہ کو شام کی طرف شہر بدر کیا گیا اور شام میں وہابیوں کے کئی فرقے بن گئے ایک فرقہ جو خداوند کریم کو مجسم ماننے لگا جیسا کہ ابن تیمیہ کی تصنیف عقیدہ حمویہ اور واسطیہ وغیرھما میں لکھا ہے ۔مثلاً اللہ تعالےٰ کا ہاتھ " قدم " پنڈلی اور منہ اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں حقیقۃً ہیں اور اللہ

تعالےٰ عرش پر بذاتہٖ موجود ہے تو بعض نے کہا کہ اس سے تحیز اور انقسام لازم آتا ہے۔ ابن تیمیہ نے کہا کہ ہم نہیں مانتے کہ تحیز اور انقسام اجسام کے خواص سے ہے تاکہ ذات باری تعالےٰ میں تحیز لازم آئے اور ایک فرقہ ان کو زندیق کا خطاب دینے لگا کیونکہ ابن تیمیہ کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے اس میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص ہے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم سے روکتا ہے اور سب مسلمانوں سے ابن تیمیہ پر زیادہ سختی کرنے والا نور البکری تھا ان مسائل پر جب مجلس قائم کی گئی بعض علماء حاضرین نے فتوی دیا کہ سزا دی جائے نور البکری نے کہا کہ اس کے کوئی معنی نہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کرے اس کو تعزیر لگا کر چھوڑا جائے یہ واجب القتل ہے اور اگر تنقیص نہیں ہے تو تعزیر بھی نہ لگائی جائے مسلمانوں کا ایک فرقہ ابن تیمیہ کو منافق کہنے لگا کہ یہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کا مخالف ہے کیونکہ ابن تیمیہ نے حضرت علی المرتضیٰ کو (معاذ اللہ) کہا علی جدھر متوجہ ہوا ذلیل ہوا کیونکہ وہ حق پرست نہ تھا بلکہ خلافت کے طمع کے لئے جنگ کرتا رہا اور حاصل نہ کر سکا ملک گیری کے لئے جنگ کئے دیانتداری سے کام نہیں لیا اپنی حکومت چاہتے تھے عثمان دولت پسند تھے اور ابن تیمیہ نے یہ بھی لکھا کہ ابوبکر بوڑھا اسلام لایا جو کہتا تھا سمجھتا تھا اور علی نے بچپن میں اسلام قبول کیا اور بچے کی بات کا اسلام میں کوئی اعتبار نہیں اور ابوجہل کی لڑکی سے رشتہ شروع کر دیا ابن تیمیہ نے مرنے تک حضرت علی المرتضیٰ رضی کی

تعریف نہیں کی اور ابوالعاص بن ربیع کا واقعہ اور اس کا پورا مفہوم اس میں ابن تیمیہ نے طعن کیا لوگوں نے ان تمام واقعات کی وجہ سے ابن تیمیہ کو منافق کہنا شروع کر دیا کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی المرتضیٰ کا مبغض منافق ہے۔

"محمد عمر" اب یہ تمام عقائد موجودہ غیر مقلدین وہابیوں کے ہیں اور انہی پر ان کا ایمان ہے۔ تو یہ سب وہابی تیمی ہیں۔

اسلام میں وہابیت کا تفرقہ توحید و رسالت کے خلاف ابن تیمیہ نے شروع کیا

ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے درر کامنہ کے صـ۱۵۵ پر جو لکھا ہے اس کا مطلب عرض کرتا ہوں۔

(۱) ابن تیمیہ کو اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے کی بنا پہ مذاہب اربعہ کے مفتیوں نے شہر بدر کر دیا اور شام بھیج دیا۔

(۲) ابن تیمیہ نے شام میں اپنے تیمی عقیدے کا جو کہ آج کل وہابی عامل ہیں اسلام میں تفرقہ ڈال دیا۔ جیسا کہ ابن حجر عسقلانی نے اِفْتَرَقَ النَّاسُ فِیْہِ شِیَعًا سے صاف واضح کر دیا۔

(۳) اسلام میں وہابی فرقہ جو حقیقۃً تیمی ہیں شروع سے بڑے تفرقہ باز ہیں ۶۹۸ھ میں اس نئے فرقے کی ابتدا ہوئی۔

(۴) ابن تیمیہ نے فتوی حمویہ اور واسطیہ میں خداوند کریم کو عرش پر مجسم ثابت کیا جیسا کہ آجکل بھی وہابیوں کا یہی عقیدہ ہے اور ابن تیمیہ اسلام میں سب سے پہلا شخص ہے

جس نے اس عقیدے کی ایجاد کی پہلے اس عقیدے کا نام ونشان نہ تھا۔

(۵) ابن تیمیہ نے اسلام میں یہ عقیدہ بھی ایجاد کیا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو امداد کے لئے پکارنا شرک ہے۔

(۶) ابن تیمیہ نے یہ بھی بدعت جاری کی کہ یا رسول اللہ کہکر پکارنا شرک ہے پہلے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنا اسلام کا ایک حصہ تھا۔

(۷) اسلام میں سب سے پہلے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تنقیص کی بنیاد ابن تیمیہ نے سنہ ۶۸۵ھ میں رکھی۔

(۸) ابن تیمیہ کے زمانے کے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تمام مفتیوں نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا کہ ابن تیمیہ کو یا قید رکھا جائے یا قتل کیا جائے کیونکہ یہ خداوند کریم کا بھی منکر ہے خداوند کریم کو مجسم عرش پر بیٹھا مانتا ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا گستاخ ہے۔

(۹) بعض علما امت محمدیہ نے ابن تیمیہ کو منافق لکھ دیا۔

(۱۰) ابن تیمیہ اسلام میں حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہٗ کا گستاخ اور مخالف تھا اور معاذ اللہ ان کو طالب دنیا و وقار سمجھتا تھا تو یہ جماعت وہابیہ شروع سے ہی پکے خارجی اور اہل بیت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

(۱۱) ابن تیمیہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا بھی دشمن تھا جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر نکتہ چینی کرتا رہا۔ جیسا کہ مودودی صاحب بھی یہی لکھ رہے ہیں۔

ابن تیمیہ نے تقیہ کر کے اپنے آپ کو امام شافعی کا مقلد ظاہر کیا،

ابن تیمیہ کے معتقدین کو اسلامی حکومت کی طرف سے سزائیں،

الدرر الکامنة ۱/۱۴۵ } شَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ شَافِعِیُّ الْمُعْتَقِدِ فَاَشَاعَ اَتْبَاعُهٗ اَنَّهٗ اِنْتَصَرَ فَغَضِبَ خُصُوْمَةٌ وَرَفَعُوْا وَاحِدًا مِنْ اَتْبَاعِ ابْنِ تَیْمِیَّةَ اِلَی الْجَلَالِ الْقَزْوِیْنِیِّ نَائِبِ الْحُکْمِ بِالْعَادِلِیَّةِ فَعَزَّرَهٗ وَکَذَا فَعَلَ الْحَنَفِیُّ بِاثْنَیْنِ مِنْهُمْ -

ابن تیمیہ نے اقرار کیا کہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مقلد ہوں ابن تیمیہ کے عقیدت مند بھاگ نکلے کہ ابن تیمیہ نے غیر اللہ سے مدد لے لی تو وہ مخالفت کی وجہ سے بڑا ناراض ہوا اور پھر مسلمانوں نے ابن تیمیہ کے ایک عقیدتمند کی شکایت جلال قزوینی کے سامنے پیش کی جو عدالت اسلامیہ کا پی اے تھا تو اس نے ابن تیمیہ کے اس عقیدتمند کو سزا دی اور اسی طرح قاضی حنفی نے بھی ابن تیمیہ کے دو عقیدتمندوں کو سزا دی۔

(۱) **"محمد عمر"**:۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تیمیہ بڑا تقیہ باز تھا جو جھوٹ کا بڑا عادی تھا۔

(۲) یہ بھی ثابت ہوا کہ اکابرین سلاطین اسلامیہ کے قضاۃ ابن تیمیہ کے اس عقیدے پر کہ روضہ اطہر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر جانا جائز نہیں اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ جائز نہیں وغیرہا اس کو اور اس کے اس عقیدہ رکھنے والوں کو سزائیں دیتے رہے۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۵ } ثُمَّ فِیْ ثَانِی عِشْرِیْنَ رَجَبٍ قُرِئَ الْمِزِّی فَصْلًا مِنْ کِتَابِ اَفْعَالِ الْعِبَادِ لِلْبُخَارِیْ فِی الْجَامِعِ فَسَمِعَهٗ بَعْضُ الشَّافِعِیَّةِ فَغَضِبَ وَقَالُوْا نَحْنُ الْمَقْصُوْدُوْنَ بِهٰذَا وَرَفَعُوْهُ اِلَی الْقَاضِی الشَّافِعِیْ فَاَمَرَ بِحَبْسِهٖ فَبَلَغَ ابْنُ تَیْمِیَّةَ فَتَوَجَّهَ اِلَی الْحَبْسِ فَاَخْرَجَهٗ بِیَدِهٖ فَبَلَغَ الْقَاضِیَ فَطَلَعَ اِلَی الْقَلْعَةِ فَوَافَاهُ ابْنُ تَیْمِیَّةَ فَتَشَاجَرَا بِحَضْرَةِ النَّائِبِ وَاشْتَطَّ ابْنُ تَیْمِیَّةَ عَلَی الْقَاضِیْ لِکَوْنِ نَائِبِهٖ جَلَالُ الدِّیْنِ آذٰی اَصْحَابَهٗ فِیْ غَیْبَةِ النَّائِبِ فَاَمَرَ النَّائِبُ مَنْ یُنَادِیْ اِنَّ مَنْ تَکَلَّمَ فِی الْعَقَائِدِ فُعِلَ کَذَا بِهٖ وَقَصَدَ بِذٰلِكَ تَسْکِیْنُ الْفِتْنَةِ۔

پھر جامع میں بخاری شریف سے معاملات کا کچھ حصہ بائیس رجب کو پڑھایا گیا بعض شوافع نے سنا تو ابن تیمیہ کی غرض کو وہ سمجھ گئے تو انہوں نے قاضی شافعی کے پاس شکایت کی قاضی شافعی نے ابن تیمیہ کو قید کر دیا۔ جلال الدین بادشاہ کے نائب سے ابن تیمیہ کی مخالفت ہو گئی تو جلال الدین نے ابن تیمیہ کے ماننے والوں کو سخت تکلیفیں دینی شروع کر دیں اور ملک میں وہابی فتنے کو بند کرنے کے لئے اعلان کر دیا کہ جو شخص ابن تیمیہ کا عقیدہ رکھے گا اس کو یہ سزا دی جائیگی۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۶ } وَعُقِدَ مَجْلِسٌ فِیْ ثَالِثَ عَشَرَ مِنْهُ اَیْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَادَّعٰی عَلَی ابْنِ تَیْمِیَّةَ عِنْدَ الْمَالِکِیِّ فَقَالَ هٰذَا عَدُوِّیْ وَلَمْ یُجِبْ عَنِ الدَّعْوٰی

فَكَرَّرَ عَلَيْهِ فَأَصَدَّ فَحَكَمَ الْمَالِكِيُّ بِحَبْسِهٖ فَأُقِيْمَ مِنَ الْمَجْلِسِ وَحُبِسَ فِيْ بُرْجٍ ثُمَّ بَلَغَ الْمَالِكِيَّ إِنَّ النَّاسَ يَتَرَدَّدُوْنَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَجِبُ التَّضْيِيْقُ إِلَيْهِ إِنْ لَمْ يَقْتُلْ وَإِلَّا فَقَدْ ثَبَتَ كُفْرُهٗ فَنَقَلُوْهُ لَيْلَةَ عِيْدِ الْفِطْرِ إِلَى الْجُبِّ وَعَادَ الْقَاضِيُّ الشَّافِعِيُّ إِلٰى وَلَايَتِهٖ وَنُوْدِيَ بِدَمِشْقَ مَنِ اعْتَقَدَ عَقِيْدَةَ ابْنِ تَيْمِيَّةَ حَلَّ دَمُهٗ وَمَالُهٗ خُصُوْصًا الْحَنَابِلَةَ فَنُوْدِيَ بِذَالِكَ۔

تیرھویں رمضان المبارک جمعہ کی نماز کے بعد مجلس قائم ہوئی قاضی مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعوی ہوا ابن تیمیہ نے جواب دعوی پیش نہ کیا اور کہا یہ مدعی میرا دشمن ہے۔ اس نے پھر دعوی دائر کر دیا اور اصرار کیا قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کو قید کا حکم سنا دیا مجلس سے اٹھا کر برج میں قید کر دیا گیا پھر قاضی مالکی کو اطلاع ملی کہ لوگ ابن تیمیہ کے پاس آتے جاتے ہیں۔ قاضی مالکی نے کڑی نگرانی کا حکم جاری فرما دیا اگرچہ قتل نہ کیا گیا مگر اس کا کفر ثابت ہو چکا ہے عید الفطر کی رات حکام نے برج سے منتقل کر کے اندھے کنوئیں میں ڈال دیا قاضی شافعی کے عہدے کی جب باری آئی دمشق میں اعلان کیا گیا جس شخص نے ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اس کو پھانسی دیا جائیگا اور اس کا مال ضبط کر لیا جائیگا خصوصاً حنبلیوں کا (کیونکہ ابن تیمیہ حنبلی ہونے کا مدعی تھا) یہ ڈھنڈورا تمام ملک میں دیا گیا۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۶ } ثُمَّ عُقِدَ لَهُمْ مَجْلِسٌ فِيْ سَلْخِ رَجَبٍ وَجَرَىٰ فِيْهِ بَيْنَ ابْنِ الزَّمَلْكَانِيْ وَابْنِ الْوَكِيْلِ مُبَاحَثَةٌ فَقَالَ

ابنُ الزملکانی لابن الوکیل ما جری علی الشافعیۃِ قلیلٌ حتّٰی تکونَ انتَ رئیسُھُم فظنَّ القاضی نجم الدین ابن صصری انہُ عناہُ فعزلَ نفسہٗ

رجب میں پھر ان کے لئے مجلس منعقد ہوئی ابن زملکانی اور سرکاری وکیل کے درمیان بحث چلی ابن زملکانی نے سرکاری وکیل کو کہا شافعی کمزور نہیں ہیں کہ تو ان کا رئیس بن گیا ہے قاضی نجم الدین مصری نے سمجھ لیا کہ زملکانی مجھے کہہ رہا ہے تو اس نے استعفٰی دے دیا۔

ابن تیمیہ کا اسلام کے خلاف عقیدہ رکھنے پر حکومت کی طرف سے سزا

الدرر الکامنہ ۱ / ۱۴۸ } واحضرِ القضاۃُ الثلاثۃُ الشافعیُّ والمالکیُّ والحنفیُّ وتکلّمَ معھُم فِی اِخراجِہٖ فاتّفقوا علی انّھُم یشترطونَ فیہِ شروطاً وَاَن یّرجعَ عَن بعضِ العقیدۃِ فارسلوا الیہِ مرّاتٍ فامتنعَ مِنَ الحضورِ الیھِم واستمرَّ ولم یزل ابنُ تیمیّۃَ فِی الجُبِّ اِلٰی اَن شفعَ فیہِ مِنھا امیرُ آلِ فضلٍ فاُخرجَ فِی ربیعِ الاوّلِ فی الثالثِ وعشرینَ منہُ واُحضِرَ فِی القلعۃِ ووقعَ البحثُ معَ بعضِ الفقھاءِ فکتبَ الیہِ محضرٌ بانّہٗ قالَ انا اشعریٌّ۔

ابن تیمیہ کا معاملہ تین قاضیوں شافعی، مالکی اور حنفی کے روبرو پیش کیا گیا ان کے ساتھ اس کے جیل سے نکالنے کے متعلق بات ہوئی تو تمام نے اتفاق کیا کہ اس کو بعض شرطوں پر رہا کیا جائے کہ وہ اپنے بعض عقائد سے توبہ کرے بار بار

ابن تیمیہ کو پیغام بھیجا گیا لیکن اس نے حاضر ہونے سے انکار کر دیا اور قید میں ہی بند رہا پھر اس کی سفارش کی گئی جن سفارش کرنے والوں سے امیر ال فضل بھی تھا تئیس ربیع الاوّل کو قید سے نکال کر قلعہ میں فقہا کے ساتھ بحث کے لئے پیش کیا گیا عدالت میں اس نے لکھ دیا کہ میں اشعری ہوں۔ (یہ بھی ابن تیمیہ کا تقیہ تھا) کیونکہ بعد میں بدل گیا تھا۔

اسلام میں سب سے پہلے "خداوند عرش پر حقیقۃً بیٹھا ہے" کا عقیدہ

ابن تیمیہ نے نکالا

البدایۃ والنہایۃ ۱۴/۳۸ } وَادَّعٰی عَلَیْہِ عِنْدَ ابْنِ مَخْلُوْفِ الْمَالِکِی اَنَّہٗ یَقُوْلُ اَنَّ اللّٰہَ فَوْقَ الْعَرْشِ حَقِیْقَۃً وَ اَنَّ اللّٰہَ یَتَکَلَّمُ بِحَرْفٍ وَصَوْتٍ۔

ابن مخلوف مالکی کے روبرو ابن تیمیہ پر دعویٰ کیا گیا کہ ابن تیمیہ کہتا ہے اللہ تعالےٰ عرش پر حقیقۃً ہے اور بے شک اللہ تعالےٰ حروف اور آواز سے کلام کرتا ہے۔

الدرر الکامنۃ ۱/۱۵۴ } وَقَالَ فِیْ حَقِّ عَلِیٍّ اَخْطَأَ فِیْ سَبْعَۃَ عَشَرَ شَیْئًا ثُمَّ خَالَفَ فِیْہَا نَصَّ الْکِتَابِ مِنْہَا اِعْتِدَادُ الْمُتَوَفّٰی عَنْہَا زَوْجُہَا اَطْوَلُ الْاَجَلَیْنِ۔

اور ابن تیمیہ نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے حق میں کہا ہے کہ علی المرتضیٰؓ نے سترہ مقامات پر خطا کی ہے پھر علی المرتضیٰؓ نے سترہ مقامات میں قرآن کریم کی

مخالفت کی ہے بعض ان سے متوفی عنہا زوجہا کی عدۃ جو اطول الاجلین کو لیا ہے۔ یہ
صراحۃً قرآن کریم کے خلاف ہے۔

"محمد عمر" کیوں بنیٔ وہابیو جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو قرآن کریم کے مخالف سمجھے کیا وہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم میں شامل ہو سکتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے شان میں فرمایا ہے اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ بَابُھَا میں اسلامی علم کا شہر ہوں اور علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس کے دروازہ ہیں یہ حدیث مرفوع ہے اب وہابیو تم سوچو کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے باب علم کو جو قرآن کریم کا مخالف کہے اور اپنے آپ کو حق پر کہے وہ دُنیائے اسلام میں کبھی سچا کہلا سکتا ہے ؟ ہرگز ہرگز نہیں وہ جھوٹا ہے اور خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ نے جو قرآن کریم سمجھا ہے سچ ہے۔

ابن تیمیہ حرانی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ شرک کہنے پر سزا

الدرر الکامنۃ ۱/۱۴۸ — ثُمَّ اجْتَمَعَ جَمْعٌ مِّنَ الصُّوْفِیَّۃِ عِنْدَ تَاجِ الدِّیْنِ ابْنِ عطا فَطَلَعُوْا فِی الْعَشْرِ الْاَوْسَطِ مِنْ شَوَّالٍ اِلَی الْقَلْعَۃِ وَشَکَوْا مِنِ ابْنِ تَیْمِیَّۃَ اَنَّہٗ یَتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ الْمَشَائِخِ الطَّرِیْقِ وَاِنَّہٗ قَالَ لَا یُسْتَغَاثُ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَاقْتَضٰی الْحَالُ اَنْ اُمِرَ بِتَسْیِیْرِہٖ اِلَی الشَّامِ۔

پھر اولیاء اللہ کی ایک جماعت شوال کے آخری عشرے میں قلعے میں تاج الدین ابن عطا کے پاس جمع ہو کر آئے اور ابن تیمیہ کے متعلق شکایت کی کہ وہ بزرگان

طریقت کے حق میں گستاخی کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے فریاد نہیں کر سکتے مقتضی حال یہ ہے کہ اس کو شام کی طرف بھیج دیا جائے

ابن تیمیہ حرانی کا اولیاء اللہ کی عموماً اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصاً گالیاں دینا

الدرر الکامنة ۱/۱۵۴

وَكَانَ لِتَعَصُّبِهٖ لِمَذْهَبِ الْحَنَابِلَةِ يَقَعُ فِي الْاَشَاعِرَةِ حَتّٰى اَنَّهٗ سَبَّ الْغَزَالِي فَقَامَ عَلَيْهِ قَوْمٌ كَادُوْا يَقْتُلُوْنَهٗ

ابن تیمیہ حنبلیوں کا سخت مخالف تھا اشاعرہ کے متعلق بکواس بھی کرتا تھا حتیٰ کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں نکالتا مسلمانوں کی ایک جماعت ابن تیمیہ کے قتل کے لئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"محمد عمر" یہی حال عقیدہ اور طریقہ آج کل کے وہابیوں کا ہے جو اولیاء اللہ کو معاذ اللہ غیر اللہ اور مشرک کہتے ہیں۔ یہ خاص ابن تیمیہ کے پیروکار ہیں جن کو اسلام سے کوئی تعلق نہیں قرآن و احادیث مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور سلف صالحین اولیاء اللہ کے سخت دشمن ہیں اور امت مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ مٹانے کے درپے ہیں۔

ابن تیمیہ حرانی کے آخری لمحات

الدرر الکامنة ۱/۱۴۹

ثُمَّ عُقِدَ لَهٗ مَجْلِسٌ آخَرُ فِي رَجَبٍ سَنَةَ عِشْرِيْنَ ثُمَّ حُبِسَ بِالْقَلْعَةِ ثُمَّ اُخْرِجَ فِي عَاشُوْرَاءَ سَنَةَ ۷۲۱ھ ثُمَّ قَامُوْا عَلَيْهِ مَرَّةً اُخْرٰى

فِیْ شَعْبَان ۷۲۶ھ بِسَبَبِ مَسْئَلَۃِ الزِّیَادَۃِ وَاعْتُقِلَ بِالْقَلْعَۃِ فَلَمْ یَزَلْ بِهَا اِلٰی اَنْ مَاتَ فِیْ لَیْلَۃِ الْاِثْنَیْنِ الْعِشْرِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَۃِ ۷۲۸ھ

پھر رجب ۷۲۰ھ میں حکومت کی ایک کانفرنس منعقد کی گئی اور ابن تیمیہ کو قلعے میں قید کیا گیا پھر محرم ۷۲۱ھ میں رہا کیا گیا پھر دوبارہ شعبان ۷۲۶ھ میں مسلمانوں نے شہادتیں دیں کہ ابن تیمیہ روضہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے سفر کرکے جانے کو شرک کہتا ہے پھر حکومت نے قلعے میں پاؤں کو زنجیر باندھ کر قید کر دیا یہاں تک کہ ذیقعدہ کی بائیسویں رات ۷۲۸ھ کو قید میں ہی مرا۔

"محمل عمر" یہ ہے وہابیوں کا پہلا پیشوا جس نے اسلام میں نیا فتنہ کھڑا کرکے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی۔

ابن تیمیہ سے پہلے اسلام میں مسلمان نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑتے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پکار کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی امداد حاصل کرتے خداوند کریم کو اپنے قریب سمجھتے خداوند کریم کو زمان مکان سے مبرا سمجھتے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی قبور پر سفر کرکے پہنچتے اور فیوض و برکات اہل قبور سے مستفیض ہوتے طیبات کو پسند کرتے خبائث اشیائے سے نفرت کرتے کھانے پر قرآن کریم پڑھ کر کھانا کھلایا جانا اور کھایا جانا۔ ابن تیمیہ نے ان سب کو حرام لکھا ہے۔

ابن تیمیہ کا شاگرد اور خلیفہ جسنے وہابی عقیدے کی افشا کی

درر کامنہ ۱/۳۰۲ } احمد بن محمد بن مخلوف الحنبلی وَسَلَكَ طَرِیْقَ ابْنِ تَیْمِیَۃَ فِی الْحَطِّ عَلَی الصُّوْفِیَۃِ ثُمَّ اَنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَۃِ التَّوَسُّلِ

بِالنَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَفِیْ مَسْئَلَۃِ الزِّیَارَۃِ وَغَیْرِہِمَا عَلٰی طَرِیْقِ ابْنِ تَیْمِیَۃَ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ مِنَ الْعَامَۃِ وَمَنْ یَتَعَصَّبُ لِلصُّوْفِیَۃِ وَارَادُوْا قَتْلَہٗ فَھَرَبَ ۔

احمد بن محمد بن مخادف ابن تیمیہ کے مسلک پر چل کر صوفیوں پر برسنا شروع کر دیا (یعنی کافر و مشرک و بدعتی کہنا شروع کر دیا)، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار کیا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارۃ کے لئے جانے کو شرک کہنا شروع کر دیا اور اس کے علاوہ ابن تیمیہ کے عقائد کی تبلیغ شروع کر دی امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے عوام اس کے خلاف بھڑکے اور اس کے قتل کا ارادہ کیا تو وہ مصر سے بھاگ گیا۔

الدرر الکامنۃ ۱/۳۰۲ } احمد بن محمد بن مری البعلی الحنبلی کَانَ مُنْحَرِفًا عَنْ ابْنِ تَیْمِیَۃَ ثُمَّ اجْتَمَعَ بِہٖ وَاحِبَّہٗ وَتَلَمَّذَ لَہٗ وَکَتَبَ مُصَنِّفَاتِہٖ وَبَالَغَ فِی التَّعَصُّبِ لَہٗ وَکَانَ قَدِمَ الْقَاھِرَۃَ فَتَکَلَّمَ عَلَی النَّاسِ بِجَامِعِ امیر حسین بن جندر بِحُکْمِ جَوْھَرِ النَّوْبِیْ وَبِجَامِعِ عمر بن العاص وَسَلَکَ طَرِیْقَ ابن تیمیۃ فِی الْحَطِّ عَلَی الصُّوْفِیَۃِ ثُمَّ اِنَّہٗ تَکَلَّمَ فِیْ مَسْئَلَۃِ التَّوَسُّلِ بِالنَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْہِ وسلم وَفِیْ مَسْئَلَۃِ الزِّیَارَۃِ وَغَیْرِھِمَا عَلٰی طَرِیْقِ ابن تَیْمِیَۃَ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ مِنَ الْعَامَۃِ وَمَنْ یَتَعَصَّبُ لِلصُّوْفِیَۃِ وَارَادُوْا قَتْلَہٗ فَھَرَبَ فَرَفَعُوْا اَمْرَہٗ اِلَی الْقَاضِی الْمَالِکِیْ تقی الدین الاخنائی فَطَلَبَہٗ وَتَغَیَّبَ عَنْہُ فَارْسَلَ اِلَیْہِ وَاَحْضَرَہٗ وَسَجَنَہٗ وَمَنَعَہٗ مِنَ الْجُلُوْسِ وَذَالِکَ بَعْدَ اَنْ عَقَدَ لَہٗ مَجْلِسٌ

بَیْنَ یَدَیِ السُّلْطَانِ وَذَالِكَ فِی رَبِیعِ الآخِرِ سنہ ۷۲۵ھ

احمد بن محمد حنبلی ابن تیمیہ کے عقیدے سے بدل گیا پھر موافق ہو گیا اور اس کو دوست بنالیا اور ابن تیمیہ کی شاگردی کی اور ابن تیمیہ کی تصنیفات کو لکھا اور بہت بڑا متعصب بن گیا۔ اور قاہرہ میں آگیا اور وہاں مدرسہ جامع امیر حسین اور جامع عمر بن عاص میں جوہر نوبی کے حکم سے مسلمانوں پر اعتراضات شروع کر دیے اور ابن تیمیہ کے مسلک کا پرچار شروع کر دیا اور اولیاء اللہ کی مخالفت سے خوب حملے کیے اور اولیاء اللہ پر خوب برسا پھر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روضہ اطہر پر سفر کر کے جانے پر اعتراض کیا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کے اور مسائل کی اشاعت شروع کر دی تو عوام مسلمانوں کی جماعت اور جو اولیاء اللہ کے خواص معتقدین تھے بھڑک اٹھے اور انہوں نے احمد بن محمد حنبلی تیمی کے قتل کا چیلنج کر دیا تو محمد بن احمد حنبلی ثم التیمی قاہرہ سے بھاگ نکلا پھر مسلمانوں نے قاضی مالکی تقی الدین اخنائی کو اس کے خلاف درخواست دے دی تو قاضی مالکی نے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد بن محمد کو طلب کر لیا احمد بن محمد ابن تیمیہ کا شاگرد روپوش ہو گیا قاضی تقی الدین نے بذریعہ پولیس گرفتار کر کے عدالت میں حاضر کرالیا قاضی مالکی تقی الدین نے بادشاہ کی میٹنگ بلوا کر مشورے سے قید کا حکم سنا دیا اور کھڑے رہنے کی سزا دی کہ تم بیٹھ نہیں سکتے یہ حکم ربیع الثانی ۷۲۵ھ میں ہوا۔

بُرے عقیدے کی وجہ سے ابن تیمیہ کے شاگرد احمد مخلوف کو بادشاہ اسلام کی طرف سے سزا

الدرر الکامنہ ۱/۳۰۳ | حَتّٰی کَادَتْ تَکُوْنُ فِتْنَۃٌ فَفَوَّضَ السُّلْطَانُ الْاَمْرَ لِاَرْغُوْاَنَ النَّائِبِ فَاَغْلَظَ الْقَوْلَ لِلْفَخْرِ نَاظِرِ الْجَیْشِ وَ ذَکَرَ اَنَّہٗ یَسْعٰی لِلصُّوْفِیَۃِ بِغَیْرِ عِلْمٍ

وَاِنَّھُمْ تَعَصَّبُوْا عَلَیْہِ بِالْبَاطِلِ فَآلَ الْاَمْرُ اِلٰی تَمْکِیْنِ الْمَالِکِی مِنْہُ فَضَرَبَہٗ بِحَضْرَتِہٖ ضَرْبًا مُبَرِّحًا حَتّٰی اَدْمَاہُ ثُمَّ شَہَرَہٗ عَلٰی حِمَارٍ اَرْکَبَہٗ مَقْلُوْبًا ثُمَّ نُوْدِیَ عَلَیْہِ ھٰذَا جَزَاءُ مَنْ یَّتَکَلَّمُ فِیْ حَقِّ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَکَادَتِ الْعَامَّۃُ تَقْتُلُہٗ ثُمَّ اُعِیْدَ اِلَی السِّجْنِ ثُمَّ شُفِعَ فِیْہِ فَآلَ اَمْرُہٗ اِلٰی اَنْ سَفَرَ مِنَ الْقَاھِرَۃِ اِلَی الْخَلِیْلِ فَتَرَحَّلَ بِاَھْلِہٖ وَاَقَامَ بِہٖ وَتَرَدَّدَ اِلٰی دِمَشْقَ وَمِنَ الْاِتِّفَاقَاتِ اَنَّ شَخْصًا یُقَالُ لَہٗ ابْنُ شَاسٍ حَضَرَ دَرْسًا فَانْجَرَّ الْبَحْثُ اِلٰی اَنْ صَوَّبَ مَا نُقِلَ عَنِ ابْنِ مری فِیْ مَسْاَلَۃِ التَّوَسُّلِ فَوَثَبَ بِہٖ جَمَاعَۃٌ وَحَمَلُوْہُ اِلَی الْقَاضِی المالکی المذکور وَشَہِدَ عَلَیْہِ جَمْعٌ کَثِیْرٌ فَدَافَعَ عَنْہُ الْقَاضِیْ فَجَہَدُوْا بِہٖ اَنْ یَّفْعَلَ مَعَہٗ مَا فَعَلَ بِابْنِ مُرِیْ۔

فساد ہونے کے قریب تھا کہ بادشاہ نے یہ امر نائب وزیر کے سپرد کر دیا پھر بات سخت ہو گئی تو اس نے چیف ایڈمنسٹریٹر فوج کے سپرد کر دیا

اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ تصوف سے جاہل ہے اور اولیاء اللہ کے متعلق بکواس بکتا ہے اس کی ابطالت کی وجہ سے لوگ اس کے سخت مخالف ہو گئے ہیں اس نے یہ امر مالکی حاکم کے سپرد کر دیا تو اس نے عدالت میں ہی ابن تیمیہ کے شاگرد محمد بن احمد مخلوف کو خوب مارا حتی کہ خون آلود کر دیا پھر اس نے گدھے پہ الٹا سوار کر کے پھرایا اور تشہیر کی کہ جو گستاخ ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا منکر ہو اس کا یہی بدلہ ہے پھر قریب تھا کہ مسلمان اس کو قتل کر دیتے اس کو قید خانے میں ڈالا گیا پھر اس کی سفارش کی گئی تو اس کو قاہرہ سے شہر خلیل کی طرف شہر بدر کیا گیا تو وہ مع اپنے عیال کے شہر خلیل چلا گیا اور وہیں قیام کر لیا اور دمشق کا دورہ بھی کرتا اتفاقاً ایک شخص ابن شاس اس کے درس میں حاضر ہوا بحث یہاں تک پہنچی کہ وسیلے کے مسئلے میں ابن مری کا ہمعقیدہ منکر ہے عوام مسلمان پھر بھڑک اٹھے اور یہ مقدمہ اسی پہلے قاضی مالکی کے روبرو پیش ہوا جماعت کثیر نے اس کے خلاف شہادتیں دیں کہ اس کے ساتھ وہی برتاؤ کیا جائے جو ابن مری کے ساتھ کیا گیا ابن حجر کی اس عبارت سے ثابت ہوا کہ ابن تیمیہ اور اس کے شاگرد اولیاء اللہ کے خلاف زہر اگلتے تھے۔

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے کا انکار بھی سب سے پہلے ابن تیمیہ اور اس کے شاگردوں نے کیا۔

(۳) یہ بھی ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کی مخالفت میں یہ سب سے اول سزا یافتہ اور فسادی ہیں۔

یہی عقیدہ تیمی آجکل موجودہ مروجہ فرقہ غیر مقلدین وہابیوں کا ہے جو اس کو اپنا شیخ تسلیم کرتے ہیں اور بعینہٖ اسی کے عقائد پر من وعن گامزن ہیں۔

ابن تیمیہ نے ۷۰ سال کی عمر میں اپنے کئی شاگرد بنائے اور اپنے مذہب میں کامیاب بنائے چنانچہ ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم ۶۹۱ھ میں پیدا ہوئے اور ابن تیمیہ کے مذہب کی بڑی تبلیغ کی اور اس کے عقیدے پر کئی کتابیں لکھیں اور مخالفین کا بڑا رد لکھا اور بڑا عرصہ ابن تیمیہ کی خدمت میں رہا اور اسی اثر پر کتابیں تحریر کیں اور امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کئی مسلمانوں کو گمراہ بنا لیا۔

محمد بن اسماعیل یمنی

۱۰۶۹ھ میں محمد بن اسماعیل پیدا ہوا جو بعد میں صنعان یمنی کا امیر بنا تیمی یعنی وہابی عقیدہ قبول کیا اور ایسا متعصب غیر مقلد بنا کہ تقلید کو کفر کہنے لگا تعصب میں اتنا تجاوز کر گیا کہ اس نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جس کا نام تطہیر الاعتقاد رکھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بہت زہر اگلا حتیٰ کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا کے متعلق بہت بکواسات کیے جو پہلے گزر چکے ہیں آخر ۱۱۸۲ھ میں فوت ہو گیا ہے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی جو ۲۸ ذیقعد ۱۱۶۲ھ میں پیدا ہوئے محمد بن عبدالوہاب جوان ہونے پر نجد کا امیر بنا اور ابن تیمیہ کے عقیدے کو قبول کیا اور تیمی عقیدے کے انتشار میں سرتوڑ کوشش کی حتیٰ کہ محمد بن عبدالوہاب کے عقیدہ قبول کرنے والے کو اس کے باپ وہابی کی طرف منسوب کیا جاتا رہا جو اسی نام سے آج تک شہرت حاصل کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو دور سے دیکھ کر ہی پہچان آجاتی ہے کہ یہ وہابی ہے۔

ان کے بعد محمد بن علی بن محمد الشوکانی یمنی صنعانی نے ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۵۰ھ میں
وہابی فرقے کا افشا کیا اور چند کتابیں بھی لکھیں ۔ لیکن تقیے سے کچھ ابن تیمیہ کے عقیدے
کی تبلیغ کی اور کچھ مسلمانوں کے عقائد کی بھی امداد کی مثلاً وسیلے کا اقرار کر لیا وغیرہ وغیرہ۔

ہندوستان کے وہابی نواب

ہندوستان میں غیر مقلدین وہابیوں کے سرغنہ نواب وحیدالزمان صاحب والی ریاست
حیدر آباد دکن اور نواب صدیق حسن خان صاحب والی ریاست بھوپال نے تیمی اور
وہابی مذہب کو فروغ دیا ان دونوں نوابوں نے ریاست کے خزانے سے ہندوستانی
مولوی کو تنخواہیں مقرر کر کے خریدا اور مسلمانوں کی مسجدوں میں ان ملاؤں نے تقیہ کر کے
مفت امامت کی پیشکش کر کے امامت کو سنبھال کر سارے مسلمانوں کو آہستہ آہستہ
ورغلا کر اس عقیدے کو مسلمانوں کے ذہن میں بٹھانے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہے نبی کریم
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سوائے رسالت کے کچھ نہیں، کوئی اختیار نہیں، کچھ سنوار
بگاڑ نہیں سکتے یعنی نفع نقصان کے مالک نہیں نبی اللہ کو کوئی علم نہیں ہوتا سوائے
اس کے کہ جبریل آوے کچھ بتادے تو معلوم ہو جاتا ہے اللہ تعالے کی طرف سے
براہ راست کوئی تعلیم نہیں ہوتی ۔ معاذ اللہ خداوند کریم کی طرف سے بے علم اور اپنی
امت سے بھی بے خبر مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم معاذ اللہ مر کر مٹی ہو چکے نہ سنتے ہیں،
نہ دیکھتے ہیں، نہ کسی کی تکلیف دور کرتے ہیں ۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم امتی کی مدد نہیں
کر سکتے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگنا شرک ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کہنا شرک ہے مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے مدینہ شریف جانا سفر کرنا

شرک ہے، گوہ بجو وغیرہا حلال کر دیے کنووں میں کتا بلا خنزیر وغیرہ گر جائے تو بغیر پانی نکالنے کے پاک بنا دیا اپنے نطفے کی لڑکی سے ساس سے زنا کا بہانہ بنا کر حلال بنا دیے یعنی وہابیوں کو غیر مقلدیت کا جھانسہ دے کر وہابیوں کو اپنا ایسا مقلد بنایا کہ وہابیوں کی نسلیں تمام حرام بنا دیں، پانی پینے کے کنویں پلید کر دیے، مسجدیں پلید کر دیں، منی کو پاک کا فتوی دے کر سارے وہابی بیچاروں کے کپڑے بدن پلید کر دیے اللہ تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بدعقیدہ کر کے ان کو سانپوں اور جانوروں اور چار پائیوں سے بدتر بنا دیا چوپائے درندے اپنے گوبروں وغیرہ سے لبریز ہوں گے لیکن ان کی منی سے ان کے بدن ضرور صاف ہوتے ہیں لیکن وہابی درندوں اور چارپائیوں سے بھی بدترین ہے جس کے کپڑے اور بدن منی سے لبریز ہوتے ہیں۔ درندے گوہ، بجو کچھوے اور خار دار چوہے کو کھانے سے گریز کرتے ہیں۔ لیکن وہابی محبت سے کھاتا ہے۔ وہابیو یار تم کو اللہ تعالے نے انسان پیدا کیا لیکن حقیقت وصفات وغیرہ اک میں تم وہابی جنگلی درندوں سے بھی گئے گذرے افسوس صد افسوس اللہ تعالے تمہیں بجائے انسان کے درندہ ہی پیدا فرما دیتا تو کم از کم تم ان گندگیوں سے تو بچ جاتے ان غیر مقلدین نوابوں نے کئی تصنیفات لکھیں جو اسلام، قرآن واحادیث مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل خلاف ہیں ان سے اسلام میں ایسی تفرقہ بازی پیدا ہوئی مطہرین علیحدہ ہو گئے نجاست والے علیحدہ ہو گئے۔ حلال خور علیحدہ ہو گئے حرام خور علیحدہ ہو گئے۔ پاکیزہ مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی مساجد وغیرہ علیحدہ بنا لیں۔ شرب واکل میں مختلف ہو گئے رشتے ناطے میں حلت و حرمت کے امتیازی مسائل میں علیحدہ ہو گئے نماز روزہ حج و زکوٰۃ میں بلکہ تمام عبادات کو ترک کر کے بلکہ عبادات خداوندیہ پر حرمت کے فتوے لگا کر مسلمانوں کو عبادت خداوندی سے

محروم کر دیا۔

ہندوستان کے وہابی علماء

ہندوستان میں مولوی محمد اسماعیل صاحب دہلوی سید نذیر حسین صاحب پھاٹک حبش خاں دہلوی محمد بشیر شہسوانی نے وہابی فرقے کی بڑی اشاعت کی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خاں میں درس شروع کیا جس میں ان کے شاگرد حافظ محمد لکھوی حافظ عبد المنان وزیر آبادی اور مولوی عبداللہ غزنوی چھنٹے تھے حافظ محمد لکھوی ضلع فیروز پور اور دریائے ستلج کے کنارے کو اسلام سے نکال کر وہابیت میں لے گئے اور حرمت کو توڑ کر خبائث چیزوں کے کھانے کا عادی بنا دیا اور حافظ عبد المنان وزیر آبادی نے وزیر آباد گجرات اور گوجرانوالہ و ما جولہم کو وہابی فرقے کی تعلیم سے ظاہر و باطن خراب کر دیا غیر مقلدیت پہ انحصار نہیں نجاست، حرمت شرک و کفر کا بیج بو دیا ہندو کی کانگرسی جماعت میں شامل ہو گئے مسلمانوں کے گھروں کی پکی ہوئی چیزوں پر بوجہ کثرۃ عبادۃ و ایمان بالتوحید اطاعت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وعمل علی طریقۃ الاولیاء کے حرمت کا فتویٰ دے دیا اور بدھ اور رشی بھون آماگون کالکا دیوی کے سجدہ کرنے والوں کی پکی ہوئی چیزیں حلال طیب قرار دے دیں یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے غیر مقلدین وہابیوں کو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گستاخی اور عناد کی سزا ہے آج کل کے ملا غیر مقلدین بھی تمام بڑے سے چھوٹے تک درجہ بدرجہ پہلے ابن سعود نجدی کے راتب خوار رہے اب سعود امیر نجد کے راتب خوار بنے ہوئے ہیں پورے پاکستان ہندوستان میں یہی حال ہے ان غیر مقلدوں نوابوں امراؤں مولویوں سے ایک بھی ولی اللہ نہ بن سکا اور نہ ہی انشاء اللہ ہو سکتا ہے کیونکہ فرمان الٰہی ہے

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَہِّرِیْنَ۔

مولوی عبداللہ صاحب غزنوی وہابی

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب غزنوی تالیف مولوی عبدالجبار غزنوی صفحہ | امیر کابل دوست محمد خان نے کہا کہ مصلحت یہی معلوم ہوتی ہے کہ تم اس ملک سے چلے جاؤ اور شہر کابل سے آپ کو نکال دیا۔

سوانح عمری ۱۲ مولوی عبداللہ صاحب | پھر آپ پنجاب کے ملک سے ڈیرہ اسماعیل خان میں گئے پھر اس جگہ سے بدیں امید کہ اب امیر دوست محمد خان کا خیال بدل گیا ہوگا اپنے وطن مالوف میں پہنچے ایک ماہ اپنے وطن میں اقامت کئے کہ ہوگیا ہوگا کہ یکایک امیر دوست محمد خان کے اسوار آپ کے اخراج کا پروانہ لے کر پہنچے آپ وہاں سے نکل کر ملک ناوہ میں گئے اور وہاں اقامت فرمائی اس شہر کے عالم جمع ہوئے اور لشکر کو فراہم کیا تاکہ آپ کو وہاں سے بھی نکال دیں اور آپ کا اسباب اور کتابیں لوٹ لیں۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۳ | آخرالامر امیر دوست محمد خان نے وہاں سے بھی نکالنے کا حکم بھیج دیا بستی والے اگرچہ زبردست تھے لیکن وقت کے بادشاہ کا مقابلہ تو نہ کرسکتے تھے ناچار ہوکر آپ سمیت آپ کے اہل و عیال کے یاغستان کے پہاڑوں میں پہنچ گئے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ ۱۳ | ملک ناوہ کے عالموں نے اس وقت کو غنیمت سمجھا کہ اس وقت پہاڑوں میں تو ان کا کوئی مددگار نہیں ہے سینکڑوں لوگوں کو جمع کرکے آپ پر چڑھ آئے اور آپ کے گھروں کو جلا دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب[13] } حاصل کلام آپ بڑے عالم اور ظالم حاکموں کے ہاتھ سے جور اٹھاتے دیہ بدیہ اور کوہ بکوہ پھرتے رہے اور جس جگہ پہنچے وہاں کے لوگ آپ کے مخالف ہو جاتے اور وہاں سے نکال دیتے۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب[14] } ان دنوں میں امیر دوست محمد خان نے شہر ہرات میں وفات پائی چونکہ ان پہاڑوں میں آپ کو کوئی سکونت کی جگہ نہیں پاتے تھے پھر اپنے وطن کی طرف کہ وہاں کے باشندے آپ کے عقیدت مند تھے مراجعت کی امیر شیر علی خاں ملک کا امیر تھا انہیں بڑے عالموں نے امیر شیر علی خان کو آپ کو ایذا دینے پر ترغیب دی۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب[14] } امیر نے جواب میں لکھا کہ میں ایک شخص کی تمام رعایا کے خلاف رعایت نہیں کر سکتا تم کو لازم ہے کہ تم ہماری ولایت سے باہر ہو جاؤ۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب[16] } ملا مشکی اور ملا نصر اللہ وغیرہ امیر افضل خان اور اعظم خاں کے پاس گئے اور بولے کہ امیر دوست محمد خاں کے عہد میں ہم اس کا کفر ثابت کر چکے ہیں اب دوبارہ تحقیق کی حاجت نہیں ہے سب نے متفق ہو کر قتل کا فتوی لکھا مگر ملا مشکی کہ وہ ان میں سے قدرے انصاف رکھتا تھا اس فتوی پر ان کا شریک نہ ہوا بہت گفتگو کے بعد قتل کے فتوی کو چھوڑا گیا اور یہ فتوی دیا کہ دُرّے مارے جائیں اور سر اور داڑھی مونڈھی جائے اور منہ کالے کئے جائیں اور گدھے پر اسوار کر کے مشہور کیا جائے امیر محمد افضل خان نے بڑے عالموں اور محمد اعظم خاں کی رعایت کے واسطے مجبوراً ان کی مرضی کے مطابق حکم کر دیا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۷ } آپ کو سمیت تینوں بیٹوں کے تمام شہر میں مشہور کیا خاص آپ کو سو درّوں سے زیادہ لگائے ہوں گے تین آدمی نوبت بنوبت آپ کو مارنے تھے جب ایک تھک جاتا تو دوسرا اس کے ہاتھ سے درّہ پکڑ لیتا۔

سوانح عمری مولوی عبداللہ صاحب ۱۹ } بعض دوستوں کے استدعا سے ملک پنجاب کے شہر امرتسر میں پہنچے اور کتاب وسنت کے رواج دینے میں ایسی کوشش فرمائی کہ توحید اور اتباع سنت اور عقائد کی بہت کتابیں اور رسالے عام لوگوں کے نفع کے واسطے فارسی اور اردو زبان میں ترجمہ کروا کر چھپوا دیے اور لِلّٰہ تقسیم کر دیے۔

ابن سعود نجدی کے زمانے میں وہابیت کا فروغ

تحفہ وہابیہ مصنفہ مولوی اسمٰعیل غزنوی امرتسری ۵۹ } کسی بیمار کا تندرست کرنا یا دشمن پر فتح حاصل کرنا یا کسی دکھ سے محفوظ رہنا وغیرہ تو ایسے امور میں خدا کے سوا کسی دوسرے سے امداد طلب کرنا شرک ہے جو لوگ ایسا کریں وہ مشرک ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہیں اگر ان کا عقیدہ یہی ہو کہ فاعل حقیقی فقط رب العزت ہے اور ان صالحین سے دعا کرنے کا مقصد محض یہ ہے کہ ان کی سفارش سے مراد بر آئیگی گویا یہ ایک واسطہ ہیں یعنی ان کا فعل بہرحال شرک ہے اور ایسے لوگوں کا خون بہانا جائز ہے اور ان کے اموال کا لوٹ لینا مباح ہے۔

تحفہ وہابیہ ۷۰ } ان کا ٹیڑھا پن موحدوں کی تلواریں سیدھا کریں گی۔

محمد عمر- جو شخص اسّی بیویاں بیک وقت اپنے نکاح میں رکھے وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مٹی برابر سمجھے۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیر المومنین جو شخص

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پوتے خاندان کو شہید کرے ۔ وہ تمہارا وہابیوں کا امیرالمومنین اور جنتی اور جو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر بیٹھنے والا ہے جس کی گردن کو مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا اور ان کے مقام شہادت کو کرب و بلا کا مقام فرمایا وہ غلطی پر تمہارے نزدیک شہید نہیں بلکہ معاذ اللہ باغی ہیں اور جو شان رسالت میں گستاخی کرے اور شہید کرے ان کو شہید کا خطاب کرنے پر یہ فرقہ محض سادے مسلمانوں کو دھوکہ دینے والا ہے مسلمانوں کو ان سے اجتناب دینی فرض ہے ۔ شہید کرنے والا تمہارے مذہب میں جنتی اور شہید اعظم تمہارے مذہب میں دنیادار طالب دنیا یہ ہے وہابی مذہب

غیر مقلدین وہابیہ کا عناد صرف رب العزۃ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل پاک تک ہی محدود نہیں بلکہ امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیاء اللہ اور خواص مومنین سے بھی ہے کچھ مذکور ہو چکا اور کچھ اب عرض کر دیتا ہوں سنیئے

امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مقام عبرت

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کی مذکورہ بالا تحریروں اور عقائد سے ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کی ذات "حقیقت" وجود "جبلت" اسلامی اصولوں کے خلاف ہے لہٰذا غیر مقلدین وہابیوں سے رشتہ داری یعنی رشتہ دینا یا لینا حرام ہے کیونکہ اسلامی نسب بدل جائے گا ۔

(۲) اور یہ بھی ثابت ہوا کہ غیر مقلدین وہابیوں کے کنوئیں بھی پلید ان کے کنووں گھروں مٹکوں حماموں ٹینکیوں اور برتنوں سے پانی استعمال کرنا مسلمان کے لئے حرام ہے غیر مقلدین وہابیوں کے برتنوں کو استعمال کرنا یا اپنے برتن ان کو استعمال کرانا ان کے کپڑے استعمال کرنا یا اپنے کپڑے ان کو استعمال کرانا ان کے گھر کا کھانا ان کی اقتداء میں نماز پڑھنا ان کی مسجدوں میں نماز پڑھنا حرام ہے کیونکہ فرمان خداوندیہ ہے ۔ ومن یتولھم

منکم فانہ منہم۔

(۳) غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنا پڑھانا بھی حرام ہے کیونکہ ان کی چٹائیاں پلید فرش پلید پانی پلید جسم پلید کپڑے پلید کیونکہ ان کا پانی شرعاً پلید ہے ان کے نزدیک منی پاک ہے جو بدن، کپڑوں، چٹائیوں اور فرشوں کو پاک نہیں ہونے دیتا جیسا کہ بیان ہو چکا۔

(۴) غیر مقلدین وہابی خداوند کریم کے منکر کیونکہ اللّٰہ الصمد اور لَغَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْنَ کا انکار کر کے خداوند کریم کو کرسی پر مقید اور محدود سمجھتے ہیں۔ اسی لئے خداوند کریم سے ہاتھ پھیلا کر کچھ مانگنے سے محروم ہیں۔

(۵) غیر مقلدین وہابی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منکر اور دشمن ہیں اسی لئے دربار رسالت مآب میں مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی نیت کر کے سفر کرنے کو شرک کہتے ہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے اور اسی پر اکتفا نہیں بلکہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پر زور گستاخی اور توہین کرتے ہیں۔

(۶) ولایت خداوندی سے محروم ہیں کیونکہ ولایت دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم سے ہی حاصل ہوتی ہے اور یہ دربار رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضری کو ہی شرک سمجھتے ہیں۔

(۷) غیر مقلدین وہابی فرقہ خداوند کریم" قرآن کریم" محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، اولیاء اللہ، اور احادیث صحیحہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہیں یعنی اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ کے منکرین ہیں جیسا کہ مذکور ہو چکا۔

(۸) غیر مقلدین وہابیوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے سے اہل سنت وجماعت کا سابقہ ایمان واعمال

برباد ہو جاتے ہیں۔

(۱) غیر مقلدین وہابیوں کی نماز شرعی نماز نہیں کیونکہ اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔

(۱) غیر مقلدین وہابی کی موت مسلمانوں والی نہیں بلکہ سزا یافتہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب مذکور ہوگا۔ تُوْبُوْا وَتُصْلِحُوْا وَاِلَّا یُعَذِّبْکُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا

تِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ
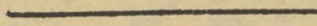
وہابیوں کا تعلق

اُمتِ مُصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مُسلمانوں سے

وہابیوں کے نزدیک وہابن کا نکاح سُنّی سے حرام ہے

فتوی ستاریہ ۱/۴ } "سوال" ہم کا مسلمان شرکیہ افعال کرنے والے کا نکاح موحدہ عورت سے جائز ہے یا ناجائز ؟

"جواب" حرام ہے۔

فتوی ستاریہ ۱/۸۷ } سوال (۱۱۱) عند اللہ وعند الرسول نکاح کس بات سے ٹوٹ جاتا ہے (مسائل مذکور گل محمد ابوہر منڈی)

جواب (۱۱۱) عورت موحدہ مسلمہ صوم وصلوۃ کی پابند ہو اور خاوند مشرک بدعتی مولود پرست گیارھویں پرست تعزیہ پرست وغیرہ وغیرہ یا تارک صوم وصلوۃ ہو وغیرہ وغیرہ یا اس کے برعکس بس نکاح ٹوٹ گیا لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ۔

محمد عمر وہابیوں کے اس فتوی سے ثابت ہوا کہ جو وہابن کسی سُنّی مسلمان کے نکاح میں کسی وہابی نے دے دی ہو تو مسلمان کے طلاق دینے کے بغیر ہی اس وہابن سے کوئی وہابی نکاح کرسکتا ہے طلاق کی ضرورت نہیں مذکورہ وہابی فتوی سے ثابت ہوا کہ وہابن کا نکاح سوائے وہابی فرقہ کے کسی مسلمان سے نہیں ہوسکتا اور نہ ہی کسی مسلمان کے لئے وہابن حلال ہے۔

مسلمانو! اب تم خود سوچو کہ غیر مقلدین وہابیوں کا تعلق نوافل وعبادت خداوندی میں زیادہ مشغول رہنے والے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء اللہ کے ساتھ تعلق رکھنے والے اور ان کی غلامی سے فیض یاب ہونے والوں سے وہابیوں کا کیسا تعلق ہے اور کیا سمجھتے ہیں اب باغیرت مسلمانوں کو اس فرقہ وہابیہ سے میل جول اور رشتہ دینا حرام سمجھنا چاہیئے

اور مسلمانوں کو اس فرقہ سے قطع تعلق فرض ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم ۔ یہ فرقہ فرج پرستی اور ذکر پرستی میں ہندوؤں سے بھی تجاوز کر گئے ہیں ۔

وہابی فرقہ عوام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں

وہابیوں کے نزدیک عیسائی سناتن دھرمی ہندو اور نبی کریمؐ کو نور کہنے والے یکساں ہیں

نور توحید ص۲۴ مصنفہ مولوی ثناء اللہ امرتسری

حق تو یہ ہے کہ غالیہ، مسیحیہ اور سناتن دھرمی ہندو کے عقائد کو مثلث کی صورت میں دکھایا جائے تو بالکل مثلث متساوی الاضلاع بن جاتا ہے ۔

مسیحی کہتے ہیں مسیح الوہیت کا اقنوم ہے ہندو کہتے ہیں رام اور کرشن وغیرہ پرمیشور کے اوتار ہیں طائفہ غالیہ کا عقیدہ اوپر آپ کے سامنے ہے پس ان تینوں گروہوں کا مثلث متساوی الاضلاع ایسا بنتا ہے جس کی صورت یہ ہے ۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو نور تسلیم کرنے والوں کو ہندوؤں کے فرقہ سناتن دھرمی اور عیسائی تثلیثوں کو یکساں لکھا ہے حالانکہ قرآن کریم احادیث صحیحہ مصطفویہ

محدثین اور سلف وخلف کا متفقہ فیصلہ ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں سے نوری وجود پیدا فرمایا ہے۔ فقیر نے اپنی کتاب مقیاس نور میں مدلل بیان کیا ہے اور دشمنان نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دندان شکن جوابات دیے ہیں جس کا جواب کئی برسوں سے کسی وہابی نے نہ دیا ہے اور انشاء اللہ نہ ہی دے سکتا ہے اور نہ ہی ممکن ہے تو مولوی ثناء اللہ نے قرآن وحدیث کے مصدقہ مسلمانوں کو عیسائیوں اور سناتنیوں میں شمار کیا ہے بلکہ فرقہ وہابیت ہنود سے بھی بدتر لکھا ہے کہ ہندو کے گھر کی پکی ہوئی شئی وہابی مذہب میں حلال ہے لیکن مسلمان کی گیارھویں حرام ہے اُسکا بدلہ رب العزت نے ان کے بڑے مولوی علامہ عبد الاحد خانپوری کی زبان وقلم سے لیا فقیر عرض کرتا ہے۔

غیر مقلدین وہابیوں کا فیچر وہابیوں کے مسلمہ عالم کی زبانی

تمہارے وہابیوں کے بڑے مقتدر عالم پیشوا مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی کے مسلمہ مولوی اور وہابیوں کے بڑے مولوی قاضی عبد الاحد خانپوری اپنی جماعت اہلحدیثوں کا یوں نقشہ کھینچتے ہیں۔

کتاب التوحید والسنۃ فی رد اہل الالحاد والبدعۃ مصنفہ مولوی عبد الاحد خانپوری ۲۶۲/۱

پس اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو حقیقت ما جاء بہ الرسول سے جاہل ہیں وہ اس صفت میں وارث اور خلیفہ ہوئے ہیں۔ شیعہ وروافض کے یعنی جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر ونفاق کی تھے اور مدخل ملاحدہ وزنادقہ کا تھے اسلام کی طرف اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار اور منافقین ہیں جو وہ بھی انہی کے باب اور

دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہی کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے لیا پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہی کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعات کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہی کے دہلیز و دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو ان کو مرتد بنا دیا اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہی جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز سے داخل ہو کر کیا جو کچھ کیا۔

کتاب التوحید والسنۃ مولفہ مولوی عبدالاحد خانپوری ۲۶۳ } ان جہال بدعتی کا ذب اہلحدیثوں میں ایک دفعہ آمین بالجہر اور رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر اور بداعتقادی اور الحاد اور زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں۔

نوٹ :- اس کتاب کے متعلق جماعت اہلحدیث کے اکابرین کے دستخط مع تقریظات کے ثبت ہیں ملاحظہ ہو صفحہ ۸۴۸ ؛

یہ ہے موجودہ جماعت اہلحدیث کا نقشہ اب فیصلہ اسی جماعت کے اکابرین کی زبانی عرض کر دیا ہے اور ان کے افعال و اعمال کا نمونہ بھی فقیر نے عرض کر دیا اب تمہاری مرضی پر موقوف ہے ہمارا کام کہہ دینا ہے یا رد، تم آگے چاہے مانو یا نہ مانو۔

وہابی مذہب میں عوام مسلمان مقلدین سے میل جول سلام وغیرہ ممنوع ہے

فتوی ستاریہ ۲/۱۴ } سوال (۲۶۸) مشرک بدعتی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

میل جول رکھنا جائز ہے۔ یا نہیں اگرچہ وہ کلمہ گو ہو۔ (سائل مذکور)

جواب (۲۶۸) مشرکین مبتدعین کو سلام کرنا یا ان سے اسلامی تعلقات و موالات قائم رکھنا شرعاً سخت معیوب و مذموم ہے ایک شخص نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو سلام کہلا بھیجا تو عبد اللہ بن عمر صحابی رسول نے اس کا جواب نہیں دیا۔ . . . پس حدیث ھذا سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو گیا کہ مشرکین مبتدعین بد دین فساق و فجار کے ساتھ نشست و برخاست کرنا ان کے ساتھ سلام و کلام کرنا ان کے سلام کا جواب دینا معیوب و مذموم ہے الخ

وہابی کی نماز بریلوی کی اقتدا میں نہیں ہوتی

فتوی ستاریہ $\frac{4}{43}$ } سوال (۴۸۸) ہمارے علاقہ میں مرلری محی الدین صاحب اہلحدیث ہیں جو فرماتے ہیں کہ بریلوی علماء کے پیچھے نماز ہو جاتی ہے ؟ کیا یہ فتوی صحیح ہے جو بندہ بھی نماز بریلوی امام کے پیچھے پڑھ لیا کرے عقیدہ امام مذکور کا یہ ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں اور آپ حاضر و ناظر ہیں اور گیارھویں دینی بڑے پیر صاحب کی ضروری ہے تیسرا ساتھ ختم بر طعام امداد از غیر اللہ چالیسواں وغیرہ وغیرہ بینوا و توجروا (سائل محمد زکریا)

جواب: بریلوی حنفی ہو یا دیوبندی یہ سب مقلد ہوتے ہیں متبع سنت نہیں ہوتے ان کی امامت میں نماز پڑھنا سنت کے خلاف ہے آیت کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ الخ

لہٰذا ایک اہلحدیث کا امام صرف اہلحدیث یعنی غیر مقلد متبع سنت ہی ہو سکتا ہے،

سیف الدین خاں اہلحدیث۔

"محمد عمر" - اصل وجہ یہ ہے کہ بریلوی امام نماز پڑھاتے وقت وہابیوں کے بچے نہیں کھلا سکتا اور اپنے ذکر کو وہابیوں کی طرح ہاتھ میں ذکر پکڑ کر نماز نہیں پڑھاتا۔ کیونکہ بریلوی امام کے ذکر میں منی آجائے تو اس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے اور وہابی کی نماز میں فرق نہیں آتا۔

تیسری وجہ چونکہ بریلوی امام کے کپڑے منی سے لبریز نہیں ہوتے۔

چوتھی وجہ بریلوی امام مردوں کی صفوں میں وہابیہ عورتوں کو کھڑا نہیں ہونے دیتا کیونکہ ان کے فروج میں عطر کا پنبہ ہوتا ہے جو مردوں کو بُرائی کی طرف راغب کرتا ہے۔

باقی بات رہی مقلدین کی تقلید جس کو تم حرام کہتے ہو۔

آیئے فقیر صرف تمہارے اکابرین کی زبانی تقلید کا فیصلہ سنا دیتا ہے تمہارے غیر مقلدیت کے مدعیوں کا بھی تقلید کے بغیر گزارہ نہ ہوا سنیئے۔

تقلید کے متعلق مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی کا عقیدہ

مجموعۃ الفتاوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳	مسئلہ بحکم آیۂ کریمہ فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ جاہل را تقلید ائمہ اسلام و مجتہدان امت بلاتعین امام مفرد و مجتہد واحد واجبست۔

مسئلہ فرمان خداوندی فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کے حکم سے جاہل کو ائمہ اسلام و مجتہدین امت کی بلاتعین کسی ایک امام اور مجتہد کے تقلید کرنی واجب ہے۔

مولوی عبدالجبار صاحب وہابیوں کے پیشوا نے تسلیم کر لیا کہ تقلید عوام مسلمانوں کے لئے

واجب ہے اور قرآن کریم کی آیت استدلالاً پیش کر کے ثبوت دیا اب اگر تم وہابی قرآن کریم اور اپنے پیشوا کو بھی مشرک کر دو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

مولوی عبدالاحد خانپوری کی زبانی

کتاب التوحید والسنۃ ۲۶۳ | امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جس کی امامت فی الفقہ اجماع امت کے ساتھ ثابت ہے۔

کہہ دو وہابیو! آمنــــــــــــــا

"وہابی" تمہارے تمام مقلدین کا آپس میں بہت اختلاف ہے تم غیر مقلدین کو تقلید کی دعوت کیسے دے سکتے ہو۔

"محمد عمر" فقیر تمہارے گھر سے جواب عرض کرتا ہے۔

ائمہ اربعہ کے اختلاف کے متعلق مولوی عبدالجبار وہابی کا فتویٰ

مجموعہ فتویٰ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ | شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتویٰ میں لکھتے ہیں۔ قالوا جب علی المسلم اذا صار فی مدینۃ من مدائن المسلمین ان یصلی معھم الجمعۃ والجماعۃ ویوالی المومنین ولا یعادیھم وان رای بعضھم ضالا اوغاویا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ جب مسلمانوں کے شہروں میں سے کسی شہر میں جاوے تو ان کے ساتھ جمعہ جماعت پڑھے اور ایمانداروں سے دوستی رکھے دشمنی نہ کرے اگرچہ ان میں سے بعض کو گمراہ اور حد سے تجاوز کرنے والا دیکھے۔

دوسرا جواب۔ ائمہ اربعہ کا اختلاف توحید، رسالت اور ولایت یا قرآن کریم میں نہیں ہے فروعی اختلاف اصل پہ حاوی نہیں ہو سکتا۔

"وہابی" جب تمہارا مقلدین کا آپس میں اختلاف ہے تو ہم کس کی تقلید کریں لہٰذا ہم غیر مقلدیت کو اختیار کرتے ہیں۔

"محمد عمر" ماں باپ کی آپس میں کسی قسم کا خلش ہو جائے تو اولاد کا کام ان کو چھوڑ دینا نہیں کیونکہ پھر اولاد کس کی کہلائے گا تمہاری چونکہ نسب میں فرق ہے اس لئے اتباع میں بھی فرق ہے فرمان خداوندی واطیعو اللہ واطیعو الرسول واولی الامرمنکم اس آیۃ کریمہ سے ثابت ہوا کہ جب تک ائمہ کرام کی اتباع نہ ہو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہیں ہو سکتی اور جب تک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ ہو خداوند کریم کی اطاعت محال ہے باقی رہا ائمہ کرام کا آپس میں اختلاف تو وہ ہمارے لئے باعث رحمت ہے کیونکہ ہم ان کے اختلاف کی وجہ سے احادیث صحیحہ میں تحقیق حق کر سکتے ہیں۔ اب فقیر تمہارے امام کی زبانی جواب دیتا ہے مسئلہ تقلید کی زیادہ تحقیق مطلوب ہو تو فقیر کی تصنیف مقیاس حنفیت ملاحظہ فرمادیں۔

ائمہ کرام کا اختلاف اور غیر مقلدین کا جواب ان کے اکابرین کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی ۱۸۳ } سلف صالحین کا اختلاف موجب ثواب ورحمت ہے کیونکہ ان کا اختلاف خالی از افراط وتفریط اور پاک از تعصب ونفسانیت تھا اور یہ اختلاف جس میں سراسر غلو اور افراط ہے بدعت اور سلف صالحین سے مخالف ہے حررہٗ عبد الجبار الغزنوی۔

وہابی اور تکفیر اکابرین وہابیوں کی زبانی

مجموعہ فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی ۱۸۲ } آدمی کو کافر اور بدعتی بنانا تھوڑی سی بات پہ معاذ اللہ خوارج کا طرز ہے اہلحدیث کا عمل اس حدیث پہ ہے کل المسلم علی المسلم حرام دمہ ومالہ وعرضہ -

ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اور مال اور عزۃ ضائع کرنا حرام ہے،

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے فتوی میں لکھتے ہیں وَالْخَوَارِجُ هُمْ اَوَّلُ مَنْ كَفَّرَ الْمُسْلِمِيْنَ يُكَفِّرُوْنَ بِالذُّنُوْبِ وَيُكَفِّرُوْنَ مَنْ خَالَفَهُمْ فِيْهَا وَاَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ يَتَّبِعُوْنَ الْكِتَابَ وَالسُّنَّةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَيَتَّبِعُوْنَ الْحَقَّ وَيَرْحَمُوْنَ الْخَلْقَ -

سب سے پہلے خارجیوں نے مسلمانوں پر کفر کا فتوی لگایا گنہگاروں پر فتوی کفر ثبت کرتے ہیں اور جو ان کے مخالف ہیں ان پر بھی کفر کا فتوی لگاتے ہیں حالانکہ اہل سنت وجماعت قرآن وحدیث کے تابع ہوتے ہیں اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں حق کی اتباع کرتے ہیں اور مخلوق پر رحم کرتے ہیں۔

فرقہ وہابیہ کے سرغنہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکفیر کا مسئلہ وہابیوں نے شیعوں سے لیا ہے اور فرقہ وہابیہ نے امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مسلمانوں سے میل جول کو حرام کر دیا یہ تو ٹھیک ہے کہ مسلمانوں کو وہابیوں سے ملنا جلنا حرام ہے کیونکہ یہ فرقہ بدترین

خلق ہے انسانوں والا نہ ان کا برتاؤ ہے نہ انسانوں والے ان کے اعمال ہیں نہ خوراک ہی انسانوں والی ہے جیسا کہ فقیر پہلے بیان کر چکا ہے کہ تمام انسانوں میں یہ نجس فرقہ ہے اور فرج و ذکر پرستی کے زیادہ شائقین ہیں عبادۃ خداوندی اور طہارۃ اسلامی ان کے فرقے میں محض لاشی ہے۔ کفار و مشرکین بت پرستوں کی اشیاء کو حلال پاک سمجھتے ہیں ان سے میل جول کو گناہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کے قرآن و حدیث سے مبینہ اعمال کو کفر و شرک کہہ کر ٹھکرا دیتے ہیں۔

وہابی شرک و بدعت

فتوی ستاریہ ۲/۱۱۲ } سوال (۲۹۴) اکثر لوگ کھانا آگے رکھ کر فاتحہ خوانی کرتے ہیں بغیر فاتحہ پڑھوائے اس میں سے کھانے نہیں دیتے کیا شرعاً یہ فعل اور اس قسم کے دیگر افعال ثابت ہیں اگر نہیں تو ان کی ابتدا کیا ہے اور ایسا کرنے والوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب (۲۹۴) مولود گیارھویں "نتیجہ" دسواں چالیسواں "ششماہی" برسی عرس "قوالیاں کرنا کرانا قبروں پر میلے ٹھیلے مقرر کرنا" کھانا آگے رکھ کر مروجہ فاتحہ خوانی کرنا" ماہ رجب میں رجبی منانا" تبرک کی روٹیاں تقسیم کرنا" لکھی ہزاروی روزے رکھنا" شب برات منانا" شعبان کی پندرھویں تاریخ کو خصوصاً والتزاماً حلوا کھانا اور کھلانا" بوبی فاطمہ کی صحنک کرنا" امام ضامن کا کونڈا کرنا" امام ضامن کے نام کا پیسہ بچوں کے گلے میں ڈالنا" قل کے ڈھیلے قبر میں رکھنا" قبر پر اذان کہلوانا وغیرہ وغیرہ یہ سب امور بدعات و محدثات اور بعض ان میں سے کفریات ہیں اور ان کے قائلین و فاعلین شرعاً اہل بدعت ہیں بدعتی جب تک بدعت سے تائب نہ ہو اس کا کوئی عمل قبول نہیں حدیث میں ہے ابی اللّٰہ ان یقبل عمل صاحب

بدعۃ حتی یدع بدعتہ۔

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابیوں کے ان مذکورہ عقائد سے ثابت ہوا کہ اسلامی تو انین پر عمل کرنے والے مسلمان اور قرآن پڑھنے والا جس کے سامنے کھانا رکھا ہو وہ بھی بدعتی ہے

ان مذکورہ مسائل کے استدلال اسلامیہ فقیر کی تصنیف مقیاس توحید سے ملاحظہ فرمائیے اور مذکورہ حوالاجات سے مسلمانوں سے وہابیوں کی دلی دشمنی ثابت ہو گئی کہ مسلمانوں کے اعمال صالحہ بھی وہابیوں کو شرک اور کفر نظر آتے ہیں۔

وہابی شرک سے دُنیا کے اسّی کروڑ مسلمان سب کافر ہیں

تذکیر الاخوان ضمیمہ تقویۃ الایمان ۸۷ } ربیع الاول میں مولود کی محفل ترتیب دینا اور جب وہاں ذکر حضرت کے پیدا ہونے کا آوے کھڑا ہو جانا اور یہ جاننا کہ روح حضرت کی یہاں آتی ہے اور ربیع الثانی کو گیارھویں کرنا اور جمادی الاول میں مکن پور کو بدیع الزمان شاہ مدار کے چلے کے عرس میں جانا اور شعبان میں آتشبازی چھوڑنا اور حلوا پکانا اور چراغ بہت سے جلانا اور رمضان میں آخر جمعہ کو جمعۃ الوداع اور قضا عمری پڑھنا اور شوال میں عید کے روز سیویاں پکانا اور بعد نماز عیدین کے بغلگیر ہو کر ملنا یا مصافحہ کرنا۔ ۔ ۔ ۔ وہ شخص اس آیتہ بموجب مسلمان نہیں۔

مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان اپنی اُمت کے متعلق

بخاری شریف $\frac{2}{۵۸۷}$ } وَاِنِّیْ لَسْتُ اَخْشٰی عَلَیْکُمْ اَنْ تُشْرِکُوْا۔

مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم پر یہ خطرہ نہیں کہ تم مشرک ہو جاؤ گے۔
کیوں جی وہابیو اب مسلمان مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر ایمان رکھیں اور آپ کی اُمت کو کافر و مشرک کہنے سے اجتناب کریں یا تمہاری اقتدار کر کے دشمن مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم بن جائیں۔

مسلمانوں کے اکابرین پر وہابیوں کے عناد کی حد ٹوٹ گئی سُنیئے

وہابی بزرگان اسلام اولیاء اللہ کے حقیقی دشمن ہیں

شہباز شریعت مصنفہ مولوی نور محمد سوترہ وی ۱۳۲	اِیہ جامی کتا بھونکیا اندر تحفے کفر انوائے جو جامی رومی دے پھلگ اوہ کافر سڑن منہ کالے
تذکیر الاخوان ۳۴۳	تجھ سوا مانگے جو غیروں سے مدد فی الحقیقت ہے وہی مشرک اشد دوسرا اس سا نہیں دنیا میں بد ہے گلے میں اس کے حبل من مسد

سب سے اس پر لعنت و پھٹکار ہے۔
وہی ابن تیمیہ کے عقیدے کی شاخ چلی آ رہی ہے اور اسی عقیدے کی تبلیغ کی ایک لڑی ہے۔

تقویۃ الایمان ۵	کوئی اپنے بیٹے کا نام عبد النبی رکھتا ہے کوئی علی بخش کوئی حسین بخش کوئی پیر بخش کوئی مدار بخش کوئی سالار بخش کوئی غلام محی الدین کوئی

غلام معین الدین . . . سو وہ شرک میں گرفتار ہیں۔
مسلمانو! آپ نے سن لیا امت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے وہابی کفر و شرک سے کوئی مسلمان بچ نہیں سکا۔

فرقہ وہابیہ کی نسبی والدین سے محرومی

حنفی والدین کی نماز جنازہ وہابی نہیں پڑھ سکتا

فتوی ستاریہ ۳/۳۸ سوال (۳۵۴) اگر نام کا حنفی باپ ہو یا ماں ہی کیوں نہ ہو ان کی دنیاوی خدمت بجالانی کیسی ہے؟ اور ان کا جنازہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں مخالف اسلام ہونے کی وجہ سے دل تو ان کی خدمت کو بھی نہیں چاہتا (سائل مذکور)

جواب (۳۵۴) والدین کی دنیاوی امور میں اطاعت خدمت کرنی چاہیئے لقولہ تعالےٰ وصاحبھما فی الدنیا معروفا الایۃ اور اگر بے نماز مشرک ہیں تو نماز جنازہ نہیں پڑھنی چاہیئے۔

میرے خیال میں غیر مقلدین وہابیوں کو رَبِّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ بھی نماز میں پڑھنا چھوڑ دینا چاہیئے۔

اسی کروڑ مسلمانوں سے وہابیوں کا تعلق

"محمد عمر" غیر مقلدین وہابی ایسے متعصب ہیں کہ اگر ان کے والدین حنفی ہوں تو ان کا جنازہ نہیں پڑھتے اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس جگہ کوئی اور حنفی نہ ہو محض ان کے والدین ہی حنفی ہوں تو یہ غیر مقلدین وہابی اس کو بغیر جنازے پڑھے ہی دفن کر دیں یہ ہے ان کا تعلق مسلمانوں سے معلوم ہوا کہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جو انہوں نے اصحاب صفہ سے

برتاؤ کیا تھا ہم ان کی ابتدا کو جانتے ہیں خداوند کریم اس فرقہ سے بچائے۔
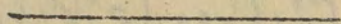
وہابی اعتراضوں کے مختصر جوابات

"عبدالقادر" میں تمہارے حنفیوں کے پول بتاتا ہوں حنفیوں کے مذہب میں اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے دیکھو ھدایہ

(۲) حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے دیکھو ان کی فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ اگر کسی کی انگلی یا چھری کو گرہ لگ جائے تو تین دفعہ منہ سے چاٹ لے تو انگلی پاک ہے

(۳) حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں۔

(۴) حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو پاک ہو جاتا ہے اس پر نماز جائز ہے

"محمد عمر" = وہابی مذہب جھوٹا اور وہابی مذہب کے مُلاں بھی جھوٹے اگر تم ہماری حنفیوں کی کسی کتاب سے نکال کر دکھا دو کہ اپنی سگی ماں سے نکاح جائز ہے تو فقیر تمہیں یکصد روپیہ نقد انعام دیتا ہے،

فقیر نے سو روپے کا نوٹ نکال کر سامنے کر دیا لیکن حافظ عبدالقادر صاحب بیچارے شائیں بائیں کرنے لگ گئے اور کہنے لگے جواب دو جواب دو فقیر نے کہا کہ فقیر جواب دئے بغیر جائیگا نہیں لیکن مسلمانوں کو یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ حافظ عبدالقادر صاحب نے صراحۃً جھوٹ بولا ہے فقیر اب تمہیں اصل حوالہ دکھاتا ہے اور اس کا مطلب بیان کرتا ہے سنو

ذی محرم سے نکاح کا رد

ھدایہ اولین ۴۹۴ } وَمَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَءَةً لَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُهَا فَوَطِيَهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ عِنْدَ اَبِي حَنِيْفَةَ وَلٰكِنَّهُ يُوْجِعُ عُقُوْبَةً اِذَا كَانَ عَلِمَ بِذَالِكَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ و محمد و الشافعی

عَلَيْهِ الْحَدَّ إِذَا كَانَ عَالِمًا بِذَالِكَ -

ایک شخص نے ایسی عورت سے نکاح کر لیا جو اس کے لئے حلال نہ تھی پھر اس عورت سے اس نے وطی بھی کی ایسے شخص پر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حد شرعی واجب نہیں لیکن اس کو سخت عذاب دیا جائے گا۔ جب اسے معلوم ہو کہ میری منکوحہ محرمات سے تھی ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ نے فرمایا کہ جب اسے معلوم ہو تو اس پر حد شرعی واجب ہو گی۔

اب ھدایہ سے والدہ کی حرمت دکھاتا ہوں ملاحظہ ہو۔

ھدایہ ۲۸۷ } لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ يَتَزَوَّجَ بِاُمِّهٖ وَلَا جَدَّاتِهٖ مِنْ قِبَلِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ لقوله تعالے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ -

مرد کے لئے حلال نہیں ہے کہ اپنی ماں سے نکاح کرے اور نہ ہی اپنی نانیاں اور دادیاں سے کیونکہ اللہ تعالے کا فرمان ہے کہ تم پر تمہاری مائیں حرام کی گئی ہیں اور بیٹیاں بھی۔

کیوں جی ھدایہ سے ہی ثابت ہوا کہ ماں سے نکاح کرنا حرام ہے یہ کہیں نہیں لکھا کہ ماں سے نکاح کرنا حلال ہے۔

اب تمہارا اعتراض امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر اس عبارت میں یہ لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح جائز ہے یہ تمہارا بہتان ہے لعنت اللہ علی الکاذبین یہ تو ایک مسئلہ حد شرعیہ کا ہے کہ اگر کسی شخص نے اپنی محرمات ماں بہنیں خالہ وغیرھن سے نکاح کر لیا تو یہ صورت مسئلہ پہنچی امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے پاس تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فتویٰ دیا کہ جس سے اس نے نکاح کیا ہے یہ شرعی حد سے باہر ہو گیا جب اس شخص نے حد شرعی کو توڑ دیا ہے

محرمات سے نکاح کیا تو اب اس پر حد شرعی نہیں لگ سکتی کیونکہ حد شرعی اس پر لگتی ہے جو شرعی مجرم ہو محرمات سے جان بوجھ کر نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہے مرتد ہے اس جرم سے مرتد پر حد شرعی نہیں لگ سکتی ایسے شخص کو عذاب سخت دیا جائے کیونکہ حد شرعی اس لئے لگائی جاتی ہے کہ مسلمان کو حد لگانے سے اس کا جرم دھل جائے اور یہ محرمات سے اس کا نکاح کرنا جرم نہیں بلکہ عمداً کفر ہے حد لگانے سے وہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس کا جرم دھلنے والا ہے اس کو سخت عذاب کیا جائے کہ وہ مر جائے اس کو کافر سمجھ کر عذاب کیا جاوے کیونکہ حد مسلمان کے لئے ہے عذاب کافر کے لئے تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ دینا وَلٰكِنَّهٗ يُوْجَعُ عُقُوْبَةً کہ اس کو سخت عذاب دیا جائے یہ اس امر کی دلیل ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں اس کی دلیل فقہ سے پیش کرتا ہوں کہ سوتیلی ماں سے زنا کرنے والے کو حد لگائی جاتی ہے سنیئے

فتویٰ قاضیخان ۳/۴۷۹ { وَاِنْ وَطِیَ الْاِبْنُ اِمْرَءَةَ اَبِيْهِ حُدَّ وَاِنْ قَالَ ظَنَنْتُ اَنَّهَا تَحِلُّ لِیْ وَلَوْ تَزَوَّجَ الرَّجُلُ بِامْرَءَةِ اَبِيْهِ بَعْدَ مَوْتِ الْاَبِ فَوَلَدَتْ مِنْهُ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ الْبَلْخِیُّ رحمہ اللہ تعالیٰ اِنْ اَقَرَّ بِالْوَطْیِ اَرْبَعَ مَرَّاتٍ فِیْ مَجَالِسَ مُخْتَلِفَةٍ حُدَّ اجَمِيْعًا وَلَا يَثْبُتُ نَسَبُ الْوَلَدِ۔

اور اگر بیٹے نے اپنے باپ کی بیوی سے وطی کی حد لگائی جائیگی اگرچہ وہ کہے کہ میرے خیال میں یہ حلال تھی اور اگر کسی آدمی نے باپ کے مرنے کے بعد اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا اس سے اولاد بھی ہو گئی ابوبکر بلخی نے کہا کہ اگر اس نے ایک ہی مختلف مجلس میں چار مرتبہ وطی کا اقرار کر لیا دونوں کو

حد لگائی جائے گی اور نسب بھی ثابت نہیں ہو سکتی۔

اور یہی فرمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے سنیئے

تمہارے بہتان اوّل کا حل صلے اللہ علیہ وسلم کی زبانی

(۱) ابن ماجہ ۱۸۷ } قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوْہُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کرو اور جس شخص نے چوپائے سے وطی کی اس کو بھی اور چوپائے کو بھی قتل کر دو۔

(۲) بیہقی شریف ۸/۲۳۷ } عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ وَقَعَ علی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْہُ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے محرمات سے وطی کی اس کو قتل کر دو۔

کیوں وہابیو! اب بتاؤ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ فرمایا کہ اس کو رجم کیا جائے شرعی حد کیوں نہ لگانے کا حکم جاری فرمایا بلکہ فرمایا فَاقْتُلُوْہُ ایسے شخص کو قتل کر دو ثابت ہوا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی محرمات سے نکاح کرنے والے کو اسلام سے خارج قرار دیا اسی لئے مرتد کا حکم سنایا کہ محرمات سے نکاح کرنے والا اسلام سے خارج ہو چکا ہے مرتد ہو گیا لہٰذا اس کو مرتدین کی سزا قتل سنائی نہ کہ حد شرعی رجم یا کوڑے۔

معلوم ہوا کہ امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ عین حدیث کے مطابق ہے ملاحظہ ہو

والدہ سے زنا کرنے والے کا فقہی فیصلہ

(۳) فتح القدیر شرح ھدایہ ۴/۱۴۸ } ابن ماجہ قَالَ رَسُوْلُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَن وَقَعَ عَلیٰ ذَاتِ مَحْرَمٍ مِنْہُ فَاقْتُلُوْہُ وَاُجِیْبَ بِاَنَّ مَعْنَاہُ اَنَّہٗ عَقَدَ مُسْتَحِلًّا فَارْتَدَّ بِذَالِکَ وَھٰذَا لِاَنَّ الْحَدَّ لَیْسَ ضَرْبُ الْعُنُقِ وَاَخْذِ الْمَالِ بَلْ ذَالِکَ لَازِمٌ لِلْکُفْرِ =

ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے محرمات سے وطی کی تو اس کو قتل کر دو اس کا یہی جواب دیا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ثابت ہوا کہ اس نے حلال سمجھ کر نکاح کیا تو اس سے وہ مرتد ہو گیا اور قتل کا حکم یا اس کا مال لوٹ لینا حد شرعی نہیں بلکہ مرتد کی سزا ہے تو یہ کفر لازم ہو گیا اسلام کے دائرے میں نہ رہا لہٰذا اس کو سزا ارتداد ملے گی نہ کہ حد شرعی۔

یہ ہے تمہارے بہتان کا حل جو تم نے حنفیوں پر بہتان گھڑا تیسرا جواب آگے اسی ھدایہ کی عبارت ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ نے فتویٰ دیا ہے علیہ الحد اذا کان عالما بذالک جس شخص نے محرمات سے نکاح کیا اور اسے محرمات کا علم ہے تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا ثابت ہو گیا تو زنا کی حد بھی ضرور لگائی جائیگی اور یہ اصول فقہ میں لکھا ہے کہ عبادات میں فتویٰ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ

علیہ کا معتبر ہے اور معاملات میں صاحبین رحمہم اللہ تعالےٰ عنہما کا معتبر ہے اور یہ مسئلہ بھی معاملات میں شامل ہے اس لئے فتویٰ بھی صاحبین رحمہما اللہ تعالےٰ عنہما کے قول پر یعنی حد لگائی جائیگی جیسا کہ فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے۔ دیکھئے

(۴) فتح القدیر ۱۵۰/۴ } وَالْحَقُّ فِیْ ھٰذَا کُلِّہٖ وُجُوْبُ الْحَدِّ اِذَا الْمَذْکُوْرُ مَعْنًی یُعَارِضُہٗ کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلزَّانِیَۃُ وَالزَّانِیْ فَاجْلِدُوْا۔

اور اس مسئلہ میں حق یہ ہے کہ ان تمام صورتوں میں حد واجب ہے اس لئے کہ مذکورہ بالا صورۃ قرآن کے مخالف ہے۔

یعنی قرآن مجید نے جب زانی کی حد مقرر کر دی ہے تو حد ضرور لگائی جائیگی یہی مذہب حق ہے احناف کا گو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ اتقار کی طرف ہے کہ اس کو اسلام سے خارج کیا گیا لیکن احناف کے نزدیک امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول متروک ہے اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے قول سے حد لگائی جاوے پر فتویٰ صحیح ہے۔

وہابیو فقہاء نے کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ محرمات سے یعنی ماں بہن سے نکاح جائز ہے بلکہ قرآنی فیصلے کے موافق حرام لکھا ہے ہاں مسئلہ یہ ہے کہ جس نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا اس کو کیا سزا چاہیئے کیونکہ عام زنا کی حد تو کنواری کنوارے کو دو سو درہ اور شادی شدگان کو رجم لیکن اگر کسی نے ماں یا بہن سے نکاح کر لیا تو ایسے شخص کو کیا سزا چاہیئے تو اس میں فقہا کا اختلاف ہے امام ابو یوسف اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک تو اس کو حد شرعی لگائی جائیگی کیونکہ زنا کا مصداق ہے گو محرمات سے ہی ہے۔ لیکن امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ چونکہ اتقار میں زیادہ ہیں انہوں نے ایسے شخص کے متعلق فتویٰ دیا

کہ یہ شرعی جرم نہیں ہے بلکہ یہ شخص حد شرعی سے تجاوز کر چکا ہے مرتد ہو گیا اسلام سے خارج ہو چکا ہے۔ اب اس کو ارتداد کی سزا دی جائے گی لہٰذا سخت سے سخت عذاب قتل ہے حد شرعی تب ہوتی ہے کہ دائرہ شریعت کے اندر ہوتا چونکہ ایسا شخص مرتد ہے لہٰذا مرتد کی سزا دی جائے گی یہ فقہاء احناف پر تمہارا بہتان بنانا صرف اپنے مذہب کے پول کا بدلہ لینا مقصود ہے کہ تم نے ہمارے وہابی مذہب کا مسئلہ لوگوں کو سنا دیا ہے کہ وہابی مذہب میں اپنے نطفے کی لڑکی سے مزنیہ کی ماں سے نکاح جائز ہے لیکن ہم حنفی مذہب میں ماں سے نکاح دکھاتے ہیں وہابی صاحب بدلہ بہتانوں سے نہیں لیا جاتا۔

اِنصاف

جیسا کہ فقیر نے اپنی کتب فقہ سے دکھا دیا ہے کہ ماں نانی پرنانی دادی پرِدادی سے نکاح حرام ہے وہابیوں نے تو نانی دادی سے نکاح کو بھی حلال کر دیا اگر یہ ہمارے نزدیک جائز ہوتا تو حرمت کا فتویٰ نہ دیتے ایسے ہی تم اپنی وہابی فقہ سے دکھاؤ کہ ایک شخص نے کسی عورت سے زنا کیا تو اس کے نطفے سے لڑکی پیدا ہو گئی اب وہ زانی اپنے نطفے کی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا حرام ہے ابھی تمہارے اکابرین لکھ دیں کہ حرام ہے فقیر ابھی وہابی کی اس نسل کو ترک کر دے گا۔ فَبُهِتَ الَّذِی كَفَرَ۔

مولوی صاحب ان بہتانوں سے بدلے نہیں لئے جا سکتے آؤ میں اپنے تمام احناف کی طرف سے لکھا دیتا ہوں کہ ماں سے نکاح کرنے والا پڑھنے والا گواہان سب اسلام

سے خارج ہیں مرتد ہیں مرد میدان بنو تم بھی لکھ دو کہ مزنیہ کی لڑکی سے نکاح حرام ہے لیکن تم اپنا عقیدہ نہیں چھوڑ سکتے کیونکہ حرام کا لطف زیادہ ہوتا ہے۔ میدان مناظرہ میں اس بات کا بڑا اثر ہوا اور کئی غیر مقلدین وہابی تائب ہوئے۔

فتویٰ قاضیخاں کی بھی عبارت یہی ہے قاضیخاں نے بھی یہ نہیں لکھا کہ محرمات یعنی ماں یا بہن سے نکاح جائز ہے وہاں بھی اختلاف ایمان کا ہی ہے کہ ایسے شخص کو ایمانی حد لگائی جائے یا ارتدادی حد وہاں بھی دونوں حدیں بتائی گئی ہیں اور ہمارے احناف کے نزدیک بھی صاحبین کے فتوے کے موافق فتویٰ ہے میں تو کہوں گا کہ ایسے شخص کو شرعی حد بھی لگائی جائے اور قتل بھی کیا جائے اور سنیئے۔

فتویٰ قاضیخاں ۱/۳۸۳ ، ۳/۴۶۸

اِذَا تَزَوَّجَ بِذَاتِ رَحِمٍ مَحْرِمٍ مِنْهُ نَحْوُ الْاُمِّ وَالْبِنْتِ وَالْاُخْتِ وَالْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ اَوْ تَزَوَّجَ بِامْرَءَةِ اَبِيْهِ اَوْ اِبْنِهٖ فَدَخَلَ بِهَا لَاحَدَّ عَلَيْهِ فِیْ قَوْلِ اَبِیْ حَنِيْفَةَ رحمہ اللہ تعالیٰ وَعَلَيْهِ مَهْرُ مِثْلِهَا بَالِغًا مَا بَلَغَ وَقَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ ومحمد والشافعی رحمهم الله اِنْ عَلِمَ اَنَّهَا ذَاتُ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ عَلَيْهِ الْحَدُّ وَلَا مَهْرَ عَلَيْهِ۔

جب کسی شخص نے محرمات یعنی ماں، بیٹی، ماں، بہن، پھوپھی یا خالہ سے نکاح کر لیا یا اپنے باپ کی بیوی یا بیٹے کی بیوی سے نکاح کر لیا اور اس سے دخول بھی کر لیا تو امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس پہ حد شرعی نہیں مہر دینا پڑے گا۔ لیکن ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک

یہ ہے کہ اس کو محرمات کا علم ہے تو اس پہ حد ہے اور اس پر حق مہر لازم نہیں ۔

وہی حد لائے والا مسئلہ اور وہی تحقیق ہے یہ تو ہے حد کا اختلاف ہے نہ کہ یہ لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو ثابت ہوا کہ تمہارا کہنا کہ احناف کے نزدیک ماں سے نکاح کرنا جائز ہے محض بہتان ہے اور وہابی جھوٹ ہے یہ تو لکھا ہے کہ اگر کسی نے ماں سے نکاح کر لیا تو حد ایمان والی لگائی جائے یا مرتد والی جس نے نکاح کیا ایمان و اسلام سے وہ خارج ہو گیا دونوں حدوں سے کوئی حد بھی لگائی جائے اسلام میں داخل نہیں ۔ کیونکہ اسلام ماں سے نکاح کی اجازت دیتا ہی نہیں اور نہ ہی فقہائے نے لکھا ہے کہ ماں سے نکاح کر لیا کرو۔

اب ان کی حرمت کا مسئلہ قاضیخاں سے ہی دکھاتا ہوں سنیئے ۔

(۵) فتوی قاضیخاں $\frac{1}{۳۶۰}$ } (باب فی المحرمات) حُرْمَةُ النِّكَاحِ عَلٰى نَوْعَيْنِ مُؤَبَّدَةٌ وَغَيرُ مُؤَبَّدَةٍ تثبت بالنسب والرضاع والصهرية اَمَّا الْمُحَرَّمَاتُ بِالنَّسَبِ مَا نَصَّ اللّٰهُ تعالیٰ فِي قَوْلِهِ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ الآية الاُمُّ بِالرُّشْدَةِ وَالزِّنْيَةِ حَرَامٌ ۔

(محرمات میں یہ باب ہے) نکاح کی حرمت دو قسموں پہ ہے ایک قسم یہ ہے کہ کبھی بھی کسی صورت میں حلال نہیں جو نسب اور رضاع اور دامادگی سے ثابت ہوتی ہے نسب سے محرمات وہ ہیں جو فرمان الٰہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ سے حرام کی گئیں نکاح والی ماں ہو یا باپ کے زنا سے ہو دونو

حرام ہیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب تم ہی انصاف کرو کہ تم لے تو جس سے باپ نے زنا کیا اس کو بھی بیٹے کے لئے حلال کہتے ہو لیکن قاضیخاں نے لکھا کہ باپ کے نکاح سے جو ماں بنی بیٹے کے لئے حرام ہے اور جس سے باپ نے زنا کیا وہ بھی والدہ مزنیہ ہے وہ بھی حرام ہے کیونکہ جس سے والد نے زنا کر لیا بیٹے کے واسطے وہ بھی ماں کا مقام رکھتی ہے اس سے بھی بیٹا نکاح نہیں کر سکتا جس مذہب کا ایسا اتقا ہے وہ سگی ماں کے ساتھ نکاح کا حکم کیسے جاری کر سکتا ہے قاضیخاں کی ایک عبارت دکھا دو کہ ماں کے ساتھ نکاح کر لیا کرو تو فقیر اس کو

یکصد روپیہ انعام پیش کرے گا

سزا میں اختلاف ضرور ہے کہ ماں سے نکاح کرنے والے کو سزا شرعی حد والی دینی چاہیئے یا ارتداد کی تو اس میں فقہا کا فیصلہ ہے کہ عبادات میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتوی معتبر ہوگا اور عبادات میں صاحبین کا فتوی معتبر اور قابل عمل ہوگا سنیئے

شامی $\frac{1}{66}$ } وَقَدْ جَعَلَ الْعُلَمَاءُ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ فِي الْعِبَادَاتِ مُطْلَقًا۔ ۔ وَقَدْ صَرَّحُوْا بِاَنَّ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ فِي جَمِيْعِ مَسَائِلِ ذَوِي الْاَرْحَامِ وَفِي قَضَاءِ الْاَشْبَاهِ وَالنَّظَائِرِ الْفَتْوٰى عَلٰى قَوْلِ اَبِي يُوْسُفَ ۔

فقہائے احناف نے عبادات میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ کے فیصلے پر فتوی دیا ہے (کیونکہ وہ اتقا میں زیادہ ہیں ۔ ۔ ۔ ذوالارحام کے فیصلے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے فتوے کے موافق عمل کیا جائے اور اشباہ والنظائر کے مسائل میں امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے فتوی پر عمل کیا جائے۔

نجاست چاٹنے کا رد

محمد عمر: تمہارا کہنا کہ حنفی مذہب میں ٹٹی کھانا جائز ہے یہ بہتان عظیم ہے جھوٹ ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین حوالہ دکھاؤ۔

حافظ صاحب حوالہ نہ دکھا سکے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ فقہائے نے ٹٹی اور شراب کو یکساں ثابت کرنے کے لئے بیان کیا کہ جس نے پاخانہ چاٹ لیا یا شراب چاٹ لی اور اس کا اثر جاتا رہا نجاست کا اثر نہیں رہا انگلی پاک ہو گئی کیونکہ اس پر نجاست کا اثر نہیں رہا لیکن یہ نہیں کہا کہ اس کا چاٹنا بھی حلال ہوا یا حرام اس کا فیصلہ دوسری جگہ ہے

بحر الرائق ۱/۲۳۳: وَكَذَا إِذَا لَحِسَ إِصْبَعَهُ مِنْ نَجَاسَةٍ بِهَا حَتّٰى ذَهَبَ الْأَثَرُ أَوْ شَرِبَ خَمْرًا ثُمَّ تَرَدَّدَ رِيْقُهُ فِيْ فِيْهِ مِرَارًا طَهُرَ حَتّٰى لَوْ صَلّٰى صَحَّتْ صَلٰوتُهُ وَعَلٰى قَوْلِ مُحَمَّدٍ لَا تَصِحُّ وَلَا يُحْكَمُ بِالطَّهَارَةِ بِذٰلِكَ لِأَنَّهُ لَا يُجِيْزُ إِزَالَتَهَا إِلَّا بِالْمَاءِ الْمُطْلَقِ۔

اور اسی طرح جب کسی شخص نے نجاست کی انگلی کو چاٹ لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا یا کسی شخص نے شراب پی لی پھر اس کے منہ میں لعاب اندر باہر کئی بار آتا جاتا رہا حتّٰی کہ اسنے نماز پڑھ لی اس کی نماز ادا ہو گئی اور امام محمد کے فتوے کے موافق صحیح نہیں ہو گی اور پاک ہونے کا حکم بھی نہیں ہو گا کیونکہ سوائے صاف پانی کے نجاست کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔

جواب (۱) اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے نجس انگلی کو چاٹ لیا تو انگلی کا کیا حکم ہے اس میں یہ نہیں لکھا کہ انگلی کو نجاست لگ جائے تو زبان سے چاٹ کر پاک کر لیا

کر دو اس میں لکھا ہے کہ اگر کسی نے ایسا کر لیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(ا) مسلمان دیکھ کر عمداً نجاست کو کھا نہیں سکتا اور نہ ہی کسی حنفی کتاب میں لکھا ہے کہ ٹٹی کھانا جائز ہے یہ تمہارا صاف جھوٹ اور بہتان ہے یا ایک حوالہ دکھاؤ۔

(ب) اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ کسی کی انگلی کو نجاست لگی بعد میں وہ بھول گیا اور منہ میں ڈال بیٹھا یا گود کا بچہ ہے ٹٹی سے اس کا ہاتھ لبریز ہو گیا بعد میں اس نے منہ میں چوس لیا یا دیوانے نے ایسا کر لیا نجاست کا اثر زائل ہو گیا۔ اب اس کی انگل کا کیا حکم ہے۔ یا کسی نے شراب پی لی وقت کافی گزرنے کے بعد اس کے منہ کا لعاب اندر باہر جانے سے منہ سے شراب کا اثر زائل ہو گیا بعد انہوں نے نماز ادا کی تو کیا اس کی نماز صحیح ہو گی یا نہ ؟ تو بعض فقہائے نے فتویٰ دیا کہ نماز جائز ہو گئی کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا ہے نجاست کا فوراً ازالہ ہی شرط ہے بچے نے اگر ایسا کیا پھر وہ ماں کو چھونے لگ گیا تو کیا ماں پلید ہو گئی ؟ نہیں کیونکہ نجاست کا اثر زائل ہو چکا تھا۔ بعض نے کہا ہے کہ نماز ادا نہیں ہوئی کیونکہ نجاست کا ازالہ پاک پانی سے ہوتا ہے۔

اس مسئلہ کی مثال یوں سمجھیے کہ کسی شخص نے سوال کیا کہ مولوی صاحب ایک شخص نے زنا کیا اور بعد میں غسل کر لیا پاک ہو گیا نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں ؟

مولوی صاحب جواب دیں گے کہ وہ شخص نجاست سے پاک ہو گیا اس کی نماز صحیح ہے اب کوئی وہابی شور مچا دے کہ دیکھئے دیکھئے فلاں مولوی نے فتویٰ دے دیا کہ زانی غسل کرنے سے گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور اس نے حکم دے دیا کہ زنا کر لیا کرو۔ تو سننے والا وہابی ہی اس کی زبان پہ اعتبار کرے گا کہ واقعی مولوی بڑا ظالم ہے جو

زنا کرنے کا حکم دیتا ہے لیکن جو مسلمان عقلمند ہے وہ بات کو سوچ کر جواب دے گا کہ ظالم اس نے تو غسل سے بدن پاک ہونے اور نماز کی تصحیح کا جواب دیا ہے نہ کہ زنا کرنے کا حکم دے دیا ہے تمہارا دماغ خراب ہے کسی پہ اعتراض نہ کرو اپنے دماغ کا علاج کراؤ پھر مسئلہ سمجھو پھر بات کرنا زنا کے فعل کا جرم علیحدہ ہے یعنی اس کے جرم کی سزا علیحدہ ہے شادی شدہ کو پتھر مار مار کر ہلاک کرنا اور کنواروں کو سو سو کوڑا مارنا اور اس کے بدن کے پاک ہونے اور نماز پڑھنے کا مسئلہ الگ ہے سو جو اس سے مسئلہ دریافت کیا گیا اس نے صحیح بتا دیا آمدم برسر مطلب ایسے ہی یہ مذکورہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ ایک شخص کی انگلی کو نجاست لگ گئی اس نے اس کو زبان سے چاٹ کر نجاست صاف کر دی اب انگلی کا کیا حکم ہے پاک ہو گئی یا نہ؟ اس کے چاٹنے کے فعل کا مسئلہ تو الگ ہے حکم تو انگلی کا ہے کہ اس شخص لبعد میں نماز بھی ادا کر دی تو کیا اس کی نماز ادا ہو گئی یا نہ؟ بعض فقہائے نے فتویٰ دے دیا کہ نماز ادا ہو گئی کیونکہ بدن کی طہارۃ شرط تھی انگلی پاک ہو گئی ایسے ہی ایک شخص نے شراب پی لی اب اس کا لعاب دہن اندر باہر جانے سے منہ صاف ہو گیا زیادہ دیر ہونے سے اس میں شراب کا اثر زائل ہو گیا اس نے نماز ادا کر لی کیا نماز ادا ہوئی یا نہ؟ بعض فقہاء نے فتویٰ دے دیا کہ نماز ہو گئی۔

اب تم کہو کہ دیکھو جی حنفیوں نے ٹٹی کھانے اور شراب پینے کا حکم جاری کر دیا یہ کیسی نادانی ہے دراصل وہابیوں کا دماغ اپنے نطفے کی لڑکی، ساس، بہو سے زنا کر کر کے اور مشت زنی کر کر کے مفلوج ہو چکا ہے کسی مسئلہ کو سمجھ نہیں سکتے انہوں نے تو نماز کی صحت کا فتویٰ دیا ہے نہ کہ حکم جاری کر دیا ہے کہ گندگی کھا لیا کرو اگر تمہارے خیال کے موافق ان کا فتویٰ ہوتا تو وہ حرام چیزیں کھلانے والے پہ حد لگانے کا فتویٰ کیوں دیتے سنئیے۔

فقہا کے نزدیک حرام اور نجس چیزیں کھانے والے کو حد لگائی جاتی ہے

فتویٰ قاضیخان ٣/١٢٢ } إِذَا شَرِبَ قَطْرَةً مِّنَ الْخَمْرِ أَوْ سَكَرًا مِّنَ الْأَشْرِبَةِ الَّتِي ذَكَرْنَا أَنَّهُ يُوْجِبُ الْحَدَّ فَإِنَّهُ يُحَدُّ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ۔

جب کسی مسلمان نے شراب یا مُفَتِّر چیز کا ایک قطرہ پی لیا جن کا ہم نے ذکر کر دیا ہے اس کو ایک ہی دفعہ اسّی کوڑوں کی حد لگائی جائیگی۔

کیوں جی وہابیوں اب بتاؤ کہ شراب کا ایک قطرہ پینے سے اسّی کوڑوں کی سزا دی جائے اور سیر ہو کر پینے کا حکم دیا جائے کیا یہ کوئی عقلمند تسلیم کر سکتا ہے۔ اور وہاں بھی فقہا نے ٹٹی اور شراب کو ایک ہی حکم میں رکھا تاکہ ثابت ہو جائے ہر نجس چیز کا حکم یکساں ہے لیکن وہابی دھوکہ مشہور ہے یہ مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور بہتان لگا کر بدظن کرنے سے باز نہیں آتا جو شخص مسلمانوں کو دھوکہ دے کر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ بہتان گھڑ گھڑ کر بدظن کر دیتا ہے اس کے لئے فقہائے سے بدظن کرنا معمولی بات ہے لیکن یاد رکھئے مسلمان ابھی زندہ ہے وہ سلف صالحین اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پہ بہتان لگا کر بدظن ہونے نہیں دے گا۔ لہٰذا فقیر نے احناف پہ بہتان کو فک کر دیا ہے اگر ہوش ہے تو آئندہ اعتراض کا منہ نہ کھولنا۔

اب نفس مسئلہ کو فقہاء کی زبانی واضح کرتا ہوں اور ان کا فتویٰ عرض کرتا ہوں سُنیئے:۔

ٹٹی وغیرہ کا نجاست غلیظہ ہونا فقہائے کے نزدیک

(۱) فتوی قاضیخان ۱/۱۹ } وَالْعَذِرَةُ وَنَحْوُ الْكَلْبِ وَرَجِيعُ السِّبَاعِ نَجِسٌ نَجَاسَةً غَلِيظَةً ـ

نجاست مثل کتے کی ٹٹی اور درندوں کی ٹٹیاں نجس ہیں نجاست غلیظہ۔

(۲) بحر الرائق ۱/۲۴۲ } وَاَشَارَ بِالرَّوْثِ وَالْخِثْيِ اِلَى نَجَاسَةِ خُرْءِ كُلِّ حَيَوَانٍ غَيْرِ الطُّيُوْرِ ـ

اور مصنف نے لید اور ٹٹی کے ساتھ اشارہ کیا کہ ہر حیوان کا پاخانہ پلید ہے سوائے پرندوں کے۔

(۳) فتوی قاضیخان ۱/۱۹ } وَاخْتَلَفَ الْمَشَائِخُ فِي بَوْلِ الْهِرَّةِ وَالْفَارَةِ اِذَا اَصَابَ الثَّوْبَ قَالَ بَعْضُهُمْ يُفْسِدُ =

مشائخ نے اختلاف کیا ہے بلی اور چوہے کے پیشاب کے متعلق جب کپڑے کو لگ جائے بعض نے کہا ہے کپڑا پلید ہو جاتا ہے۔

آدمی کتے اور تمام درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں کسی فقیہ کو اختلاف نہیں،

(۴) بحر الرائق ۱/۲۴۲ } وَلَا خِلَافَ فِي تَغْلِيظِ غَائِطِ الْاٰدَمِيِّ وَنَجْوِ الْكَلْبِ وَرَجِيعِ السِّبَاعِ ـ

آدمی کی ٹٹی کتے اور باقی درندوں کی ٹٹی کے نجاست غلیظہ ہونے میں فقہاء میں

کوئی اختلاف نہیں۔ بحر الرائق کی اس عبارت نے فرقہ وہابیہ کے بہتان کی جڑ کاٹ کر رکھ دی اگر شرم تو پھر ایسا بے تکا اعتراض نہ کرنا کیونکہ فقہاء غلط بیانی سے پرہیز کرتے ہیں۔

(۵) بحر الرائق ۱/۲۴۲ } كُلُّ مَا يَخْرُجُ مِنْ بَدَنِ الْإِنْسَانِ مِمَّا يُوجِبُ خُرُوجُهُ الْوُضُوءَ أَوِ الْغُسْلَ فَهُوَ مُغَلَّظٌ كَالْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْمَنِيِّ وَالْمَذِيِّ وَالْوَدِيِّ وَالْقَيْحِ وَالصَّدِيدِ وَالْقَيْءِ۔

جو شیئ انسان کے بدن سے نکلے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے وہ نجاست غلیظہ ہے مثل ٹٹی پیشاب منی جو پیشاب کے پہلے یا بعد میں پیشاب کے رستے مادہ نکلے، پیپ کچلوہ اور قے سب نجاست غلیظہ ہیں۔

(۶) بزازیہ ۱/۱۲ } وَالْخَارِجُ مِنْ بَدَنِ الْإِنْسَانِ عَلَى نَوْعَيْنِ طَاهِرٌ كَالْعَرَقِ وَالنُّخَامَةِ وَاللَّبَنِ وَالدَّمْعِ وَالرِّيقِ وَنَجِسٌ ذَالِكَ كُلُّ مَا يُوجِبُ خُرُوجُهُ الْوُضُوءَ أَوِ الْغُسْلَ وَمَا يَخْرُجُ مِنْ أَبْدَانِ سَائِرِ الْحَيْوَانِ فَإِنَّهُ نَجِسٌ . . . . .
وَجَمِيعُ الْأَرْوَاثِ نَجِسٌ بِلَا خِلَافٍ بَيْنَ عُلَمَائِنَا۔

انسان کے بدن سے جو نکلے اس کی دو قسمیں ہیں ایک پاک مثل پسینے تھوک دودھ، آنسو، اور لعاب نجس ہیں اور دوسری قسم پلید ہے اور یہ ہر وہ شیئ ہے جس کا نکلنا وضو یا غسل کو واجب کرتا ہے اور جو تمام حیوانات کے بدنوں سے نکلے وہ سب پلید ہیں۔

(۷) فتوی قاضیخان ۱/۱۹ } ثُمَّ النَّجَاسَةُ الْغَلِيظَةُ مَا لَا شُبْهَةَ فِي نَجَاسَتِهَا

ثَبَتَتْ نَجَاسَتُهَا بِدَلِيْلٍ مَقْطُوْعٍ بِهٖ كَالْخَمْرِ وَ الدَّمِ الْمَسْفُوْحِ وَ لَحْمِ الْمَيْتَةِ وَ بَوْلُ مَالَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ وَ اَمَّا الرَّوْثُ وَ اِخْثَاءُ الْبَقَرِ فَعِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ نَجْسٌ نَجَاسَةٌ غَلِيْظَةٌ ۔

پھر نجاست غلیظ جس کی نجاست میں شبہ نہیں اس کی نجاست دلیل یقینی سے ثابت ہو گئی جیسا کہ شراب بہنے والا خون مردے کا گوشت جس کا گوشت کھایا نہیں جاتا اس کا بول، لید گائے کا پاخانہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پلید ہے نجاست غلیظ ہے۔

کیوں بئی وہابیوں فقہا کے نزدیک نجاست غلیظ کا فیصلہ واضح ہوا یا نہ ؟ اور ایسے ہی فقہا پر تمہارا بہتان لگانا بھی واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ بہتان لگا کر محض بدنام کرنا چاہتے ہیں کیونکہ خود بدنام ہیں اور بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے ہیں۔

(۸) مجمع الانہر $\frac{۱}{۳۰}$ } وَفِيْ اَظْهَرِ الرِّوَايَتَيْنِ عَنِ الْاِمَامِ اَنَّهٗ لَا يُقَلِّلُ النَّجَاسَةَ بِالْفَرْكِ وَلَا تَحْكُمُ بِطَهَارَتِهٖ حَتّٰى لَوْ اَصَابَهٗ مَاءٌ عَادَ نَجَسًا ۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی دونوں روایتوں سے ظاہر ہے کہ نجاست کھرچنے سے کم نہیں ہوتی اور نہ ہی اس کے پاک ہونے کا حکم لگایا جا سکتا ہے حتیٰ کہ اگر اس کو پانی لگ گیا تو اس کی نجاست ظاہر ہو جاتی ہے۔

احناف کے مذہب میں جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب وغیرہ پلید ہے

(۹) فتویٰ قاضیخان $\frac{۱}{۱۹}$ } وَبَوْلُ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهٗ نَجْسٌ فِيْ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ ۔

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جس کا گوشت حلال ہے اس کا پیشاب پلید ہے۔

بحرالرائق ۱/۲۳۳ } لو غسل الثوب المتنجس بالدم ببول ما یوکل لحمہٗ زالت نجاسۃ الدم وبقیت نجاسۃ البول۔

نجاست کے ازالہ کا فیصلہ کتب فقہ سے

(۱) مجمع الانہر ۱/۳۲ } وَقَالَ الزَّاهِدِيُّ فِيْ شَرْحِ الْمُخْتَصَرِ سَيْفٌ اَوْ سِكِّيْنٌ اَصَابَهُ الْبَوْلُ اَوِ الدَّمُ فِي الْاَصْلِ اَنَّهُ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ وَالْقَذَرَةُ الرَّطْبَةُ وَالْيَابِسَةُ تَطْهُرُ بِالْحَتِّ عِنْدَ الشَّيْخَيْنِ وَعِنْدَ مُحَمَّدٍ لَا يَطْهُرُ اِلَّا بِالْغَسْلِ۔

زاہدی نے شرح مختصر میں کہا ہے کہ تلوار یا چھری پیشاب یا خون سے آلودہ ہو گئیں حقیقۃً وہ بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں پلیدی تر ہو یا خشک شیخین کے نزدیک زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتے ہیں امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بغیر دھونے کے پاک نہیں ہو سکتیں۔

کیوں بھئی وہابیو اب بتاؤ دیکھ لیا فقہا کا فتویٰ دشمن کو یقین آئے یا نہ۔

نجاست حقیقیہ کو پانی سے دھونے میں کسی کو اختلاف نہیں

(۲) مجمع الانہر ۱/۳۲ } اَنَّ النَّجَاسَةَ الْحَقِيْقِيَّةَ تُرْتَفَعُ بِالْمَاءِ اِتِّفَاقًا لِقَلْعِهِ النَّجَاسَةَ عَنْ مَحَلِّهَا۔

بے شک نجاست حقیقی پانی سے ہی دور ہو سکتی ہے یہ تمام ائمہ کرام کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست کو دور کرنے کے لئے پانی ہی ہے۔

یہ ہے فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ جس میں کسی کو اختلاف ہی نہیں کہ نجاست حقیقی کو پانی سے صاف کیا جائے۔ فقہائے احناف کا اتفاقی مسئلہ ہے کہ نجاست حقیقیہ کا بغیر دھونے کے پاک ہونا ممکن ہی نہیں۔

(۳) بحر الرائق ۱/۲۳۳ } وَيُطَهَّرُ الْبَدَنُ وَالثَّوْبُ بِالْمَاءِ۔
بدن اور کپڑا پانی سے ہی پاک کیا جائے فقہ کی اس عبارت سے بھی واضح ہو گیا کہ بدن اور کپڑا پانی سے دھوئے بغیر پاک ہوتا ہی نہیں۔

(۴) کتاب المبسوط للسرخسی ۱/۹۳ } ثُمَّ النَّجَاسَةُ عَلٰى نَوْعَيْنِ مَرْئِيَّةٌ وَغَيْرُ مَرْئِيَّةٍ ثُمَّ الْمَرْئِيَّةُ لَابُدَّ مِنْ اِزَالَةِ الْعَيْنِ بِالْغَسْلِ . . . فَاَمَّا النَّجَاسَةُ الَّتِيْ هِيَ غَيْرُ مَرْئِيَّةٍ فَاِنَّهَا تُغْسَلُ ثَلَاثًا۔

پھر نجاست دو قسموں پر ہے مرئیہ اور غیر مرئیۃ پھر مرئیہ جو آنکھوں سے دیکھی گئی اس کو اپنی نظروں کے سامنے دھو کر زائل کرو اور جو آنکھوں سے نہیں دیکھی جاتی مثلاً پیشاب وغیرہ اس کو تین مرتبہ دھویا جائے۔

کیوں بئی وہابیو یہ دکھاؤ کہ فقہ کی کسی کتاب میں کسی فقیہہ نے لکھا ہو کہ نجاست غلیظہ مرئیہ کو منہ میں ڈال کر پاک کر لیا کرو ایسے بھی ہو جاتا ہے ایسے بہتان گھڑتے ہو کیوں نہ ہو وہابی فرقہ مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی سے نہیں ٹلتا فقہاء پر بہتان گھڑا تو مضائقہ نہیں لیکن اصل ظاہر ہو کر ہی رہتا ہے۔

تمہارا تیسرا اعتراض کہ حنفی مذہب میں یزید کو کافر کہنا جائز نہیں یہ سراسر جھوٹ ہے بلکہ تمہارے مروجہ اہلحدیث وہابیوں نے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو ناحق پر لکھا ہے کہ انہوں نے خلافت کی ہوس میں جنگ کیا اور یزید کو تم نے امیرالمومنین تسلیم کیا اور علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھا اور اس کا جنگ کرنا بھی صداقت پر مبنی لکھا جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے اپنا عقیدہ ہم پر تھوپنا چاہتے ہو۔

انصاف

اور وہابیو آؤ یزید کو تم بھی کافر بے ایمان اور جہنمی لکھ دو میں بھی لکھ دیتا ہوں ثابت ہو جائے گا کہ کون یزیدی ہے اور کون حسینی ہے کون لکھے حافظ عبدالقادر وہابی کا رنگ ھباً منثوراً ہو گیا اور بغلیں جھانکنے لگے اور شائیں بائیں کرنے لگ گئے مسلمانوں کو ثابت ہو گیا کہ وہابی فرقہ واقعی یزیدی فرقہ ہے حنفیوں پر وہابیوں کا یہ بہتان بھی جڑ سے اکھڑ گیا۔

تمہارا چوتھا اعتراض کہ حنفی مذہب میں خنزیر کا چمڑا رنگا جائے تو اس پر نماز جائز ہے یہ احناف پر سخت بہتان ہے یہ وہابیوں والا بدلہ لیتے ہو کم از فقہ کی چھوٹی سی چھوٹی کتاب قدوری پڑھے ہوتے تو ایسا جھوٹ تو نہ بولتے۔

منیۃ المصلی ۴۶ قدوری ۹ کنزالدقائق ۲۶ شرح وقایہ ۱/۸۴ ھدایہ ۱/۴۴	وَكُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ جَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيهِ وَالْوُضُوْءُ مِنْهُ اِلَّا جِلْدُ الْخِنْزِيْرِ وَالْاٰدَمِيِّ ہر چمڑا جو رنگا جائے تو پاک ہے اس میں نماز جائز ہے اور اس سے وضو جائز ہے سوائے خنزیر اور آدمی کے چمڑے کے۔

انصاف

حافظ صاحب یہ بہتان کسی کے مذہب پر جائز نہیں ہے۔
تم اپنی کتابوں میں دکھا دو کہ کُتّا خنزیر کنوئیں میں گر جائے تو کنواں پلید ہے۔ تم اپنی کتابوں سے کہیں دکھا دو کہ کچھوا حرام ہے۔
تم کہیں اپنی کتابوں سے دکھا دو کہ گرہ حرام ہے۔
جو تم نے سوال کیا اس کا ردّ فقیر نے اپنی فقہ کی کتابوں سے دکھا دیا تم بھی کسی کتاب وہابیہ سے ان کا ردّ دکھا دو۔
وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

وہابیوں کی بد دعا اور مباہلہ

وہابیو بتاؤ کیا تمہاری جماعت کے خواص عوام نے جس میں مولوی عبداللہ صاحب روپڑی مولوی اسمٰعیل صاحب روپڑی مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی لاہور کے گول باغ جماعت فرقہ وہابیہ کی معیت میں اور مولوی اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ صدر جماعت اہلحدیث پاکستان اور سید عبدالغنی صاحب کاموں کے والے نے اپنے اپنے مقامات پر آٹھ دن تمام رات نوافل پڑھ پڑھ کر دربار خداوندی میں گڑ گڑا کر فقیر کے خلاف بد دعائیں مانگتے رہے کہ یا اللہ محمد عمر اچھروی کو تباہ و برباد کر اور فوری موت کے گھاٹ اتار دے ایک سیکنڈ کی بھی اس کو مہلت نہ دے۔ لیکن فقیر چونکہ اپنے آپ کو محض گناہوں کا پتلہ سمجھتا ہے اور میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ میرے گناہوں کے سامنے آسمان و پہاڑ بھی چھوٹے

ہیں میں اس قابل نہ تھا اور نہ ہی ہوں کہ دربار خداوندی میں کچھ عرض کروں یہ میرے آقا و مولے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رحمت ہے کہ دین سچا قبول کیا ہے اور دُنیائے متقلدین کے اولیاء اللہ کی کرم نوازی ہے اور دعا ہے کہ فقیر نے بد دعا کے ہاتھ کسی کے لئے نہیں اٹھائے فرقہ وہابیہ کے اکابرین اور عوام وہابیہ کی اللہ تعالےٰ نے ایک نہ سُنی۔

یہ واقعہ ۱۲ مارچ ۱۹۵۸ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۷۷ھ کا ہے۔

فقیر محمد عمر اچھروی بفضلہ تعالےٰ اور برحمت رحمۃ للعالمین اور اولیاء اللہ متقلدین کی دعا کے صدقے ابھی ۹ جون ۱۹۷۰ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ

تک زندہ ہے اور دین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کر رہا ہے

اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ثنا خوانی قرآن و احادیث صحیحہ سے بیان کرتا ہے

اور اسی پہ اللہ تعالےٰ نے ثابت قدم رکھا ہوا ہے۔

لیکن فرقہ وہابیہ کے تمام سرغنہ کا اخیر بہ مرض فالج دائیں پہلو پہ گرا اور مر گئے اور مرتے وقت کلمہ طیبہ سے بھی محروم گئے اور بُری حالت میں ہی مر گئے۔ مولوی عبدالرحیم کو ان بیچاروں نے اپنا پیشوا بنا کر آگے بڑھایا جس کا چند ماہ میں ہی نام ونشان مٹ گیا۔

یہ ہے عذاب الہیٰ جس کے متعلق ارشاد خداوندی ہے۔ اِنَّ عَذَابَ رَبِّکَ لَوَاقِعٌ ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ۝

آمــــــــــــــــین

قل فانتظروا انی معکم من المنتظرین

دنیا میں سچے اور جھوٹے کا خدائی فیصلہ

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۔ اگر محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہم پر بعض باتیں گھڑ کر تھوپتے تو ہم اس کا دایاں پہلو پکڑ لیتے پھر اس کی شہ رگ کاٹتے۔

خداوند کریم کے اس فرمان سے واضح ہو گیا کہ جو بات قرآن کریم میں موجود نہیں اور بیان کنندہ اپنی من گھڑت بات کو اللہ تعالےٰ پر تھوپ دے تو اللہ تعالےٰ دنیا میں ہی اس کا دایاں پہلو عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے پھر اس کی شہ رگ ختم کر دیتا ہے تاکہ مرتے وقت اس کی زبان سے کلمہ طیبہ بھی نہ نکلے۔ اب تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر لو کہ فرقہ وہابیہ کے اکابرین عذاب الٰہی سے دنیا میں گرفتار ہوئے یا نہ ؟

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ

جامع صغیر $\frac{1}{66}$ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِخَوَاتِيْمِهَا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال کا نتیجہ مرتے وقت ظاہر ہوتا ہے

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کا دایاں پہلو اللہ تعالےٰ کے عذاب میں گرفتار ہوا۔

(۲) مولوی ثناء اللہ امرتسری کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوا۔

(فتوی ثنائیہ ضمیمہ از مولینا قمر بنارسی۔ فروری ۱۹۴۸ء میں مولانا پر فالج کا حملہ ہوا اور سخت دائیں جانب فالج کا حملہ تھا)

تبصرۂ ثنائی ۲۹۷ } ۱۳ فروری ۱۹۴۸ء آپ پر دائیں جانب فالج گرا حملہ مرض نہایت شدید تھا سماعت، شناخت اور تکلم کی قوتیں ضائع ہو گئیں۔

(۳) مولوی حماد رضا سندھی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۴) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب روپڑی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور ہسپتال میں مرا۔

(۵) مولوی محمد داؤد غزنوی کے دائیں پہلو پر فالج گرا اور اسی عذاب سے مارے گئے۔

(۶) مولوی عبد اللہ اوڈ دائیں پہلو پر فالج گرنے سے مرے۔

(۷) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب گوجرانوالیہ غیر مقلدین کے محدث اعظم کے دائیں پہلو پر ڈیڑھ برس فالج گرا رہا اور اسی مرض میں بُری طرح مرے۔

(۸) ابن سعود نجدی کا دایاں پہلو فالج سے مارا گیا۔

(۹) سید عبد الغنی شاہ کامونکی والا کے دائیں طرف فالج گرا اور اسی مرض سے مرا۔

(۱۰) مولوی احمد دین گکھڑوی بیچارے کو بھی دائیں طرف فالج گرا ہوا ہے اور صاحب فراش ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

وہابیو دیکھ لو اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ فرمان خداوندی فرقہ وہابیہ پر صادق آیا یا نہ؟

المائدہ ۶/۳ } وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ۔

یہودیوں اور نصرانیوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالےٰ کے بیٹے اور محب ہیں فرمادیجئے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم (اگر واقعی تم ایسے ہی ہو) تو اللہ تعالےٰ نے تمہارے

گناہوں کی سزا تمہیں کیوں دی۔

اے فرقہ وہابیہ بتاؤ کہ اگر واقعی تم خداوند کریم کے نزدیک سچے ہو تو اللہ تعالٰے نے تمہارے اکابرین رہنماؤں کو دائیں پہلو کے فالج سے کیوں پکڑا جس سے ثابت ہوا لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ کی خداوندی سزا قرآن غلط بیان کرنے والوں کو ہی ملتی ہے جو تمہارے فرقہ وہابیہ کے باطل ہونے کی دنیا میں ہی واضح ثبوت ہے۔ ورنہ اللہ تعالٰے بغیر جرم کے ایسی خاصی سزا خواص کو عطا نہیں کرتا جو تمہیں مل چکی اور مل رہی ہے اگر تم تائب نہ ہوئے تو انشاء اللہ قیامت کے دن بھی عذاب میں گرفتار رہو گے۔ فَافْهَمْ وَتُبْ۔

اسلامی فتویٰ

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمتی مسلمانو! ان مذکورہ غیر مقلدین وہابیوں کا عقیدہ خوراک اور نسل اور اعمال کا جب تمہیں علم ہو گیا کہ وہابیوں کے کنویں از روئے شریعت محمدیہ پلید ہیں تو ان کے کنوؤں سے پانی استعمال کرنا چھوڑ دو تو۔

وہابیوں اور مسلمانوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۲) وہابیوں کے نزدیک منی پاک ہے ان کے کپڑے اور بدن اور مسجدیں از روئے شرع محمدی پلید ہوئے لہٰذا وہابیوں سے اپنی مسجدیں بھی پاک رکھو تاکہ تمہاری مسجدیں اور چٹائیاں وہابی نجاست سے پاک رہیں ورنہ نمازیں بھی عند الشرع درست نہ ہوں گی۔

وہابیوں کے برتن استعمال کرنا حرام ہے

(۳) وہابیوں کے نزدیک جب گوہ، بجو، کچھوا، کتا اور خنزیر پلید پانی حلال ہے۔ تو ان کے برتنوں میں استعمال مسلمانوں کے لئے حرام ہے۔

وہابیوں کی مسجدوں کا شرعی حکم

(۴) مسلمانوں کی نماز وہابیوں کی مساجد میں نہیں ہوتی وہابیوں کی مساجد چونکہ پلید ہیں لہذا وہابیوں کی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے مسلمان پلید ہو جاتا ہے مسلمانوں کو وہابیوں کی مساجد میں داخل ہی نہیں ہونا چاہیئے۔

وہابیوں سے رشتہ داری

(۵) وہابیوں کی نسل داصل تم سن چکے ہو اس لئے ان کو رشتہ دینا گویا اُمت محمدیہ اور ایمان سے خارج ہونا ہے جو کر چکے ہو ان کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ قرآن مجید ہے۔ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا الخ

(۶) وہابی چونکہ یزید علیہ اللعنۃ پر صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں لہٰذا ان کے سلام کا جواب دینے اور سلام کہنے سے مسلمان اُمت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے خارج ہو جاتا ہے۔

(۷) وہابی امام کی اقتدا میں نماز پڑھنا گناہ کبیرہ ہے اگر پڑھی ہے تو توبہ کرے اور آئندہ باز رہے اور نماز دہرائے۔

(۸) وہابیوں کو زکوٰۃ وخیرات دینے سے فریضہ ادا نہیں ہوتا ثواب سے بھی محروم ہے۔ بلکہ

گنہگار ہے کیونکہ فرمان خداوندی ہے۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ۔

(۹) وہابیوں کی میت لیئے مغفرت کرنا جنازہ پڑھنا گناہ کبیرہ ہے۔

(۱۰) وہابیوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کرنے دو کیونکہ ان کے مذہب میں جب ہماری قبریں بت ہیں ان کو کہو کہ تم بت خانے میں کیوں دفن کرتے ہو اپنا قبرستان علیحدہ بناؤ کیونکہ مسلمانوں کی قبریں جنت کے باغوں سے باغیچہ ہے اور وہابیوں کی قبریں مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق دوزخ کا گڑھا ہیں تو اے امت محمدیہ تم ان غیر مقلدین وہابیوں سے بچ جاؤ اور اپنے ایمان کو ان سے محفوظ رکھو اور یہ فیصلہ فقیر کی زبانی نہیں اس فتویٰ کا پورا عکس فقیر قرآن کریم سے پیش کرتا ہے۔

مسلمان اور وہابی کا آخری قرآنی فیصلہ

التوبۃ ۱۱/۱۳ } وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّکُفْرًا وَّتَفْرِیْقًا بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ مِنْ قَبْلُ وَلَیَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَا اِلَّا الْحُسْنٰی وَاللّٰہُ یَشْہَدُ اِنَّہُمْ لَکٰذِبُوْنَ لَا تَقُمْ فِیْہِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَہَّرُوْا وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّہِّرِیْنَ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی تَقْوٰی مِنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٍ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْیَانَہٗ عَلٰی شَفَا جُرُفٍ ہَارٍ فَانْہَارَ بِہٖ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ وَاللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اور جن لوگوں نے مسلمانوں کو تکلیف دینے کفر بیان کرنے، ایمان داروں میں تفرقہ بازی پیدا کرنے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کی گھات مساجد تیار کر رکھی ہیں اور قسموں سے یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا نیک ارادہ ہے اللہ تعالیٰ شہادۃ دیتا ہے کہ یہ لوگ جھوٹے ہیں ایسی مساجد میں تم کبھی نماز نہ پڑھو البتہ جس مسجد کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوے پر ہو اس میں تمہارا نماز پڑھنے کا حق ہے کیونکہ اس میں ایسے اشخاص نمازیں پڑھتے ہیں جو پاکیزگی کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے کیا جس شخص نے اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اور رضامندی کے لئے مسجد کی بنیاد رکھی بہتر ہے ؟ یا جس شخص نے مسجد کی بنیاد گرنے والی کھائی کے کنارے پر رکھی پھر وہ کھائی مسجد کو جہنم کی آگ میں لے گری یہ بہتر ہے؟ اللہ تعالیٰ ظالموں کے فرقے کو ھدایت نہیں دیتا۔

کیوں بھئی دہابیو! منی کے لبریز کپڑے پہنے والو، گاؤں کی گندگی سے بھرے ہوئے چھپڑ سے غسل اور وضو کرنے والو، حالت نماز میں ذکر کو ہاتھ میں دبانے والو، جوان عورتوں کو اپنے برابر صفوں میں کھڑا کرنے والو، عورتوں کی اقتدا میں نماز پڑھنے والو، کھوے، گوہ، اور بجو سے پیٹ بھرنے والو تمہاری مساجد کا نقشہ رب العزۃ نے قرآن کریم میں کھینچ دیا ہے اور ہماری مسلمانوں کی مساجد جو منی اور گندگی سے پاک کپڑے اور بدن نجاست سے پاک رکھنے والوں، ذکر اللہ اور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے درود شریف سے مساجد اللہ کو آباد رکھنے والوں کا نقشہ بھی اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی مذکورہ آیت میں کھینچ دیا ہے اور حکم صادر فرما دیا ہے کہ اے مسلمانو! تم اُن لوگوں کی ایسی

مساجد میں نماز ادا نہیں کر سکتے جن میں نجس آدمی نماز ادا کرتے ہیں کیوں کہ ان میں دن رات مسلمانوں کو مشرک کافر اور بدعتی بنانے کی مشینیں گڑی ہیں ایسی مسجدیں دنیا میں ہی دوزخ کے کنارے پہ واقع ہیں جو ان کے نمازیوں کی عنقریب دوزخ میں گرانے والی ہیں اور نہ ہی وہ لوگ مسلمانوں کی مساجد میں داخل ہونے کے اہل ہیں، مسلمانوں کی مسجدیں ذکر اللہ اور ذکر مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مراکز ہیں غیر مقلدین وہابیوں کی مسجدیں مرد و زن کے لئے عیاشی کے اڈے بنے ہوئے ہیں۔ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِین ۔

انعامی اشتہار

جو شخص کتاب ہذا مقیاس وہابیت کے نمبروار جوابات قرآن و احادیث صحیحہ سے شائع کردے فقیر اس کو

مبلغات ایک ہزار روپیہ

نقد انعام پیش کرے گا اور جو وہابی فقیر کے پیش کردہ حوالوں سے ایک حوالہ جھوٹا ثابت کرے گا۔ اس کو یکصد روپیہ فی حوالہ پیش کیا جائے گا۔

وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔

۴۔ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۹۔ جون ۱۹۷۰ء

ابو عبد الوہاب محمد عمر دار المقیاس

اچھرہ۔ لاہور